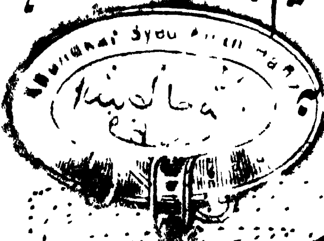
جلد ششم

کتاب تیسیر الوصول الی جامع الاُصول من احادیث الرسول مترجم اردو

جو بترمیمات قلیلہ اصل تجرید الاصول مولفہ

قاضی القضات شرف الدین ہبۃ اللہ بن عبدالرحیم البارزی رحمہ اللہ ہے



(در علم حدیث) مسمّٰی بہ

تلخیص الصحاح

۱۳۲۵ھ

مترجمہ اردو

باہتمام

شیخ عبدالحی و عبدالسلام تاجران کتب و مالکان مطبع صدیقی لاہو

در مطبع صدیقی لاہور طبع گردید

فہرست مضامین کتاب مستطاب تلخیص الصحاح ترجمہ اردو تیسیر الوصول جلد ششم

فہرست مختصر بعض کتب دینیہ مطبع صدیقی لاہور

نام کتاب	قیمت
کتب فقہ بزبان اردو	
عین الہدایہ ترجمہ اردو ہدایہ کامل	ےمہ
ترجمہ اردو فتاوی عالمگیری کامل	لعہ
غایۃ الاوطار ترجمہ اردو در المختار	اعہ
ترجمہ اردو شرح وقایہ کامل	عمہ ۸ر
احسن المسایل ترجمہ اردو کنز الدقائق	۱۴ر
تحفۃ العجم ترجمہ اردو کنز نولکشوری	۱۴ر
مفتاح الجنۃ اردو	۳ر
راہ نجات مترجم اردو	ار
صلوۃ الرحمن ترجمہ اردو منیۃ المصلی	۵ر
مالابدمنہ اردو کانپوری	۰۳ر
شرح محمدی اردو کانپوری	۰۳ر
بحر الحقیقت اصلاح نفس میں عجیب	
کتاب ہے	۳ر
مہر نبوت اردو	۰۱ر
آثار محشر اردو	۲ر
ترکیب الصلوۃ	ار
قیامت نامہ بہشت نامہ	ار
خدا کی رحمت	ار
مفتاح القرآن کلان	۴ر
راہ جنت	۰۲ر
گلزار جنت	۰۲ر
مسائل پردہ پوشی	ار
زیور ایمان	۴ر
منتخب احکام القرآن	۳ر
مجموعہ فتاوے کامل سہ جلد عربی	

نام کتاب	قیمت
فارسی اردو مصنفہ مولوی عبدالحی صاحب لکھنوی	ےہ ۸ر
خلاصۃ المسایل بزبان اردو	۵ر
فضائل الشہور والصیام	۳ر
فضائل چہار یار	۴ر
مجموعہ ہزار مسائل	ار
ضروریات دین	؎ر
سرمایہ آخرت معروف بہ چراغ رسالت	۸ر
کتب تصوف اردو وفارسی	
کیمیائے سعادت فارسی	عصہ
پیراہن یوسفی یعنی ترجمہ اردو مثنوی	
مولانا روم کامل چھ دفتر دو جلدوں میں	ے ۳ر
بستان معرفت شرح مثنوی مولانا روم	
اردو کامل چھ دفتر	صہ ۸ر
شجرۂ معرفت ترجمہ اردو مثنوی	
مولانا روم یعنی لب لباب۔	عہ
بحر العلوم شرح مثنوی مولانا روم	
فارسی۔	صہ
اکسیر ہدایت ترجمہ اردو کیمیائے سعادت	
امام غزالی صاحب نولکشوری۔	عہ ۴ر
لطائف معنوی شرح مثنوی مولانا روم	
فارسی نولکشوری	۸ر
شرح مثنوی مولانا روم معروف	
بکاشفات رضوی فارسی	۸ر
مثنوی مولانا روم نولکشوری	مہ ۸ر
ارشاد الطالبین کامل فارسی مصنفہ	
اخوان درویزہ صاحب	عمہ ۴ر

نام کتاب	قیمت
فتوح الغیب معہ شرح فارسی	۱۲ر
دلیل العارفین فارسی	۲ر
مجموعہ راہ براہ حق اردو	۷ر
حکایت الصالحین مترجم اردو	۳ر
راہ بہشت ترجمہ اردو منہاج العابدین	۵ر
مرغوب القلوب فارسی	ار
مذاق العارفین ترجمہ اردو احیاء	
العلوم کامل چہار جلدوں میں مصنفہ	
امام غزالی صاحب کے	ملے ۸ر
تحفۃ الابرار ترجمہ اردو پندنامہ	
عطار	۰۲ر
می باید دید فارسی	؎ر
مے باید شنید فارسی	؎ر
فتوح الغیب مترجم اردو مصنفہ شیخ	
محی الدین عبدالقادر جیلانی	۰۵ر
تذکرۃ الاولیاء اردو	مہ ۱۴
ئ فارسی لاہوری	۱۲
کتب وظائف	
الحزب الاعظم مترجم اردو حنا شدہ	۴ر
الحزب المقبول من احادیث الرسول	
اسمیں تمام دعائیں جو رسول اللہ صلی اللہ	
علیہ وسلم نے پڑھی ہیں وہ سب اسمیں	
درج ہیں نہایت خوشخط حنا شدہ	۵ر
شفاء العلیل ترجمہ قول الجمیل اردو اصل	
کتاب شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی کی	
اور ترجمہ اردو مولوی خرم علی مرحوم	۴ر

حَرْفُ الْكَافِ وَفِيْهِ اَرْبَعَةُ كُتُبٍ

حرف کاف کا بیان اور اس مین چار کتابین ہین -

اَلْكَسْبُ - اَلْكِذْبُ - اَلْكِبْرُ - اَلْكَبَائِرُ

کسب کرنا - جھوٹ بولنا - تکبر کرنا - کبیرے گناہ

كِتَابُ الْكَسْبِ وَفِيْهِ ثَلٰثَةُ فُصُوْلٍ

کتاب ہے کسب کرنے کے بیان مین - اور اس مین تین فصلین ہین -

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَحَدُهَا فِي الْحَثِّ عَلَى الْحَلَالِ وَاجْتِنَابِ الْحَرَامِ

پہلی فصل حلال کی ترغیب دینے اور حرام سے بچنے کے بیان مین -

(۱) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى طَيِّبٌ لَا يَقْبَلُ اِلَّا طَيِّبًا وَاِنَّ اللّٰهَ اَمَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ بِمَا اَمَرَ بِهِ الْمُرْسَلِيْنَ فَقَالَ تَعَالٰى يَا اَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا وَقَالَ تَعَالٰى يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ ثُمَّ ذَكَرَ الرَّجُلَ يُطِيْلُ السَّفَرَ اَشْعَثَ اَغْبَرَ يَمُدُّ يَدَيْهِ اِلَى السَّمَاءِ يَا رَبِّ يَا رَبِّ وَمَطْعَمُهُ حَرَامٌ وَمَشْرَبُهُ حَرَامٌ وَمَلْبَسُهُ حَرَامٌ وَغُذِيَ بِالْحَرَامِ فَاَنّٰى يُسْتَجَابُ لِذٰلِكَ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ اَلْاَشْعَثُ الْبَعِيْدُ الْعَهْدِ بِالدُّهْنِ وَالْغَسْلِ وَالنَّظَافَةِ وَكَذٰلِكَ الْاَغْبَرُ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک خدا پاک ہے نہین قبول کرتا ہے مگر عمل پاک کو اور مال پاک کو مقرر خدا نے حکم کیا ہے ایمان دارون کو جو حکم کیا پیغمبرون کو سو خدا تعالی نے قرآن مین فرمایا کہ اے ایمان دارو کھاو پاک مال اور حلال رزق اور نیک عمل کرو البتہ مین تمہارے عملون کو جاننے والا ہون - اور خدا تعالی نے قرآن مجید مین فرمایا اے ایماندارو کھاؤ حلال مال وہ پاک چیزین جو ہمنے تمکو دی ہین پھر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ذکر کیا اس مرد کا جسنے بڑا لمبا چوڑا سفر کیا بکھرے بال خاک آلودہ اپنے دونون ہاتھ آسمان کی طرف پھیلاتا ہے اور یون کہتا ہے کہ اے میرے رب اے میرے رب یعنی میری دعا قبول کر اور حالانکہ اسکا کھانا حرام ہے اور اسکا پینا حرام ہے یعنے حرام کھاتا ہے حرام پیتا ہے اسکا بدن حرام غذا سے پالا گیا ہے پھر کہان ایسے شخص کی دعا قبول ہو مسلم اور ترمذی اسکے راوی ہین اشعث وہ شخص ہے جسکو تیل لگائے اور ستھرائی حاصل کیے بہت دن گذرے ہون اور اسیطرح اغبر کے بھی یہی معنی ہین **ف** پاک مال وہ ہے جسمین کسی کا دعوی نہ ہو اور شرع مین درست ہو چوری اور غصب کا مال پاک نہین اس واسطے کہ اس مین مالک کا دعوی موجود ہے اور خرچی زانیہ کا مال اور رشوت اور بیاج کا مال بھی حرام ہے

اسواسطے کہ شاید وہ حرام ہو۔ اور نہیں تو جب شبہ دار چیزون مین آدمی پڑا تو رفتہ رفتہ آخر حرام چیزون مین بہی گرفتار ہو جاتا ہے۔ تقویٰ اور پرہیزگاری اسی کا نام ہے۔ کہ آدمی شبہ کی چیزون سے بچے پہر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تقویٰ فقط ظاہر کی صفائی کا نام نہین تقویٰ کا مقام دل ہے۔ یعنے جب دل مین ایمان حیا اور خدا کی ناراضمندی کا خوف دل مین سمایا تو آنکہہ کان ہاتہہ پاؤن سب جو ہر بجو دسنوار جاتے ہین اور یہ مضغہ دل بادشاہ ہے تمام بدن کا پہر اگر دل ہی بگڑا یعنے حرص و فسق و فجور اسمین جما تو سارا بدن بگڑ جاتا ہے آنکہہ کان ہاتہہ پاؤن سب فسق مین ہو جاتے ہین

(۴) وعن سلمان الفارسی وابن عباس قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الحلال ما احل اللہ فی کتابہ والحرام ما حرم اللہ فی کتابہ وما سکت عنہ فہو عفو فلا تتکلفوا السؤال عنہ اخرجہ رزین ترجمہ سلمانؓ اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حلال وہ چیز ہے جو خدا نے اپنی کتاب یعنی قران مین حلال کی اور حرام وہ چیز ہے جو خدا نے اپنی کتاب مین حرام کی اور جس چیز سے خاموش رہا وہ معاف ہے سو نہ تکلیف اٹہاؤ اُس کے پوچھنے مین رزین اُس کے راوی ہین۔ ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو چیز قرآن اور حدیث مین صاف طور پر حرام نہین وہ مباح ہے۔

(۵) وعن المقدام بن معدیکرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ما اکل احد طعاما قط خیرا من ان یاکل من عمل یدیہ وان نبی اللہ داؤد علیہ السلام کان یاکل من عمل یدیہ رواہ البخاری۔ ترجمہ مقدام بن معدیکرب سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کسی نے کوئی کہانا کبہی نہین کہایا بہتر اپنے ہاتہہ کے کسب سے اور البتہ خدا کا پیغمبر حضرت داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے ہاتہہ کے کسب سے کہاتا تہا۔ روایت کی یہہ حدیث بخاریؒ نے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دست کاری کسب بن سے افضل ہے اور زیادہ حلال و طیب ہے اور حضرت داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے ہاتہہ سے زرہ بناتے تہے اور اسی کسب سے کہاتے تہے۔

(۶) وعن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاتی علی الناس زمان لا یبالی المرء ما اخذ منہا امن الحلال ام من الحرام اخرجہ البخاری والنسائی وزاد رزین فاذا ذلک لا تجاب لہم دعوۃ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ لوگون پر ایسا زمانہ آویگا کہ آدمی کچہہ پروا نہ کرے گا جو لیا اہل مال اپنے سے کہ حلال ہے یا حرام ہے بخاری اور نسائی اسکے راوی ہین اور زیادہ کیا رزین نے سو اسوقت انکی کوئی دعا قبول نہ ہوگی

ثانیہا فیما یباح من المکاسب والمطاعم

دوسری فصل

مباح کسبون اور کہانون کے بیان مین

(۱) عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان اطیب ما اکلتم من کسبکم وان اولادکم من کسبکم اخرجہ اصحاب السنن ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہایت پاک چیز جو تم کہاتے ہو تمہارے کسب سے ہے اور تمہاری اولاد بہی تمہارے کسب مین سے ہین یعنی وہ بہی تمہاری اپنی کمائی مین داخل ہے۔ اصحاب سنن اسکے راوی ہین ف یعنے بہت پاک اور حلال مال وہ ہے جو آدمی کما کر کہاوے۔

لہ یعنی بیدینی ... رائج ہوگی مال کے حاصل کرنے مین شدت حرص کے سبب سے حلال اور حرام مین کچہہ تمیز نہ رہیگی رشوت چوری سود دغا وغیرہ سب حلال جانینگے چنانچہ اس زمانہ کا حال ہے کہ جسطرح مال پاتے ہین گویا سمیٹ جاتے ہین گویا موت اور قیامت کے متعلق کچہہ خبر نہین بس یہہ پیشینگوئی حضرت کی اس زمانہ مین پوری ہوئی ۔ ۱۲

کہ اگرچہ اسمین بظاہر دعوی نہین لیکن اسطرح کا مال لینا شرع مین درست نہین تو ناپاک ہوا معلوم ہوا کہ حرام مال سے خیرات کرنا بے فائدہ ہے کہ خدا
اُس کو قبول نہین کرتا اس واسطے کہ وہ ناپاک ہے ناپاک کو کس طرح قبول کرے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسلمان کے حق مین ساری عبادتون
سے حلال روزی کا تلاش کرنا مقدم ہے بدون اس کے نہ عبادت قبول ہے اور نہ دعا قبول ہونے کی کچھ امید ہے۔ اور یہ جو بعضے حرام خور
دین سے ناواقف کہتے ہین کہ حلال مال دنیا مین کس کو ملتا ہے۔ اسکی تلاش بے فائدہ ہے سو۔ غلط بات ہے اس واسطے کہ محنت
مزدوری کرنا کھیتی کرنا سوداگری سب درست ہی بشرطیکہ اس مین کوئی خلاف شرع کام نہ کرے سو وہ حلال اور پاک مال ہے غرضکہ ایماندار کو ہر ایک
حلال روزی کا طلب کرنا مقدم ہے اور حرام خور خدا فراموش سے گفتگو نہین۔

(۲) وَعَنْ خَوْلَةَ الْاَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ يَقُوْلُ اِنَّ رِجَالًا يَتَخَوَّضُوْنَ فِيْ
مَالِ اللّٰهِ بِغَيْرِ حَقٍّ فَلَهُمُ النَّارُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ يَتَخَوَّضُوْنَ اَيْ يَاْخُذُوْنَهُ وَيَتَمَلَّكُوْنَهُ
كَمَا تَخَوَّضَ الْاِنْسَانُ الْمَاءَ يَمِيْنًا وَّشِمَالًا **ترجمہ** خولہ انصاریہ سے روایت ہے کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا فرماتے
تھے کہ مقرر جو لوگ کہ تصرف کرتے ہین خدا کے مال مین ناحق یعنے ناحق لوٹ لوٹ کھاتے ہین تو انکے لیے قیامت مین آگ ہے یعنے بیت
المال سے سوائے مستحقون کے اور کسی کو لینا درست نہین بخاری اور ترمذی اس کے راوی ہین یتخوضون کے معنے ہین لیتے ہین اور
بزور مالک بنتے ہین جیسا آدمی داہین بائین پانی مین گہستا ہے۔

(۳) وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ الْحَلَالَ بَيِّنٌ وَّاِنَّ الْحَرَامَ بَيِّنٌ وَ
بَيْنَهُمَا اُمُوْرٌ مُّشْتَبِهَاتٌ لَا يَعْلَمُهُنَّ كَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ فَمَنِ اتَّقَى الشُّبُهَاتِ اسْتَبْرَاَ لِدِيْنِهٖ وَعِرْضِهٖ وَمَنْ وَقَعَ
فِي الشُّبُهَاتِ وَقَعَ فِي الْحَرَامِ كَالرَّاعِيْ يَرْعٰى حَوْلَ الْحِمٰى يُوْشِكُ اَنْ يَّقَعَ فِيْهِ وَاِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى وَّاِنَّ حِمَى اللّٰهِ مَحَارِمُهٗ اَلَا
وَاِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً اِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهٗ وَاِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهٗ اَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِسْتَبْرَاَ لِدِيْنِهٖ وَعِرْضِهٖ
اَيْ طَلَبَ التَّبَرِّيَ مِنَ التُّهْمَةِ وَالْخَلَاصَ مِنْهَا اَوْ يَرْعٰى حَوْلَ الْحِمٰى اِطَّافَ بِهٖ وَدَارَ حَوْلَهٗ وَالْمُضْغَةُ الْقِطْعَةُ مِنَ
اللَّحْمِ بِقَدْرِ اللُّقْمَةِ **ترجمہ** نعمان بن بشیر سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر حلال ظاہر اور کہلا ہے۔
اور حرام بھی ظاہر اور کہلا ہے لیکن حلال اور حرام کے درمیان دو طرف ملتی ہوئی شبہ کی چیزین ہین انکو بہت لوگ نہین جانتے سو جو شبہ کی
چیزون سے بچا اُس نے اپنے دین اور آبرو کو بچایا اور جو شبہون مین پڑا وہ آخر حرام مین بہی پڑا جیسے وہ چرانے والا کہ روکی ہوئی
زمین یعنے رکھے کے آس پاس چراتا ہے۔ قریب ہے کہ کبھی رکھے کو بھی جانور چرینگے۔ جان لو کہ ہر بادشاہ کا ایک رمنہ ہوتا ہے۔ جان لو خدا کا
رمنہ اُس کی حرام کی ہوئی چیزین ہین جان رکھو کہ بیشک بدن مین گوشت کا ایک ٹکڑا ہے جب وہ سنورا تو سب بدن سنورا اور جب وہ
بگڑا۔ تو سب بدن بگڑا یاد رکھو کہ وہ ٹکڑا دل ہے۔ پانچون اسکے راوی ہین۔ استبرأ لدینہ وعرضہ یعنے طلب کیا برأت کو اور خلاصی کو
تہمت سے اور کہا جاتا ہے حول الحمے جبکہ گھومے گرد رمنہ کے اور پھرے گرد اسکے اور مضغہ ایک ٹکڑا گوشت کا ہے بقدر ایک لقمہ کے +

ف یعنے دنیا کی سب چیزین تین طرح پر ہین حلال اور حرام اور شبہ دار جو چیزین حلال ہین وہ قرآن اور حدیث مین صاف کہلی
ہین سب مسلمانون کو معلوم ہین جیسے کھیتی سوداگری مزدوری گائے بکری اونٹ وغیرہ اور جو چیزین حرام ہین انکو بہی سب جانتے ہین
جیسے شراب سور جوا حرامکاری چوری جھوٹ وغیرہ۔ کیونکہ انکو سب حرام جانتے ہین جاہل تک بہی اور شبہ دار چیزون یعنے کچھ حلال
سے بھی میل رکھتی ہین اور کچھ حرام سے بھی جیسے کوئی چیز تو اپنے گھر مین پاوے لیکن اسکو یہ معلوم نہین کہ وہ چیز اپنی ہے یا بیگانی
اُسکو بہت لوگ نہین جانتے سو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکا قاعدہ بتلا دیا کہ جس چیز مین شبہ ہوے کہ یہ حلال ہے یا حرام
یا عالمون کا اُسمین اختلاف ہو کوئی حلال بتلاتا ہو اور کوئی حرام تو اسکو چھوڑ دیوے ہرگز نہ کرے اسی مین دین کا بچاؤ ہے ۔

سے۔ رزین اسکے راوی ہین۔

اَرزَاقُ العُمَّالِ

تحصیلدارون کی روزیکا بیان

(۱) عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ لَمَّا اسْتُخْلِفَ اَبُوْ بَكْرٍ قَالَ لَقَدْ عَلِمَ قَوْمِيْ اَنَّ حِرْفَتِيْ لَمْ تَكُنْ تَعْجِزُ عَنْ نَفَقَةِ اَهْلِيْ وَ شُغِلْتُ بِاَمْرِ الْمُسْلِمِيْنَ فَسَيَاْكُلُ اٰلُ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ هٰذَا الْمَالِ وَيَحْتَرِفُ لِلْمُسْلِمِيْنَ فِيْهِ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رض سے روایت ہے کہا کہ جب ابو بکر رض صدیق خلیفہ ہوئے تو فرمایا البتہ میری قوم جانتی ہے کہ میرا پیشہ میرے گہر والون کے خرچ سے عاجز نہ کرتا تہا یعنے انکے خرچ کو کافی تہا اور مین مسلمانون کے کام مین مشغول کیا گیا ہون سو ابو بکر کے لوگ اس مال بیت المال سے کہا وینگا اور ابو بکر مسلمانون کے واسطے اس مین کام کریگا۔ بخاری اسکے راوی ہین۔

(۲) وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَعْمَلْنَاهُ عَلٰى عَمَلٍ وَرَزَقْنَاهُ رِزْقًا فَمَا اَخَذَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ غُلُوْلٌ اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاؤُدَ **ترجمہ** بریدہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کو ہمنے کسی کام پر تحصیلدار کیا اور اس کی روزی مقرر کردی پہر جو اُس کے بعد لیوے گا وہ خیانت ہے مال غنیمت مین ابو داؤد اس کے راوی ہین۔

(۳) وَعَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ لَنَا عَامِلًا فَلْيَكْتَسِبْ زَوْجَةً وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ خَادِمٌ فَلْيَكْتَسِبْ خَادِمًا وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ مَسْكَنٌ فَلْيَكْتَسِبْ مَسْكَنًا قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اُخْبِرْتُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اتَّخَذَ غَيْرَ ذٰلِكَ فَهُوَ غَالٌّ اَوْ سَارِقٌ اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاؤُدَ **ترجمہ** مستورد بن شداد سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص ہمارا تحصیلدار ہو اُسکو چاہیے کہ بیوی حاصل کرے اور اگر اسکے پاس خادم نہو تو چاہیے کہ خادم حاصل کرے اور اگر اسکے واسطے گہر نہ ہو تو چاہیے کہ اپنے لیے رہنے کا گہر حاصل کرے ابو بکر صدیق نے کہا۔ کہ مجکو خبر ہوئی کہ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اسکے سوائے کچھ لیوے وہ خائن ہے۔ یا چور۔ ابو داؤد اسکے راوی ہین۔

(۴) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّعْدِيِّ اَنَّهٗ قَدِمَ عَلٰى عُمَرَ فِيْ خِلَافَتِهٖ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ اَلَمْ اُحَدَّثْ اَنَّكَ تَلِيْ مِنْ اَعْمَالِ الْمُسْلِمِيْنَ اَعْمَالًا فَاِذَا اُعْطِيْتَ الْعُمَالَةَ كَرِهْتَهَا فَقُلْتُ بَلٰى فَقَالَ عُمَرُ مَا تُرِيْدُ اِلٰى ذٰلِكَ قُلْتُ اِنَّ لِيْ اَفْرَاسًا وَاَعْبُدًا وَاَنَا بِخَيْرٍ وَاُرِيْدُ اَنْ تَكُوْنَ عُمَالَتِيْ صَدَقَةً عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالَ عُمَرُ فَلَا تَفْعَلْ فَاِنِّيْ كُنْتُ اَرَدْتُّ الَّذِيْ اَرَدْتَّ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ يُعْطِيْنِي الْعَطَاءَ فَاَقُوْلُ اَعْطِهٖ اَفْقَرَ اِلَيْهِ مِنِّيْ حَتّٰى اَعْطَانِيْ مَرَّةً مَالًا فَقُلْتُ اَعْطِهٖ اَفْقَرَ اِلَيْهِ مِنِّيْ فَقَالَ خُذْهُ فَتَمَوَّلْهُ وَتَصَدَّقْ بِهٖ وَمَا جَاءَكَ مِنْ هٰذَا الْمَالِ مِنْ غَيْرِ مَسْئَلَةٍ وَّلَا اِشْرَافٍ فَخُذْهُ وَمَا لَا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا التِّرْمِذِيَّ - اَلْاِشْرَافُ التَّطَلُّعُ اِلَى الشَّيْءِ وَالرَّغْبَةُ فِيْهِ وَقَوْلُهٗ وَمَا لَا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ اَيْ وَمَا لَا يَكُوْنُ بِهٰذِهِ الصِّفَةِ فَاتْرُكْهُ **ترجمہ** عبداللہ بن سعدی سے روایت ہے کہ وہ عمر فاروق کے پاس آیا انکی خلافت مین تو عمر فاروق نے اس سے کہا کیا تجکو خبر نہین ہوئی کہ مقرر تو مسلمانون کے کام پر حاکم ہوتا ہے پہر جب تجھکو اوسپر تنخواہ دیجاتی ہے تو تو اُسکو برا جانتا ہے مینے کہا کیون نہین تو عمر نے کہا کہ تیری اس سے کیا مراد ہے یعنی تو اس کام کی اجرت کیون نہین لیتا مینے کہا کہ میرے پاس گہوڑے اور غلام ہین اور مین مالدار ہون اور چاہتا ہون کہ میری تحصیلداری مسلمانون پر خیرات ہو تو عمر نے کہا کہ ایسا نہ کرنا اسواسطے کہ مین بہی یہی چاہتا تہا جو تو چاہتا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھکو مال عطا کرتے تہے تو مین کہتا تہا کہ جو مجہ سے زیادہ تر محتاج ہو اُسکو دیجئے یہانتک کہ ایکبار آپنے مجہ کو مال دیا تو مینے کہا کہ مجہسے

(۲) وعن سعد بن ابی وقاص قال قالت امراۃ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا کل علی آبائنا و ابنائنا و ازواجنا فما یحل لنا من اموالھم قال الرطب تاکلنہ و تھدینہ اخرجہ ابو داؤد ترجمہ سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ ایک عورت نے عرض کی یا حضرت ہم بوجہ ہیں اپنے باپوں اور بیٹوں اور خاوندوں پر سو کیا چیز ہمارے لیے حلال ہے اُن کے مال میں سے فرمایا تازہ چیز کہ تم اسکو کھاؤ اور تحفہ بھیجو ابو داؤد اسکے راوی ہیں ف یعنے عورت کو اپنے باپ بیٹے اور خاوند کے کسب سے کھانا پکا ہوا بلا اجازت کھا لینا جائز ہے۔

(۳) وعن عائشۃ قالت قالت ھند امراۃ ابی سفیان یا رسول اللہ ان ابا سفیان رجل شحیح لیس یعطینی ما یکفینی و ولدی الا ما اخذت منہ وھو لا یعلم فقال خذی ما یکفیک و ولدک بالمعروف اخرجہ الخمسۃ الا الترمذی ترجمہ عائشہؓ سے روایت ہے کہ ہندہ ابو سفیان کی عورت نے کہا یا حضرت مقرر ابو سفیان بخیل مرد ہے اتنا خرچ نہیں دیتا جو مجھکو اور میری اولاد کو کفایت کرے مگر یہہ ہو سکتا ہے کہ بے خبر اسکے مال میں سے حاجت کے لیے لوں اور اسکو معلوم نہ ہو یعنے اسطرح لینا درست ہے یا نہیں تو حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ لے لیا کر خاوند کے مال میں سے دستور کے موافق جتنا تجھکو اور تیری اولاد کو کفایت کرے پانچوں اور ترمذی اُس کے راوی ہیں ف معلوم ہوا کہ عورت خاوند کے مال میں سے اگر بقدر حاجت ضروری کے بدون اُس کی اجازت کے لیوے تو درست ہے اسواسطے کہ اسکا حق خاوند پر فرض ہے

(۴) وعن القاسم بن محمد قال قال رجل لابن عباس ان لی یتیما و لہ ابل فاشرب من لبنھا قال ان کنت تبغی ضالتھا و تھنا جرباھا و تلیط حوضھا و تسقیھا یوم وردھا فاشرب غیر مضر بنسل و لا ناھک فی الحلب اخرجہ مالک تبغی ضالتھا ای تصلحہ بالطین و الناھک فی الحلب المستقصی المبالغ الذی لا یدع فی الضرع من اللبن شیئا ترجمہ قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ ایک مرد نے ابن عباس سے کہا کہ میرے پاس ایک یتیم ہے اور اُس کے اونٹ ہیں کیا میں انکا دودھ پی لیا کروں فرمایا اگر تو اُن کے گم ہوئے کو ڈھونڈتا ہے اور اُنکے خارش دار کی دوا کرتا ہے اور انکے حوض کو درست کرتا ہے اور پانی پر اوترنے کے دن انکو پانی پلاتا ہے یعنے اگر اونٹوں کی خبر گیری کیا کرتا ہے تو انکا دودھ پی لیا کر اس حال میں کہ ضرر کرنے والا ہو بچے کو اور نہ نہایت کو پہنچنے والا ہو دوہنے میں مالک اس کے راوی ہیں تبغی ضالتھا کے معنے ہیں کہ تو انکو ڈھونڈھتا اور تلاش کرتا ہے جبکہ گم ہو اور تھنا جرباھا کے معنے ہیں کہ انکا دوا کرتا ہے خارش کی دوا سے اور وہ گندھک ہے اور جو چیز اسکے ساتھ ملائی جاتی ہے و تلیط حوضھا یعنے اسکو مٹی سے سنوارتا ہے اور ناہک حلب میں وہ شخص ہے جو نہایت مبالغہ کرے دوہنے میں کہ تھنوں میں کچھ دودھ نہ چھوڑے۔

اُجرۃ کتب القرآن و تعلیمہ
قرآن کے لکھنے اور سکھلانے کی اُجرت کا بیان

(۱) عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احق ما اخذتم علیہ اجرا کتاب اللہ تعالی اخرجہ البخاری فی ترجمۃ ترجمہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ جن کاموں پر تم مزدوری لیتے ہو ان میں قرآن کی مزدوری لینا زیادہ تر لائق ہے روایت کی یہہ حدیث بخاری نے ترجمہ میں ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قرآن کے پڑھانے کی بھی محنت لینا درست ہے اور یہی مذہب ہے امام مالک و شافعی کا اور متاخرین حنفیہ کا۔

(۲) وعن ابن عباس انہ سئل عن اجرۃ کتابۃ المصحف قال لا باس انما ھم مصورون و انھم انما یاکلون من عمل ایدیھم اخرجہ رزین ترجمہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ کسی نے اُن سے قرآن مجید لکھنے کی مزدوری کا حکم پوچھا تو فرمایا اس میں کچھ ڈر نہیں کہ وہ نقوش لکھنے والے ہیں اور مقرر وہ تو اپنے ہاتھ کے کام سے کھاتے ہیں یعنے اپنی دستکاری

أَذِيْلُكَ أَذِيْلُكَ أَخْرَجَهُ أَبُوْدَاوُدَ ترجمہ عمرو بن حریث سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے واسطے مدینے میں اپنی کمان سے ایک گھر کی لکیر کھینچدی یعنی اسقدر زمین مجھکو دیدی کہ وہان گھر بناؤن اور فرمایا کہ مین تجھکو زیادہ دیتا ہون مین تجھکو زیادہ دیتا ہون ابوداؤد اسکے راوی ہین **ف** ان حدیثون سے معلوم ہوا کہ کسی کو کچھہ حصہ زمین کا جاگیر دیدینا درست ہے۔

کسب الحجام
سینگی لگانے کے کسب کا بیان

(۱) **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ احْتَجَمَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَاَعْطَى الْحَجَّامَ اَجْرَهُ وَلَوْ كَانَ سُحْتًا لَمْ يُعْطِهِ وَكَلَّمَ سَيِّدَهُ فَخَفَّفَ عَنْهُ مِنْ ضَرِيْبَتِهِ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَاَبُوْدَاوُدَ الضَّرِيْبَةُ الْخَرَاجُ الَّذِيْ يُقَرَّرُ عَلَى الْاِنْسَانِ يُؤَدِّيْهِ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ اَوْ شَهْرٍ اَوْ سَنَةٍ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سینگی کھچوائی اور سینگی لگانے والے کو اسکی مزدوری دی اور اگر حرام ہوتی تو اسکو نہ دیتے اور اسکی مالک سے سفارش کی تو اُس نے اُس کے خراج مین تخفیف کردی شیخین اور ابوداؤد اُس کے راوی ہین ماورضریبہ اس خراج کا نام ہے جو کسی آدمی پر مقرر کیا جاتا ہے کہ اسکو ہر دن یا ہر مہینے یا ہر سال مین ادا کیا کرے یعنی جو کماوے اُس مین سے اسقدر اپنے مالک کو ہر دن یا ہر مہینے مثلاً دیا کرے حق مالکانہ۔

(۲) **وَعَنْ** رَجُلٍ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمُوْنَ شُرَكَاءُ فِيْ ثَلٰثٍ اَلْمَاءِ وَالْكَلَاءِ وَالنَّارِ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوُدَ **ترجمہ** حضرت کے ایک مہاجر صحابی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تین چیزون مین سب مسلمان شریک ہین پانی مین اور گھانس مین اور آگ مین۔ ابوداؤد اُس کے راوی ہین **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پانی اور گھانس اور آگ سے کسی کو منع کرنا جائز نہین اور نہ روکنا اُسکا۔

۳ **وَعَنْ** اَسْمَرَ بْنِ مُضَرِّسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَبَقَ اِلٰى مَاءٍ لَمْ يَسْبِقْ اِلَيْهِ مُسْلِمٌ فَهُوَ لَهُ قَالَ فَخَرَجَ النَّاسُ يَتَعَادُوْنَ يَتَخَاطُوْنَ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوُدَ **ترجمہ** اسمر بن مضرس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص پہلے کسی پانی پر پہنچے جسکی طرف آگے کوئی مسلمان نہ پہنچا ہو تو وہ اسیکا حق ہے سو نکلے لوگ دوڑتے اور قدم مارتے ابوداؤد اسکے راوی ہین **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ گھیرنے اور حفاظت کرنے سے پانی ملک ہوجاتا ہے۔

ثالثها في المكروه من ذلك
تیسری فصل
مکروہ کسب کے بیان مین

(۱) **عَنْ** اَبِيْ مَسْعُوْدِ الْبَدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ اَلْبَغِيُّ الزَّانِيَةُ وَمَهْرُهَا اَجْرُهَا وَحُلْوَانُ الْكَاهِنِ مَا يُعْطٰى مِنَ الْهَدِيَّةِ لِيُخْبِرَهُمْ عَمَّا يَسْاَلُوْنَهُ عَنْهُ **ترجمہ** ابومسعود بدری سے روایت ہے کہا کہ منع فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مول کتے کے سے اور خرچی حرام کار عورت کی سے اور شیرینی کاہن کی سے چھیون اسکے راوی ہین اور بغی زناکار عورت کو کہتے ہین اور مہر سے مراد مزدوری

زیادہ تر محتاج کو دیجئے تو آپ نے فرمایا کہ اسکو لے اور اپنا مال ٹھہرا اور اسکو خیرات کر اور جو آوے تیرے پاس اس مال سے بغیر سوال اور تاک لگانے کے تو اسکو لے لے اور جو ایسا مال نہ ہو تو اس کے پیچھے اپنے جی کو مت ڈال ترمذی کے سوا پانچوں اسکے راوی ہیں۔ اور اشراف کے معنے ہیں ایک چیز کی طرف جھانکنا اور اس میں رغبت کرنا **ف** یعنی جو مال بدون توقع اور بے حرص اور سوال کے ملے وہ حلال ہے اور اگر زبان سے ظاہری سوال کیا یا دل میں تاک لگائے تو وہ حلال طیب نہیں ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ حاکم اور تحصیلدار کو بیت المال سے بقدر ضرورت لینا جائز ہے۔

الاقطاع
جاگیر دینے کا بیان

(۱) **عن** وائلِ بنِ حُجرٍ رض اَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَقْطَعَہٗ اَرْضًا مِنْ حَضْرَمَوْتَ وَکَانَ مُعَاوِیَۃُ اَمِیْرًا بِہَا اِذْ ذَاکَ فَکَتَبَ اِلَیْہِ اَعْطِہٖ اِیَّاہَا اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ ترجمہ وائل بن حجر سے روایت ہے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکو حضر موت سے ایک زمین جاگیر دی اور اسوقت معاویہ وہاں امیر تھے سو انکی طرف لکھا کہ وہ زمین اسکو دیدو ابوداؤد اور ترمذی اس کے راوی ہیں۔

(۲) **وعن** کَثِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ الْمُزَنِیِّ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَقْطَعَ بِلَالَ بْنَ الْحَارِثِ الْمُزَنِیَّ مَعَادِنَ الْقَبَلِیَّۃِ جَلْسِیَّہَا وَغَوْرِیَّہَا وَحَیْثُ یَصْلُحُ الزَّرْعُ مِنْ قُدْسٍ وَلَمْ یُعْطِہٖ حَقَّ مُسْلِمٍ وَکَتَبَ لَہٗ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ہٰذَا مَا اَعْطٰی مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بِلَالَ بْنَ الْحَارِثِ اَعْطَاہُ مَعَادِنَ الْقَبَلِیَّۃِ جَلْسِیَّہَا وَغَوْرِیَّہَا وَزَادَ فِیْ رِوَایَۃٍ وَذَاتَ النُّصُبِ ثُمَّ اتَّفَقَا وَحَیْثُ یَصْلُحُ الزَّرْعُ مِنْ قُدْسٍ وَلَمْ یُعْطِہٖ حَقَّ مُسْلِمٍ وَکَتَبَ اُبَیُّ بْنُ کَعْبٍ اَخْرَجَہٗ مَالِکٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ اَلْجَلْسِیُّ بِالْجِیْمِ مَنْسُوْبٌ اِلَی الْجَلْسِ وَہِیَ اَرْضُ نَجْدٍ وَیُقَالُ لِکُلِّ مُرْتَفِعٍ مِّنَ الْاَرْضِ جَلْسٌ وَالْغَوْرُ مَا انْہَبَطَ مِنَ الْاَرْضِ وَاَرَادَ اَنَّہٗ اَقْطَعَہٗ جَمِیْعَ تِلْکَ الْاَرْضِ نَجْدِہَا وَغَوْرِہَا ترجمہ کثیر بن عبد اللہ بن عمرو بن عوف مزنی سے روایت ہے اس نے اپنے باپ سے روایت کی اسنے اپنے دادا سے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جاگیر دی بلال بن حارث مزنی کو زمین کہانوں قبلیہ (ایک جگہ کا نام ہے نجد عرب میں) کی اونچی اسکی اور نیچی اسکی اور جس جگہہ کہ کھیتی صلاحیت رکھتی ہے زمین قدس سے اور نہ دیا اسکو حق کسی مسلمان کا اور لکھا اس کے لیے یہ نامہ شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان ہے نہایت رحم والا ہے یہ وہ چیز ہے جو دی محمد اللہ کے رسول نے بلال بن حارث کو دی اسکو زمین کہانوں قبلیہ کی اونچی اور نیچی اسکی اور زیادہ کیا ہے ایک روایت میں اور ذات النصب بھی کہ نام ایک قطعہ زمین کا ہے پھر اتفاق کیا دونوں روایتوں نے اور جس جگہہ کہ صلاحیت رکھتی ہے کھیتی زمین قدس سے کہ وہ بھی نام ہے ایک قطعہ زمین کا اور نہ دیا حق اسکو کسی مسلمان کا۔ اور ابی بن کعب نے یہ جاگیر نامہ لکھا مالک اور ابوداؤد اس کے راوی ہیں اور جلسی ساتھ جیم کے منسوب ہے طرف جلس کی وہ نجد کی زمین ہے اور ہر اونچی زمین کو جلس کہتے ہیں اور غور پست زمین کو کہتے ہیں اور مراد یہ ہے کہ آپ نے اوسکو یہ سب زمین جاگیر دی اونچی بھی اور نیچی بھی۔

(۳) **وعن** ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ اَقْطَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ الزُّبَیْرَ حُضْرَ فَرَسِہٖ فَاَجْرٰی فَرَسَہٗ حَتّٰی قَامَ ثُمَّ رَمٰی بِسَوْطِہٖ فَقَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَعْطُوْہُ حَیْثُ بَلَغَ سَوْطُہٗ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاوٗدَ وَحُضْرُ الْفَرَسِ عَدْوُہٗ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ جاگیر دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زبیر کو بقدر دوڑ اسکے گھوڑے کی سو اسنے اپنا گھوڑا دوڑایا یہاں تک کہ کھڑا ہوا۔ پھر اپنا کوڑا ڈالا۔ تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اسکو دیدو جہاں تک اسکا کوڑا پہونچا۔ ابوداؤد اسکے راوی ہیں حضر فرس کے معنے ہیں دوڑنا اسکا۔

(۴) **وعن** عَمْرِو بْنِ حُرَیْثٍ رض قَالَ خَطَّ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ دَارًا بِالْمَدِیْنَۃِ بِقَوْسٍ وَقَالَ

وَلِاَبِی هُرَیْرَةَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الْکَلْبِ اِلَّا کَلْبَ صَیْدٍ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا ہے کتے کے مول سے اور اگر کوئی کتے کا مول مانگنے کو تیرے پاس آوے تو اسکی ہتھیلی کو مٹی سے بھر دے ابو داؤد اور نسائی اسکے راوی ہین اور الفاظ ابو داؤد کے ہین اور ابو ہریرہؓ کی روایت مین ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا ہے مول کتے کے سے سوائے کتے شکاری کے ترمذی اسکے راوی ہین **ف** یعنی شکاری کتے کا مول درست ہے۔

اَلْهِرُّ
بلی کا بیان

(۱) عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَنْ اَکْلِ الْهِرِّ وَثَمَنِهٖ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِیُّ ترجمہ جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بلی کے کھانے اور اس کے مول سے منع فرمایا ہے ابو داؤد اور ترمذی اسکے راوی ہین۔ **ف** یعنی بلی کا گوشت اور مول حرام ہے۔

کَرَاهَةُ کَسْبِ الْحَجَّامِ
کسب حجام کے مکروہ ہونیکا بیان

(۱) عَنْ ابْنِ مُحَیِّصَةَ الْاَنْصَارِیِّ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّهٗ اسْتَاْذَنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِیْ اِجَارَةِ الْحَجَّامِ فَنَهَاهُ وَکَانَ لَهٗ مَوْلًی حَجَّامًا فَلَمْ یَزَلْ یَسْاَلُهٗ وَیَسْتَاْذِنُهٗ حَتّٰی قَالَ لَهٗ اٰخِرًا اَعْلِفْهُ نَاضِحَكَ وَاَطْعِمْهُ رَقِیْقَكَ اَخْرَجَهُ الْاَرْبَعَةُ اِلَّا النَّسَائِیَّ وَفِیْ اُخْرٰی لِاَبِیْ دَاؤدَ قَالَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنِّیْ وَهَبْتُ لِخَالَتِیْ غُلَامًا وَاَنَا اَرْجُوْ اَنْ یُّبَارَكَ لَهَا فِیْهِ وَقُلْتُ لَهَا لَا تُسَمِّیْهِ حَجَّامًا وَلَا صَائِغًا وَلَا قَصَّابًا اِنَّمَا کُرِهَ الصَّائِغُ لِمَا یَدْخُلُ صَنْعَتَهٗ مِنَ الْغِشِّ وَلِاخْلَافِهِ الْوَعْدَ وَمَطْلِهٖ فِیْ فَرَاغِ مَا یَسْتَعْمِلُ عِنْدَهٗ ترجمہ ابن محیصہ انصاری سے روایت ہے اس نے اپنے باپ سے روایت کی کہ اس نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سینگی کی مزدوری کی اجازت مانگی تو حضرتؐ نے اسکو منع کیا اور اسکا ایک غلام آزاد سینگی کھینچنے کا کام کیا کرتا تھا سو ہمیشہ وہ آپ سے سوال کرتا اور اذن مانگتا رہا یہانتک کہ آخر اُس سے فرمایا کہ اپنے اونٹ کو کھانا اُس کا چرا اور اپنے غلام کو کھانا کھلا۔ نسائی کے سوا چارون اسکے راوی ہین۔ اور ابو داؤد کی دوسری روایت مین ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مینے اپنی خالہ کو ایک غلام بخشا تھا۔ اور البتہ مین امیدوار ہون کہ اُس کے لیے اسمین برکت ہو اور مینے تو اُس سے کہا کہ نہ نام رکھیو اسکا حجام اور نہ صائغ اور نہ قصاب اور سوائے اسکے کچھ نہین کہ صائغ کو تو اسواسطے برا جانا کہ اسکے پیشے مین دھوکا ہے اور خلاف وعدہ اور استعمال کی چیز کے فارغ کرنے مین دیر کرنا **ف** حجام کے معنے ہین سینگی لگانیوالا اور صائغ کے معنے ہین رنگ کرنے والا اور قصاب کے معنے ہین گوشت کر کے بیچنے والا۔

عَسْبُ الْفَحْلِ
مادہ پر نر چھوڑنیکی اجرت کا بیان

(۱) عَنْ اَنَسٍ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ مِّنْ کِلَابٍ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَنْ عَسْبِ الْفَحْلِ فَنَهَاهُ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نُطْرِقُ الْفَحْلَ فَنُکْرَمُ فَرَخَّصَ لَهٗ فِی الْکَرَامَةِ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ عَسْبُ الْفَحْلِ مَاؤُهٗ وَالْمَنْهِیُّ عَنْهُ ثَمَنُهٗ وَاَخْذُ الْاَجْرِ عَلَیْهِ وَاِلَّا فَاِعَارَتُهٗ حَلَالٌ وَاِطْرَاقُهٗ مُبَاحٌ جَائِزٌ ترجمہ انس سے روایت ہے کہ قوم کلاب مین سے ایک مرد نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا۔ کہ نر کے مادہ پر چھوڑنے کی اجرت لینا درست ہے یا نہین تو حضرتؐ نے فرمایا کہ درست نہین پھر اُس نے کہا یا حضرت ہم مادہ پر نر چھوڑتے ہین اسلیے ہم پر تحفے بھیجے جاتے ہین۔ تو حضرتؐ نے اسکو تحفہ لینے کی رخصت دی ترمذی اور نسائی اس کے راوی ہین۔ اور عسب الفحل سے مراد اس کی منی ہے جس سے بچہ پیدا ہوتا ہے اور منع تو اُسکا مول اور اسکی مزدوری لینا ہے نہین تو اسکا عاریۃً دینا یعنے مادہ پر چھوڑنے کے لیے حلال ہے اور اسکا جست کروانا

اُس کی ہے اور کاہن کی شیرینی وہ چیز ہے جو ہدیہ دیا جاتا ہے اُسپر کہ لوگون کو خبر دے اسباب کی جو اُسسے پوشیدہ ہین یعنے غیب کی خبر دے۔

(۲) وعن ابی جحیفۃ قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم عن ثمن الدم و ثمن الکلب و کسب البغی و لعن الواشمۃ والمستوشمۃ و اکل الربوا و موکلہ والمصورین اخرجہ البخاری الوشم تغریز الجلد بالابرۃ و حشو النیل فی موضع الغرز والواشمۃ التی تفعل ذلک والمستوشمۃ التی یفعل بھا ذلک بطلبھا ترجمہ ابو جحیفہ سے روایت ہے کہ منع فرمایا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے لہو کے مول سے اور کتے کے مول سے اور حرام کار عورت کی کسب سے اور لعنت کی بدن گودنے والی عورت پر اور بدن گودانے والی پر اور لعنت کی بیاج کہانے والے پر اور بیاج کہلانے والے پر اور تصویر بنانے والون پر بخاری اسکے راوی ہین۔ اور وشم کے معنے ہین سوئی سے بدن گودنا اور اس مین نیل بہرنا اور واشمہ وہ عورت ہے جو یہہ کام کرے اور مستوشمہ وہ عورت ہے جسکے ساتہہ کام کیا جائے اسکی خواہش سے۔

(۳) وعن ابی ھریرۃ رض قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم عن کسب الاماء اخرجہ البخاری و ابو داؤد و زاد ابو داؤد و فی روایۃ اخری عن رافع بن خدیج حتی یعلم من این ھو ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے منع فرمایا ہے لونڈیون کے کسب سے بخاری اور ابو داؤد اسکے راوی ہین اور ایک روایت مین ابو داؤد نے زیادہ کیا ہے رافع بن خدیج سے یہانتک کہ معلوم ہو کہ کس جگہہ سے کمایا گیا ہے۔

(۴) وعن عثمان قال لا تکلفوا الصبیان الکسب فانکم متی کلفتموھم الکسب سرقوا و لا تکلفوا الامۃ غیر ذات الصنعۃ الکسب فانکم متی کلفتموھا کسبت بفرجھا و عفوا اذ اعفاکم اللہ تعالی و علیکم من المطاعم بما طاب منھا اخرجہ مالک ترجمہ عثمان رض سے روایت ہے کہ نہ تکلیف دو بچون کو کسب کرنے کی اسواسطے کہ جب تم کسب کرنیکی تکلیف دوگے تو چوری کرینگے اور نہ تکلیف دو بے ہنر لونڈی کو کسب کرنے کی اسواسطے کہ جب تم اُسکو تکلیف دوگے تو اپنی شرمگاہ یعنے زنا سے کما دے گی۔ اور معاف کرو جبکہ اللہ تعالی نے تمکو معاف کیا ہے اور لازم جانو اپنے اوپر کہانون سے وہ چیز جو خوش لگے مالک اُس کے راوی ہین۔

(۵) وعن عائشۃ قالت کان لابی بکر غلام یخرج لہ الخراج و کان ابوبکر یاکل من خراجہ فجاء یوما بشیء فاکل منہ ابوبکر فقال لہ الغلام تدری ما ھذا فقال ما ھو فقال کنت تکھنت لانسان فی الجاھلیۃ و ما احسن الکہانۃ الا انی خدعتہ فلقینی فاعطانی بذلک ھذا الذی اکلت منہ فادخل ابوبکر یدہ فقاء کل شیء فی بطنہ اخرجہ البخاری ترجمہ عائشہ صدیقہ رض سے روایت ہے کہ ابوبکر صدیق کا ایک غلام تہا جو اُسکو خراج دیا کرتا تہا اور ابوبکر اُسکا خراج کہایا کرتے تہے سو وہ ایک دن کچھہ لایا اور ابوبکر نے اُس سے کہایا تو غلام نے اُنسے کہا کہ کیا تم جانتے ہو یہہ کیا ہے ابوبکر نے کہا کہ یہہ کیا ہے اُس نے کہا کہ مین نے کفر کے زمانے مین ایک شخص کے لیے کہانت کی تہی یعنی اُسکو جہوٹی سچی غیب کی خبر دی تہی اور حالانکہ مین کہانت کو خوب جانتا تہا لیکن مینے اُسکو دہوکا دیا سو وہ مجہکو ملا اور اُس نے مجہکو یہہ چیز دی جس سے تو نے کہایا تو ابوبکر صدیق نے اپنا ہاتہہ اپنے منہ مین ڈالا اور جو چیز کہ اُنکے پیٹ مین تہی سب قے کی بخاری اس کے راوی ہین ف کاہن وہ ہے جو غیب کی خبر دے۔

ثمن الکلب
کتے کے مول کا بیان

(۱) عن ابن عباس رض قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم عن ثمن الکلب و ان جاء یطلب ثمن الکلب فاملاء کفہ ترابا اخرجہ ابو داؤد واللفظ لہ والنسائی

دوسری فصل

مباح جھوٹ کے بیان مین

(۱) عن اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالی عنہا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا ایہا الناس ما یحملکم علی ان تتابعوا علی الکذب کتتابع الفراش فی النار الکذب کلہ علی ابن آدم حرام الا فی ثلث خصال رجل کذب امرأتہ لیرضیہا ورجل کذب فی الحرب فان الحرب خدعۃ ورجل کذب بین مسلمین لیصلح بینہما اخرجہ الترمذی۔ التتابع التہافت فی الامر والفراش الطائر الذی یتواقع فی ضوء السراج فیحترق ترجمہ اسماء بنت یزید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے لوگو کیا باعث ہوا تمکو کہ جھوٹ مین گرے پڑتے ہو جیسے پروانے آگ مین گرے پڑتے ہین سب جھوٹ آدمی پر حرام ہے مگر تین باتون مین یعنی تین جگہہ جھوٹ بولنا درست ہے ایک وہ مرد کہ اپنی عورت کے آگے جھوٹ بولے تاکہ اسکو راضی کرے اور ایک وہ مرد کہ لڑائی مین جھوٹ بولے سو مقرر لڑائی فریب ہے اور ایک وہ مرد کہ دو مسلمانون کے درمیان جھوٹ بولے تاکہ دونون کے درمیان صلح کرائے ترمذی اسکے راوی ہین۔ تتابع کے معنے ہین گر پڑنا کسی کام مین اور فراش ایک پرند ہے جو چراغ کی روشنی پر گر کر جل جاتا ہے۔

(۲) وعن ام کلثوم بنت عقبۃ قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول لیس الکذاب الذی یصلح بین اثنین فیقول خیرا او ینمی خیرا اخرجہ الخمسۃ الا النسائی ترجمہ ام کلثوم عقبہ کی بیٹی سے روایت ہے کہا مینے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ وہ شخص جھوٹا نہین جو ملاپ کرا دیوے دو آدمیون مین سو کہے نیک بات اور اپنی طرف سے جوڑے نیک بات صلح کے واسطے پانچون اسکے راوی ہین سوائے نسائی کے۔

(۳) وعن صفوان بن سلیم الزرقی ان رجلا قال یا رسول اللہ اکذب امرأتی فقال صلی اللہ علیہ وسلم لا خیر فی الکذب قال فاعدہا واقول لہا فقال صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لا جناح علیک اخرجہ مالک ترجمہ صفوان بن سلیم زرقی سے روایت ہے کہ ایک مرد نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین اپنی عورت سے جھوٹ بولتا ہون حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جھوٹ مین خیر نہین اُس نے کہا کہ مین اس سے وعدہ کرتا ہون اور بات کہتا ہون حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تجھپر کچھ گناہ نہین۔ مالک اُس کے راوی ہین۔

(۴) وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لم یکذب ابراہیم النبی علیہ السلام الا ثلث کذبات ثنتین فی کتاب اللہ تعالی قولہ انی سقیم وقولہ بل فعلہ کبیرہم ہذا وواحدۃ فی شان سارۃ فانہ قدم ارض جبار ومعہ سارۃ وکانت ذات حسن فقال لہا ان ہذا الجبار ان یعلم انک امرأتی یغلبنی علیک فان سالک فاخبریہ انک اختی فانک اختی فی الاسلام وانی لا اعلم فی الارض مسلما غیری وغیرک فلما دخل ارضہ راہا بعض اہل الجبار فاتاہ فقال لہ دخل ارضک امرأۃ لا تنبغی ان تکون الا لک فارسل الیہا فاتی بہا وقام ابراہیم الی الصلوۃ فلما ان دخلت علیہ لم یتمالک ان یبسط یدہ الیہا فقبضت یدہ قبضۃ شدیدۃ فقال لہا ادعی اللہ تعالی ان یطلق یدی ولا اضرک ففعلت فعاد فقبضت یدہ اشد من الاولی فقال لہا مثل ذلک ففعلت فعاد فقبضت یدہ اشد من الاولیین فقال لہا ادعی اللہ ان یطلق یدی ولا اضرک ففعلت واطلقت یدہ فدعی الذی جاء بہا فقال لہ انک انما جئتنی بشیطان ولم یاتنی بانسان فاخرجہا

حتی یسود قلبه فیکتب عند الله تعالی من الکاذبین اخرجه فی الموطا ترجمہ مالک سے روایت ہے کہ انکو خبر پہونچی کہ ابن مسعود نے

کہا ہمیشہ بندہ جھوٹ بولا کرتا ہے اور قصد کرتا ہے جھوٹ کا یعنے مبالغہ کرتا ہے اُس مین تو اوسکے دل مین ایک سیاہ نکتہ پڑجاتا ہے

یہانتک کہ اُسکا سارا دل سیاہ ہوجاتا ہے پہر اللہ تعالی کے نزدیک جھوٹون مین لکھا جاتا ہے۔ اور تحری کے معنے ہین قصد کرنا

(۳) وعن بهز بن حکیم عن ابیه عن جده قال قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم ویل للذی یحدث

بالحدیث لیضحک منه القوم فیکذب ویل له ویل له اخرجه ابو داود والترمذی ترجمہ بہز بن حکیم سے روایت

ہے اُسنے اپنے باپ سے اُنہون نے اپنے دادا سے روایت کی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خرابی ہے واسطے اس شخص کے جو جھوٹ بات بیان

کرے تاکہ اُس سے لوگون کو ہنساوے سو جھوٹ بولے خرابی ہے اُسکو خرابی ہے اُسکو۔ ابو داود اور اُسکے راوی ہین۔

(۴) وعن اسماء ان امراة قالت یا رسول الله ان لی ضرة فهل علی من جناح ان تشبعت من زوجی غیر

الذی یعطینی فقال المتشبع بما لم یعط کلابس ثوبی زور اخرجه الخمسة الا الترمذی ترجمہ اسماء سے روایت ہے کہ ایک

عورت نے کہا یا رسول اللہ میری ایک سوکن ہے تو کیا مجھپر اس بات مین کچھ گناہ ہے کہ اپنے خاوند کی طرف۔۔۔ کی نسبت ظاہر

کرون کہ اُسنے مجھکو ایسی ایسی چیزین دین جو حقیقت مین اُسنے نہین دی تاکہ سوکن جلے تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

کہ جو ظاہر کرے کہ مجھکو ایک چیز ملی جو درحقیقت اُسکو نہین ملی یعنے جھوٹ بولے تو وہ ایسی ہے جیسے مکر کا جوڑا پہننے والا۔

ترمذی کے سوا پانچون اسکے راوی ہین۔ ف یعنی مکاری اور خلاف نمائی ہرگز درست نہین۔ کہ ظاہر مین کچھ ہو اور باطن مین کچھ

(۵) وعن عبد الله بن عامر قال دعتنی امی یوما ورسول الله صلی الله علیه وآله وسلم قاعد فی بیتنا فقالت ۔۔۔

تعال اعطک فقال لها صلی الله علیه وآله وسلم ما اردت ان تعطیه قالت اردت ان اعطه تمرا فقال لها اما انک

لو لم تعطه شیئا کتبت علیک کذبة اخرجه ابو داود ترجمہ عبد اللہ بن عامر سے روایت ہے کہا کہ ایک دن میری مان نے

مجھکو بلایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے گھر مین بیٹھے تھے سو اُسنے کہا کہ آ مین تجھکو کچھ دون تو حضرت صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم نے اس سے فرمایا تو اُسکو کیا دیا چاہتی ہے اُسنے کہا مین چاہتی ہون کہ اسکو خشک کھجورین دون حضرت

نے فرمایا خبردار اگر تو اُسکو کچھ نہ دیگی تو تجھپر ایک جھوٹ لکھا جاویگا ابو داود اس کے راوی ہین۔

(۶) وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم یکون فی آخر امتی اناس یحدثونکم بما لم

تسمعوا انتم ولا آباؤکم فایاکم وایاهم ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میری

آخر امت مین کچھ لوگ ہونگے تم سے حدیثین بیان کرینگے جو نہ تم نے سنین اور نہ تمہارے باپ دادون نے سو اُن سے

بچتے رہنا۔

(۷) وعن ابن مسعود قال ان الشیطان لیتمثل فی صورة الرجل فیاتی القوم فیحدثهم الکذب فیتفرقون

فیقول الرجل منهم سمعت رجلا اعرف وجهه ولا اعرف اسمه یحدث کذا وکذا اخرجهما مسلم ترجمہ ابن

مسعود سے روایت ہے کہا البتہ شیطان مرد کی صورت بنتا ہے پہر لوگون کے پاس آتا ہے پہر اُن سے جھوٹ بات بیان

کرتا ہے پہر جدے جدے ہوتے ہین تو ان مین سے ایک کہتا ہے کہ مینے ایک مرد سے سنا ایسا ایسا بیان کرتا تھا مین اسکا

چہرہ پہچانتا ہون اور نام نہین جانتا معلوم نہین کون تھا ان دونون حدیث کو مسلم راوی ہین۔

الفصل الثانی فیما یباح من ذلک

(۱) عن علیؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تکذبوا علی فانہ من کذب علی یلج النار اخرجہ الشیخان والترمذی ترجمہ علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ مجھپر جھوٹھ نہ باندہیو سو مقرر بات یہی ہے کہ جو مجھپر جھوٹ باندہیگا وہ دوزخ مین داخل ہوگا۔ شیخین اور ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۲) وعن ابن الزبیر قال قلت لابی ما لی لا اسمعک تحدث عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کما یحدث فلان وفلان فقال اما انی لم افارقہ منذ اسلمت ولکنی سمعتہ یقول من کذب علی متعمداً فلیتبوأ مقعدہ من النار اخرجہ البخاری وابوداؤد والتبوء اتخاذ المنزل ترجمہ ابن زبیر سے روایت ہے کہ مین نے اپنے باپ سے کہا مجھکو کیا ہے کہ نہین سنتا مین تجھسے کہ تو حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے حدیث بیان کرتا ہو جیسے حدیث بیان کرتا ہے فلانا اور فلانا تو اُس نے کہا خبردار مقرر مین نہین جدا ہوا حضرت سے جبسے مین مسلمان ہوا۔ ولیکن مینے آپ سے سنا فرماتے تھے کہ جو جان بوجھکر مجھپر جھوٹ باندہے تو چاہیے کہ اپنا ٹھکانا دوزخ مین بنا دے بخاری اور ابوداؤد اسکے راوی ہین تبوّ کے معنی ہین جگہہ ٹھیرانا۔

(۳) وعن المغیرۃ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم ان کذبا علی لیس ککذب علی احد فمن کذب علی متعمداً فلیتبوأ مقعدہ من النار اخرجہ الشیخان والترمذی ترجمہ مغیرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر مجھپر جھوٹ باندہنا اوروں پر جھوٹ باندہنے کے برابر نہین سو جو مجھپر جھوٹ باندہے گا جان بوجھ کر سو چاہیے کہ اپنی جگہہ دوزخ مین ٹھیرالیوے ف یہ حدیث متواتر ہے یعنے اتنے لوگون نے روایت کی ہے کہ انکا جھوٹ پر جمع ہونا محال ہے پچاس سے بہی زیادہ حضرت کے اصحاب نے اسکو روایت کیا ہے ہرچند ہر ایک پر جھوٹ باندہنا حرام ہے لیکن حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر جھوٹ باندہنا نہایت حرام ہے اس سے معلوم ہوا کہ جو شخص اپنی طرف سے کوئی حدیث جوڑ کر کہے کہ یہہ حدیث حضرت کی ہے تو بیشک وہ دوزخی ہے تو مسلمان پر فرض ہے کہ جب کسی سے حدیث سنے یا کسی کتاب مین دیکھے تو اس حدیث کو سچا نہ جانے جبتک کہ اوسکو حدیث کی مشہور کتابون مین نہ دیکھے یا علماء حدیث سے اسکی صحت نہ سنے۔

(۴) وعن مجاہد قال جاء بشیر العدوی الی ابن عباس رضی اللہ عنہما فجعل یحدث ویقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم وجعل ابن عباس لا یاذن لحدیثہ ولا ینظر الیہ فقال لہ بشیر ما لی اراک لا تسمع لحدیثی احدثک عن رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم ولا تسمع فقال ابن عباس انا کنا مرۃ اذا سمعنا رجلا یقول قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم ابتدرتہ ابصارنا واصغینا الیہ باسماعنا فلما رکب الناس الصعبۃ والذلول لم ناخذ من الناس الا ما نعرف اخرجہ مسلم لا یاذن ای لا یستمع والصعبۃ والذلول شدائد الامور وضدها والمراد ترک المبالاۃ بالامور والاحتراز فی القول والفعل ترجمہ مجاہد سے روایت ہے کہ بشیر عدوی ابن عباسؓ کے پاس آیا اور حدیث بیان کرنے لگا اور کہنے لگا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے یون فرمایا اور ابن عباسؓ اُس کی حدیث کو سنتے تھے اور نہ اُس کی طرف دیکھتے تھے تو بشیر نے اُن سے کہا کہ مجھکو کیا ہے مین دیکھتا ہون کہ تو میری حدیث نہین سنتا مین تجھسے حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی حدیث بیان کرتا ہون اور تو نہین سنتا تو ابن عباس نے کہا کہ ایک وقت مین تو ہمارا یہ حال تھا کہ جب ہم کسی مرد سے سنتے تھے کہ کہتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا تو اس کی طرف ہماری آنکھین جلدی کرتین یعنی جھٹ لگ جاتین اور ہم اُسکی طرف اپنے کان لگاتے پہر جب لوگ سخت اور نرم باتون پر سوار ہوئے یعنی صحیح اور موضوع حدیث مین تمیز نہ رہی تو نہین قبول کرتے ہم لوگون سے حدیث مگر جو ہم پہچانتے ہین مسلم اسکے راوی ہین۔ اور لا یاذن یعنے نہین سنتا اور صعب و ذلول سخت اور نرم کام ہین اور مراد یہ ہے

مَن یُغنی واعطاہا ہاجر فاتیت تمشی فلما راٰہا ابراہیم قال مہیم قالت خیرا کف اللہ تعالی ید الجبار

واخدم خادما قال ابوہریرۃ فتلک امکم یا بنی ماء السماء اخرجہ الخمسۃ الا النسائی۔ مہیم کلمۃ

یقال معناہا ما امرک وما حالک والخادم یقع علی العبد والامۃ وبنو ماء السماء العرب لانہم کانوا

یتبعون قطر السماء فینزلون حیث کان ترجمہ ابوہریرۃ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ

ابراہیم پیغمبر علیہ السلام نے کبھی ایسی بات نہین بولی جو حقیقت مین سچی ہو اور ظاہر مین جھوٹی سوائے تین باتون کے جو

ظاہر مین جھوٹ تہین دو باتین خدا کے مقدمے مین ایک انکا قول خدا کی کتاب مین کہ مین بیمار ہون اور دوسرا یہ قول

انکا کہ بلکہ انکے اس بڑے نے کیا اور ایک بات سارہ کے حق مین سو مقرر وہ ایک ظالم بادشاہ کی زمین مین داخل ہوے اور انکے

ساتھ انکی بی بی سارہ تھین۔ اور وہ بہت خوبصورت تہین تو ابراہیم علیہ السلام نے اس سے کہا کہ اگر اس ظالم کو معلوم ہو گیا

کہ تو میری عورت ہے تو مجہکو مار ڈالے گا اور تجہے پکڑ لے گا سو اگر تجہسے پوچہے کہ یہہ تیرا کون ہے تو اسکو خبر دیجیو کہ تو میری بہن ہے

اسواسطے کہ تو بیشک میری بہن ہے دین اسلام مین اور مین روئے زمین مین اپنے اور تیرے سوائی کوئی مسلمان نہین جانتا پہر جب

اسکی زمین مین داخل ہوئے تو ظالم کے بعض لوگون نے انکو دیکہا تو اس نے آکر ظالم کو خبر دی اور اس سے کہا کہ تیری زمین مین ایک

عورت داخل ہوئی جو تیرے سوائے کسی کو لائق نہین تو اس نے آدمی بہیجکر سارہ کو منگوایا اور ابراہیم علیہ السلام نماز پڑہنے کو

اٹہے پہر جب سارہ اس کے پاس اندر لائی گئین تو وہ انکی طرف دست درازی پر قادر نہو سکا اور اسکا ہاتھ سخت بند کیا گیا اس کی

انگلیان اسکی ہتھیلی سے جڑ گئین تو اس نے سارہ سے کہا کہ خدا سے دعا مانگ میرا ہاتھ کہولے اور مین تجہکو تکلیف ندونگا

حضرت سارہ نے دعا کی تو اسکا ہاتھ کہل گیا اس نے پہر ویسا کیا یعنے دست درازی کا ارادہ کیا۔ تو اسکا ہاتھ پہر بند کیا گیا سخت

تر پہلی بار سے تو ظالم نے سارہ سے پہر اسیطرح کہا پہر سارہ نے دعا کی۔ اسنے پہر ویسا کیا۔ تو اسکا ہاتھ پہلی دونو بار سے بھی سخت

تر بند ہو گیا تو اس نے سارہ سے کہا کہ خدا سے دعا مانگ میرا ہاتھ کہولے اور مین تجہکو تکلیف ندونگا حضرت سارہ نے دعا کی اور اسکا

ہاتھ کہل گیا تو اس نے اسکو بلایا جو اسکو لایا تہا اور اس سے کہا کہ سوا اسکے کچہ نہین کہ تو میرے پاس شیطان کو لایا ہے انسان کو

نہین لایا یعنی یہہ عورت جننی ہے آدمی زاد نہین سو اسکو میری زمین سے نکالدے اور اس نے حضرت سارہ کو ہاجرہ عطا کی تو وہ سامنے

سے چلی آئین پہر جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے انکو دیکہا تو کہا کیا حال ہے سارہ نے کہا کہ خیر ہے اللہ تعالی نے ظالم کا ہاتھ مجہ سے

روک لیا اور اسنے خدمت کیلیے لونڈی دی ابوہریرہ نے کہا سو یہہ ہاجرہ مان تمہاری ہے اے اولاد آسمان کے پانی کی پانچون

اسکے راوی ہین سوائے نسائی کے اور مہیم ایک کلمہ ہے کہ کہا جاتا ہے اسکے معنے ہین کیا ہے امر تیرا اور کیا ہے حال تیرا اور خادم

غلام اور لونڈی دونون کو کہتے ہین اور آسمان کے پانی کی اولاد سے مراد عرب کے لوگ ہین اسواسطے کہ وہ آسمان کو پانی کے

پیچہے چلتے تہے سو جہان مینہ برستا وہان اترتے تہے۔ ف پیغمبر لوگ معصوم ہین وہ مطلق جہوٹ نہین بولتے سو یہان

جو ان تین باتون کو جہوٹ فرمایا تو یہہ بہ نسبت سننے والون کی ہے کہ یہہ باتین ظاہر مین جہوٹ تہین اور حقیقت مین سچی تہین

اور یہہ جو فرمایا خدا کے واسطے خدا کے مقدمے مین یعنے خدا کے واسطے اور طلب رضامندی اس کی کے کہ ان مین اپنی ذات کا نفع

نہ تہا بلکہ مقصود خدا کی توحید تہی معلوم ہوا کہ ایسی باتون مین جہوٹ بولنا مباح ہے۔

الفصل الثالث فی الکذب علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم

فصل تیسری حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جہوٹ بولنے کے بیان مین

الحق وغمص الناس اخرجه ابوداؤد يفوقني اي يكون خيرا مني ومنه الشئ الفائق الجيد الخالص نوعه ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ ایک مرد اچھا اور ستھرا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس آیا سو اُسنے کہا مین جمال اور خوبی کو چاہتا ہون اور البتہ مین جمال دیا گیا ہون جو آپ دیکھتے ہین یہان تک کہ مین نہین چاہتا کہ کوئی شخص جوتی کے تسمے مین بھی مجھسے اوپر ہو سو یا رسول اللہ کیا یہ بھی تکبر مین داخل ہے فرمایا کہ نہین لیکن یہہ تکبر ہے کہ حق بات کو رد کرے اور لوگون کو حقیر اور ناچیز جانے ابوداؤد اسکے راوی ہین یفوقنی یعنے مجھسے بہتر ہو اور اسی سے ماخوذ ہے چیز فائق جو اپنی قسم مین جید اور خالص ہو۔

(۴) وعن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده ان النبي صلى الله عليه وآله وسلم قال يحشر المتكبرون امثال الذر يوم القيمة يغشاهم الذل من كل مكان يساقون الى سجن في جهنم يقال له بولس تعلوهم نار الانيار يسقون من عصارة اهل النار طينة الخبال اخرجه الترمذي ترجمہ عمرو بن شعیب سے روایت ہے اُنکی اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جمع کیے جاوینگے تکبر کرنے والے قیامت کے دن مانند چھوٹی چیونٹیون کے ڈھانک لیگی انکو خواری ہر جگہہ سے ہانکے جاوینگے طرف ایک قید خانے کی دوزخ مین ہے کہا جاتا ہے اسکو بولس چڑھ آوے گی اوپر انکے آگ آگون کی یعنے جسکی گرمی سب سے زیادہ ہے پلائے جاوینگے نچوڑ دوزخیون کا کہ نام اسکا طینة الخبال ہے یعنے خون اور کچ لہو اور پیپ جو دوزخیون کے بدن سے بہین گی ترمذی اسکے راوی ہین *

ف یہ حدیث ظاہر پر محمول ہے اور مراد حقیقت چیونٹی کی ہے اور اللہ تعالی اسپر قادر ہے اور یہ جو فرمایا کہ چڑھ آویگی اوپر انکے یعنے آگ مین ڈوب جاوینگے جیسے آدمی پانی مین ڈوب جاتا ہے۔

(۵) وعن سلمة بن الاكوع قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم لا يزال الرجل يذهب بنفسه حتى يكتب في الجبارين فيصيبه ما اصابهم اخرجه الترمذي يذهب بنفسه اي يترفع ويتكبر ترجمہ سلمہ بن اکوع سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہمیشہ آدمی اپنے نفس کو بلند کیا کرتا ہے یہانتک کہ لکھا جاتا ہے نام اُسکا ظالمون اور متکبرون[۵] کے دیوان مین تو پہونچتی ہے اسکو وہ چیز کہ پہونچی انکو یعنے آفتین دنیا اور آخرت مین ترمذی اُسکے راوی ہین یذہب بنفسه یعنے بلند اور اونچا ہوتا ہے اور تکبر کرتا ہے اور اپنے تئین لوگون سے بڑا جانتا ہے۔

(۶) وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم لينتهين اقوام يفتخرون بآبائهم الذين ماتوا انما هم فحم جهنم او ليكونن اهون على الله من الجعلان الذي يدهده الخراء بانفه ان الله تعالى قد اذهب عنكم عبية الجاهلية انما هو مؤمن تقي او فاجر شقي الناس كلهم بنو آدم وآدم خلق من تراب اخرجه ابوداؤد والترمذي واخر حديث في كتابه عبية الجاهلية بضم العين المهملة وكسرها وتشديد الباء والياء الكبر ترجمہ ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر باز رہین گے لوگ جو فخر کرتے ہین اپنے باپ دادون سے کہ مر گئے کہ سوا اسکے کچھ نہین کہ وہ دوزخ کے کوئلے ہین۔ اور ذلیل ہوجائین گے نزدیک خدا کے گندگی کے کیڑے سے کہ ڈھکیلتا ہے گندگی کو اپنی ناک سے مقرر اللہ تعالی نے دور کر دیا ہے تم سے تکبر جاہلیت کا اور فخر کرنا ساتھ باپ دادون کے سوا اسکے کچھ نہین کہ آدمی مومن پرہیزگار ہے یا فاجر بدکار یعنے اگر پرہیزگار ہے تو خود باعزت ہے بے باپ دادون کے

۵ مانند فرعون اور ہامان اور قارون کے ۱۲

کہ اب لوگون کو کسی بات مین پروا نہین رہی اور قول اور عمل مین پرہیز نہین۔

كِتَابُ الْكِبْرِ وَالْعُجْبِ

کتاب ہے
تکبر اور خود بینی کے بیان مین

(١) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللهُ الْكِبْرِيَاءُ رِدَائِي وَالْعِزُّ إِزَارِي فَمَنْ نَازَعَنِي شَيْئًا مِنْهُمَا عَذَّبْتُهُ۔ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ ترجمہ ابو سعید اور ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خدا فرماتا ہے کہ بزرگی ذاتی چادر میری ہے اور عزت تہبند میرا ہے سو جو شخص ان دونون مین سے کچھ چیز مجھسے چھینے یا کسی بات مین جھگڑا کرے یعنے تکبر کرے باعتبار ذات یا صفات اپنی کے اور میری ذات اور صفات مین میرے ساتھ ایک طرح کی شرکت کرنی چاہے تو مین اسکو عذاب کرون گا اور ابو داود اسکے راوی ہین ف یہ حدیث متشابہات سے ہے اسکے ظاہر پر بدون تاویل کے ایمان لانا چاہیے اور اس کی کیفیت خدا کو معلوم ہے اُس کے سپرد کرنی چاہیے اور یہی مذہب ہے سلف صالحین کا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تکبر کرنا شرک مین داخل ہے اور مشرک کبھی بخشا نہین جاوے گا۔

(٢) وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رضہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ كِبْرٍ فَقَالَ رَجُلٌ إِنَّ الرَّجُلَ يُحِبُّ أَنْ يَكُونَ ثَوْبُهُ حَسَنًا وَنَعْلُهُ حَسَنَةً فَقَالَ إِنَّ اللهَ تَعَالَى جَمِيلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ اَلْكِبْرُ بَطَرُ الْحَقِّ وَغَمْصُ النَّاسِ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ فِي أُخْرَى لَا يَدْخُلُ النَّارَ أَحَدٌ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ وَلَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ أَحَدٌ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ كِبْرٍ وَالمراد بالكبر هنا كبر الكفر والشرك لمقابلته اياه بالايمان بطر الحق رده وغمص الناس احتقارهم ترجمہ ابن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہ داخل ہوگا بہشت مین وہ شخص جسکے دل مین ایک ذرہ بھر تکبر اور غرور ہوگا سو ایک مرد نے کہا کہ البتہ ہر شخص چاہتا ہے کہ اسکا کپڑا اچھا ہووے اور اسکا جوتا اچھا ہووے تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر خدا جمیل ہے یعنی صاحب جمال ہے جمال دوست رکھتا ہے یعنی ایسی پوشاک خدا کو پسند ہے یہ تکبر نہین بلکہ تکبر اور غرور یہ ہے کہ حق بات کو باطل کرنا لوگون کو ذلیل اور حقیر جاننا اور اپنے تئین بڑا جاننا مسلم اور ابو داود اور ترمذی اسکے راوی ہین۔ اور دوسری روایت مین ہے کہ نہین داخل ہوگا دوزخ مین کوئی جسکے دل مین رائی کے دانے کے برابر ایمان ہو۔ اور نہین داخل ہوگا بہشت مین کوئی جسکے دل مین رائی کے دانے کے برابر تکبر ہو اور مراد تکبر سے یہان تکبر کفر اور شرک کا ہے اسواسطے کہ وہ ایمان کے مقابلے واقع ہوا ہے۔ بطر الحق کے معنے ہین رد کرنا اسکا اور غمص الناس حقیر جاننا لوگون کو۔

(٣) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضہ أَنَّ رَجُلًا جَمِيلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي أُحِبُّ الْجَمَالَ وَقَدْ أُعْطِيتُهُ مِنْهُ مَا تَرَى حَتَّى مَا أُحِبُّ أَنْ يَفُوقَنِي أَحَدٌ بِشِرَاكِ نَعْلِي أَفَمِنَ الْكِبْرِ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ لَا وَلَكِنِ الْكِبْرُ مَنْ بَطِرَ

ف جمیل کے معنے ہین اچھا اور آراستہ یعنی اللہ تعالیٰ جمیل اپنی ذات مین اور صفات مین ہے اور بعضون نے کہا کہ جمیل بمعنے جمال بخشنے والے کے ہین اور آراستہ کرنے والا۔ اور بعضون نے کہا کہ جمیل کے معنے ہین بزرگ یا مالک حسن اور جمال اور نور کا ١٢

(۱۱) وعن جبیر بن مطعم قال تقولون فی التیہ وقد رکبت الحمار ولبست الشملۃ وحلبت الشاۃ وقد قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من فعل ھذا فلیس فیہ من الکبر شیء اخرجہ الترمذی ترجمہ جبیر بن مطعم سے روایت ہے کہا کہ تم کہتے ہو کہ مجھ میں تکبر ہے حالانکہ میں گدھے پر سوار ہوا اور میں نے چادر کو پہنا اور بکری کو دوہا اور البتہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو یہ کام کرے اس میں تکبر سے کچھ چیز نہیں۔ ترمذی اس کے راوی ہیں۔

کتاب الکبائر

کتاب ہے
کبیرے گناہوں کے بیان میں

(۱) عن ابی بکرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الا انبئکم باکبر الکبائر قلنا بلی قال رسول اللہ الاشراک باللہ وعقوق الوالدین وقتل النفس وکان متکئا فجلس فقال الا وقول الزور وشھادۃ الزور فما زال یکررھا حتی قلنا لیتہ سکت اخرجہ الشیخان والترمذی ترجمہ ابوبکر صدیق رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمکو نہ بتلاؤں جو کہ کبیرے گناہوں میں بہت بڑے ہیں ہمنے کہا ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بتلایئے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کا شریک مقرر کرنا اور ماں باپ کی نافرمانی کرنا اور ناحق خون کرنا۔ اور حضرت تکیہ کیے ہوے تھے پھر اٹھ بیٹھے پھر فرمایا خبردار رہو اور جھوٹی بات اور جھوٹی گواہی پھر حضرت ہمیشہ اسکو دوہراتے رہے یہاں تک کہ ہمنے کہا کاش چپ ہوتے شیخین اور ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۲) وعن عبید بن عمیر عن ابیہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال وقد سالہ رجل عن الکبائر فقال ھن تسع الشرک والسحر وقتل النفس واکل الربوا واکل مال الیتیم والتولی یوم الزحف وقذف المحصنات وعقوق الوالدین واستحلال البیت الحرام قبلتکم احیاء وامواتا اخرجہ ابوداود والنسائی الفرار من الزحف ھو الفرار من مصاف الجھاد ومقاتلۃ الکفار والمحصنات جمع محصنۃ وھن العفائف ذوات الازواج وقذفھن رمیھن بالزنا ترجمہ عبید بن عمیر سے روایت ہے اس نے اپنے باپ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اور حالانکہ ایک مرد نے آپ سے کبیرے گناہ پوچھے تھے تو حضرت نے فرمایا کہ وہ نو ہیں شرک کرنا۔ اور جادو کرنا۔ اور خون کرنا۔ اور بیاج کھانا۔ اور یتیم بچے کا مال کھانا۔ اور جنگ کے دن پیٹھ پھیرنا۔ اور بے عیب عورتوں کو تہمت لگانا۔ اور ماں باپ کی نافرمانی کرنا۔ اور جو مسلمانوں نے کعبے تمہارے قبلہ میں حرام ہیں اسکو اس میں حلال جاننا زندگی میں اور بعد مرنے کے ابوداؤد و نسائی اسکے راوی ہیں فرار زحف سے مراد وہ بھاگنا ہے صف جہاد اور لڑائی کفار سے اور محصنات جمع محصنہ کی ہے اور وہ بے عیب خاوندوالی عورتیں ہیں اور قذف انکی انکو زنا کا عیب لگانا ہے۔

(۳) وعن ابن مسعود قال قلت یا نبی اللہ ای الذنب اعظم عند اللہ قال ان تجعل للہ ندا وھو خلقک قلت ثم ای قال ان تقتل ولدک مخافۃ ان یطعم معک قلت ثم ای قال ان تزنی حلیلۃ جارک اخرجہ الخمسۃ الا اباداود ترجمہ ابن مسعود سے روایت ہے کہ میں نے کہا یا حضرت خدا کے نزدیک کون گناہ بہت بڑا ہے فرمایا یہ کہ تو خدا کے ساتھ شریک ٹھیراوے اور حالانکہ اس نے تجھ کو پیدا کیا ہمنے کہا پھر کون فرمایا یہ کہ تو اپنی اولاد کو قتل کر ڈالے

ساتھ فخر کرنے کی کیا حاجت ہے اور اگر فاجر ہے تو وہ خدا کے نزدیک ذلیل ہے اُس کو فخر کرنا کیا لائق ہے تمام آدمی آدم کی اولاد
ہین اور آدم مٹی سے پیدا ہوئے یعنی اور مٹی خوار اور پست ہے اُسکو تکبر کرنا لائق نہین ہے - ابوداؤد اور ترمذی اسکے راوی ہین - اور
یہ آخر حدیث ہے اُس کی کتاب بدین اور عبیّہ کے معنے ہین تکبر کرنا **ف** کوئلے دوزخ کے اسواسطے کہا کہ انکا ایمان پر مرنا معلوم نہین
ہے - یا یہ شیر گون سے ترس مین ہے -

(۷) **وعن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم لا ینظر اللہ یوم القیمۃ الی من جر
ازارہ بطرا وفی اخری من جر ثوبہ خیلاء اخرجہ الستۃ الا ابا داؤد **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خدا نظر نہ کرے گا قیامت کے دن اُس شخص کی طرف جو اپنے تہ بند کو تکبر سے کھینچے - اور دوسری
روایت مین ہے کہ جو اپنا کپڑا تکبر سے کھینچے ابوداؤد کے سوائے چھون اسکے راوی ہین -

(۸) **وعن** ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم من اسبل ازارہ فی صلاتہ خیلاء
فلیس من اللہ فی حل ولا حرام اخرجہ ابو داؤد **ترجمہ** ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا کہ جو اپنے تہ بند کو نماز مین تکبر سے نیچے چھوڑے تو اللہ سے نہ حلال مین ہے نہ حرام مین - یعنی وہ اللہ کے دین
مین نہین ابوداؤد اسکے راوی ہین - مراد یہہ ہے کہ ٹخنے سے نیچے لٹکاوے -

(۹) **وعن** ابی ہریرۃ رض قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بینما رجل یمشی فی حلۃ تعجبہ نفسہ
مرجل راسہ یختال فی مشیتہ اذ خسف بہ فی الارض فھو یتجلجل فیھا الی یوم القیمۃ اخرجہ الشیخان -
الجلجلۃ بجیمین صوت مع حرکۃ والمراد یغوص فی الارض **ترجمہ** ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس حالت مین کہ ایک مرد اپنے بالون کو کنگھی کیے ہوئے پوشاک پہنے اپنے بدن کی سجاوٹ کو دیکھہ دیکھہ
کر خوش ہوتا اتراتا ہوا چلا جاتا تھا کہ ناگہان وہ زمین مین دھنسا یا گیا سو وہ قیامت تک زمین کے اندر ٹکرین کھاتا دھنستا
چلا جاتا ہے شیخین اسکے راوی ہین اور جلجلہ کے معنے ہین آواز ساتھ حرکت کے اور مراد یہہ ہے کہ زمین مین دھنستا ہے
ف ہر چند ستھری پوشاک پہننا کنگھی کرنا درست ہے بلکہ سنت ہے لیکن اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب آدمی کو اپنی پوشاک
سے غرور پیدا ہوا اور خود پسندی آوے تو مقرر غضب الٰہی مین گرفتار رہوا خواہ دنیا مین خواہ آخرت مین -

(۱۰) **وعن** جابر بن عتیک رض قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ان من الغیرۃ ما یحب اللہ تعالی
ومنھا ما یبغض اللہ تعالی فاما التی یحب اللہ تعالی فالغیرۃ فی الریبۃ واما الغیرۃ التی یبغضھا اللہ تعالی فالغیرۃ
فی غیر ریبۃ وان من الخیلاء ما یبغض اللہ ومنھا ما یحب اللہ تعالی فاما التی یحبھا اللہ تعالی فاختیال الرجل
بنفسہ عند القتال واختیالہ عند الصدقۃ واما التی یبغضھا اللہ تعالی فاختیالہ فی البغی والفخر اخرجہ
ابوداؤد والنسائی وعند النسائی فالاختیال فی الباطل **ترجمہ** جابرؓ بن عتیک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بعضی غیرت اللہ تعالی کو پسند ہے اور بعضی پسند نہین سو جو غیرت اللہ تعالی کو پسند ہے وہ غیرۃ کرنا ہے شک
کی جگہہ مین یعنے جہان حرام کاری کا شک پڑے وہان غیرت کرنا خدا کے نزدیک پسند ہے اور جو غیرت خدا کو پسند نہین وہ
غیرت کرنا ہے غیر شک مین اور بعضا تکبر خدا کے نزدیک پسند نہین - اور بعضا تکبر خدا کے نزدیک پسند ہے سو جو تکبر خدا کے نزدیک
پسند ہے وہ آدمی کا لڑائی مین تکبر کرنا ہے اور تکبر کرنا اُسکا وقت خیرات کرنے کے - اور جو تکبر کہ خدا کے نزدیک پسند نہین وہ
تکبر کرنا اُسکا ہے سرکشی اور فخر کرنے مین ابوداؤد و نسائی اسکے راوی ہین - اور نسائی کے نزدیک ہے پس تکبر کرنا باطل مین

نے فرمایا کہ فرق ہمارے اور مشرکون کے درمیان پہننا عماموں کا ہے ٹوپیون پر ابوداود اور ترمذی اس کے راوی ہین۔

(٢) وَعَنْ اَبِی الْمَلِیْحِ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِعْتَمُّوْا تَزْدَادُوْا حِلْمًا قَالَ وَقَالَ عَلِیٌّ اَلْعَمَائِمُ تِیْجَانُ الْعَرَبِ اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاوٗدَ ترجمہ ابو ملیح سے روایت ہے اُس نے روایت کی اپنے باپ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ پگڑی باندھا کرو کہ تمہارا حلم زیادہ ہو اس نے کہا اور علی نے فرمایا کہ عمامے عرب کے تاج ہین ابوداود اس کے راوی ہین۔

(٣) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا اعْتَمَّ سَدَلَ عِمَامَتَهٗ بَیْنَ كَتِفَیْهِ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا دستور تھا کہ جب عمامہ باندھتے تو اُسکا شملہ اپنے دونون مونڈھون کے درمیان چھوڑتے۔ ترمذی اس کے راوی ہین۔

(٤) وَعَنِ ابْنِ عَوْفٍ قَالَ عَمَّمَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِعِمَامَةٍ فَسَدَلَهَا مِنْ بَیْنِ یَدَیَّ وَمِنْ خَلْفِیْ اَصَابِعَ اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاوٗدَ ترجمہ ابن عوف سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے میرے سر پر پگڑی باندھی اور اُس کے دونون کنارے بقدر چند انگلیون کے میرے آگے پیچھے چھوڑے۔ ابوداود اس کے راوی ہین۔

(٥) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَیْثٍ رض قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَیْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ قَدْ اَرْخٰی طَرَفَیْهَا بَیْنَ مَنْكِبَیْهِ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ ترجمہ عمرو بن حریث سے روایت ہے کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو سیاہ عمامہ پہنے دیکھا اُس کے دونون کنارے اپنے دونون مونڈھون کے درمیان چھوڑے تھے مسلم اور ابوداود و نسائی اسکے راوی ہین۔

(٦) وَعَنْ اَبِیْ كَبْشَةَ الْاَنْمَارِیِّ قَالَ كَانَتْ عِمَامَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بُطْحًا یَعْنِیْ لَاطِیَةً اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ ابو کبشہ انماری سے روایت ہے کہ تھا عمامہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا بچھا ہوا اور سر سے ملا ہوا نہ اُٹھا ہوا ترمذی اس کے راوی ہین۔

اَلْقَمِیْصُ وَالْاِزَارُ
کرتے اور تہ بند کا بیان

(١) عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ یَزِیْدَ ابْنِ السَّكَنِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَتْ كَانَ كُمُّ قَمِیْصِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِلَی الرُّسْغِ اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ ترجمہ اسماء بنت یزید بن سکن سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے کرتے کی آستین پہونچے تک تھی ابوداود اسکے راوی ہین۔

(٢) وَعَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ سَاَلْتُ اَبَا سَعِیْدٍ عَنِ الْاِزَارِ فَقَالَ عَلَی الْخَبِیْرِ سَقَطْتَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِزَارُ الْمُؤْمِنِ اِلٰی نِصْفِ السَّاقِ وَلَا جُنَاحَ عَلَیْهِ فِیْمَا بَیْنَهٗ وَبَیْنَ الْكَعْبَیْنِ مَا كَانَ اَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ فَهُوَ فِی النَّارِ وَمَنْ جَرَّ اِزَارَهٗ بَطَرًا لَمْ یَنْظُرِ اللّٰهُ تَعَالٰی اِلَیْهِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اَخْرَجَهُ مَالِكٌ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَلَمْ یَقُلْ اَبُوْ دَاوٗدَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ترجمہ علا بن عبد الرحمن سے روایت ہے اُسنے روایت کی اپنے باپ سے کہ مینے ابو سعید سے تہ بند کا حکم پوچھا تو انہون نے فرمایا کہ باخبر پر گرا تو یعنی یہ مسئلہ مجھکو خوب معلوم ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ ایمان دار کا تہ بند آدھی پنڈلی تک چاہیے اور نہین گناہ اُسپر اُس چیز مین کہ آدھی پنڈلی اور ٹخنون کے درمیان ہو۔ اور جو اس سے نیچے لٹکے سو آگ مین ہے۔ اور جو اپنے تہ بند کو تکبر سے کھینچے اُسکی طرف خدا قیامت کے دن نہ دیکھیگا مالک اور ابوداود اسکے راوی ہین اور نہین کہا ابوداود نے دن قیامت کا۔

اس خوف سے کہ تیرے ساتھ کہاوے بین نے کہا پہر کون فرمایا یہ کہ تو اپنے ہمسایہ کی عورت سے حرام کاری کرے پانچون اسکے راوی ہین سوای ابوداود کے ۔

(۴) وَعَنِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنَ الْكَبَائِرِ اَنْ يَّشْتِمَ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قَالُوْا وَهَلْ يَشْتِمُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قَالَ نَعَمْ يَسُبُّ الرَّجُلُ اَبَا الرَّجُلِ فَيَسُبُّ اَبَاهُ وَيَسُبُّ اُمَّهٗ فَيَسُبُّ اُمَّهٗ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا النَّسَائِيَّ ترجمہ ابن عمرو بن عاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ماں باپ کو گالی دینا کبیرہ گناہوں میں سے ہے اصحاب نے کہا یا رسول اللہ بہلا کوئی مرد اپنے ماں باپ کو بہی گالی دیتا ہے حضرت نے فرمایا ہاں یہ گالی دیتا ہے کسی اور مرد کے باپ کو تو وہ گالی دیتا ہے اسکے باپ کو اور یہ اور کسی کی ماں کو گالی دیتا ہے تو وہ اسکی ماں کو گالی دیتا ہے پانچوں اسکے راوی ہین سوائے نسائی کے یعنے اس لیے کہ یہی اپنے ماں باپ کو گالی دلانے کا باعث ہوا ہے ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حَرْفُ اللَّامِ وَفِيْهِ سِتَّةُ كُتُبٍ

حرف لام کا بیان اور اس مین چھ کتابین ہین

اَللِّبَاسُ ۔ اَللُّقْطَةُ اَللِّعَانُ اَللَّقِيْطُ اَللَّهْوُ وَاللَّعِبُ اَللَّعْنُ وَالشَّتْمُ

لباس کا بیان ۔ گری پڑی چیز کا بیان ۔ لعان کا بیان ۔ گرے پڑے بچے کے اٹھا لینے کا بیان ۔ کھیل اور لہو کا بیان ۔ لعنت اور گالی کا بیان ۔

كِتَابُ اللِّبَاسِ وَفِيْهِ سِتَّةُ فُصُوْلٍ

کتاب ہے لباس کے بیان مین اور اس مین چھ فصلین ہین

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فِي اللُّبْسِ وَهَيْئَتِهٖ

فصل پہلی

لباس پہننے اور اسکے طور کے بیان مین

اَلْعَمَائِمُ

عماموں اور دستار کا بیان

(۱) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رُكَانَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَرْقُ مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْمُشْرِكِيْنَ الْعَمَائِمُ عَلَى الْقَلَانِسِ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ محمد بن رکانہ سے روایت ہے اس نے روایت کی اپنے باپ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا ہے دو طرح کے پہناوے سے ایک سب بدن پر کپڑا پہننے سے مثل سخت پتھر کی اور وہ یہ ہے کہ اپنے کپڑے کو اپنے مونڈھے پر ڈالے اور ایک طرف کہل جاوے اُسپر اور کپڑا نہو اور یہ کہ نماز میں اپنے دونوں ہاتھ پر کپڑا لپیٹے اسطرح کہ نماز کے واسطے ہاتھ باہر نکل سکے۔ اور دوسرا پہناوا یہہ ہے کہ اپنے کپڑے سے کمر کے گرد حلقہ کرے زانو اوٹھا کر اور حالانکہ بیٹھا ہو اسکی شرمگاہ پر اُس سے کچھ چیز نہو چھپی اُس کے راوی ہین۔

خمر النساء
عورتوں کی اوڑھنی کا بیان

(۱) عن ام سلمة قالت لما نزل قوله تعالى يدنين عليهن من جلابيبهن خرجن نساء الانصار كان على رؤسهن الغربان من الاكسية اخرجه ابوداود ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہے کہا کہ جب یہہ آیت اُتری کہ عورتیں اپنی چادریں لٹکاوین تو انصار کی عورتیں نکلیں گویا انکے سر پر چادروں سے کوّے تھے۔ ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

(۲) وعن عائشة قالت دخلت اسماء بنت ابي بكر رضي الله تعالى عنهما على رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم وعليها ثياب رقاق فاعرض عنها وقال يا اسماء ان المرأة اذا بلغت المحيض لن يصلح ان يرى منها الا هذا وهذا واشار الى وجهه وكفيه اخرجه ابوداود ترجمہ عائشہؓ سے روایت ہے کہ اسماء ابوبکر کی بیٹی حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اندر آئی اور اُسپر باریک کپڑا تھا تو حضرتؐ نے اُس سے منہ پھیر لیا اور فرمایا کہ اے اسماء جب عورت حیض کو پہنچے یعنے بالغ ہو تو نہیں جائز ہے کہ اُسکا بدن دیکھا جاوے مگر یہ اور یہ اپنے چہرے اور دونوں ہتھیلیوں کی طرف اشارہ کیا ابوداؤد اُس کے راوی ہین۔

(۳) وعن دحية الكلبي قال اتي رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم بقباطي فاعطاني قبطية وقال اصدعها صدعين فاقطع احدهما قميصا واعط الاخر امرأتك تختمر به ولتجعل تحته ثوبا لا يصفها اخرجه ابوداود القباطي ثياب رقاق بيض بمصر واحدتها قبطية بضم القاف وانما يكسر القاف فمنسوب الى القبط الجيل المعروف والصدع الشق اي شقها نصفين وكل واحد منهما صدع بكسر الصاد واما بالفتح فهو المصدر ترجمہ دحیہ کلبی سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس مصری کپڑے لائے گئے تو آپنے مجھکو ایک کپڑا دیا اور فرمایا کہ اسکو پہاڑ کر دو ٹکڑے کر پہر ایک کو کاٹ کر کرتا بنالے اور دوسرا اپنی عورت کو دیدے کہ اس سے اوڑھنی بنالے اور چاہیے کہ اُسکے تلے اور کپڑا لگالے تاکہ اسکا بدن نظر نہ آئے ابوداؤد اُس کے راوی ہین۔ قباطی ایک قسم باریک اور سفید کپڑا مصر کا ہے اُسکا واحد قبطیہ ساتھ پیش قاف کے اور لیکن زیر قاف سے سو منسوب ہے طرف قبط کی کہ ایک پہاڑ مشہور ہے اور صدع کے معنے ہین پہاڑنا یعنے اسکو پہاڑ کر آدہوں آدھ کرلے اور ان مین سے ہر ایک صدع ہے ساتھ زیر صاد کے اور زبر سے مصدر ہے۔

(۴) وعن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما قال كانت ام سلمة لا تضع جلبابها عنها وهي في البيت طلبا للفضل اخرجه رزين ترجمہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہا کہ نہیں ام سلمہؓ کہتیں چادر اپنی بدن اپنے سے اور حالانکہ وہ گہر مین ہوتین واسطے طلب کرنے فضیلت کے رزین اسکے راوی ہین۔

(۵) وعن مالك انه بلغه ان امة كانت لعبد الله بن عمر راها عمر وقد تهيأت بهيئة الحرائر فانكر ذلك عليها ترجمہ مالک سے روایت ہے انکو خبر پہونچی کہ عبداللہ بن عمر کی ایک لونڈی تہی عمر فاروق نے اُسکو دیکھا اور حالانکہ اُس نے آزاد عورتوں کی طرح لباس پہنا ہوا تہا تو انہوں نے اس بات سے اُسپر انکار کیا ف اس سے معلوم

(۳) **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي الْإِزَارِ فَهُوَ فِي الْقَمِيْصِ اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاوُدَ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہی کہ جو حکم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تہ بند مین فرمایا ہے وہی حکم کرتے مین ہے یعنے اسکو بہی پنڈلی سے نیچے چھوڑنا جائز نہین ہے ابو داؤد اسکے راوی ہین۔

اِسْبَالُ الْإِزَارِ
تہ بند نیچے چھوڑنیکا بیان

(۱) **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْظُرُ اللهُ اِلَى مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُيَلَاءَ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنَّ اِزَارِيْ يَسْتَرْخِيْ اِلَّا اَنْ اَتَعَاهَدَهُ فَقَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَسْتَ مِمَّنْ يَفْعَلُهُ خُيَلَاءَ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا التِّرْمِذِيَّ ترجمہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہ دیکھیگا اللہ اسکی طرف جو اپنا کپڑا تکبر سے کھینچے ابو بکر نے کہا یا رسول اللہ میرا تہ بند ڈھیلا ہو جاتا ہے یعنے بے اختیار ٹخنے سے نیچے لٹک جاتا ہے مگر یہ کہ مین اسکی خبرگیری کرون حضرت نے فرمایا کہ تو نہین اُن مین سے جو غرور کی راہ سے یہ کرتے ہین۔ پانچون اسکے راوی ہین سوائے ترمذی کے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تہ بند اور پاجامے کو ٹخنے سے نیچے لٹکانا اگر غرور اور تکبر کی راہ سے ہو تو سخت حرام ہے اور نہین تو مکروہ ہے لیکن اگر بدون قصد بے اختیار لٹک جاوے تو معاف ہے

اِزَارَةُ النِّسَاءِ
عورتون کو تہ بند کا بیان

(۱) **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللهُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَقَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ كَيْفَ تَصْنَعُ النِّسَاءُ بِذُيُوْلِهِنَّ قَالَ يُرْخِيْنَ شِبْرًا قَالَتْ اِذًا تَنْكَشِفُ اَقْدَامُهُنَّ قَالَ فَيُرْخِيْنَ ذِرَاعًا وَلَا يَزِدْنَ عَلَيْهِ اَخْرَجَهُ اَصْحَابُ السُّنَنِ وَهٰذَا لَفْظُ التِّرْمِذِيِّ وَالنَّسَائِيِّ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو اپنے کپڑے کو تکبر سے کھینچے اسکی طرف خدا قیامت کے دن نہین دیکھیگا تو ام سلمہ نے کہا کہ عورتین اپنے دامنون سے کس طرح کرین فرمایا بالشت بہر نیچے چھوڑین یعنے نصف پنڈلی سے ام سلمہ نے کہا کہ اسوقت انکے پاؤن کہل جاینگے فرمایا ہاتہہ بہر نیچے چھوڑین اور اسپر زیادہ نہ کرین اصحاب سنن اسکے راوی ہین اور یہ لفظ ترمذی و نسائی کے ہین۔

اَلْاِحْتِبَاءُ وَالْاِشْتِمَالُ
احتبا، اور اشتمال کا بیان[۱]

(۱) **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْتَبٍ بِشَمْلَةٍ قَدْ وَقَعَ هُدْبُهَا عَلٰى قَدَمَيْهِ اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاوُدَ ترجمہ جابرؓ سے روایت ہے کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکہا اور آپ چادر سے حلقہ کیے بیٹھے تہے اسکے ہنبل آپکے قدمون پر پڑے تہے۔ ابو داؤد اسکے راوی ہین۔

(۲) **وَعَنْهُ** قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّمَّاءِ وَالْاِحْتِبَاءِ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ اَخْرَجَهُ اَصْحَابُ السُّنَنِ ترجمہ اور جابر سے روایت ہے کہ منع کیا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اشتمال اور احتبا کرنے سے ایک کپڑے مین۔ اصحاب سنن اسکے راوی ہین۔

(۳) **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لِبْسَتَيْنِ عَنْ اِشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ وَهُوَ اَنْ يَجْعَلَ ثَوْبَهُ عَلٰى عَاتِقِهِ فَيَبْدُوْ اَحَدُ شِقَّيْهِ لَيْسَ عَلَيْهِ ثَوْبٌ اٰخَرُ وَاَنْ يَشْتَمِلَ عَلٰى بَدَنِهِ فِي الصَّلٰوةِ وَاللِّبْسَةُ الْاُخْرٰى اِحْتِبَاؤُهُ بِثَوْبِهِ وَهُوَ جَالِسٌ لَيْسَ عَلٰى فَرْجِهِ مِنْهُ شَيْءٌ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ ترجمہ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

---

[۱] احتبا یہ ہے کہ چوتڑون کو زمین سے لگائے اور دونو گھٹنے کہڑے کرے ایک کپڑے سے کمر اور دونو زانوؤن کے گرد حلقہ کرکے اشتمال یہ ہے کہ سب بدن پر کپڑا لپیٹے اسطرح کہ کسی کام کے لیے ہاتہہ باہر نہ نکال سکے اور اگر ہاتہ نکالے تو شرمگاہ کہل جائے ۱۲

(۷) وعن انس قال كان لنعلي رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قبالان اخرجه الخمسة الا مسلم قبال النعل زمامها وهو السير الذي يكون بين الاصبع الوسطى والتي تليها ترجمہ انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جوتے مین دو تسمے تھے۔ مسلم کے سوا پانچون اسکے راوی ہین۔ قبال جوتے کا اسکا گلا تسمہ ہے اور وہ چمڑے کی رسی ہے جو بیچ کی انگلی اور اسکے پاس کی انگلی کے درمیان ہوتی ہے۔

(۸) وعن ابن ابي مليكة قال قيل لعائشة هل تلبس المرأة النعل فقالت قد لعن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم المترجلة من النساء اخرجه ابوداود المترجلة من النساء هي التي تتشبه بالرجال في هيئتهم واحوالهم واخلاقهم وافعالهم ترجمہ ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے کہا کہ عائشہ سے کہا گیا عورت جوتا پہنے تو عائشہ رض نے فرمایا کہ البتہ لعنت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جوتا پہننے والی عورت کو ابوداود اسکے راوی ہین۔ اور مترجلہ وہ عورت ہے کہ مشابہت حاصل کرے ساتھ مردون کے انکے طور اطوار اور حالات اور عادات اور افعال مین۔

(۹) وعن ابي هريرة رض قال لعن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم الرجل يلبس لبسة المرأة والمرأة تلبس لبسة الرجل اخرجه ابوداود ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لعنت کی ہے اُس مرد کو جو عورتون کا سا لباس پہنے اور لعنت کی ہے عورت کو جو مردون کا سا لباس پہنے۔

ترك الزينة
ترک زینت کا بیان۔

(۱) عن معاذ بن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم من ترك اللباس تواضعا وهو يقدر عليه دعاه الله تعالى يوم القيمة على رؤس الخلائق حتى يخيره من اي حلل الايمان شاء يلبسها اخرجه الترمذي

ترجمہ معاذ بن انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو نہ پہنے عمدہ لباس تواضع کے راہ سے اور حالانکہ وہ اسپر قدرت رکھتا ہو تو اللہ تعالی اُسکو قیامت کے دن سب خلق کے روبرو بلاویگا یہانتک کہ اُسکو ایمان کے جوڑون مین اختیار دیگا جو چاہے پہنے ترمذی اُسکے راوی ہین۔

(۲) وعن ابن عمر رضي الله تعالى عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم من لبس ثوب شهرة البسه الله تعالى ثوب مذلة وفي رواية البسه الله تعالى اياه يوم القيمة ثم الهب فيه النار اخرج الرواية الاولى ابوداود والثانية رزين ثوب الشهرة هو الذي اذا لبسه الانسان افتضح به واشتهر بين الناس والمراد به ما لا يجوز للرجال لبسه شرعا ولا عرفا ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو نام نمود کے لیے کپڑا پہنے خدا اُسکو خواری کا کپڑا پہناوے گا اور ایک روایت مین ہے خدا اسکو قیامت کے دن ذلت کا کپڑا پہنائیگا۔ پھر اُس مین آگ بھڑکالی جاویگی پہلی حدیث ابوداود نے روایت کی ہے۔ اور دوسری رزین نے اور شہرت کا کپڑا وہ ہے کہ جب آدمی اُسکو پہنے تو لوگون مین مشہور ہووے اور مراد وہ کپڑا ہے جو مردون کو پہننا جائز نہین نہ از راہ شرع کے نہ عرف رواج کے۔

التزين
زینت و آرائش اور عمدہ کپڑے پہننے کا بیان

(۱) عن ابي الاحوص عن ابيه قال اتيت النبي صلى الله تعالى عليه وآله وسلم وعلي ثوب دون فقال الك مال قلت نعم قال .... من اي المال قلت من كل المال قد اعطاني الله تعالى قال فاذا اتاك الله تعالى مالا فلير اثر نعمة الله عليك وكرامته اخرجه

ہوا کہ لونڈی کو آزاد عورتوں کی طرح تمام بدن کا ڈھانکنا ضرور نہیں۔

اَلْاِنْتِعَالُ
جوتا پہننے کا بیان

(۱) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا انْتَعَلَ اَحَدُكُمْ فَلْیَبْدَأْ بِالْیُمْنٰی وَاِذَا خَلَعَ فَلْیَبْدَأْ بِالشِّمَالِ وَفِیْ رِوَایَةٍ لَا یَمْشِ اَحَدُكُمْ فِیْ نَعْلٍ وَاحِدَةٍ لِیُحْفِهِمَا جَمِیْعًا اَوْ لِیُنْعِلْهُمَا جَمِیْعًا اَخْرَجَ الْاُوْلٰی مُسْلِمٌ وَالثَّانِیَةَ الْبَقِیَّةُ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی جوتا پہننا چاہے تو چاہیے کہ اول داہنے پاؤں میں پہنے اور جب اُوتارے تو چاہیے کہ پہلے بائین پاؤں سے اوتارے اور ایک روایت میں ہے کہ نہ چلے کوئی ایک جوتے میں چاہیے کہ دونوں کو ساتھ پہنے یا دونوں کو ساتھ اتارے پہلے حدیث مسلم نے روایت کی ہے اور دوسری چھیوں نے ف یعنے یوں نکرے کہ ایک پاؤں میں جوتا پہنے اور دوسرا پاؤں ننگا ہو کہ اس میں تکلیف بھی ہے اور معیوب بھی ہے۔

(۲) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ یُعْجِبُهُ التَّیَمُّنُ فِیْ تَنَعُّلِهٖ وَتَرَجُّلِهٖ وَفِیْ طُهُوْرِهٖ وَفِیْ شَاْنِهٖ كُلِّهٖ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اَلتَّرَجُّلُ تَسْرِیْحُ الشَّعْرِ وَغَسْلُهٗ ترجمہ عائشہ رض سے روایت ہے کہ خوش لگتا تہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شروع کرنا داہنی طرف سے جوتا پہننے مین اور کنگھی کرنے مین اور پاکی کرنے مین اور اپنے سب کام مین پانچوں اس کے راوی ہین۔ ترجل کے معنے ہین بالون کو کنگھی کرنا اور دہونا۔

(۳) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض وَاَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَا نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنْ یَّنْتَعِلَ الرَّجُلُ قَائِمًا اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَخْرَجَهُ اَبُوْدَاؤُدَ عَنْ جَابِرٍ ترجمہ ابوہریرہ اور انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا ہے جوتا پہننے سے کہڑے ہو کر۔ ترمذی اُس کے راوی ہین۔

(۴) وَعَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ وَمِنَ السُّنَّةِ اِذَا خَلَعَ نَعْلَیْهِ اَنْ یَّضَعَهُمَا بِجَنْبِهٖ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاؤُدَ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہا کہ سنت ہے یہہ کہ جب کوئی اپنا جوتا اُتارے تو اُسکو اپنے پہلو مین رکھ لیوی ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

(۵) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِیْ غَزْوَةٍ غَزَوْنَاهَا اِسْتَكْثِرُوْا مِنَ النِّعَالِ فَاِنَّ الرَّجُلَ لَا یَزَالُ رَاكِبًا مَا انْتَعَلَ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاؤُدَ ترجمہ جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ایک جنگ مین کہ ہمنے کیا کہ جوتا پہننے کی زیادہ عادت کرو اسواسطے کہ آدمی جبتک جوتا پہنے رہتا ہے سوار رہتا ہے مسلم اور ابوداؤد اُس کے راوی ہین ف یعنے جوتا پہنکے آدمی سوار کی طرح چلنے پہرنے مین منضبط ہو جاتا ہے۔

(۶) وَعَنْ اِبْنِ عُمَرَ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ یَلْبَسُ النِّعَالَ السِّبْتِیَّةَ وَهِیَ الَّتِیْ لَیْسَ عَلَیْهَا شَعْرٌ وَیَتَوَضَّاُ فِیْهَا وَاَنَا اُحِبُّ اَنْ اَلْبَسَهَا اَخْرَجَهُ النَّسَائِیُّ اَلسِّبْتِیَّةُ جُلُوْدُ بَقَرٍ مَدْبُوْغَةٌ بِالْقَرَظِ قَدْ سُبِتَ عَنْهَا شَعْرُهَا اَیْ حُلِقَ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکہا سبتی جوتا پہنتے تہے اور وہ یہہ جوتا ہے جسپر بال نہین ہوتے اور اسی مین وضو کرتے یعنے پاؤن کو جوتے کے اندر دہوتے اور مین چاہتا ہون کہ اسکو پہنون۔ نسائی اسکے راوی ہین۔ اور سبتیہ گائے کا چمڑہ ہوتا ہے رنگا گیا قرظ کے پتون سے اُس کے بال سر سے دور کیے جاتے ہین۔

مین لائے تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کٹ اور ہے ایک ہاتھ جانے کا مول چکایا تو ہمنے اسکو آپکے ہاتھ بیچا سول تول کر بیچنے
پر اور تولنے والے سے فرمایا کہ تول دے اور زیادہ تول اصحاب سنن اسکے راوی ہین ۔

(۳) وَعَنْ الْمِسْوَرِبْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ قَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْبِيَةً فَلَمْ يُعْطِ مَخْرَمَةَ مِنْهَا
شَيْئًا فَقَالَ يَا بُنَيَّ انْطَلِقْ بِنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقْتُ مَعَهٗ فَقَالَ اُدْخُلْ فَادْعُهُ لِي فَدَعَوْتُهٗ
فَخَرَجَ وَعَلَيْهِ قَبَاءٌ مِنْهَا فَقَالَ خَبَأْنَا هٰذَا لَكَ ثُمَّ نَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِلٰى اَبِي فَقَالَ
رَضِيَ مَخْرَمَةُ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ ترجمہ مسور بن مخرمہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قبائین تقسیم
کین اور مخرمہ کو اُن سے کچھ چیز نہ دی تو اُس نے کہا ای بیٹا میرے ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس چل تو مین اُسکے
ساتھ گیا پھر کہا اندر جا اور حضرت کو میرے لئے بلا حضرت باہر تشریف لائے اور حالانکہ آپ ان مین سے ایک قبا پہنے تھے تو فرمایا
کہ یہ قبا ہمنے تیرے لیے چھپا رکھی تھی پھر حضرت نے میرے باپ کی طرف نظر کی اور فرمایا کہ راضی ہوا مخرمہ پانچون اسکے
راوی ہین ف قبا جو عمدہ ہوتا ہے اس سے معلوم ہوا اگرچہ عمدہ پہننا جائز ہے ۔

(۴) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ اَحَبَّ مَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَلْبَسَهُ الْحِبَرَةُ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ
اَلْحِبَرَةُ .... وَاحِدَةُ الْحِبَرِ وَهِيَ الْبُرُوْدُ الْمُوَاسِيَّةُ الْمَنْقُوْشَةُ ترجمہ انس سے روایت ہے کہ حضرت صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک بہت پسند کپڑا پہننے کے لیے حبرہ چادر تھی پانچون اسکے راوی ہین اور حبرہ چادر نقشدار
کو کہتے ہین

(۵) وَعَنْ اَبِي زُمَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَتِ الْحَرُوْرِيَّةُ اَتَيْتُ عَلِيًّا فَقَالَ اِيْتِ هٰؤُلَاءِ
الْقَوْمَ فَلَبِسْتُ اَحْسَنَ مَا يَكُوْنُ ثِيَابِي مِنْ حُلَلِ الْيَمَنِ فَلَقِيْتُهُمْ فَقَالُوْا مَرْحَبًا بِكَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ مَا هٰذِهِ
الْحُلَّةُ قُلْتُ مَا تَعِيْبُوْنَ عَلَيَّ لَقَدْ رَاَيْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْسَنَ مَا يَكُوْنُ مِنَ الْحُلَلِ اَخْرَجَهُ
اَبُوْدَاؤُدَ ترجمہ ابی زمیل سے روایت ہے کہا کہ حدیث بیان کی مجھ سے ابن عباس نے کہ خارجیون کا فرقہ نکلا تو مین علی کے پاس
گیا تو علی نے فرمایا کہ ان لوگون کے پاس جا تو مینے اپنے عمدہ کپڑے یمن کے جوڑون سے پہنے پھر مین اُنسے جا کر ملا تو انہون
نے کہا کہ تجھکو مرحبا اے عباس کے بیٹے یہ جوڑا کیا ہے مینے کہا کہ تم مجھ پر کیا عیب کرتے ہو البتہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم پر نہایت عمدہ جوڑا دیکھا ہے ۔ ابو داؤد اسکے راوی ہین ۔

(۶) وَعَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ اَيْمَنَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰى عَنْهَا وَعَلَيْهَا
دِرْعُ قِطْرِيٍّ ثَمَنُ خَمْسَةِ دَرَاهِمَ فَقَالَتْ اِرْفَعْ بَصَرَكَ اِلٰى جَارِيَتِي فَاِنَّهَا تُزْهٰى اَنْ تَلْبَسَهُ فِي الْبَيْتِ وَ
قَدْ كَانَ لِي مِنْهَا دِرْعٌ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَمَا كَانَتِ امْرَاَةٌ تُقَيَّنُ بِالْمَدِيْنَةِ
اِلَّا اَرْسَلَتْ اِلَيَّ تَسْتَعِيْرُهُ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ اَلدِّرْعُ الْقِطْرِيَّةُ دُرُوْعٌ حُمْرٌ لَهَا اَعْلَامٌ فِيْهَا بَعْضُ الْخُشُوْنَةِ
وَقِيْلَ هِيَ حُلَلٌ جِيَادٌ تُحْمَلُ مِنْ قِبَلِ الْبَحْرَيْنِ وَتُزْهٰى اَيْ تَتَكَبَّرُ وَتُقَيَّنُ اَيْ تُزَيَّنُ الْمَدْخُوْلُ عَلٰى زَوْجِهَا ترجمہ
عبد الواحد بن ایمن سے روایت ہے اسنے اپنے باپ سے روایت کی کہا کہ مین حضرت عائشہؓ کے پاس اندر گیا اور انپر کرتا تھا
پانچ درہم قیمت کا تو عائشہؓ نے فرمایا کہ اپنی آنکھ اٹھا کر میری لونڈی کی طرف دیکھ کہ بقدر وہ تکبر کرتی ہے اور راضی نہین ہوتی
کہ اسکو گھر مین پہنے یعنی چہ جائیکہ پہن کر باہر نکلے اور حالانکہ حضرت کے وقت اُس ہو میرا ایک کرتا تھا سو مدینے مین جو عورت زینت
کیجاتی تھی سو وہ مجھسے مانگ لے جاتی تھی بخاری اسکے راوی ہین ۔ کرتے قطریہ سرخ کرتے ہوتے ہین نقشدار کچھ سخت اور بعضون

النسائی ترجمہ ابی احوص سے روایت ہے اُس نے روایت کی اپنے باپ سے کہا کہ مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گیا اور مجہپر ناقص کپڑا تہا حضرت نے فرمایا کیا تیرے پاس مال ہے مینے کہا ہان کہا کس مال سے مین نے کہا کہ ہر قسم کا مال خدانے مجہکو دیا ہے فرمایا جب خدانے تجہکو مال دیا ہے تو چاہیے کہ اُس کی نعمت اور کرامت کا اثر تجہپر دیکہا جاوے نسائی اسکے راوی ہین ۔

(۲) وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَا عَلٰى اَحَدِكُمْ اِنْ وَجَدَ اَنْ يَّتَّخِذَ ثَوْبَيْنِ لِيَوْمِ الْجُمُعَةِ غَيْرَ ثَوْبَيْ مِهْنَتِهٖ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاؤُدَ اَلْمِهْنَةُ اَلْخِدْمَةُ وَمُعَانَاةُ الْاَشْغَالِ ترجمہ محمد بن یحیے بن حبان سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہین کچہ حرج کسی پر تسے اگر پاوے یہ کہ دن جمعہ کے لیے دو کپڑے بناوے علاوہ محنت کے کپڑون سے ابوداؤد اس کے راوی ہین ۔ مہنت کے معنے ہین خدمت کرنا اور کامون مین مشغول ہونا ۔

(۳) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلٰى صَاحِبٍ لَّنَا يَرْعٰى ظَهْرًا لَّنَا وَعَلَيْهِ بُرْدَانِ قَدْ اُخْلِقَا فَقَالَ اَمَا لَهٗ غَيْرُ هٰذَيْنِ قُلْتُ بَلٰى لَهٗ ثَوْبَانِ فِي الْعَيْبَةِ كَسَوْتُهٗ اِيَّاهُمَا فَقَالَ اُدْعُهٗ فَلْيَلْبِسْهُمَا فَلَبِسَهُمَا فَلَمَّا وَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مَا لَهٗ ضَرَبَ اللّٰهُ عُنُقَهٗ اَلَيْسَ هٰذَا خَيْرًا فَسَمِعَهُ الرَّجُلُ فَقَالَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقُتِلَ الرَّجُلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَخْرَجَهُ مَالِكٌ ترجمہ جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمارے ایک ساتہی کو دیکہا جو ہمارے اونٹ چراتا تہا اور اسپر دو چادرین تہین پرانی فرمایا کیا اسکے پاس انکے سوا اور کپڑا نہین مینے کہا ہان اسکے پاس دو کپڑے ہین بقچہ مین یا تہیلے مین کہ مینے اسکو پہنائے تہے فرمایا اسکو بلا سو چاہیے کہ انکو پہنے تو اُسنے انکو پہن لیا۔ پہر جب وہ پیٹھ دیکر چلا تو حضرت صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نے فرمایا کیا ہے اسکو خدا اُسکی گردن مارے کیا یہہ بہتر نہین تو اُس مرد نے یہ بات سنی سو کہا خدا کی راہ مین ہے یا رسول اللہ فرمایا خدا کی راہ مین پہر وہ مرد خدا کی راہ مین شہید ہوا ۔ مالک اس کے راوی ہین ۔

(۴) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ عَنْ هَاتَيْنِ اللِّبْسَتَيْنِ اَلْمُرْتَفِعَةِ وَالدُّوْنِ اَخْرَجَهُ رَزِيْنٌ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان دونو لباس سے منع فرمایا ہے عمدہ اونچی لباس سے اور ناقص خراب لباس سے رزین اسکے راوی ہین ۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فِيْ اَنْوَاعِ اللِّبَاسِ

دوسری فصل اقسام لباس مین

(۱) عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ اَحَبُّ الثِّيَابِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَمِيْصَ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک زیادہ تر پسند سب کپڑون مین کرتا تہا ۔ ابوداؤد و ترمذی اسکو راوی ہین ۔

(۲) وَعَنْ سُوَيْدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ جَلَبْتُ اَنَا وَمَخْرَفَةُ الْعَبْدِيُّ بَزًّا مِّنْ هَجَرَ فَاَتَيْنَا بِهٖ مَكَّةَ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاوَمَنَا سَرَاوِيْلَ فَبِعْنَاهُ مِنْهُ بِوَزْنِ ثَمَنِهٖ وَقَالَ لِلَّذِيْ يَزِنُ زِنْ وَاَرْجِحْ اَخْرَجَهُ اَصْحَابُ السُّنَنِ ترجمہ سوید بن قیس سے روایت ہے کہا کہ مین او مخرفہ نے ہجر ایک شہر کا نام ہے عرب مین اس سے کپڑا خریدا پہر ہم اسکو

(۴) وَعَنِ امْرَأَةٍ مِنْ بَنِي أَسَدٍ قَالَتْ كُنْتُ يَوْمًا عِنْدَ زَيْنَبَ امْرَأَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَصْبُغُ ثِيَابًا لَهَا بِمَغْرَةٍ فَبَيْنَا نَحْنُ كَذٰلِكَ إِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَأَى الْمَغْرَةَ رَجَعَ فَلَمَّا رَأَتْ زَيْنَبُ ذٰلِكَ عَلِمَتْ أَنَّهُ كَرِهَ ذٰلِكَ فَغَسَلَتْ ذٰلِكَ وَوَارَتْ كُلَّ حُمْرَةٍ فَرَجَعَ فَاطَّلَعَ فَلَمَّا لَمْ يَرَ شَيْئًا دَخَلَ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ ترجمہ قبیلہ بنی اسد کی ایک عورت سے روایت ہے کہا کہ مین ایک دن حضرت کی بی بی زینب کے پاس بیٹھی تھی اور ہم انکے کپڑے کو گیرو سے رنگتی تھے سو جس حالت مین کہ ہم اسیطرح تھے کہ ناگہان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمپر جھانکے اور سرخی دیکھ کر پھر گئے اور جب زینب نے یہ حال دیکھا تو معلوم کیا کہ حضرت نے اسکو برا جانا سو اسکو دھویا اور ہر سرخی کو چھپایا سو حضرت پھری اور نظر آئے پھر جب آپنے کچھ چیز نہ دیکھی تو اندر آئے ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

(۵) وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ لَا أَرْكَبُ الْأُرْجُوَانَ وَلَا أَلْبَسُ الْمُعَصْفَرَ وَالْقَمِيصَ الْمُكَفَّفَ بِالْحَرِيرِ أَلَا وَطِيبُ الرِّجَالِ رِيحٌ لَا لَوْنَ لَهُ وَطِيبُ النِّسَاءِ لَوْنٌ لَا رِيحَ لَهُ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ الْأُرْجُوَانُ صِبْغٌ أَحْمَرُ شَدِيدُ الْحُمْرَةِ ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مین نہین سوار ہوتا سرخ گدیلے پر اور نہین پہنتا کسم کے رنگے کپڑے کو نہین پہنتا اُس کرتے کو جسکی آستینون مین ریشم لگا ہو۔ خبردار ہو۔ اور مردون کی خوشبو وہ ہے جسکی بو ہوا اور رنگ نہ ہو اور عورتون کی خوشبو وہ ہے کہ رنگدار ہو اسکی بو نہ ہو۔ ابوداؤد اس کے راوی ہین اور ارجوان ایک رنگ ہے سرخ نہایت سرخی دار **ف** بقدر چار انگلی کے ریشم کا سنجاف لگانا جائز ہے اور یہان ریشم چار انگلی سے زیادہ مراد ہے کہ وہ منع ہے۔

الأَصْفَرُ
زرد کپڑے کا بیان

(۱) عَنِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ رَأَى عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ثَوْبَيْنِ مُعَصْفَرَيْنِ فَقَالَ أُمُّكَ أَمَرَتْكَ بِهٰذَا قُلْتُ أَغْسِلُهُمَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَلْ أَحْرِقْهُمَا وَفِي رِوَايَةٍ إِنَّ هٰذِهِ مِنْ ثِيَابِ الْكُفَّارِ فَلَا تَلْبَسْهُمَا أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ ترجمہ ابن عمرو بن عاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھپر کسم کے دو رنگے ہوئے کپڑے دیکھے سو فرمایا کیا تیری مان نے تجھکو اسکے پہننے کا حکم کیا ہے مینے کہا یا رسول اللہ انکو دھو ڈالون فرمایا بلکہ انکو جلا دے اور ایک روایت مین ہے کہ البتہ یہ کافرون کا لباس ہے سو تو اسکو نہ پہن مسلم اور ابوداؤد اور نسائی اس کے راوی ہین

(۲) وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَالْمُعَصْفَرِ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ الْقَسِّيُّ ثِيَابُ كَتَّانٍ مُخَلَّطَةٌ بِإِبْرِيسَمٍ كَانَ يُجَابُ بِهَا مِنْ مِصْرَ ترجمہ علی مرتضی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا ہے ریشمی کپڑے سے اور کسم کے رنگے کپڑے سے ابوداؤد اور ترمذی اسکے راوی ہین قسی السی کا کپڑا ہوتا ہے اسمین ریشمی دھاریان ہوتی ہین مصر سے لایا جاتا ہے۔

الأَخْضَرُ
سبز کپڑے کا بیان

(۱) عَنْ أَبِي رِمْثَةَ قَالَ رَأَيْتُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ثَوْبَيْنِ أَخْضَرَيْنِ أَخْرَجَهُ أَصْحَابُ السُّنَنِ ترجمہ ابورمثہ سے روایت ہے کہ مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دو سبز کپڑے دیکھے۔ اصحاب سنن اسکے راوی ہین۔

الأَسْوَدُ
سیاہ کپڑے کا بیان

(۱) عَنْ أُمِّ خَالِدٍ بِنْتِ خَالِدِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَتْ أُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ بِثِيَابٍ فِيهَا خَمِيصَةٌ سَوْدَاءُ فَقَالَ

نے کہا وہ عمدہ جوڑے ہیں جو بحرین کی طرف سے لائے جاتے ہیں اور عبقری یعنے کبر کرتی ہے اور یقین یعنے اور استعمالی ہا جی ہے واسطے داخل ہونے کے خاوند پر۔

(۷) وعن المغيرة بن شعبة رضي الله تعالى عنه قال وضأت رسول الله صلى الله تعالى عليه وآله وسلم وعليه جبة من صوف شامية ضيقة الكمين فذهب يخرج يده منها فضاقت عليه فأخرجها من تحت أخرجه الترمذي ترجمہ مغیرہ بن شعبہ رض سے روایت ہے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وضو کرایا اور حالانکہ آپ شام کی اونی کپڑے کا جبہ پہنے ہوئے تھے جس کی آستینیں تنگ تھی تو چاہا ہاتھ اُس سے نکالنے لگے تو وہ آپ پر تنگ ہوا پھر نیچے سے ہاتھ نکالا ترمذی اسکے راوی ہیں ف معلوم ہوا کہ تنگ آستین کا کرتا پہننا جائز ہے۔

الفصل الثالث في ألوان الثياب

تیسری فصل کپڑوں کے رنگوں میں

البيض
سفید کپڑے کا بیان

(۱) عن ابن عباس رض قال قال رسول الله البسوا من ثيابكم البيض فإنها من خير ثيابكم وكفنوا فيها موتاكم أخرجه أبو داود والترمذي ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے کپڑوں میں سے سفید کپڑے پہنا کرو اس واسطے کہ یہ تمہارے بہتر کپڑے ہیں اور کفنایا کرو انہیں اپنے مردوں کو ابوداود اور ترمذی اسکے راوی ہیں ف معلوم ہوا کہ سب کپڑوں میں سفید کپڑے بہتر ہیں۔

الأحمر
سرخ کپڑے کا بیان

(۱) عن هلال بن عامر عن أبيه قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم بمنى يخطب وعليه برد أحمر وهو على بغلته وعلي أمامه يعبر عنه أخرجه أبو داود ترجمہ ہلال بن عامر سے روایت ہے اس نے روایت کی اپنے باپ سے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو منا میں خطبہ پڑھتے دیکھا اور حالانکہ آپ سرخ چادر پہنے تھے اور اپنی خچر پر سوار تھے اور علی مرتضی آپکے آگے تھے آپ کا کلام لوگوں کو پہنچاتے تھے ابوداود اسکے راوی ہیں ف یہ چادر سب سرخ نہ تھی بلکہ اس میں دھاریاں سرخ تھیں اور جسمیں سرخ دھاریاں ہوں وہ دور سے سرخ نظر آتا ہے معلوم ہوا کہ سرخ دھاریدار کپڑے کا پہننا جائز ہے۔

(۲) وعن البراء قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم مربوعا وقد رأيته في حلة حمراء ما رأيت شيئا أحسن منه قط أخرجه الخمسة ترجمہ براء سے روایت ہے کہا تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میانہ قد متوسط قامت والے اور میں نے آپکو سرخ جوڑا پہنے دیکھا میں نے کبھی کوئی چیز اس سے زیادہ خوبصورت نہیں دیکھی پانچوں اس کے راوی ہیں۔

(۳) وعن ابن عمرو بن العاص قال مر رجل وعليه ثوبان أحمران فسلم على النبي صلى الله عليه وسلم فلم يرد عليه أخرجه أبو داود والترمذي ترجمہ ابن عمرو بن عاص سے روایت ہے کہا کہ ایک مرد گذرا اور اسپر دو سرخ کپڑے تھے اس نے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سلام کیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکو سلام کا جواب نہ دیا ابوداود اور ترمذی اسکے راوی ہیں ف معلوم ہوا کہ خالص سرخ کپڑا پہننا حرام ہے اور جو سرخ کپڑا پہنے ہو اسکو سلام کہنا اور سلام کا جواب دینا جائز نہیں ہے۔

(۴) وعن ابی امامة قال قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم من لبس الحریر فی الدنیا لم
یلبسه فی الآخرة - اخرجه الشیخان ترجمہ ابوامامہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نے فرمایا جو دنیا میں
ریشمی کپڑا پہنے وہ آخرت میں اسکو نہ پہنے گا شیخین اس کے راوی ہیں۔

(۵) وعن ابن عمر قال رای عمر حلة من استبرق تباع فاتی بها النبی صلی الله علیه وسلم فقال
یا رسول الله ابتع هذه فتجمل بها للعید وللوفود فقال رسول الله صلی الله علیه انما هذه لباس من لا
خلاق له ثم لبث عمر ما شاء الله تعالی ان یلبث فارسل الیه بجبة دیباج فاتی عمر فقال یا رسول الله
قلت انما هذه لباس من لا خلاق له ثم ارسلت الی بهذه فقال صلی الله علیه وآله وسلم انی لم ارسلها
الیک لتلبسها ولکن لتبیعها وتصیب بها حاجتک اخرجه الستة الا الترمذی الاستبرق ما
غلظ من الدیباج ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ عمر فاروق نے ایک ریشمی استبرق کا جوڑا بکتا دیکھا تو اسکو حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لائے اور کہا یا رسول اللہ اسکو خرید لیجئے تاکہ آپ اس سے عید اور ایلچیوں کے واسطے آرائش
کیا کریں تو حضرت صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نے فرمایا کہ سوائے اسکے کچھ نہیں کہ اسکو وہی پہنتا ہے جو آخرت میں بے نصیب ہے
پھر عمر فاروق ٹھیرے جتنا اللہ نے چاہا ٹھیرنا پھر حضرت نے ایک ریشمی جبا انکے پاس بھیجا تو عمر حضرت کے پاس آئے اور عرض
کی یا حضرت آپ نے تو فرمایا تھا کہ ریشمی کپڑا وہی پہنتا ہے جو بے نصیب ہو پھر آپنے یہ مجھکو کیوں بھیجا تو ۔۔۔۔۔۔ تو حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اسکو تیرے پاس اسواسطے نہیں بھیجا تھا کہ تو اسکو پہنے ولیکن میں نے اسواسطے بھیجا
تھا کہ اسکو بیچکر اپنے کام میں لاوے یعنی اسکی قیمت سے فائدہ پاوے ترمذی کے سوا چھیوں اسکے راوی ہیں۔ اور استبرق
موٹے ریشمی کپڑے کو کہتے ہیں ف معلوم ہوا کہ ریشمی کپڑا پہننا حرام ہے ولیکن بیچنا اور اسکی قیمت سے فائدہ پانا درست ہے۔

(۶) وعن علی قال کسانی رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم حلة سیراء فخرجت بها فرایت الغضب
فی وجهه فاطرتها خمرا بین نسائی اخرجه الخمسة الا الترمذی - وفی روایة لمسلم ان اکیدر دومة
جندل اهدی الی النبی صلی الله علیه وآله وسلم ثوب حریر فاعطاه علیا وقال اشققه خمرا بین الفواطم
والفواطم جمع فاطمة وهی فاطمة الزهراء بنت رسول الله صلی الله علیه وسلم وفاطمة بنت اسد ام علی بن
ابی طالب فاطمة بنت حمزة وقیل الثالثة فاطمة بنت عتبة بن ربیعة وکانت قد هاجرت والحلة
السیراء المخططة بالابریسم والقز فاطرتها شققتها وقسمتها بینهن ترجمہ علی مرتضی سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھکو ریشمی جوڑا پہنایا تو میں اسکو پہنکر نکلا تو میں نے آپکے چہرے پر غصے کا نشان دیکھا
تو میں نے اسکو پھاڑا اور اوڑھنیاں بناکر اپنی عورتوں میں تقسیم کیں پانچوں اس کے راوی ہیں سوائے ترمذی کے اور مسلم
کی روایت میں ہے کہ اکیدر دومہ جندل کے بادشاہ نے ریشمی کپڑا حضرت کو تحفہ بھیجا۔ اور آپ نے وہ کپڑا علی کو دیا اور فرمایا
اسکو پھاڑکر اوڑھنیاں بناکر ان عورتوں میں تقسیم کر جنکے فاطمہ نام ہیں اور فواطم جمع فاطمہ کی اور وہ ایک تو فاطمہ زہرا
ہیں بیٹی رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کی اور دوسری فاطمہ بنت اسد علی بن ابی طالب کی ماں تیسری فاطمہ حمزہ کی بیٹی
اور بعضوں نے کہا تیسری فاطمہ عتبہ بن ربیعہ کی بیٹی ہے اور اس نے ہجرت کی تھی اور جوڑا سیرا وہ ہے جسمیں ریشمی دھاریاں
ہوں یعنی سوت اور ریشم ملا ہوا اور اطرتہا کے معنے ہیں کہ میں نے اسکو پھاڑکر عورتوں میں تقسیم کیا ف ہر چند ریشمی کپڑا
مرد کو پہننا حرام ہے لیکن اگر کوئی تحفہ دے تو قبول کرے اور اپنی عورتوں کو دیدیوے کہ انکو حلال ہے۔

مَنْ تَرَوْنَ اَكْسُوْ هٰذِهٖ فَسَكَتُوْا فَقَالَ ائْتُوْنِيْ بِاُمِّ خَالِدٍ فَاُتِيَ بِيْ فَاَلْبَسَنِيْهَا بِيَدِهٖ فَقَالَ اَبْلِيْ وَاَخْلِقِيْ مَرَّتَيْنِ وَ جَعَلَ يَنْظُرُ اِلٰى عَلَمِ الْخَمِيْصَةِ وَيُشِيْرُ بِيَدِهٖ اِلَيَّ وَيَقُوْلُ يَا اُمَّ خَالِدٍ هٰذَا سَنَا يَا اُمَّ خَالِدٍ هٰذَا سَنَا وَسَنَا بِلِسَانِ الْحَبَشَةِ الْحَسَنُ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ اَخْلِقِيْ بِالْقَافِ وَالْفَاءِ اَلْخَمِيْصَةُ كِسَاءٌ اَسْوَدُ لَهٗ عَلَمٌ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَهٗ عَلَمٌ فَلَيْسَ بِخَمِيْصَةٍ ترجمہ ام خالد بنت خالد بن سعید سے روایت ہے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس کپڑے لائے گئے کہ اُن مین ایک کالی کملی تھی فرمایا کہو یہ کسی کو پہناؤن تو اصحاب چپ رہے فرمایا کہ ام خالد کو میرے پاس لاؤ اور مین آپکے پاس لائی گئی تو حضرت نے وہ کملی اپنے ہاتھ سے مجھکو پہنائی اور فرمایا کہ کلا اور پرانی کر دو بار فرمایا اور کملی کے نقشون کی طرف دیکھنے لگے اور ہاتھ سے میری طرف اشارہ کیا اور فرمانے لگے اے ام خالد یہ بہت خوب ہے۔ بخاری اور ابوداؤد اسکے راوی ہین۔ اخلقی خا اور فا و قاف سے ہے اور خمیصہ سیاہ لوئی ہوتی ہے نقشدار اور اگر اسمین نقش نہون تو اُسکو خمیصہ نہین کہتے۔

اَلْفَصْلُ الرَّابِعُ فِي الْحَرِيْرِ

چوتھی فصل ریشمی کپڑے کی بیانمین

(۱) عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ قَالَ كَتَبَ اِلَيْنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَنَحْنُ بِاَذْرَبِيْجَانَ مَعَ عُتْبَةَ بْنِ فَرْقَدٍ فَقَالَ يَا عُتْبَةُ اِنَّهٗ لَيْسَ مِنْ كَدِّكَ وَلَا كَدِّ اَبِيْكَ وَكَدِّ اُمِّكَ فَاَشْبِعِ الْمُسْلِمِيْنَ فِيْ رِحَالِهِمْ مِمَّا تَشْبَعُ مِنْهُ فِيْ رَحْلِكَ وَاِيَّاكُمْ وَالتَّنَعُّمَ وَزِيَّ اَهْلِ الشِّرْكِ وَلُبُوْسَ الْحَرِيْرِ فَاِنَّ اللّٰهَ نَهٰى عَنْ لُبُوْسِ الْحَرِيْرِ اِلَّا هٰكَذَا وَرَفَعَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ الْوُسْطٰى وَالسَّبَّابَةَ وَضَمَّهُمَا اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ ترجمہ ابو عثمان نہدی سے روایت ہے کہا کہ عمر بن خطاب نے ہماری طرف لکھا اور حالانکہ ہم عتبہ بن فرقد کے ساتھ آذربیجان مین تھے سو کہا اے عتبہ تحقیق شان یہ ہے کہ نہین ہے یہ تیری کوشش سے اور تیرے باپ اور ماں کی کوشش سے سو پیٹ بھر مسلمانون کا انکی جگہون مین اُس چیز سے کہ پیٹ بھر کھاتا ہے تو اس سے اپنی جگہہ مین اور بچو تم آسودگی اور چین کرنے سے اور مشرکون کی مشابہت سے اور ریشمی لباس سے سو مقرر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا ہے ریشمی کپڑا پہننے سے مگر اس قدر اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمارے لیے بیچ کی انگلی اور سبابہ کو اٹھایا پھر انکو ملایا۔ پانچون اس کے راوی ہین ف یعنی بقدر دو انگل کے چوڑا جائز ہے۔

(۲) وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ حَرِيْرًا فَجَعَلَهٗ فِيْ يَمِيْنِهٖ وَذَهَبًا فَجَعَلَهٗ فِيْ شِمَالِهٖ وَقَالَ اِنَّ هٰذَيْنِ حَرَامٌ عَلٰى ذُكُوْرِ اُمَّتِيْ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَفِيْ اُخْرٰى لِلتِّرْمِذِيِّ وَالنَّسَائِيِّ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى حُرِّمَ لِبَاسُ الْحَرِيْرِ وَالذَّهَبِ عَلٰى ذُكُوْرِ اُمَّتِيْ وَاُحِلَّ لِاِنَاثِهِمْ ترجمہ علی مرتضی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ریشمی کپڑا داہنے ہاتھ مین لیا اور سونا بائین ہاتھ مین لیا اور فرمایا کہ یہ دو میری امت کے مردون پر حرام ہین۔ ابوداؤد و ترمذی اسکے راوی ہین اور ترمذی اور نسائی کی دوسری روایت مین ابو موسی سے آیا ہے کہ ریشمی کپڑے اور سونے کا پہننا میری امت کے مردون پر حرام کیا گیا ہے اور انکی عورتون کے واسطے حلال ہے۔

(۳) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيْرَ فِي الدُّنْيَا مَنْ لَّا خَلَاقَ لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالنَّسَائِيُّ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دنیا مین ریشمی کپڑا تو وہی شخص پہنتا ہے جو آخرت مین بے نصیب ہے۔ شیخین و نسائی اس کے راوی ہین

(۳) وعن عائشة رضي الله تعالى عنها قالت خرج رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ذات غداة وعليه مرط مرحل من أسود أخرجه مسلم وأبو داود والترمذي المرط كساء من خز أو صوف يؤتزر به والمرحل بالحاء المهملة الذي فيه صور الرحال وقيل المنقوش ترجمہ عائشہؓ سے روایت ہے کہ ایک صبح کو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر تشریف لائے اور حالانکہ آپ پر چادر تھی جسمین کجاوون کے سیاہ نقش تھے مسلم اور ابوداؤد اور ترمذی اسکے راوی ہین مرط ایک چادر ہے خز سے یا پشم سے اسکو بطور تہ بند کے باندھا جاتا ہے اور مرحل وہ ہے جسمین کجاوون کے تصویرین ہون یا نقشدار کو کہتے ہین

(۴) وعن ابن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم كان على موسى عليه السلام يوم كلمه ربه تعالى سراويل صوف وجبة صوف وكساء صوف وكمة صوف ونعلان من جلد حمار ميت أخرجه الترمذي ترجمہ ابن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جسدن موسی علیہ السلام سے اللہ تعالی نے کلام کیا اسدن وہ انکا پاجامہ اور انکا جبہ اور انکی چادر اور انکا کرتا اور مردہ گدہے کے کہال کا جوتا پہنے ہوئے تہے ترمذی اسکے راوی ہین۔

الفصل السادس في الفرش والوسائد

چھٹی فصل

بچھونون اور تکیون کے بیان مین

(۱) عن عائشة قالت كان فراش رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم من أدم حشوه ليف أخرجه الخمسة إلا النسائي ترجمہ عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بچھونا چمڑے کا تہا اسمین کہجور کی چہال بہری ہوئی تہی۔ یعنے بجائے روئی کے نسائی کے سوائی پانچون اسکے راوی ہین۔

(۲) وعن جابر قال ذكر لرسول الله صلى الله عليه وآله وسلم الفرش فقال فراش للرجل وفراش للمرأة وفراش للضيف والرابع للشيطان أخرجه أبو داود والنسائي ترجمہ جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بچہونے کا ذکر ہوا تو فرمایا کہ ایک بچہونا مرد کا ہے اور ایک بچہونا عورت کا اور ایک بچہونا مہمان کا اور چوتہا شیطان کا ہے یعنے زیادہ حاجت سے اسراف مین داخل ہے ابوداؤد ونسائی اس کے راوی ہین۔

(۳) وعن جابر بن سمرة قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم متكئا على وسادة على يساره أخرجه أبو داود والنسائي ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے کہا کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکہا تکیہ لگے ہوئے اپنی بائین پہلو پر ابوداؤد و ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۴) وعن أبي المليح عن أبيه قال نهى رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم عن جلود السباع أن تفترش أخرجه أصحاب السنن إنما نهى عن جلود السباع قبل أن تدبغ ومع بقاء شعرها فإن الشعر لا يقبل الدباغ ترجمہ ابی ملیح سے روایت ہے اسنے روایت کی اپنے باپ سے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا ہے درندون کی کہال بچہانے سے اصحاب سنن اسکے راوی ہین اور سوا اسکے کچھ نہین

مَا أُبِيحَ مِنْ ذٰلِكَ

بعضا ریشمی کپڑا پہننا مباح ہی

(۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّمَا نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَنِ الثَّوْبِ الْمُصْمَتِ مِنَ الْحَرِيْرِ فَأَمَّا الْعَلَمُ وَسَدَى الثَّوْبِ فَلَا بَأْسَ بِهِ أَخْرَجَهُ أَبُوْ دَاوُدَ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تو نرے ریشمی کپڑے سے منع فرمایا ہے لیکن اگر اسمین ریشمی دھاریان ہون یا ریشمی تانا ہو تو اسکا کچھ ڈر نہین وہ جائز ہے ابو داؤد اس کے راوی ہین ف یعنی اگر تانا ریشمی ہو اور بانا سوت کا ہو تو اُسکا پہننا جائز ہے اور اسکا عکس جائز نہین مگر لڑائی مین

(۲) وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ فِي لُبْسِ الْحَرِيْرِ لِحِكَّةٍ كَانَتْ بِهِمَا أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ وَفِي رِوَايَةٍ شَكَوَا إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُمَّلَ فَرَخَّصَ لَهُمَا فِي الْحَرِيْرِ فِي غَزَاةٍ لَهُمَا ترجمہ انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زبیر اور عبدالرحمن بن عوف کو ریشمی کپڑے کی اجازت دی کھجلی کے سبب جو انکو تھی پانچون اس کے راوی ہین اور ایک روایت مین ہے کہ اُن دونون نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جوؤن کا گلہ کیا تو آپ نے اُن دونون کو ریشم پہننے کی رخصت دی ایک جہاد مین ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جسکو کھجلی ہو اُسکو ریشمی کپڑے کا پہننا جائز ہے لیکن بہتر ہے ساتھ جہاد کے۔

(۳) وَعَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ خَطَبَ عُمَرُ بِالْجَابِيَةِ فَقَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ إِلَّا مَوْضِعَ أُصْبُعٍ أَوْ أُصْبُعَيْنِ أَوْ ثَلَاثٍ أَوْ أَرْبَعٍ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ ترجمہ سوید بن غفلہ سے روایت ہے کہا کہ خطبہ پڑھا عمر فاروق نے جابیہ (ایک شہر کا نام ہے) مین تو کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا ہے ریشمی کپڑے کے پہننے سے مگر بقدر ایک انگلی یا دو یا تین یا چار انگلیون کے جائز ہے مسلم اسکے راوی ہین۔

اَلْفَصْلُ الْخَامِسُ فِي الصُّوْفِ

پانچوین فصل

اون اور ریشم کے بیان مین

(۱) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ صَبَغْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بُرْدَةً سَوْدَاءَ فَلَبِسَهَا فَلَمَّا عَرِقَ فِيْهَا وَجَدَ مِنْهَا رِيْحَ الصُّوْفِ فَقَذَفَهَا وَكَانَ تُعْجِبُهُ الرِّيْحُ الطَّيِّبَةُ أَخْرَجَهُ أَبُوْ دَاوُدَ ترجمہ عائشہ سے روایت ہے کہا کہ مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے سیاہ چادر رنگی حضرت نے اسکو پہنا پھر جب اس مین پسینہ آیا تو آپ نے اسمین اُنکی بو پائی پھر اُسکو اُتار کر پھینکا اور آپ کو خوشبو خوش لگتی تھی ابو داؤد اس کے راوی ہین۔

(۲) وَعَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَأَخْرَجَتْ إِلَيْنَا كِسَاءً مُلَبَّدًا وَإِزَارًا غَلِيْظًا فَقَالَتْ قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَيْنِ أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ إِلَّا النَّسَائِيَّ ترجمہ ابو بردہ سے روایت ہے کہا کہ مین عائشہ صدیقہ کے پاس اندر گیا تو انہون نے ایک چادر پیوند کی ہوئی اور ایک تہبند موٹا ہمارے سامنے نکالے اور کہا کہ انہین دو کپڑون مین حضرت کی روح قبض ہوئی۔ پانچون اسکے راوی ہین سوائے نسائی کے۔ ف تہبند بھی بسبب پیوند لگانے کے موٹا ہو گیا تھا۔

فادفعها اليه وان لم يات فهو لك وما كان منها في الخراب ففيها وفي الركاز الخمس اخرجه ابوداؤد
والنسائي الخبنة ما يحمل في طرف الثوب فيخبأ فيه والجرين للثمر كالبيدر للحنطة والتعزير قوله فعليه
غرامة مثليه والعقوبة على سبيل الوعيد لينزجر فاعل ذلك والا فلا يجب على متلف الشيء اكثر من
مثله والطريق الميتاء هي التي يطرقها الناس كثيرا ترجمہ عمرو بن شعیب سے روایت ہے اُس نے روایت کی اپنے باپ سے
اس نے اپنے دادا سے کہ کسی نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لٹکے ہوئے میوہ کا حکم پوچھا حضرت نے فرمایا اگر کوئی محتاج اس سے کچھ
میوہ کہاوے جہولی میں نہ اٹھاوے تو اسپر کچھ گناہ نہیں اور جو اس سے کچھ میوہ لے نکلے تو اسپر دونا تاوان اور سزا ہے اور جو اسپر
سے کچھ چیز چراوے بعد اسکے کہ جگہہ سے اسکو کھلیان پر وہ ڈال کی قیمت کو پہونچے تو لازم ہے اسپر کاٹنا ہاتہہ کا اور کسی نے
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے گری پڑی چیز کا حکم پوچھا فرمایا جو چیز کہ راہ میں گری پڑی ہو یا جامع گاؤں میں تو اسکو ایک
سال مشہور کر پہر اگر کوئی اسکو ڈہونڈہتا ہوا آوے تو اسکو دیدے اور اگر کوئی نہ آوے تو وہ چیز تیری ہے اور جو چیز بے آباد جگہہ میں گری
پڑی ہو تو اسمیں اور گاڑی ہوے مال میں پانچواں حصہ خدا کا ہے ابو داؤد و نسائی اسکے راوی ہیں اور خبنہ وہ چیز ہے جو کپڑے کے
کنارے میں ڈالکر اس میں چھپائی جاوے اور جرین واسطے کھجوروں کے مانند ڈھیر کی ہے واسطے گیہوں اور جو کے اور یہ جو فرمایا کہ اسپر دونا
تاوان ہے اور سزا تو یہہ بطور ڈرانے اور دھمکانے کے ہے تاکہ کرنے والا اس کام سے باز رہے۔ ورنہ جو شخص کچھہ چیز تلف
کرے اسپر اُس چیز کی ایک مثل سے زیادہ واجب نہیں ہے یعنی جتنی تلف کرے اتنی ہی بھرنی آتی ہے اور مردہ راہ وہ ہے جسمیں
بہت لوگ آتے جاتے ہوں۔

۳۹ وعن سهل بن سعد ان علي بن ابي طالب دخل على فاطمة وحسن وحسين رضي الله تعالى عنهما يبكيان
فقال ما يبكيهما قالت الجوع فخرج فوجد دينارا فاتى فاطمة فاخبرها فقالت اذهب الى فلان اليهودي فاشتر
به دقيقا فجاءه فاخذ الدقيق فقال له اليهودي انت ختن هذا الذي يزعم انه رسول الله صلى الله عليه
وآله وسلم قال نعم قال فخذ دينارك ولك الدقيق فجاء فاطمة بالدقيق والدينار فاخبرها به فقالت اذهب
الى فلان الجزار فخذ لنا بدرهم لحما فذهب فرهن الدينار بدرهم لحم فجاء به فعجنت ونصبت وخبزت و
ارسلت الى ابيها فجاءهم فقالت يا رسول الله اذكره لك فان رايته حلالا اكلنا واكلت معنا من شانه كذا
وكذا فقال كلوا منه بسم الله فاكلوا منه فبينما هم مكانهم اذا غلام ينشد الله تعالى والاسلام الدينار فامر
النبي صلى الله عليه وآله وسلم فدعي له فسأله فقال سقط مني بالسوق فقال يا علي اذهب الى الجزار فقل له ان
رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يقول لك ارسل اليّ بالدينار ودرهمك علي فارسل به فدفعه صلى الله
عليه وآله وسلم الى الغلام اخرجه ابو داؤد ترجمہ سہل بن سعد سے روایت ہے کہ علی ابن ابی طالب حضرت فاطمہ کے پاس اندر
آئے اور حالانکہ امام حسن و حسین دونوں روتے تہے تو کہا تم دونوں کیوں روتے ہو دونوں نے کہا کہ بھوک سے تو علی مرتضی گہر سے
نکلے اور ایک اشرفی پائی پہر فاطمہ زہرا کے پاس آئے اور انکو خبر دی فاطمہ زہرا نے کہا کہ فلانے یہودی کے پاس جاؤ اور اس سے اسکا
آٹا خرید لاؤ۔ علی مرتضی اسکے پاس گئے اور آٹا لیا تو یہودی نے اُس سے کہا کہ تو داماد ہے اس شخص کا جو کہتا ہے کہ میں رسول اللہ
کا ہوں کہا ہاں اُس نے کہا اپنی اشرفی لے لے اور میں نے آٹا تجہ کو بخشا تو علی مرتضی آٹا اور اشرفی فاطمہ زہرا کے پاس لائے اور انکو
اس بات کی خبر دی پہر فاطمہ زہرا نے کہا کہ فلانے قصائی کے پاس جاؤ۔ اور ہمارے واسطے ایک درہم کا گوشت لے آؤ۔ علی مرتضی
گئے اور ایک درہم کو رہن کے بدلے اشرفی گرو رکہی اور گوشت لائے پہر فاطمہ نے آٹا گوندہا اور ہانڈی چڑہائی اور روٹیاں پکائیں اور

کو منع کیا درندون کی کھال کے رنگنے سے پہلے باوجود باقی رہنے بالون لگے کے اسواسطے کہ بال دباغت کو قبول نہین کرتے

فائدہ اس سے یعنے درندون کی کھال کا بچھانا فقط دباغت سے پہلے منع ہے اور دباغت کو بعد بچھانا جائز ہے

(۵) وَعَنْ عُتْبَةَ بْنِ عَبْدٍ السُّلَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ اسْتَكْسَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَكَسَانِيْ خَيْشَتَيْنِ فَلَقَدْ رَاَيْتُنِيْ وَاَنَا اَكْسَى اَصْحَابِيْ اَخْرَجَهٗ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ عتبہ بن عبد سلمی سے روایت ہے کہ میننے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہننے کو کپڑا مانگا حضرت نے مجھکو السی کے دو کپڑے پہنائے اور مین اپنے لباس کو اپنے ساتھیون سے اچھا دیکھتا تھا ابوداؤد اس کے راوی ہین۔

كِتَابُ اللُّقَطَةِ

کتاب ہے
گری پڑی چیز کے بیان مین

(۱) وَعَنْ يَزِيْدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ يَقُوْلُ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَنْ لُقَطَةِ الذَّهَبِ وَالْوَرِقِ فَقَالَ اعْرِفْ وِكَاءَهَا وَعِفَاصَهَا ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً فَاِنْ لَمْ تُعْرَفْ فَاسْتَنْفِقْهَا وَلْتَكُنْ وَدِيْعَةً عِنْدَكَ فَاِنْ جَاءَ طَالِبُهَا يَوْمًا مِنَ الدَّهْرِ فَاَدِّهَا اِلَيْهِ وَسُئِلَ عَنْ ضَالَّةِ الْاِبِلِ فَقَالَ مَالَكَ وَلَهَا دَعْهَا فَاِنَّ مَعَهَا حِذَاءَهَا وَسِقَاءَهَا تَرِدُ الْمَاءَ وَتَاْكُلُ الشَّجَرَ حَتّٰى يَجِدَهَا رَبُّهَا وَسُئِلَ عَنِ الشَّاةِ فَقَالَ خُذْهَا فَاِنَّمَا هِيَ لَكَ اَوْ لِاَخِيْكَ اَوْ لِلذِّئْبِ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ اِلَّا النَّسَائِيَّ اَلْعِفَاصُ اَلْوِعَاءُ الَّتِيْ تَكُوْنُ فِيْهِ اللُّقَطَةُ وَالْوِكَاءُ الْخَيْطُ الَّذِيْ يُرْبَطُ بِهِ الْوِعَاءُ ترجمہ منبعث کے آزاد کردہ غلام یزید سے روایت ہے کہ میننے زید بن خالد سے سنا کہتا تھا کسی نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے گرے پڑے سونے چاندی کا حکم پوچھا تو فرمایا اس کے باندھنے کے دھاگے اور تھیلی کو پہچان رکھ پھر اسکو ایک برس تک شہرت دے پھر اگر کوئی اسکو نہ پہچانے تو اپنے خرچ مین لا اور چاہیے کہ وہ مال تیرے پاس امانت کے طور پر رہے پھر اگر عمر بھر مین کبھی کسی دن اسکا مالک طلب کرتا آئے تو اسکو ادا کردے پھر کسی نے حضرت سے گم ہوئی بہوئے بھٹکے اونٹ کا مسئلہ پوچھا تو فرمایا تو کیا ہے تجھکو اور کیا ہے اسکو یعنی تجھکو اس سے کیا مطلب ہے اونٹ گم ہوئی ہوئے بھٹکے سے تجھکو کیا کام چھوڑ اسکو اسواسطے کہ اونٹ کے ساتھ اسکا جوتا اور مشک موجود ہے کہ اپنے پاؤن سے چلکر پانی پیئے گا اور درخت کھاویگا یہانتک کہ اسکا مالک اسکو پاوے یعنی اونٹ کو پکڑنا نہ چاہیے کہ ہو ہلاک اسکو ضائع ہونیکا کچھ ڈر نہین ہوتا پھر کسی نے آپ سے گم ہوئی بھولی بھٹکی بکری کا حکم پوچھا تو فرمایا اس کو پکڑ لے کہ وہ یا تیرے واسطے ہے یا بھیڑیے کے واسطے ہے یعنی اگر تو اسکو نہ پکڑے گا تو اور کوئی آدمی لے لیگا اور اگر کوئی نہ پکڑے گا تو بھیڑیا کھا جاوے گا نسائی کے سوائے چھیون اسکے راوی ہین عفاص وہ برتن جسمین لقطہ ہوتا ہے یعنی تھیلی خواہ کپڑے کی ہو یا چمڑے کی اور وکا تاگے کو کہتے ہین جس سے تھیلی کا منہ باندھا جاتا ہے۔

(۲) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَنِ الثَّمَرِ الْمُعَلَّقِ فَقَالَ مَنْ اَصَابَ مِنْهُ مِنْ ذِيْ حَاجَةٍ غَيْرَ مُتَّخِذٍ خُبْنَةً فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ وَمَنْ خَرَجَ مِنْهُ بِشَيْءٍ فَعَلَيْهِ غَرَامَةُ مِثْلَيْهِ وَالْعُقُوْبَةُ وَمَنْ سَرَقَ مِنْهُ شَيْئًا بَعْدَ اَنْ يُؤْوِيَهُ الْجَرِيْنُ فَبَلَغَ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَعَلَيْهِ الْقَطْعُ وَسُئِلَ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ مَا كَانَ مِنْهَا فِي الطَّرِيْقِ الْمِيْتَاءِ وَالْقَرْيَةِ الْجَامِعَةِ فَعَرِّفْهَا سَنَةً فَاِنْ جَاءَ طَالِبُهَا

يعطي الدراهم والدراهم يقول اللهم عن فلان فإن أتى فلي وعلي وقال هكذا فافعلوا باللقطة إذا لم تجدوا صاحبها أخرجه البخاري تعليقا ترجمہ ابن مسعود سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک لونڈی خریدی پھر اسکا مالک گم ہوا یعنے قیمت لینے سے تو انہوں نے ایک سال تلاش کیا سو نہ پایا گیا تو ابن مسعود ایک ایک دو دو درہم اسکی طرف سے لوگوں کو دینے لگا اور کہتے تھے الہی یہ فلانے کی طرف سے ہے پھر اگر آوے تو اسکا ثواب میرے واسطے ہے اور اسکا قرض مجھپر اور کہا کہ اسیطرح کرو پڑی چیز کے ساتھہ کیا کرو جبکہ اسکے مالک کو نہ پاؤ. روایت کی یہ حدیث بخاری نے معلق کرکے۔

كتاب اللعان وفيه فصلان

کتاب ہے لعان کے بیان میں اور اس میں دو فصل ہیں۔

الفصل الأول في أحكامه

پہلی فصل

اُس کے احکام ہیں۔

(۱) عن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما قال جاء هلال ابن أمية من أرضه عشاء فوجد عند أهله رجلا فرأى ذلك بعينيه وسمع بأذنيه ولم يهجه حتى أصبح فغدا على رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فقال يا رسول الله إني أتيت أهلي عشاء فوجدت عندهم رجلا فرأيت بعيني وسمعت بأذني فكره رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ما جاء به واشتد عليه فنزلت والذين يرمون أزواجهم ولم يكن لهم شهداء إلا أنفسهم فشهادة أحدهم أربع شهادات بالله إنه لمن الصادقين إلى قوله والخامسة أن غضب الله عليها إن كان من الصادقين فسري عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فقال أبشر يا هلال فقد جعل الله تعالى لك فرجا ومخرجا فقال هلال قد كنت أرجو ذلك من ربي تعالى فأرسل إليها رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فجاءت فتلا عليهما رسول الله صلى الله عليه وسلم الآيات فذكرهما وأخبرهما أن عذاب الدنيا أهون من عذاب الآخرة فقال هلال والله لقد صدقت عليها فقالت كذبت فقال صلى الله عليه وآله وسلم لاعنوا بينهما فشهد هلال أربع شهادات بالله إنه لمن الصادقين فلما كانت الخامسة قيل له يا هلال اتق الله تعالى فإن عذاب الدنيا أهون من عذاب الآخرة وإن هذه الموجبة التي توجب عليك العذاب فقال والله لا يعذبني الله عليها كما لم يجلدني عليها فشهد الخامسة أن لعنة الله عليه إن كان من الكاذبين ثم قيل لها تشهدين فشهدت أربع شهادات بالله إنه لمن الكاذبين فلما كانت الخامسة قيل لها اتقي الله تعالى فإن عذاب الدنيا أهون من عذاب الآخرة وإن هذه الموجبة التي توجب عليك العذاب فتلكأت ساعة ثم قالت والله لا أفضح قومي سائر اليوم فشهدت الخامسة أن غضب الله عليها إن كان من الصادقين وفرق صلى الله عليه وآله وسلم بينهما وقضى أن لا يدعى ولدها لأب ولا ترمى ولا يرمى ولدها ومن رماها أو رمى ولدها فعليه الحد وقضى أنه لا بيت عليه لها ولا قوت من أجل أنهما يتفرقان من غير طلاق ولا متوفى عنها وقال صلى الله عليه وآله وسلم إن جاءت به أصيهب أريصح أثيبج ناتي الأليتين أحمش الساقين فهو لهلال وإن جاءت به أورق جعدا جماليا خدلج الساقين سابغ

اور اپنے باپ یعنی حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو بلا بھیجا حضرت تشریف لائے اور کہا یا حضرت مین آپ سے اسکا حال ذکر کرتی ہون اگر آپ نے انکو ملال جانا تو ہم کہا نہین سکے اور آپ بھی ہمارے ساتھ کہا ئین حال ایسا ایسا ہے فرمایا کہا ؤ اُس سے اللہ کا نام لیکر تو انہون نے اُس سے کہایا جس حالت مین کہ وہ اپنی جگہہ مین بیٹھے تہے کہ ناگہان ایک لڑکا اللہ تعالی کے نام اور اسلام کے نام سے اشرفی ڈھونڈتا تہا حضرت نے اسکو بلایا اور پوچھا اُس نے کہا کہ مجھ سے اشرفی بازار مین گر پڑی تہی حضرت نے فرمایا اے علی قصاب کے پاس جاؤ اور اُس سے کہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تجھسے کہتے ہین کہ اشرفی انکو بہیجدے اور تیرا درہم حضرت کے ذمہ ہے اُس نے اشرفی بہیجدی اور حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے وہ اشرفی لڑکے کو دیدی ابوداؤد اس کے راوی ہین۔

(۴) وَعَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَجَدَ لُقَطَةً فَلْيُشْهِدْ ذَا عَدْلٍ أَوْ ذَوَيْ عَدْلٍ وَلَا يَكْتُمْ وَلَا يُغَيِّبْ فَإِنْ وَجَدَ صَاحِبَهَا فَلْيَرُدَّهَا عَلَيْهِ وَإِلَّا فَهُوَ مَالُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ أَخْرَجَهُ أَبُودَاوُدَ الْأَمْرُ بِالْإِشْهَادِ هُنَا أَمْرُ تَأْدِيبٍ وَإِرْشَادٍ لِمَا يُخْشَى مِنْ تَسْوِيلِ النَّفْسِ وَالرَّغْبَةِ فِيهَا وَتَدْعُوا إِلَى الْخِيَانَةِ فِيهَا أَوْ يَنْزِلُ بِهِ حَادِثُ الْمَوْتِ فَيَدَّعِيهَا وَارِثُهُ وَيَجْعَلُهَا فِي جُمْلَةِ تَرِكَتِهِ ترجمہ عیاض بن حمار سے روایت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ جو گری پڑی چیز پاوے تو چاہیے کہ ایک یا دو مرد عادل کو گواہ کرے اور نہ چھپاوے نہ غائب کرے پہر اگر اسکا مالک آوے تو اسکو پہیر دے اور نہین تو وہ اللہ کا مال ہے جسکو چاہتا ہے دیتا ہے ابوداؤد اُس کے راوی ہین اور گواہ کرنے کا حکم یہان واسطے تادیب و ارشاد کے ہے اسواسطے کہ خوف کیا جاتا ہے کہ نفس دہوکا دیوے اور اس مین رغبت کرے اور اسمین خیانت کرنے کا باعث ہو یا اسکو موت کا حادثہ آوے اور مرجاوے اور وارث اُس کے دعوی کرین اور اسکو ترکہ مین سے ٹہیرا دین۔

(۵) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ رَخَّصَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي الْعَصَا وَالسَّوْطِ وَالْحَبْلِ وَأَشْبَاهِهِ يَلْتَقِطُهُ الرَّجُلُ يَنْتَفِعُ بِهِ أَخْرَجَهُ أَبُودَاوُدَ ترجمہ جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ہمکو رخصت دی لاٹھی اور کوڑے اور رسی اور اسکی مانند مین کہ آدمی اسکو اٹھا وے اور اپنے کام مین لاوے۔ ابوداؤد اُس کے راوی ہین۔

(۶) وَعَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَجَدَ دَابَّةً قَدْ عَجَزَ عَنْهَا أَهْلُهَا أَنْ يَعْلِفُوهَا فَسَيَّبُوهَا فَأَخَذَهَا فَأَحْيَاهَا فَهِيَ لَهُ أَخْرَجَهُ أَبُودَاوُدَ ترجمہ عامر شعبی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ جو جانور پاوے کہ مالکون نے چارے سے عاجز آکر اسکو چہوڑ دیا ہو اور اسکو پکڑ کر زندہ کرے یعنی چارہ گہانس کہلا کر موٹا تازہ کرے تو وہ اسی کی ملک ہوا ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

(۷) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِتَمْرَةٍ فِي الطَّرِيقِ فَقَالَ لَوْلَا أَنِّي أَخْشَى أَنْ تَكُونَ مِنَ الصَّدَقَةِ لَأَكَلْتُهَا أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَأَبُودَاوُدَ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم راہ مین ایک کہجور پر گذرے سو فرمایا کہ اگر مجھکو اسکا خوف نہ ہوتا کہ شاید یہ کہجور مال زکوۃ سے ہو تو مین اسکو کہا لیتا شیخین اور ابوداؤد اُس کے راوی ہین۔

(۸) وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُثْمَانَ التَّيْمِيِّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُقَطَةِ الْحَاجِّ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَأَبُودَاوُدَ ترجمہ عبدالرحمن بن عثمان سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے منع فرمایا حاجیون کی گری پڑی چیز اٹھانے سے مسلم اور ابوداؤد اس کے راوی ہین۔

(۹) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ اشْتَرَى جَارِيَةً فَفَقَدَ صَاحِبَهَا فَالْتَمَسَ سَنَةً فَلَمْ يُوجَدْ فَأَخَذَ ابْنُ مَسْعُودٍ

عورت کو تہمت کی ہے وہ عورت لڑکا جنی گندم گون گہنگرلے بال والا بڑے قد والا موٹی پنڈلیوں والا بڑے چوتڑوں والا
تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر نہ ہوتی قسم تو البتہ ہمین اُس عورت پر کچھہ علم کرتا یعنے اسکو حد مارتا کہا عکرمہ نے اور وہ لڑکا
بیٹا اُس کے بعد مصر کا حاکم ہوا لیکن باپ کی طرف منسوب نہ ہوتا تھا روایت کی یہہ حدیث ابوداؤد نے اور جنہوں نے ابن عباس
سے اسکے معنے روایت کیے ہین ۔ اور فتلکأت کے معنے ہین کہ اُس نے دیر کی اور سُست ہوئی قسم کے پورا کرنے سے اور
اصہب وہ ہوتی ہین وہ ہے جسکی سفیدی سُرخی سے ملی ہو ۔ اور ریصع اسکو کہتے ہین جسکے چوتڑوں کا گوشت ہلکا ہو اور
اثیبج اسکو کہتے ہین جسکے دونوں مونڈہوں کے درمیان کا گوشت اوبہرا ہوا ہو اور تصغیر اسواسطے لایا کہ وہ بچے کی صفت
ہے اور حمش الساقین کے معنے ہین پتلی پنڈلیوں والا اور اورق گندم گون کو کہتے ہین اور جعد جعد لٹ کو اور جمالی بڑے
جسم والے کو کہتے ہین گویا کہ وہ قد مین اونٹ کے برابر ہے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو مرد اپنی عورت کو کسی
مرد سے زنا کرتے دیکھے اور گواہ نہون تو دونون لعان کرین پہر جب لعان کر چکین تو دونون سے حد ساقط ہو جاتی ہے۔
اور اگر کوئی لعان سے انکار کرے تو اُسپر حد واجب ہوتی ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شباہت بہی حجت ہے۔

(۲) **وعن** ابن عباس ایضا قال لاعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بین العجلانی وامرأتہ وکانت حبلی اخرجہ النسائی وفی روایۃ لہ امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رجلا حین امر المتلاعنین ان یتلاعنا ان یضع یدہ عند الخامسۃ علی فیہ وقال انہا موجبۃ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عجلانی اور اُس کی عورت کے درمیان لعان کیا اور وہ عورت حاملہ تہی نسائی اسکے راوی ہین اور
اُسکی ایک روایت مین ہے کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دونوں لعان کرنیوالوں کو لعان کرنے کا حکم کیا تو ایک
مرد کو حکم فرمایا کہ پانچوین بار کے وقت اُس کے منہ مین ہاتھہ رکہہ دیوے اور فرمایا کہ وہ عذاب کو واجب کرنے والی ہے

الفصل الثانی فی الحاق الولد ودعوی النسب

دوسری فصل

ملانے اولاد اور دعوی نسب کے بیان مین

(۱) **عن** ابی ہریرۃ رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الولد للفراش وللعاہر الحجر اخرجہ الخمسۃ الا ابا داود والعاہر الزانی وقولہ للعاہر الحجر ای یرمی بہ ان کان محصنا وقیل معناہ لہ الخیبۃ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ لڑکا فرش والے کا ہے اور زنا کرنے والے کو پتھر ہے پانچوں
اسکے راوی ہین سوائے ابوداؤد کے اور عاہر زانی کو کہتے ہین اور پتھر سے یعنے اگر زانی بیاہا ہوا ہو تو اسکو سنگسار کیا جاوے
اور بعضوں نے کہا کہ اسکے معنے ہین کہ وہ محروم ہے لڑکے سے۔

(۲) **وعن** عائشۃ ان عتبۃ بن ابی وقاص عہد الی اخیہ سعد ان ابن ولیدۃ زمعۃ منی فاقبضہ الیک فلما کان عام الفتح اخذہ سعد وقال ابن اخی عہد الی فیہ انظر الی شبہہ وقال عبد بن زمعۃ اخی وابن ولیدۃ ابی ولد علی فراشہ فتساوقا الی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقال سعد یا رسول اللہ ابن اخی عہد الی فیہ انظر الی شبہہ وقال عبد اخی وابن ولیدۃ ابی ولد علی فراشہ فنظر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الی شبہہ فرای شبہا بینا بعتبۃ فقال ہو لک یا عبد بن زمعۃ الولد للفراش

الأليتين فقال صلى الله عليه وآله وسلم لولا الأيمان لكان لي ولها شأن قال عكرمة وكان ولدها بعد
ذلك أميرا على مصر وما يدعى لأب أخرجه أبو داود وبهذا اللفظ والليثية عن ابن عمر بمعناه قوله فتلكأت
أي تباطأت وتوقفت عن إتمام اليمين والأصيهب تصغير أصهب وهو الأشقر والأصهب من الإبل ما
يخالط بياضه حمرة والأريصح تصغير أرصح بصاد وحاء مهملتين وهو خفيف لحم الأليتين والأثيبج
تصغير الأثبج وهو الناتئ الثبج وهو ما بين الكتفين وجاء بها مصغرة لأنها صفة لمولود وحمش الساقين
دقيقهما والأورق الأسمر والجعد القصير والجمالي العظيم الخلقة كأنه الجمل في القد ترجمہ ابن عباس سے
روایت ہے کہ ہلال بن امیہ عشا کے وقت اپنی زمین سے آیا تو اس نے اپنی بیوی کے پاس ایک مرد کو پایا اپنی دونوں آنکھوں
سے اس نے دیکھا اور کانوں سے سنا اور انکو نہ دھمکایا یہاں تک کہ صبح کی پھر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور
کہا یا حضرت میں عشا کو اپنے گھر والوں کے پاس آیا تو میں نے انکے نزدیک ایک مرد کو پایا میں نے اپنی دونوں آنکھوں سے دیکھا
او کان سے سنا تو اس کی خبر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بری معلوم ہوئی او آپ پر سخت گذری پھر یہ آیت اتری اور جو لوگ
عیب لگادیں اپنی عورتوں کو اور انکے پاس اپنی جان کے سوائے کوئی گواہ نہ ہو تو ایک ان میں گواہی دے ساتھ اللہ کے چار
بار کہ بیشک وہ سچوں میں سے ہے خدا کے اس قول تک اور پانچویں بار یہ گواہی دے کہ خدا کا غضب اس عورت پر
اگر وہ مرد سچوں میں سے پھر وہ حالت وحی کی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دور ہوئی اور فرمایا تجھکو بشارت ہو اے
ہلال سو البتہ ٹھیرائی ہے اللہ نے واسطے تیرے خلاصی اور راہ تو ہلال نے کہا کہ میں اپنے رب سے اسکا امیدوار تھا پھر حضرت
نے اسکی عورت کو کہلا بھیجا وہ آئی تو حضرت نے پڑھیں یہ آیتیں ان دونوں کو نصیحت کی اور خبر دی کہ دنیا کا عذاب آخرت کے عذاب سے آسان
تر ہے ہلال نے کہا قسم اللہ کی البتہ میں نے اس پر سچ کہا ہے اس کی عورت نے کہا کہ تو جھوٹا ہے تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا کہ انکے درمیان لعان کرو۔ گواہی دی ہلال نے چار بار ساتھ اللہ کے کہ بیشک وہ یعنی میں البتہ سچوں میں سے
ہوں پھر جب پانچویں بار ہوئی تو اس سے کہا گیا کہ اے ہلال اللہ سے ڈرو مقرر دنیا کا عذاب آسان تر ہے آخرت
کے عذاب سے اور یہ بار واجب کرنیوالی ہے تجھپر عذاب کو اس نے کہا قسم اللہ کی خدا مجھکو اسکی تہمت کے بدلے عذاب
نہ کرے گا۔ جیسے مجھکو اس کے سبب کوڑے نہیں مارے پھر اس نے پانچویں بار گواہی دی کہ مقرر اللہ کی لعنت
اس پر اگر وہ جھوٹوں میں سے ہو پھر اس عورت سے کہا گیا کہ تو گواہی دے تو اس نے گواہی دی چار بار ساتھ اللہ کے
کہ بیشک وہ مرد جھوٹوں میں سے ہے پھر جب پانچویں بار ہوئی تو اس سے کہا گیا کہ اللہ سے ڈر مقرر دنیا کا عذاب آسان
تر ہے آخرت کے عذاب سے اور یہ بار واجب کرنیوالی ہے تجھپر عذاب کو...... تو وہ ایک ساعت ٹھیری پھر کہا
قسم اللہ کی میں اپنی قوم کو ہمیشہ کے لیے رسوا نہ کروں گی پھر اس نے پانچویں بار گواہی دی کہ مقرر خدا کا غضب اس عورت
پر اگر وہ مرد سچوں میں سے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انکے درمیان جدائی کرادی اور حکم کیا کہ اس کی اولاد یعنی
جو اس وقت پیدا ہو باپ کی طرف نسبت نہ کی جاوے اور نہ عورت کو عیب لگایا جاوے اور نہ اسکی اولاد کو جو اسکو یا اسکی
اولاد کو عیب لگائے تو اس پر حد قذف واجب ہے اور حکم کیا کہ اس مرد پر نہ عورت کا خرچ واجب ہے اور نہ اس کی اولاد کا
اس سبب سے کہ وہ دونوں جدے جدے ہو جاتے ہیں بغیر طلاق و وفات کے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر وہ
عورت جنے لڑکا سفید سرخ رنگ پتلے چوتڑوں والا پتلی گردن والا پتلی پنڈلیوں والا تو وہ ہلال کا لڑکا ہے اور اگر
وہ لڑکا گندم گون گھنگر والے بال بڑے قد والا موٹی پنڈلیوں والا بڑے چوتڑوں والا ہو تو وہ اس شخص کا ہے جس کے ساتھ

وَأُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ فَقَالَ إِنَّ هٰذِهِ الْأَقْدَامَ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ وَكَانَ زَيْدٌ أَبْيَضَ وَأُسَامَةُ أَسْوَدَ
قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَقَالَ أَبُو صَالِحٍ كَانَ أُسَامَةُ أَسْوَدَ شَدِيدَ السَّوَادِ مِثْلَ الْقَارِ وَكَانَ أَبُوهُ أَبْيَضَ مِنَ الْقُطْنِ الْأَسَارِيرِ
...... تَكَاسِيرُ الْجَبِينِ وَبَرْقُهَا مَا يَعْرِضُ عِنْدَ الْفَرَحِ وَالْاِسْتِبْشَارِ بِالنُّوْرِ الشَّاذِّ مِنَ الْبَشَاشَةِ **ترجمہ**
عائشہ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس اندر آئے اُس حال میں کہ خوش تھے آپکے چہرے کے
شکن چمکتے تھے سو فرمایا کہ کیا تو نے نہیں دیکھا کہ مجزز مدلجی نے ابھی زید بن حارثہ اور اسامہ بن زید کی طرف دیکھا تو اسنے
کہا کہ مقرر یہ قدم بعضے بعضوں سے ہیں یعنے اُن دونون کا آپسمین باپ بیٹے کا رشتہ ہے پانچون اسکے راوی ہین اور زید
سفید رنگ تھے اور اسامہ سیاہ رنگ تھے کہا ابوداؤد نے کہا ابوصالح نے اسامہ نہایت سیاہ رنگ تھے مانند سیاہ روغن کے اور انکے باپ
روئی سے زیادہ سفید رنگ تھے اور اساریر پیشانی کے شکنون کو کہتے ہین۔
(۲) **وَعَنْ** سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ كَانَ عُمَرُ يُلِيطُ أَوْلَادَ الْجَاهِلِيَّةِ بِمَنِ ادَّعَاهُمْ فِي الْإِسْلَامِ فَأَتَى رَجُلَانِ كِلَاهُمَا
يَدَّعِي وَلَدَ امْرَأَةٍ فَدَعَا عُمَرُ قَائِفًا فَنَظَرَ إِلَيْهِمَا فَقَالَ الْقَائِفُ لَقَدِ اشْتَرَكَا فِيهِ فَضَرَبَهُ عُمَرُ بِالدِّرَّةِ فَقَالَ يُدْرِيكَ
ثُمَّ دَعَا الْمَرْأَةَ فَقَالَ أَخْبِرِينِي بِخَبَرِكِ فَقَالَتْ كَانَ هٰذَا يَأْتِينِي أَحَدُ الرَّجُلَيْنِ يَأْتِيهَا وَهِيَ فِي إِبِلٍ لِأَهْلِهَا وَلَا
يُفَارِقُهَا حَتَّى يَظُنَّ وَتَظُنَّ أَنَّهُ قَدِ اسْتَمَرَّ بِهَا الْحَمْلُ ثُمَّ انْصَرَفَ عَنْهَا فَهُرِيقَتْ عَلَيْهِ الدِّمَاءُ ثُمَّ خَلَفَ هٰذَا الْآخَرُ
فَلَا أَدْرِي مِنْ أَيِّهِمَا هُوَ فَكَبَّرَ الْقَائِفُ فَقَالَ عُمَرُ لِلْغُلَامِ وَالِ أَيَّهُمَا شِئْتَ أَخْرَجَهُ مَالِكٌ **ترجمہ** سلیمان بن
یسار سے روایت ہے کہ عمر فاروق ملاتے تھے جاہلیت کی اولاد کو ساتھ اُس شخص کے جو اسلام مین اسکا دعوی کرتا تھا سو
دو مرد آئے کہ ہر ایک عورت کے لڑکے کا دعوی کرتے تھے تو عمر فاروق نے قیافہ شناس کو بلایا اُس نے دونون کی
طرف نظر کی تو اُس نے کہا کہ یہ دونو شریک ہین یعنے لڑکا دونون کا ہے تو عمر نے اسکو دُرے سے مارا اور فرمایا کہ
تجھکو کیونکر معلوم ہوا پھر عورت کو بلایا اور فرمایا کہ اپنے حال سے مجھے خبر دے تو عورت نے کہا کہ یہ یعنی دونون میں سے ایک مرد
مجھسے زنا کرتا رہا اور حالانکہ میں اپنے گھر والون کے اونٹون میں تھی اور وہ مجھسے جدا نہ ہوتا تھا۔ یہانتک کہ گمان کیا اُس
نے اور گمان کیا عورت نے کہ حمل ہوا پھر وہ اُس عورت سے پھرا پھر اُس پر لہو بہائے گئے پھر اسکے بعد اس سے دوسرا زنا کرتا
رہا سو میں نہیں جانتی کہ وہ دونو سے کس کا ہے تو قیافہ شناس نے اکبر کہا تو عمر فاروق نے لڑکے سے کہا کہ تو والی بنا
دونون میں سے جسکو چاہے مالک اُس کے راوی ہین۔
(۳) **وَعَنْ** أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مَنِ ادَّعَى أَبًا فِي الْإِسْلَامِ غَيْرَ أَبِيهِ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ غَيْرُ أَبِيهِ فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ
أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَأَبُو دَاوُدَ **ترجمہ** ابی عثمان نہدی سے روایت ہے کہ میں نے سعد بن ابی وقاص سے سُنا کہتے تھے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو اسلام میں اپنا باپ چھوڑ کر اور کو باپ بنا دے اور حالانکہ وہ جانتا ہو کہ وہ اسکا باپ
نہیں ہے تو اُسپر بہشت حرام ہے شیخین اور ابوداؤد اُس کے راوی ہین **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو بعض شیخ یا
مغل یا اور قومون کے لوگ آپ کو سید بنا لیتے ہین وہ بہشت سے بے نصیب ہین۔ دوزخ کی تیاری کرتے ہین۔
(۴) **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ حِينَ نَزَلَتْ آيَةُ الْمُلَاعَنَةِ أَيُّمَا امْرَأَةٍ
أَدْخَلَتْ عَلَى قَوْمٍ مَنْ لَيْسَ مِنْهُمْ فَلَيْسَتْ مِنَ اللّٰهِ فِي شَيْءٍ وَلَنْ يُدْخِلَهَا اللّٰهُ الْجَنَّةَ وَأَيُّمَا رَجُلٍ جَحَدَ وَلَدَهُ
وَهُوَ يَنْظُرُ إِلَيْهِ احْتَجَبَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَفَضَحَهُ عَلَى رُؤُوسِ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ

وللعاهر الحجر ثم قال لسودة بنت زمعة احتجبي منه لما راى من شبهه بعتبة فما راها حتى لقي الله تعالى
عز وجل وكانت سودة زوجة النبي صلى الله عليه وآله وسلم اخرجه الستة الا الترمذي ترجمہ عائشہؓ سے
روایت ہے کہ عتبہ بن ابی وقاصؓ اپنے بہائی سعد کو وصیت کی کہ زمعہ کی لونڈے کا بیٹا میرا ہے اور میرے نطفے سے سو اسکو
اپنی طرف لے لینا پہر جب فتح مکہ کا سال ہوا تو اسکو سعد نے پکڑ لیا اور کہا کہ یہہ میرے بہائی کا بیٹا ہے اسنے مجھکو اس کی بات
وصیت کی تہی مین اسکو اس کے مشابہ دیکہتا ہون اور عبد بن زمعہ نے کہا کہ یہہ میرا بہائی ہے اور میرے باپ کی لونڈی
کا بیٹا ہے اس کے بستر پر پیدا ہوا تو دونون ایک دوسرے کو ہانکتے ہوئے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گئے تو سعد
نے کہا کہ یا رسول اللہ یہہ میرے بہائی کا بیٹا ہے اسنے مجھکو اسکی وصیت کی تہی مین اسکی مشابہت کو اس مین دیکہتا ہون
اور کہا عبد نے کہ یہہ بہائی میرا ہے اور میرے باپ کی لونڈی کا بیٹا ہے اس کے بچھونے پر پیدا ہوا تو حضرت صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم نے اس کی مشابہت کی طرف نظر کی سو عتبہ کے ساتہہ اسکی مشابہت ظاہر دیکہی سو فرمایا کہ وہ تیرے واسطے ہی ہے اے
عبد بیٹے زمعہ کے کہ لڑکا فرش والے کا ہے اور زنا کرنے والے کو پتہر یعنے لڑکے کا مالک وہی ہے جسکے نیچے اس لڑکے
کی مان ہے خواہ نکاح سے ہو یا ملکیت سے اور اگر حرام کار دعوی کرے کہ لڑکا میرا ہے تو وہ مالک نہین پہر سودہ سے فرمایا
اس سے پردہ کیا کر اسلیے کہ اس کی مشابہت عتبہ سے دیکہی جو .... حرام کار تہا پہر سودہ نے اسکو نہ دیکہا یہانتک کہ خدا
تعالی سے ملین یعنے فوت ہوئین اور سودہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بی بی تہین چہیون اسکے راوی ہین سوائے ترمذی کے

(۳) وعن ابي هريرة قال اتى رجل النبي صلى الله عليه وآله وسلم فقال يا رسول الله ولد لي غلام اسود
وهو يعرض بنفيه فلم يرخص له في الانتفاء منه فقال هل لك من ابل قال نعم فقال ما الوانها قال حمر
قال هل فيها من اورق قال نعم قال على انى ذلك لك قال لعله نزعه عرق فقال صلى الله عليه وآله وسلم لعل
ابنك نزعه عرق اخرجه الخمسة ترجمہ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک مرد حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا
اور کہا کہ یا رسول اللہ میرے یہان کالا لڑکا پیدا ہوا ہے اور وہ اشارہ کرتا تہا کہ یہہ لڑکا میرا نہین سو نہ رخصت دی اسکو
حضرت صلی ... نے اس سے انکار کرنے کی پہر فرمایا کیا تیرے پاس اونٹ ہین اسنے کہا کہ ہان فرمایا انکا
کیا رنگ ہے اسنے کہا سرخ ... فرمایا ان مین کوئی سفید رنگ مائل بسیاہی بہی ہے اسنے کہا ہان فرمایا یہ تجھکو کہان سے
آیا اسنے کہا شاید اسکو رگ نے کہینچا۔ تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا شاید تیرے بیٹے کو بہی رگ نے کہینچا ہو
پانچون اسکے راوی ہین۔

(۴) وعن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده قال قام رجل فقال يا رسول الله ان فلانا ابني عاهرت
بامه في الجاهلية فقال صلى الله عليه وآله وسلم لا دعوة في الاسلام ذهب امر الجاهلية الولد للفراش و
للعاهر الحجر اخرجه ابو داود ترجمہ عمرو بن شعیب سے روایت ہے اس نے روایت کی اپنے باپ سے اس نے اپنے دادا
سے کہا کہ ایک مرد اٹہا سو اسنے کہا یا رسول اللہ فلانا میرا بیٹا ہے کہ مینے کفر کے وقت اسکی مان سے زنا کیا تہا تو رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہین ہے دعوی اولاد حرام کا اسلام مین جاتا رہا حکم جاہلیت کا کہ لڑکا فرش والے
کا ہے اور حرام کرنے والے کو پتہر ہے ابو داؤد اسکے راوی ہین۔

القیافة
قیافہ شناس کا بیان

(۱) عن عائشة قالت دخل علي رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم مسرورا
تبرق اسارير وجهه فقال الم تري ان مجززا المدلجي نظر آنفا الى زيد بن حارثة

جماع اور زنا کیا ہوتا اور مالک وغیرہ وہ تو اسکا دعوی کرے سو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم فرمایا کہ لڑکا مالک ہے اسواسطے کہ وہ لونڈی اسکے بیچے اور اس کے مال میں ہے مانند آزاد عورت کے اور زناکار سے اسکا نفی کر دی کہ اسکا نہیں ہے پہر اگر وہ حرام کار مالک کی زندگی مین دعوی کرے اور مالک نے اپنی زندگی مین نہ اسکا دعوی کیا اور نہ انکار کیا ہو اس کے وارثون نے اسکے مرنے کے بعد اسکا دعوی کیا اور اسکو اپنے ساتھہ ملانا چاہا تو وہ اُس کے ساتھ ملجاتا ہے یعنی وہ مالک کا بیٹا ہو گیا جسکی ملک وہ لونڈی تہی لیکن وہ اپنے باپ کا وارث نہین ہوتا اور نہ وہ شریک ہوتا ہے اپنے بہائیون کا جنہون نے اسکو اپنے ساتھ ملانا چاہا اس چیز مین جو انہون نے اپنے باپ کی میراث سے بانٹ لی ملانے سے پہلے اور اگر کچھ میراث پاوے جو تقسیم نہین ہوئی یہانتک کہ اسکا نسب طلب لحاق سے ثابت ہو چکا ہو تو وہ اس مین انکا شریک ہوگا برابر اُسکے جو مساوی ہو اسکو نسب مین سے اُن مین سے اور اگر اسکے بہائیون سے کوئی مرجاوے اور پیچھے نہ چہوڑے جو اسکو میراث سے محروم کرے تو اسکا وارث ہوگا اور اگر لونڈی کا مالک حمل سے انکار کرے اور اسکا دعوی نہ کرے تو وہ اس کے ساتھ لاحق نہین ہوتا اور اسکے وارثون کو جائز نہین کہ مالک کے مرنے کے بعد اسکو اپنے ساتھہ ملاوین۔

(٦) **وعن** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا مساعاة فی الاسلام من ساعی فی الجاھلیة فقد لحق بعصبته ومن ادعی ولدا من غیر رشدة فلا یرث ولا یورث اخرجه ابو داؤد۔ المساعاة الزنا بالاماء والرشدة النکاح ضد الزنیة **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہین جائز ہے مساعات اسلام مین اور جو زنا کرے کفر کے وقت مین البتہ وہ ملگیا اسکے عصبے وارثون مین اور جو دعوی کرے کسی لڑکے کا بغیر نکاح کے تو وہ نہ وارث ہوتا ہے اور نہ وارث کیا جاتا ہے ابوداؤد اسکے راوی ہین۔ مساعات کے معنے ہین زنا کرنا لونڈیون سے اور رشدہ صحیح نکاح کو کہتے ہین جو ضد ہے زنا کی۔

ف اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ لڑکا فراش والے کا ہے اور حرام کار کو پتھر۔

(٧) **وعن** زید بن ارقم قال جاء رجل من الیمن الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقال ان ثلثة نفر اتوا علیا یختصمون الیه فی ولد قد وقعوا علی امراة فی طهر واحد فقال لاثنین منهم طیبا بالولد لهذا فغلبا ثم قال لاثنین منهم طیبا بالولد لهذا فغلبا فقال انتم شرکاء متشاکسون انی مقرع بینکم فمن قرع فله الولد وعلیه لصاحبیه ثلثا الدیة فاقرع بینهم فجعله لمن قرع فضحک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حتی بدت اضراسه او نواجذه۔ اخرجه ابو داؤد والنسائی التشاکس الاختلاف والافتراق **ترجمہ** زید بن ارقم سے روایت ہے کہا کہ یمن کا ایک مرد حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا تو اُسنے کہا کہ تین آدمی علی کے پاس آئے جہگڑا فیصلہ کروانے کو ایک لڑکے مین کہ اون سب نے ایک عورت سے زنا کیا تہا ایک طہر مین تو علی نے اُن سے دو کو فرمایا کہ تم دونو اس تیسرے کے واسطے لڑکے کے ساتھہ خوش ہو جاؤ یعنے خوشی سے اسکو دیدو سو وہ دونو غالب ہوئے پہر ان مین سے دو کو فرمایا کہ وہ دونو خوشی سے اسکو لڑکا دیدو وہ دونو بہی غالب ہوئے یعنے یہ بات قبول نہ کی تو فرمایا تم شریک ہو جہگڑا کرنیوالے مین تمہارے درمیان قرعہ ڈالتا ہون پہر جسکے نام قرعہ نکلے لڑکا اسکا ہوگا اور اسپر دونو تہائی دیت اُس کے دونو ساتھیون کیواسطے واجب ہوگی پہر انکے درمیان قرعہ ڈالا سو جسکے نام قرعہ نکلا اسکے لیے لڑکا ٹہیرایا تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہنسنے لگے یہانتک کہ آپکے اگلے دانت ظاہر ہوئے ابوداؤد و نسائی اسکے راوی ہین۔ تشاکس اختلاف اور افتراق کو کہتے ہین۔

(٨) **وعن** ابی ہریرة رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من تولی قوما بغیر اذن موالیه

والنسائی ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ جب لعان کی آیت اتری تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ جو عورت
داخل کرے اپنی قوم مین جو نہین ہے اُن مین سے تو نہین وہ اللہ سے کسی چیز مین یعنی اسکے دین اور رحمت مین اور خدا اسکو
بہشت مین ہرگز داخل نکریگا اور جو مرد اپنے لڑکے سے انکار کرے حالانکہ وہ جانتا ہو کہ یہہ لڑکا میرا ہے تو اللہ تعالی قیامت
کے دن اُس سے پردہ کرلیگا یعنے اسکو دیدار نہین ہوگا اور اسکو رسوا کریگا سب اگلے پچھلون کے سامنے ابو داؤد اور نسائی
اسکے راوی ہین ف غیر قوم کا لڑکا اپنی قوم مین داخل کرنے کا یہہ مطلب ہے کہ عورت غیر قوم کے مرد سے زنا کروالے پہر
اسکے لڑکا پیدا ہو اور کہے کہ یہہ میرے خاوند کا ہے۔

(۵) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ أَنَّ كُلَّ مُسْتَلْحَقٍ اُسْتُلْحِقَ بَعْدَ أَبِيْهِ الَّذِيْ يُدْعٰى لَهٗ ادَّعَاهُ وَرَثَتُهٗ وَقَضٰى أَنَّ كُلَّ مَنْ كَانَ مِنْ أَمَةٍ يَمْلِكُهَا يَوْمَ أَصَابَهَا فَقَدْ لَحِقَ بِمَنِ اسْتَلْحَقَهٗ وَلَيْسَ لَهٗ مِمَّا قُسِمَ قَبْلَهٗ مِنَ الْمِيْرَاثِ شَيْءٌ وَمَا أَدْرَكَ مِنْ مِيْرَاثٍ لَمْ يُقْسَمْ فَلَهٗ نَصِيْبُهٗ وَلَا يَلْحَقُ إِذَا كَانَ أَبُوْهُ الَّذِيْ يُدْعٰى لَهٗ أَنْكَرَهٗ وَإِنْ كَانَ مِنْ أَمَةٍ لَمْ يَمْلِكْهَا أَوْ مِنْ حُرَّةٍ عَاهَرَ بِهَا فَإِنَّهٗ لَا يَلْحَقُ بِهٖ وَلَا يَرِثُهٗ وَإِنْ كَانَ الَّذِيْ يُدْعٰى لَهٗ هُوَ ادَّعَاهُ فَهُوَ وَلَدُ زِنْيَةٍ مِنْ حُرَّةٍ كَانَ أَوْ أَمَةٍ أَخْرَجَهٗ أَبُوْ دَاوُدَ وَقَالَ الْخَطَّابِيُّ هٰذِهِ أَحْكَامٌ وَقَعَتْ فِيْ أَوَّلِ زَمَانِ الشَّرِيْعَةِ وَفِيْ ظَاهِرِ لَفْظِ الْحَدِيْثِ تَعَقُّدٌ وَإِشْكَالٌ وَتَحْرِيْرُهٗ وَبَيَانُهٗ أَنَّ أَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ كَانَ لَهُمْ إِمَاءٌ يُبْغِيْنَ أَيْ يَزْنِيْنَ وَيُلِمُّ بِهِنَّ سَادَتُهُنَّ وَلَا يَجْتَنِبُوْهُنَّ فَإِذَا أَتَتْ وَاحِدَةٌ مِنْهُنَّ بِوَلَدٍ وَقَدْ وَطِئَهَا السَّيِّدُ وَغَيْرُهٗ بِالزِّنَا فَادَّعَاهُ فَحَكَمَ بِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ لِسَيِّدِهَا لِأَنَّهَا فِرَاشٌ كَالْحُرَّةِ وَنَفَاهُ عَنِ الزَّانِيْ فَإِنْ دُعِيَ لِلزَّانِيْ مُدَّةَ حَيٰوةِ السَّيِّدِ وَلَمْ يَدَّعِهِ السَّيِّدُ فِيْ حَيَاتِهٖ وَلَمْ يُنْكِرْهُ ثُمَّ ادَّعَاهُ وَرَثَتُهٗ مِنْ بَعْدِهٖ وَاسْتَلْحَقُوْهُ لَحِقَ بِهٖ وَلَا يَرِثُ آبَاءَهٗ وَلَا يُشَارِكُ إِخْوَتَهُ الَّذِيْنَ اسْتَلْحَقُوْهُ فِيْمَا اقْتَسَمُوْهُ مِنْ مِيْرَاثِ أَبِيْهِمْ قَبْلَ الْاِسْتِلْحَاقِ وَإِنْ أَدْرَكَ مِيْرَاثًا لَمْ يُقْسَمْ حَتّٰى ثَبَتَ نَسَبُهٗ بِالْاِسْتِلْحَاقِ شَرِكَهُمْ فِيْهِ أُسْوَةَ مَنْ يُسَاوِيْهِ فِي النَّسَبِ مِنْهُمْ وَإِنْ مَاتَ مِنْ إِخْوَتِهٖ أَحَدٌ وَلَمْ يُخَلِّفْ مَنْ يَحْجُبُهٗ مِنَ الْمِيْرَاثِ وَرِثَهٗ وَإِنْ أَنْكَرَ سَيِّدُ الْأَمَةِ الْحَمْلَ وَلَمْ يَدَّعُوْهُ فَإِنَّهٗ لَا يَلْحَقُ بِهٖ وَلَيْسَ لِوَرَثَتِهِ اسْتِلْحَاقُهٗ بَعْدَ مَوْتِهٖ

ترجمہ عمرو بن شعیب سے روایت ہے اُس نے روایت کی اپنے باپ سے اُس نے اپنے دادا سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم نے حکم کیا کہ ہر لڑکا کہ طلب کیا گیا ملنا اسکا وارثون مین بعد مرنے اپنے باپ دعائی جسکا بلایا جاتا ہے کہ وارثون
نے اسکے الحاق کا دعوی کیا ہو یعنی اسکو اپنے ساتھہ ملانا چاہا سو حضرت نے حکم کیا کہ جو لڑکا لونڈی سے ہو کہ جماع
کے دن اسکا مالک تہا تو ملگیا اُس سے جسنے اُس کو اپنے ساتھہ ملانا چاہا اور جو میراث اُس سے پہلے تقسیم ہو چکی ہو
اسمین سے اسکو کچہہ چیز نہین ملیگی اور جو میراث کہ تقسیم نہین ہوئی اُس سے اسکو حصہ ملیگا اور نہین ملایا جاویگا وارثون
مین جبکہ اُس کے باپ جسکا وہ بلایا جاتا ہے اُس سے انکار کر دیا ہو اگر وہ ہو لونڈی سے جسکا وہ مالک نہین یا آزاد عورت سے
جس سے اُس نے زنا کیا ہو تو وہ اُسکے ساتھہ نہین ملایا جاویگا۔ اور نہ وارث ہوگا اگرچہ اسکے باپ نے جسکا وہ بلایا جاتا ہے خود
اُسکا دعوی کیا ہو سو وہ ولد الحرام ہے آزاد عورت سے ہو یا لونڈی سے ابو داؤد اُس کے راوی ہین کہا خطابی نے کہ یہہ احکام
اسلام کے اول زمانے مین واقع ہوئے تہے اور حدیث کے ظاہر لفظ مین گرہ اور اشکال ہے اور تحریر اور اسکا بیان یون ہے
کہ کفر کے زمانے مین لوگون کے پاس لونڈیان تہین جو حرام کاری کیا کرتی تہین اور انکے مالک خود بہی اُن سے جماع
کیا کرتے تہے اور اُن سے پرہیز نہین کرتے تہے پہر جب ان مین سے کوئی بچہ جنتی اور حالانکہ مالک وغیرہ نے اس

اسکا مالک نہین ہوتا۔

کِتَابُ اللَّهْوِ وَاللَّعِبِ

کتاب ہے،
کھیل کود کے بیان مین۔

(۱) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضقَالَ رَاٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ رَجُلًا یَتْبَعُ حَمَامَةً یَلْعَبُ بِهَا فَقَالَ شَیْطَانٌ یَتْبَعُ شَیْطَانَةً اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ایک مرد کو دیکھا کہ کبوتر کے پیچھے چلتا ہے اُسکے ساتھ کھیلتا ہے تو فرمایا یہ شیطان ہے شیطانی کے پیچھے چلتا ہے ابوداؤد اس کے راوی ہین **ف** معلوم ہوا کہ کبوتربازی شیطانی کام ہے۔

(۲) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَنِ التَّحْرِیْشِ بَیْنَ الْبَهَائِمِ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ اَلتَّحْرِیْشُ بَیْنَ الْبَهَائِمِ اِغْرَاءُ بَعْضِهَا بِبَعْضٍ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے منع فرمایا ہے جانورون کے بھڑکانے سے ابوداؤد اور ترمذی اس کے راوی ہین اور تحریش جانورون کے درمیان بھڑکانا بعضون کا بعضون پر یعنے تاکہ آپس مین لڑین۔

(۳) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا تَتَّخِذُوْا شَیْئًا فِیْهِ الرُّوْحُ غَرَضًا اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ اَلْغَرَضُ الَّذِیْ یُقْصَدُ رَمْیُهٗ بِالسِّهَامِ مِنْ قِرْطَاسٍ وَغَیْرِهٖ ترجمہ اور انہین سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ نہ ٹھیراؤ جاندار چیز کو نشانہ مسلم ترمذی نسائی اسکے راوی ہین۔ غرض وہ چیز ہے کہ کاغذ وغیرہ کو نشانہ ٹھیراکر تیر مارے جاوین **ف** معلوم کہ یہہ جو بعضے لوگ زندہ جانور کو نشانہ بناکر تیر وغیرہ مارتے ہین نہایت حرام ہے کمال بے رحمی ہے ہان البتہ شکار پر نشانہ لگانا درست ہے۔

(۴) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَلٰی نَاسٍ یَرْمُوْنَ کَبْشًا بِالنَّبْلِ فَکَرِهَ ذٰلِكَ وَقَالَ لَا تُمَثِّلُوْا بِالْبَهَائِمِ اَخْرَجَهُ النَّسَائِیُّ۔ اَلتَّمْثِیْلُ بِالْحَیَوَانِ هُوَ التَّشْوِیْهُ کَالْجَدْعِ وَنَحْوِهٖ ترجمہ عبداللہ بن جعفر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم چند لوگون پر گذرے کہ دنبے کو باندھ کر تیر مارتے تھے تو حضرت نے اسکو برا جانا اور فرمایا کہ مثلہ کرو جانورون کو نسائی اُسکے راوی ہین۔ جانورون کو مثلہ کرنا یہ ہے کہ اُس کی ناک وغیرہ کاٹی جاوے۔

(۵) وَعَنِ الشَّرِیْدِ بْنِ سُوَیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَ عُصْفُوْرًا عَبَثًا عَجَّ اِلَیْهِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ یَقُوْلُ یَا رَبِّ اِنَّ فُلَانًا قَتَلَنِیْ عَبَثًا وَلَمْ یَقْتُلْنِیْ لِمَنْفَعَةٍ اَخْرَجَهُ النَّسَائِیُّ اَلْعَبَثُ اَللَّعِبُ ترجمہ شرید بن سوید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ جو چڑیا کو عبث قتل کرے تو وہ قیامت کے دن خدا کے پاس اسکی فریاد کرے گی کہے گی اے میرے رب فلانے نے مجھکو عبث قتل کیا اسنے مجھ کو کسی فائدے کے واسطے قتل نہین کیا نسائی اسکو راوی ہین۔ عبث کھیل کو کہتے ہین۔

(۶) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنْ یُقْتَلَ شَیْءٌ مِنَ الدَّوَابِّ صَبْرًا اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ صَبْرُ الْحَیَوَانِ عَلَی الْقَتْلِ اِذَا نُصِبَ لِیُقْتَلَهٗ وَحَبَسَهٗ عَلَی الْقَتْلِ ترجمہ جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

فعليه لعنة الله والملائكة لا يقبل الله منه صرفا ولا عدلا اخرجه مسلم وابو داود والعدل الفريضة او الفدية والصرف التنفل او التوبة ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو کسی قوم کو اپنا مالک ٹھہرائے بغیر اذن اپنے مالکوں کے تو اسپر اللہ کی اور فرشتوں کی لعنت ہے نہ اس سے نفل عبادت قبول ہوگی نہ فرض مسلم اسکے راوی ہیں عدل فرض یا فدیہ ہے اور صرف نفل یا توبہ۔

(۹) وعن عبد الحميد بن جعفر قال اخبرني ابي عن جدي رافع انه اسلم وابت امرأته ان تسلم وقالت ابنتي وهي فطيم وقال رافع ابنتي فقال لها صلى الله عليه وآله وسلم واقعدي ناحية واقعد الصبية بينهما ثم قال ادعواها فمالت الصبية الى امها فقال صلى الله عليه وسلم اللهم اهدها فمالت الى ابيها فاخذها اخرجه ابو داود والنسائي وعنده ابن بدل البنت ترجمہ عبد الحمید بن جعفر سے روایت ہے کہا خبر دی مجھکو میرے باپ نے اپنے دادا رافع سے کہ وہ مسلمان ہوا اور اسکی عورت نے مسلمان ہونے سے انکار کیا اور کہا اسنے کہ بیٹی میری ہے اور حالانکہ وہ دودھ چھٹنے والی تھی اور کہا رافع نے بیٹی میری ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عورت سے فرمایا کہ الگ ہو بیٹھ اور لڑکی کو دونوں کے درمیان بٹھلایا پھر فرمایا کہ دونوں اسکو بلاؤ تو لڑکی اپنی ماں کی طرف جھکی تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا الٰہی اسکو ہدایت کر پھر وہ اپنے باپ کی طرف جھکی تو اس نے اسکو لے لیا ابو داود و نسائی اسکے راوی ہیں اور اسکے نزدیک ابن ہے بدلے بنت کے۔

كتاب اللقط

کتاب
گری پڑے لڑکے بیان میں

(۱) عن سنين ابي جميلة انه وجد منبوذا في عهد عمر فجاء به عمر قال فلما رآني قال عسى الغوير ابؤسا ما حملك على اخذ هذه النسمة قلت وجدتها ضائعة فاخذتها [illegible] فقال عريفي يا امير المؤمنين انه رجل صالح فقال عمر اكذلك قال نعم فقال اذهب به فهو حر ولنا ولاؤه وعلينا نفقته اخرجه مالك زاد رزين وولاؤه للمسلمين يرثونه ويعقلون عنه اخرجه البخاري في ترجمة باب المنبوذ الطفل الذي تلقيه امه عند الولادة في الارض لا يعرف ابواه ومعنى قوله عسى الغوير ابؤسا ان عسى باطن امرك رديا لانه اتهمه ان يكون صاحبه ترجمہ سنین ابی جمیلہ سے روایت ہے کہ اس نے عمر فاروق کے زمانے میں ایک لڑکا گرا ہوا پایا پھر وہ عمر کے پاس آیا کہا جب عمر نے مجھکو دیکھا تو فرمایا شاید تیری نیت بگڑی ہے تو نے کیوں اس جان کو پکڑا میں نے کہا کہ میں نے اسکو ضائع ہوتے پایا تو میں نے پکڑ لیا اور گویا کہ عمر نے مجھکو تہمت کی کہ شاید تو اسکو غلام بنایا چاہتا ہے تو ہمارے چودہری نے کہا کہ اے سردار مسلمانوں کے مقرر یہ نیک مرد ہے عمر نے کہا کیا اسیطرح ہے اسنے کہا ہاں فرمایا سو لیجا اسکو کہ یہ آزاد ہے اور اسکا خرچ ہمارے ذمہ ہے مالک اسکے راوی ہیں اور زیادہ کیا ہے رزین نے اتنا کہ اسکی وراثت کا حق مسلمانوں کے واسطے ہے وہ اسکے وارث ہونگے اور اسکی طرف سے دیت دینگے روایت کی ہے یہ حدیث بخاری نے ترجمہ باب میں منبوذ وہ لڑکا ہے کہ اسکی ماں اسکو جننے کی وقت زمین پر ڈالے اسکے ماں باپ معلوم نہوں اور عسی الغویر ابوسا کے معنے ہیں کہ شاید باطن میں تیری نیت خراب ہے اسواسطے کہ عمر نے اسکو تہمت دی کہ ہو سا نہی اسکا۔ ف معلوم ہوا کہ جو گرا ہوا لڑکا پاوے تو وہ

اسکا مالک نہین ہوتا۔

کتاب اللھو واللعب

کتاب ہے

کھیل کود کے بیان مین۔

(۱) عن ابی ہریرۃ قال رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رجلاً یتبع حمامۃ یلعب بہا فقال شیطان یتبع شیطانۃ اخرجہ ابوداؤد ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مرد کو دیکھا کہ کبوتر کے پیچھے چلتا ہے اسکے ساتھ کھیلتا ہے تو فرمایا یہ شیطان ہے شیطان کے پیچھے چلتا ہے ابوداؤد اس کے راوی ہین ف معلوم ہوا کہ کبوتر بازی شیطانی کام ہے۔

(۲) وعن ابن عباس قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عن التحریش بین البہائم اخرجہ ابوداؤد والترمذی التحریش بین البہائم اغراء بعضہا ببعض ترجمہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا ہے جانورون کے بھڑکانے سے ابوداؤد اور ترمذی اس کے راوی ہین اور تحریش جانورون کے درمیان بھڑکانا بعضون کا ہے بعضون سے یعنے تاکہ آپس مین لڑین۔

(۳) وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لا تتخذوا شیئاً فیہ الروح غرضاً اخرجہ مسلم والترمذی والنسائی الغرض الذی یقصد رمیہ بالسہام من قرطاس وغیرہ ترجمہ اورانہین سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہ ٹھیراو جاندار چیز کو نشانہ مسلم ترمذی نسائی اسکے راوی ہین۔ غرض وہ چیز ہے کہ کاغذ وغیرہ کو نشانہ ٹھیراکر تیر مارے جاوین ف معلوم کہ یہ جو بعضے لوگ زندہ جانور کو نشانہ بناکر تیر وغیرہ مارتے ہین نہایت حرام ہے کمال بے رحمی ہے ہان البتہ شکار پر نشانہ لگانا درست ہے۔

(۴) وعن عبد اللہ بن جعفر قال مر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی ناس یرمون کبشاً بالنبل فکرہ ذلک وقال لا تمثلوا بالبہائم اخرجہ النسائی۔ التمثیل بالحیوان ہو التشویہ کالجدع ونحوہ ترجمہ عبداللہ بن جعفر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چند لوگون پر گذرے کہ دنبے کو باندھ کر تیر مارتے تھے تو حضرت نے اسکو برا جانا اور فرمایا کہ نہ مثلہ کرو جانورون کو نسائی اسکے راوی ہین۔ جانورون کو مثلہ کرنا یہ ہے کہ اس کی ناک وغیرہ کاٹی جاوے۔

(۵) وعن الشرید بن سوید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من قتل عصفوراً عبثاً عج الیہ یوم القیمۃ یقول یا رب ان فلاناً قتلنی عبثاً ولم یقتلنی لمنفعۃ اخرجہ النسائی العبث اللعب ترجمہ شرید بن سوید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو چڑیا کو عبث قتل کرے تو وہ قیامت کے دن خدا کے پاس اسکی فریاد کریگی کہیگی اے میرے رب فلانے نے مجھکو عبث قتل کیا اسنے مجھ کو کسی فائدے کے واسطے قتل نہین کیا نسائی اسکے راوی ہین عبث کھیل کو کہتے ہین۔

(۶) وعن جابر قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان یقتل شیء من الدواب صبراً اخرجہ مسلم صبر الحیوان علی القتل اذا نصبہ لیقتلہ وحبسہ علی القتل ترجمہ جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰئِكَةِ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاؤُدَ اَلْعَدْلُ اَلْفَرِيْضَةُ اَوِالْفِدْيَةُ وَالصَّرْفُ النَّافِلَةُ اَوِالتَّوْبَةُ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو کسی قوم کو اپنا مالک ٹھیرا لے بغیر اذن اپنے مالکون کے تو اسپر اللہ کی اور فرشتون کی لعنت ہے نہ اُس سے نفل عبادت قبول ہوگی نہ فرض مسلم اسکے راوی ہین عدل فرض یا فدیہ ہے اور صرف نفل یا توبہ۔

(۹) وَعَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنْ جَدِّيْ رَافِعٍ اَنَّهُ اَسْلَمَ وَاَبَتِ امْرَاَتُهُ اَنْ تُسْلِمَ وَقَالَتْ بِنْتِيْ وَهِيَ فَطِيْمٌ وَقَالَ رَافِعٌ اِبْنَتِيْ فَقَالَ لَهَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَاقْعُدِيْ فِيْ نَاحِيَةٍ وَاقْعُدِ الصَّبِيَّةَ بَيْنَهُمَا ثُمَّ قَالَ ادْعُوَاهَا فَمَالَتِ الصَّبِيَّةُ اِلٰى اُمِّهَا فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اهْدِهَا فَمَالَتْ اِلٰى اَبِيْهَا فَاَخَذَهَا اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَعِنْدَهُ اِبْنٌ بَدَلُ الْبِنْتِ ترجمہ عبدالحمید بن جعفر سے روایت ہے کہا خبر دی مجھکو میرے باپ نے اپنے دادا رافع سے کہ وہ مسلمان ہوا اور اسکی عورت نے مسلمان ہونے سے انکار کیا اور کہا اسنے بیٹی میری ہے اور حالانکہ وہ دودھ چھٹنے والی تھی اور کہا رافع نے بیٹی میری ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عورت سے فرمایا کہ الگ بیٹھ اور لڑکی کو دونون کے درمیان بٹھلایا پھر فرمایا کہ دونون اسکو بلاؤ تو لڑکی اپنی مان کی طرف جھکی تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا الٰہی اسکو ہدایت کر پھر وہ اپنے باپ کی طرف جھکی تو اُس نے اُسکو لے لیا ابوداؤد و نسائی اُس کے راوی ہین اور اُسکے نزدیک ابن ہے بدلے بنت کے۔

کتاب اللقط

کتاب ہے
گری پڑے لڑکے بیان مین

(۱) عَنْ سُنَيْنٍ اَبِيْ جَمِيْلَةَ اَنَّهُ وَجَدَ مَنْبُوْذًا فِيْ عَهْدِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ فَجِئْتُ بِهٖ اِلٰى عُمَرَ فَقَالَ عَسَى الْغُوَيْرُ اَبْؤُسًا فَقَالَ مَا حَمَلَكَ عَلٰى اَخْذِ هٰذِهِ النَّسَمَةِ قُلْتُ وَجَدْتُهَا ضَائِعَةً فَاَخَذْتُهَا فَكَاَنَّهُ اتَّهَمَنِيْ فَقَالَ عَرِيْفِيْ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنَّهُ رَجُلٌ صَالِحٌ فَقَالَ عُمَرُ اَكَذٰلِكَ قَالَ نَعَمْ فَقَالَ اذْهَبْ بِهٖ فَهُوَ حُرٌّ وَعَلَيْنَا نَفَقَتُهُ اَخْرَجَهُ مَالِكٌ وَزَادَ رَزِيْنٌ وَوَلَاؤُهُ لَكَ اَلَّذِيْنَ يَرِثُوْنَهُ وَيَعْقِلُوْنَ عَنْهُ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِيْ تَرْجَمَةِ بَابِ الْمَنْبُوْذِ الطِّفْلُ الَّذِيْ تُلْقِيْهِ اُمُّهُ عِنْدَ وِلَادَتِهٖ فِي الْاَرْضِ لَا يُعْرَفُ اَبَوَاهُ وَمَعْنٰى قَوْلِهٖ عَسَى الْغُوَيْرُ اَبْؤُسًا اَنْ يَكُوْنَ بَاطِنُ اَمْرِكَ رَدِيًّا لِاَنَّهُ اتَّهَمَهُ اَنْ يَكُوْنَ صَاحِبَ ترجمہ سنین ابی جمیلہ سے روایت ہے کہ اُس نے عمر فاروق کے زمانے مین ایک لڑکا گرا ہوا پایا وہ کہتے ہین پس آیا مین لیکر اُسکو تب عمر نے مجھکو دیکھا تو فرمایا شاید تیری نیت بگڑی ہے تو نے کیون اس جان کو پکڑا مینے کہا کہ مینے اسکو ضائع ہوتے پایا تو پکڑ لیا اور گویا کہ عمر نے مجھکو تہمت دی کہ شاید تو اُسکو غلام بنایا چاہتا ہے تو ہمارے چودھری نے کہا کہ اے سردار مسلمانون کے مقرر یہ نیک مرد ہے عمر نے کہا کیا اسیطرح ہے اُسنے کہا ہان فرمایا سو اسکو لیجا کہ یہ آزاد ہوا اور اسکا خرچ ہمارے ذمہ ہے مالک اسکے راوی ہین اور زیادہ کیا ہے رزین نے اتنا کہ اُس کی وراثت کا حق مسلمانون کے واسطے ہے وہی اسکے وارث ہونگے اور اسکی طرف سے دیت دینگے روایت کی ہے یہ حدیث بخاری نے ترجمہ باب مین منبوذ وہ لڑکا ہے کہ اسکی مان اُسکو جننے کے وقت زمین پر ڈالدے اسکے مان باپ معلوم نہون اور عسی الغویر ابوسا کے معنے ہین کہ شاید باطن مین تیری نیت خراب ہے اسواسطے کہ عمر نے اس کو تہمت دی کہ ہو سالہی اُسکا۔ ف معلوم ہوا کہ جو گرا ہوا لڑکا پاوے تھا وے وہ

سامنے عید کے دن کھیلنے لگے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھکو بلایا سو مین انپر جھانکتی تھی حضرت کے کندھے کے اوپر سے یہانتک کہ مین ہی نے پہلے پھر لی تھی۔

(۴) وعن انس قال لما قدم رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم المدینۃ لعبت الحبشۃ لقدومہ فرحا بذلک اخرجہ ابوداود ترجمہ انس سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینے مین تشریف لائے تو حبشی لوگ آپکے آنے کی خوشی مین برچھیون سے کھیلتے تھے ابوداود اس کے راوی ہین **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ایسی کھیل کھیلنا اور اسکا دیکھنا جائز ہے اس واسطے کہ یہ جہاد کا وسیلہ ہے جیسے پھری گھوڑے کی کسرت ہے۔

کتاب اللعن والسب

کتاب ہے

لعن اور گالی دینے کے بیان مین

(۱) عن ابن مسعود قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم لیس المؤمن بطعان ولا لعان ولا فاحش ولا بذی اخرجہ الترمذی الطعان الذی یطعن فی اعراض الناس ویقع فیہا ومنہ الطعن فی النسب وھو القدح فیہ والبذاء الفحش فی القول ترجمہ ابن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہین ہے کامل مومن طعن کرنیوالا اور نہ لعنت کرنیوالا اور نہ فحش بکنے والا اور نہ زبان درازی کرنیوالا ترمذی اسکے راوی ہین طعان وہ ہے جو لوگون کی آبرو مین طعن کرے اور اس مین عیب دہرے اور اسی قسم سے ہے طعن کرنا نسب مین اور وہ اس مین اعتراض کرنا ہے اور بذا فحش بکنے کو کہتے ہین۔

(۲) وعن ابی الدرداء قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم لا یکون اللعانون شفعاء یوم القیامۃ ولا شھداء اخرجہ مسلم وابوداود ترجمہ ابودرداء سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بہت لعنت کرنیوالے قیامت کے دن نہ سفارش کرنیوالون مین ہونگے نہ گواہ مسلم اور ابوداود اسکے راوی ہین۔ **ف** مسلمان پر لعنت کرنا نامے کہ کسی طرح درست نہین سو جن لوگون کی عادت پڑ گئی ہے لعنت کرنے کی انکی گواہی اور سفارش قیامت مین معتبر نہ ہوگی۔

(۳) وعن سمرۃ بن جندب قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لا تلاعنوا بلعنۃ اللّٰہ ولا بغضب اللّٰہ ولا بالنار اخرجہ ابوداود والترمذی ترجمہ سمرہ بن جندب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہ بددعا کرو آپسمین ساتھ لعنت خدا کے اور نہ بددعا کرو ساتھ غضب اللہ کے اور نہ ساتھ آگ کے ابوداود اور ترمذی اسکے راوی ہین **ف** یعنے آپسمین ایک دوسرے کو یون نہ کہو کہ تجھپر خدا کی لعنت یا اسکا غضب پڑے اور تو دوزخ مین جاوے۔

(۴) وعن ابی ھریرۃ قال قیل یا رسول اللّٰہ ادع اللّٰہ علی المشرکین والعنھم فقال انی انما بعثت رحمۃ ولم ابعث لعانا اخرجہ مسلم ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہا کسی نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کہ یا حضرت مشرکون پر بددعا اور لعنت کیجئے تو آپنے فرمایا کہ مقرر مین تو صرف رحمت کے واسطے بھیجا گیا ہون اور مجھکو خدا نے اسواسطے نہین بھیجا کہ مین

علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا کہ قتل کیا جاوے کوئی جانور بند کر کے مسلم اس کے راوی ہیں صبر کرنا جانور کا قتل پر یہ ہے کہ اسکو قتل کرنے کے واسطے کھڑا کرے اور روکے۔

(۷) وعن بريدة قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم من لعب بالنردشير فكانما صبغ يده في دم خنزير أخرجه مسلم وأبو داود ترجمہ بریدہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو کھیلا نردشیر سے تو گویا اس نے اپنا ہاتھ سور کے لہو میں رنگا مسلم ابو داود اس کے راوی ہیں ف نردشیر ایک کھیل کا نام ہے چوسر کی طرح سو معلوم ہے کچھ بدلے یا نہ بدلے سب طرح سب کھیل حرام ہیں کہ ان میں ناحق مال ضائع ہوتا ہے یا اوقات۔

(۸) وعن عائشة أنها أرسلت إلى قوم سكان في دارها عندهم نرد لئن لم تخرجوها لأخرجنكم من داري وأنكرت ذلك عليهم أخرجه مالك ترجمہ عائشہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہلا بھیجا ان لوگوں کو جو انکے گھر میں رہتے تھے ان کے پاس نرد تھی کہ اگر تم اسکو نہ نکالو گے تو تم کو اپنے گھر سے نکال دوں گی اور اس بات سے انپر انکار کیا مالک اس کے راوی ہیں۔

المباح منه
مباح کھیل کا بیان

(۱) عن عائشة قالت كنت ألعب بالبنات عند رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم وكن يأتيني صواحبي فينقمعن من رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم وكان يسربهن إلي فيلعبن معي أخرجه الشيخان وأبو داود الانقماع الاستتار والتغيب ويسربهن أي يرسلهن إلي ترجمہ عائشہ سے روایت ہے کہا کہ میں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گڑیوں سے کھیلا کرتی تھی اور میری سہیلیاں میرے پاس آیا کرتی تھیں پھر وہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے چھپ جاتیں اور حضرت انکو میری طرف بھیجتے وہ میرے ساتھ کھیلتیں شیخین اور ابوداود اسکے راوی ہیں انقماع کے معنی ہیں چھپنا اور یسربہن کے معنی ہیں کہ انکو میری طرف بھیجتے۔

(۲) وعن أبي هريرة قال بينما الحبشة يلعبون بحرابهم عند رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم إذ دخل عمر بن الخطاب فأهوى بيده إلى الحصباء فحصبهم بها فقال صلى الله عليه وآله وسلم دعهم يا عمر أخرجه الشيخان والنسائي ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہا جس وقت تھے کہ حبشی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس برچھیوں سے کھیلتے تھے ناگہان عمر فاروق اندر آئے تو انہوں نے پتھروں کی طرف ہاتھ جھکایا اور انکو پتھروں سے مارا تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا چھوڑ انکو اے عمر شیخین نسائی اس کے راوی ہیں۔

(۳) وعن عائشة قالت لقد رأيت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يسترني بردائه وأنا أنظر إلى الحبشة يلعبون في المسجد حتى أكون أنا التي أسأمه فاقدروا قدر الجارية الحديثة السن الحريصة على اللهو أخرجه الشيخان وللنسائي في أخرى عنها قالت جاءت سودان يلعبون بين يدي رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم في يوم عيد فدعاني رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فكنت أطلع عليهم من فوق عاتقه حتى كنت أنا التي انصرفت ترجمہ عائشہ سے روایت ہے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ اپنی چادر سے مجھکو چھپائے ہوئے تھے اور میں حبشیوں کی طرف دیکھتی تھی کہ مسجد میں کھیلتے تھے یہاں تک کہ میں ہی تھک جاتی تھی سو اندازہ کرو ...... کہ کم سن لڑکی جو کھیل کی حریص ہو کتنی دیر دیکھتی رہی ہوگی شیخین اسکو راوی ہیں اور نسائی کی دوسری روایت میں عائشہ سے آیا ہے کہا کہ حبشی لوگ آئے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

مِنْ شَرِّهَا اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوُدَ **ترجمہ** ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہوا ریح اللہ کی رحمت سے ہے رحمت کو لاتی ہے اور عذاب کو لاتی ہے سو جب تم اسکو دیکھو تو اسکو برا مت کہا کرو اور اللہ تعالی سے اس کی بہتری مانگو اور اسکی بدی سے خدا کی پناہ چاہو۔ ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

(۱۰) **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا الْاَمْوَاتَ فَاِنَّهُمْ قَدْ اَفْضَوْا اِلٰى مَا قَدَّمُوْا اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ **ترجمہ** عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو مرگئے انکو برا مت کہو سو وے پہونچ گئے اپنے کئے کو بخاری و ابوداؤد و نسائی اسکے راوی ہین۔

(۱۱) **وَعَنْ** الْمُغِيْرَةِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا الْاَمْوَاتَ فَتُؤْذُوا الْاَحْيَاءَ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ **ترجمہ** مغیرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مردون کو گالی مت دو کہ زندون کو رنج پہونچا و ترمذی اسکے راوی ہین **ف** یعنی مردون نے جو نیک یا بد کام کیے تھے سو قبر مین ثواب یا عذاب انکو پہونچ گیا اب انکو برا کہنا بیفائدہ ہے بلکہ ناحق انکی زندہ اولاد کو رنج دینا ہے۔

(۱۲) **وَعَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اُذْكُرُوْا مَحَاسِنَ مَوْتَاكُمْ وَكُفُّوْا عَنْ مَسَاوِيْهِمْ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے مردون کو نیکی یاد کرو اور انکی بدیون سے باز رہو۔ ابوداؤد و ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۱۳) **وَعَنْ** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ اَسْفَارِهٖ وَامْرَاَةٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ عَلٰى نَاقَةٍ لَهَا فَضَجِرَتْ فَلَعَنَتْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ خُذُوْا مَا عَلَيْهَا وَدَعُوْهَا فَاِنَّهَا مَلْعُوْنَةٌ قَالَ عِمْرَانُ فَكَاَنِّيْ اَرَاهَا تَمْشِيْ فِي النَّاسِ مَا يَعْرِضُ لَهَا اَحَدٌ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاوُدَ **ترجمہ** عمران بن حصین سے روایت ہے کہ جس حالت مین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے بعض سفر مین تھے اور ایک انصاری عورت اپنی اونٹنی پر سوار تھی سو اونٹنی چلائی تو عورت نے اسکو لعنت کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اتار لو جو اونٹنی پر ہے اور اسکو چھوڑ دو اسواسطے کہ وہ لعنت کی گئی ہے یعنی جب وہ لعنتی ٹھیری تو اسپر سوار ہونا کیا ضرور ہے کہا عمران نے سو گویا کہ مین اسکو دیکھتا ہون کہ لوگون مین چلتی پھرتی ہے اسکو کوئی نہین چھیڑتا مسلم و ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

(۱۴) **وَعَنْ** زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا الدِّيْكَ فَاِنَّهٗ يُوْقِظُ لِلصَّلٰوةِ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوُدَ **ترجمہ** زید بن خالد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مرغ کو برا مت کہو سو وہ کہ مقرر وہ نماز کے واسطے جگاتا ہے ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

مَنْ لَعَنَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

جن لوگون کو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لعنت کی ہے اون کا بیان

(۱) **عَنْ** اَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ اَتٰى رَجُلٌ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ فَقَالَ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يُسِرُّ اِلَيْكَ فَغَضِبَ فَقَالَ مَا كَانَ يُسِرُّ اِلَيَّ شَيْئًا يَكْتُمُهُ النَّاسَ غَيْرَ اَنَّهٗ حَدَّثَنِيْ بِاَرْبَعِ كَلِمَاتٍ قَالَ مَا هُنَّ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ تَعَالٰى مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللّٰهِ لَعَنَ اللّٰهُ تَعَالٰى مَنْ لَعَنَ وَالِدَيْهِ لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ اٰوٰى مُحْدِثًا لَعَنَ اللّٰهُ تَعَالٰى مَنْ غَيَّرَ مَنَارَ الْاَرْضِ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ وَزَادَ رَزِيْنٌ **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ مَلْعُوْنٌ مَّنْ صَدَّ اَعْمٰى عَنْ طَرِيْقٍ مَلْعُوْنٌ مَّنْ وَقَعَ عَلٰى بَهِيْمَةٍ مَلْعُوْنٌ

لوگون کو لعنت اور بد دعا کرو ان سلم اُن کے راوی ہین **ف** کافرون نے بہت تکلیفین دین تب اصحاب نے عرض کیا کہ یا حضرت
انکے واسطے بد دعا کیجیئے کہ غارت ہون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ذات مبارک تمام جہان کے
واسطے رحمت ہے مسلمانون کے تو دین و دنیا دونو حضرت کے سبب سے درست ہوئی اور کافرون کو ہر چند آخرت مین عذاب ہے
لیکن دنیا مین ایسا عام عذاب نہیں کہ تمام مٹ جاوین اگلی امتون پر عذاب نازل ہوا تہا تو مٹ گئین۔

(۵) **وعن** اَبِی ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّمَ لَا یَرْمِیْ رَجُلٌ رَجُلًا بِالْفِسْقِ وَالْکُفْرِ اِلَّا ارْتَدَّتْ عَلَیْہِ اِنْ لَّمْ یَکُنْ صَاحِبُہٗ کَذٰلِکَ اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ **ترجمہ** ابوذر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کوئی مرد کسی مرد کو فاسق یا کافر کہے اور وہ اس طرح نہ ہو تو وہ فسق اور کفر اسی پر الٹا پڑتا ہے یعنی آپ
ہی فاسق اور کافر ہو جاتا ہے بخاری اسکے راوی ہین۔

(۶) **وعن** اَبِی ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَلْمُسْتَبَّانِ مَا قَالَا فَعَلَی الْبَادِیْ مِنْھُمَا حَتّٰی یَعْتَدِیَ الْمَظْلُوْمُ اَخْرَجَہُ مُسْلِمٌ وَ اَبُوْ دَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ دونون گالی دینے والون نے جو کہا سو اسکا گناہ اسی پر ہے جسنے پہلے گالی دی جبتک کہ مظلوم
زیادتی نہ کرے مسلم اور ابو داود اور ترمذی اسکے راوی ہین **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ گالی کا جواب دینا درست ہے [illegible]
حد سے نہ بڑہے اور اگر مظلوم نے جواب مین زیادتی کی ایک گالی کے بدلے دو گالیان دین تو دونون گناہ مین شریک ہوئے
لیکن جواب دینے سے درگذر کرنا نہایت افضل ہے۔

(۷) **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی یُؤْذِیْنِیْ ابْنُ اٰدَمَ یَسُبُّ الدَّھْرَ وَاَنَا الدَّھْرُ بِیَدِیَ الْاَمْرُ اُقَلِّبُ اللَّیْلَ وَالنَّھَارَ اَخْرَجَہُ الثَّلٰثَۃُ وَ اَبُوْ دَاؤُدَ وَقَوْلُہٗ وَ اَنَا الدَّھْرُ کَانَ مِنْ عَادَۃِ الْعَرَبِ ذَمُّ الدَّھْرِ عِنْدَ حُدُوْثِ النَّوَازِلِ وَالنَّوَائِبِ ظَنًّا مِّنْھُمْ اَنَّ الدَّھْرَ الَّذِیْ ھُوَ الزَّمَانُ فَاعِلُ ذٰلِکَ فَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اَنَا الدَّھْرُ اَیْ اَنَا الَّذِیْ اَفْعَلُ بِھِمْ ذٰلِکَ لَا الدَّھْرُ [illegible] وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ **ترجمہ** اور ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالی فرماتا ہے کہ آدمی کا بیٹا
مجھکو ایذا دیتا ہے زمانیکو برا کہتا ہے اور مین ہون زمانہ رات دن کو بدلتا ہون تینون اور ابو داود اسکے راوی ہین اور مین ہون زمانہ
اسکا مطلب یہ کہ عرب لوگون کا دستور تہا کہ جب کوئی مصیبت آتی اور سختی منہ دکہلاتی تو زمانے کی مذمت کرتے انکا
اعتقاد یہ تہا کہ یہ سب کچہ زمانہ ہی کرتا ہے تو اللہ تعالی نے فرمایا کہ مین زمانہ ہون یعنی مین ہی انپر یہ مصیبتین اتارتا
ہون نہ زمانہ جسکو وہ گمان کرتے ہین اور اللہ تعالی خوب جانتا ہے۔

(۸) **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا نَازَعَتْہُ الرِّیْحُ رِدَآءَہٗ فَلَعَنَھَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَلْعَنْھَا فَاِنَّھَا مَاْمُوْرَۃٌ مُّسَخَّرَۃٌ وَاِنَّہٗ مَنْ لَعَنَ شَیْئًا لَیْسَ لَہٗ بِاَھْلٍ رَجَعَتِ اللَّعْنَۃُ عَلَیْہِ اَخْرَجَہُ اَبُوْ دَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ **ترجمہ**
ابن عباس سے روایت ہے کہ ایک مرد کی چادر ہوا نے اڑا لی تو اُسنے اسکو لعنت کی تو حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ اسکو لعنت
نہ کر اسلیے کہ وہ حکم کی گئی اور فرمانبردار کی گئی ہے جو کسی چیز کو لعنت کرے کہ وہ لائق لعنت کے نہ ہو تو لعنت اسی پر پلٹ آتی ہے
ابو داود اور ترمذی اُسکے راوی ہین۔

(۹) **وعن** اَبِی ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِنَّ ھٰذِہِ الرِّیْحَ مِنْ رَّوْحِ اللّٰہِ تَعَالٰی تَاْتِیْ بِالرَّحْمَۃِ وَتَاْتِیْ بِالْعَذَابِ فَاِذَا رَاَیْتُمُوْھَا فَلَا تَسُبُّوْھَا وَاسْاَلُوا اللّٰہَ تَعَالٰی خَیْرَھَا وَاسْتَعِیْذُوْا بِاللّٰہِ تَعَ [illegible]

حرام ہے درست نہین اور یہہ بھی معلوم ہوا کہ اگر کوئی پہلے خاوند کے واسطے حلال کرنے کی نیت سے عورت سے نکاح کرے تو یہہ درست نہین اور وہ اس سی پہلے خاوند کے واسطے حلال نہین ہوتی جیسے کہ بیاج اسواسطے کہ حدیث مین سب کو برابر لعنت کی ہے۔

(۳) وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اُمِّهِ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَعَنَ الْمُخْتَفِيَ وَالْمُخْتَفِيَةَ يَعْنِيْ نَبَّاشَ الْقُبُوْرِ اَخْرَجَهُ مَالِكٌ **ترجمہ** محمد بن عبد الرحمن سے روایت ہے کہ اس نے اپنی مان عمرہ بنت عبد الرحمن سے روایت کی کہ سفر حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے لعنت کی کفن چور مرد اور کفن چور عورت کو۔ مالک اس کے راوی ہین

(۴) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَتَّخِذُ عِنْدَكَ عَهْدًا لَنْ تُخْلِفَنِيْهِ فَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ فَاَیُّ الْمُؤْمِنِيْنَ اٰذَيْتُهُ شَتَمْتُهُ لَعَنْتُهُ جَلَدْتُهُ فَاجْعَلْهَا لَهُ صَلٰوةً وَزَكٰوةً وَقُرْبَةً تُقَرِّبُهُ بِهَا اِلَيْكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ الٰہی مین تیرے پاس عہد و پیمان ٹھیراتا ہون کہ تو مجھسے اسکا خلاف نکریو کہ مین تو صرف بشر ہی ہون سو جس مسلمان کو مین تکلیف دون یا برا کہون لعنت کرون کوڑے مارون تو اس بددعا کو اس کے واسطے رحمت اور گناہون کی طہارت اور قربت کر دیجیو کہ تو اسکو اسکے سبب قیامت کے دن اپنے قریب کر دی۔ شیخین اسکے راوی ہین **ف** یعنی اگر مین بشریت سے کسی مسلمان کو بددعا کرون تو اسکے حقمین اثر نکرے بلکہ دعائے خیر ہو جاوے۔ اس دعا سے کمال شفقت حضرت کی امت پر ثابت ہوئی۔

(۵) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ رَجُلَانِ فَكَلَّمَاهُ بِشَیْءٍ لَا اَدْرِیْ مَا هُوَ فَاَغْضَبَاهُ فَسَبَّهُمَا وَلَعَنَهُمَا فَلَمَّا خَرَجَا قُلْتُ وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَمَنْ اَصَابَ مِنَ الْخَيْرِ شَيْئًا مَا اَصَابَهُ هٰذَانِ قَالَ وَمَا ذَاكَ قُلْتُ سَبَبْتَهُمَا وَلَعَنْتَهُمَا قَالَ وَمَا عَلِمْتِ مَا شَارَطْتُ عَلَيْهِ رَبِّیْ قُلْتُ لَا قَالَ اَللّٰهُمَّ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ فَاَیُّ الْمُؤْمِنِيْنَ سَبَبْتُهُ اَوْ لَعَنْتُهُ فَاجْعَلْهَا لَهُ زَكٰوةً وَّاَجْرًا اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ **ترجمہ** عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس دو مرد آئے سو دونون نے کچھ کلام کیا مین نہین جانتی کیا کہا سو انہون نے آپ کو غصہ دلایا تو حضرت نے انکو برا کہا اور لعنت کی پھر جب وہ دونون نکل گئے تو مینے عرض کیا کہ قسم اللہ کی یا حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم جسے نیکی سے کچھ بہتر پائی ہو جوان دونون نے پائی فرمایا اور وہ کیا ہے مین نے عرض کی کہ آپنے انکو گالی دی اور لعنت کی فرمایا تو نہین جانتی جو مینے اپنے رب سے اسپر شرط کی ہے مین نے کہا نہین فرمایا کہ مینے دعا کی ہے کہ الٰہی سوا اسکے کچھ نہین کہ مین بندہ بشر ہون سو جس ایماندار کو مین برا کہون یا لعنت کرون تو اس بددعا کو اسکے واسطے گناہون سے پاکی اور ثواب کر دیجیو مسلم اس کے راوی ہین **ف** حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی بددعا صرف مسلمانون کے واسطے رحمت ہے۔ اور کافرون مشرکون کے واسطے نہین۔

مَنْ عَمِلَ عَمَلَ قَوْمِ لُوْطٍ اَلْمُحْدِثُ الَّذِیْ قَدْ اَذْنَبَ ذَنْبًا اَوْ فَعَلَ اَمْرًا مُنْکَرًا وَالْمَعْنٰی مَنْ نَصَرَہٗ وَمَنَعَ مِنْہُ وَصَدَّ لِیُحْمِیَہٗ وَمَنَارُ الْاَرْضِ اَلْعَلَامَۃُ الَّتِیْ تَکُوْنُ عَلَی الطُّرُقِ وَالْحَدُّ بَیْنَ الْاَرَاضِیْ **ترجمہ** ابو طفیل سے روایت ہے کہ ایک مرد علی بن ابی طالب کے پاس آیا اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تمسے چھپکے کیا راز کہتے تھے تو علی مرتضی غضبناک ہوئے اور کہا کہ آپ مجھسے چھپکے کچھ بات نہ کہتے تھے جو لوگون سے چھپاتے لیکن آپنے مجھ سے چار باتین کہین تھا وہ کیا ہین فرمایا خدا لعنت کرے اسپر جو خدا کے سوئے کسی اور کیواسطے جانور ذبح کرے خدا لعنت کرے اُسپر جو اپنے ماں باپکو لعنت کرے خدا لعنت کرے اُسپر جو بدعت نکالنے والے کو جگہہ دے خدا لعنت کرے اسپر جو زمین کے پتے اور نشانیان مٹادے مسلم اور نسائی اس کے راوی ہین اور زیادہ کیا ہے رزین نے ابن عباس سے کہ ملعون ہے وہ جو اندھے کو راہ سے روکے ملعون ہے وہ جو چوپائے سے زنا کرے ملعون ہے وہ جو قوم لوط کا کام کرے یعنی مردون سے بدفعلی کرے اور محدث وہ ہے جو گناہ کرے یا کوئی برا کام کرے یعنی جو بدعتی کی مدد کرے اور اس سے روکے اور اسکو اپنے ساتھ جوڑے تاکہ اُسکی حمایت کرے اور منارے زمین کے نشانیان ہین جو ہوتی ہین راہون پر اور زمین کی حدود پر **ف** ماں باپ کو لعنت کرنا دو صورت سے ہوتا ہے یا تو خود کہے یا غیر سے کہلائے اس طرح کہ غیر کے ماں باپ کو لعنت کرے اور وہ اُس کے عوض اسکے ماں باپ کو لعنت کرے۔ اور ذبح لغیر اللہ دو صورت سے ہوتا ہے ایک یہہ کہ ذبح کے وقت غیر خدا کا نام لیا جاوے دوسری یہہ کہ ذبح کے وقت خدا کا نام لیا جاوے لیکن منت اور نیاز غیر خدا کی ہو جیسے کہ عام لوگون مین دستور ہے کہتے ہین کہ یہہ بکرا پیر کا ہے۔ تو دونون صورت مین جانور مردار ہے اور اسکا کہانا حرام ہے اسواسطے اگرچہ ذبح کے وقت اسپر خدا کا نام لیا جاتا ہے لیکن منت اور نیاز غیر خدا کی مقصود ہوتی ہے تو یہہ ذبح خدا کے واسطے نہین کیونکہ اگر انکو اُس بکری کے بدلے دونا چوگنا گوشت دیا جاوے تو ہرگز نہین لیتے تو صاف معلوم ہوا کہ انکو خونریزی بھی غیر خدا کی منظور ہے صرف گوشت ہی غرض نہین تو ذبح کے وقت اُسپر خدا کا نام کچھ فائدہ نہین دیتا تو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو جانور منت اور نیاز غیر خدا کی ہو وہ حرام ہے اگرچہ ذبح کے وقت اسپر خدا کا نام لیا جاوے علاوہ ازین فتاوائے در مختار اور اشباہ و نظائر مین موجود ہے کہ جو جانور سردار کے داخل ہوتے وقت ذبح کیا جاوے وہ حرام ہے اگرچہ ذبح کے وقت اُسپر خدا کا نام لیا جاوے تو اگر صرف ذبح کے وقت خدا کے نام لینے سے جانور حلال ہوتا تو پھر فقہا ملکر اسکو کیون حرام لکھتے اللہ تعالی فہم صحیح کی توفیق دے اور اس حدیث مین جو بدعت والے کی حمایت کرنیوالے پر لعنت فرمائی تو اسواسطے کہ بدعت دین مین اُس نئے کام کا نام ہے جسکی شرع مین کچھ اصلیت ہو تو جس نے بدعت نکالنے والے یا بدعت پر چلنے والے کی تعظیم اور حمایت کی اُسنے حقیقت مین سنت اور شریعت کو مٹایا اسواسطے لعنت کا طوق اُسکے گلے مین آیا۔ **ف** اور جاننا چاہیے کہ اہل سنت کی مذہب مین نام لیکر لعنت کرنا درست نہین سوا اس کافر کے جسکا کفر پر مرنا یقینی دلیل سے ثابت ہو جیسے شیطان فرعون ابوجہل اور بغیر نام لینے کی لعنت کرنا جیسے کہے کہ فاسق پر لعنت ہے درست ہے جیسے کہ باب کی حدیثون سے ثابت ہے۔

(۲) **وَعَنْ** عَلِیٍّ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اٰکِلَ الرِّبٰو وَمُوْکِلَہٗ وَکَاتِبَہٗ وَمَانِعَ الصَّدَقَۃِ وَالْوَاشِمَۃَ وَالْمُسْتَوْشِمَۃَ اِلَّا مِنْ دَاءٍ وَالْمُحَلِّلَ وَالْمُحَلَّلَ لَہٗ رَوَاہُ النَّسَائِیُّ **ترجمہ** علی سے روایت ہے کہا رسول اللہ علیہ و آلہ وسلم نے لعنت کی بیاج کہانیوالے کو اور کہلانیوالے کو اور لکہنے والے کو اور زکوۃ منع کرنیوالے کو اور اس عورت پر جو دوسری عورت کا بدن گودھا اور نیل بھرے اور اس عورت پر جو اپنا بدن گودواوے مگر بیماری سے ہو تو درست ہے اور خاوند کے واسطے عورت حلال کرنیوالے کو اور اسکو جسکے واسطے حلال کی گئی نسائی اسکے راوی ہین **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بیاج کا لینے

بندو اگر تمہارے اگلے اور پچھلے اور تمہارے آدمی اور جن تم مین سے ایک مرد بڑے متقی پرہیزگار کے دل کے برابر ہو جاوین تو یہہ سب کا
تقوی اور پرہیزگاری میری سلطنت اور بادشاہی مین کچہ نہ بڑہاوے ای میرے بندو اگر تمہارے اگلے پچھلے اور تمہارے آدمی اور جن
تم مین سے ایک مرد نہایت بڑے گناہ گار کے دل کے برابر ہو جاوین تو یہہ سب کا فسق اور گنہگاری میری بادشاہی مین
کچہ نہ گھٹاویگی ای میرے بندو اگر تمہارے اگلے پچھلے اور تمہارے آدمی اور جن ایک میدان مین کہڑے ہون اور مجہسے اپنے اپنے سوال
کرین اور مین ہر آدمی کو اُسکی مانگی چیز دون تو اتنا دینا کچہ نہ گھٹاویگا اُس خزانے سے جو میرے پاس ہے مگر جیسے سوئی گھٹاتی
ہے جبکہ اسکو سمندر مین ڈالیے یعنی اتنی بخشش سے بہی میری قدرت کے خزانے مین کمی نہین ہوتی ای میرے بندو یہہ تمہارے ہی
اعمال ہین جنکو تمہارے لیے شمار کرتا رہتا ہون پہر تمکو اُن اعمال کا پورا بدلا دونگا پہر جو شخص بہتر بدلا پاوے تو چاہیے کہ خدا کا شکر کرے
کہ اُسکی کمائی کو ضائع نہ کیا اور جو اُس کے سوائے بدلا پاوے تو نہ ملامت کرے مگر اپنے نفس کو مسلم اور ترمذی اسکے راوی ہین۔ اور صعید
روی زمین کو کہتے ہین اور بعضون نے کہا کہ تہامٹی ہے اور مخیط سوئی کو کہتے ہین **ف** اس حدیث مین تمام بندونکی محتاجی
اور خدا کی شاہنشاہی اور بے پروائی اور کریمی اور عدالت اور شوکت کا بیان ہے یعنی بدون میری التجا کے تمہارا کوئی کام
نہین چل سکتا۔ نہ دنیا مین ہدایت اور کہانا کپڑا تمکو مل سکتا ہے نہ آخرت مین گناہون کی بخشش بدون میرے ہو سکتی ہے پہر
تمکو میرے آگے گڑگڑانا اور دعا کرنا ہر حال مین لازم ہے اور میری بے پروائی کا تو یہہ حال ہے۔ کہ اگر تم سب کے سب پیغمبر
کے برابر پرہیزگار ہو جاؤ تو میری بادشاہی مین کچہ بڑہتا نہین اور اگر بالفرض تمام جہان ابوجہل اور فرعون کے برابر ہو جاے
تو میرا کچہ نقصان نہین۔

(۲) **وعن** اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا ذَهَبَ ثُلُثَا اللَّيْلِ قَامَ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ
اُذْكُرُوا اللّٰهَ اُذْكُرُوا اللّٰهَ جَاءَتِ الرَّاجِفَةُ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيْهِ قَالَ اُبَيٌّ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اُكْثِرُ الصَّلٰوةَ
عَلَيْكَ فَكَمْ اَجْعَلُ لَكَ مِنْ صَلٰوتِيْ قَالَ مَا شِئْتَ قُلْتُ الرُّبُعَ قَالَ مَا شِئْتَ وَاِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قُلْتُ اَجْعَلُ
لَكَ صَلٰوتِيْ كُلَّهَا قَالَ اِذًا تُكْفٰى هَمُّكَ وَيُغْفَرُ ذَنْبُكَ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ الرَّجْفَةُ النَّفْخَةُ الْاُوْلٰى الَّتِيْ يَمُوْتُ بِهَا
الْخَلَائِقُ وَالرَّادِفَةُ النَّفْخَةُ الثَّانِيَةُ الَّتِيْ يَحْيَوْنَ بِهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ **ترجمہ** ابی بن کعب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ و آلہ وسلم کا دستور تہا کہ جب دو تہائی رات گذر جاتی تو اُٹھتے یعنی نماز تہجد کے لیے اور فرماتے اے لوگو یاد کرو اللہ کو یاد
کرو اللہ کو آیا زلزلہ یعنے پہلا نفخہ کہ زمین اور پہاڑ اُس سے ہلنے لگین گے اور اُس کے ساتہہ قیامت قائم ہوگی اور سب مر جاوینگے۔
اور پیچہے آتا ہے اسکا رادفہ یعنی دوسرا نفخہ کہ اُس کے ساتہہ سب زندہ ہونگے اور قبرون سے اُٹہینگے۔ آئی موت ساتہہ ان سختیون
کے کہ اس مین ہین یعنے جو کہ وقت موت کے اور بعد اسکے واقعہ ہوتی ہین میرے باپ نے کہا کہ مینے کہا یا حضرت مین آپ پر درود بہت
پڑہتا ہون سو مین اپنی دعا سے آپکا کتنا حصہ ٹہیراؤن فرمایا جتنا تو چاہے مینے کہا چوتہائی فرمایا جو تو چاہے اور اگر
تو زیادہ کرے تو بہتر ہے تیرے لیے مینے کہا آدہا حصہ فرمایا جو تو چاہے اور اگر تو زیادہ کرے تو بہتر ہے تیرے لیے مینے کہا دو تہائی فرمایا جسقدر تو چاہے اور اگر تو زیادہ کرے تو تیرے لیے بہتر ہے مینے
کہا کہ مین اپنی سب دعا آپ کے لیے ٹہیراتا ہون۔ فرمایا اسوقت کفایت کریگی تیری تشویش اور غم کو اور بخشے جاوینگے گناہ تیرے
ترمذی اس کے راوی ہین۔ راجفہ پہلا نفخہ ہے جس سے سب خلق مر جاوے گی اور رادفہ دوسرا نفخہ ہے جسکے ساتہہ قیامت کے
دن زندہ ہونگے **ف** اور مراد یہہ ہے کہ قریب ہے انکا پس تیاری کرو واسطے اُس کے اور اسمین اشارہ ہے کہ سونا حکم
موت کا رکہتا ہے کہ اثر پہلے نفخہ کا ہے اور جاگنا حکم دوسرے نفخہ کا رکہتا ہے اور یہہ دونون نشانیان ہین قیامت
کی اور یاد دلانے والی ہین اُسکی۔

حرف الميم وفيه ستة كتب

حرف میم کا بیان اور اسمین چھہ کتابین ہین۔

۱

المواعظ المزارعة الملاحم المزاح الموت المساجد

وعظ نصیحت۔ مزارعت۔ ملاحم۔ خوش طبعی۔ موت۔ مسجدونکا بیان

كتاب المواعظ والرقائق

کتاب ہے

وعظون اور دل نرم کرنے والی حدیثون کے بیان مین۔

(۱) عن ابی ادریس الخولانی عن ابی ذر قال قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم فیما یروی عن ربه عز وجل انه قال یا عبادی انی حرمت الظلم علی نفسی وجعلته بینکم محرما فلا تظالموا یا عبادی کلکم ضال الا من هدیته فاستهدونی اهدکم یا عبادی کلکم جائع الا من اطعمته فاستطعمونی اطعمکم یا عبادی کلکم عار الا من کسوته فاستکسونی اکسکم یا عبادی انکم تخطئون باللیل والنهار وانا اغفر الذنوب جمیعا فاستغفرونی اغفر لکم یا عبادی انکم لن تبلغوا ضری فتضرونی ولن تبلغوا نفعی فتنفعونی یا عبادی لو ان اولکم واخرکم وانسکم وجنکم کانوا علی اتقی قلب رجل واحد منکم ما زاد ذلک فی ملکی شیئا یا عبادی لو ان اولکم واخرکم وانسکم وجنکم کانوا علی افجر قلب رجل واحد منکم ما نقص ذلک من ملکی شیئا یا عبادی لو ان اولکم واخرکم وانسکم وجنکم قاموا فی صعید واحد فسألونی فاعطیت کل انسان مسألته ما نقص ذلک مما عندی الا کما ینقص المخیط اذا ادخل فی البحر یا عبادی انما هی اعمالکم احصیها لکم ثم اوفیکم ایاها فمن وجد خیرا فلیحمد الله تعالی ومن وجد غیر ذلک فلا یلومن الا نفسه اخرجه مسلم والترمذی الصعید وجه الارض وقیل التراب وحده والمخیط بکسر المیم الابرة **ترجمہ** ابو ادریس خولانی سے روایت ہے اسنے روایت کی ابوذر سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ان حدیثون مین کہ اپنے رب سے روایت کرتے ہین کہ خدا نے فرمایا ای میرے بندو مینے ظلم کو اپنے اوپر حرام کیا ہے اور مینے اسکو تمہارے درمیان بہی حرام کیا ہے سو ایک دوسرے پر ظلم نکیا کرو ای میرے بندو تم سب بے راہ ہو مگر جسکو مینے راہ بتلائی تو مجہہ سے ہدایت مانگو کہ تمکو ہدایت کرون ای میرے بندو تم سب بہوکے ہو مگر جسکو مینے کہلایا سو مجہہ سے کہانا مانگو کہ تمکو کہلاؤن اے میرے بندو تم سب ننگے ہو مگر جسکو مینے کپڑا پہنایا تو مجہہ سے لباس مانگو کہ تمکو پہناؤن ای میرے بندو تم گناہ کیا کرتے ہو دن رات اور مین سب گناہون کے بخشنے پر قادر ہون سو مجہہ سے بخشش مانگو کہ تمکو بخشون اے میرے بندو تم کبہی مجہے ضرر نہین پہونچا سکتے کہ میرا کچہہ ضرر کرو اور کبہی مجکو فائدہ نہین پہونچا سکتے کہ مجہکو کچہہ فائدہ پہونچاؤ اے میرے

کہتا ہے کہ اگر میرے پاس مال ہوتا تو مین فلانے نیکوکار کی طرح عمل کرتا سو وہ اپنی نیت پر ہے اور دونون کا ثواب برابر ہے اور ایک وہ بندہ ہے کہ خدا نے اسکو مال دیا ہے اور علم نہین دیا سو وہ دیوانہ پھرتا ہے اپنے مال مین بغیر علم کے یعنی اسکو حرام کارون مین خرچ کرتا ہے نہ اس مین رب سے ڈرتا ہے نہ اس مین ناتے دارون سے سلوک کرتا ہے ورنہ اس مین اللہ کا حق جانتا ہے سو یہ بدترین رتبے مین سب لوگون سے اور ایک وہ بندہ ہے کہ خدا نے اسکو نہ مال دیا ہے نہ علم تو وہ کہتا ہے کہ اگر میرے پاس مال ہوتا تو مین بھی اسمین فلانے بدکار کی طرح بدعمل کرتا سو وہ اپنی نیت پر ہے اور دونون گناہ مین برابر ہین اور خبط کرنا کام کا ہے بغیر انتظام کے اور اسیطرح قول ہین۔

(۵) **وعن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من کانت الآخرۃ ھمہ جعل اللہ غناہ فی قلبہ وجمع علیہ شملہ واتتہ الدنیا وھی راغمۃ ومن کانت الدنیا ھمہ جعل اللہ فقرہ بین عینیہ وفرق علیہ شملہ ولم یاتہ من الدنیا الا ما قدر لہ فلا یمسی الا فقیرا ولا یصبح الا فقیرا وما اقبل عبد علی اللہ بقلبہ الا جعل اللہ قلوب المؤمنین تنقاد الیہ بالود والرحمۃ وکان اللہ تعالی بکل خیر الیہ اسرع اخرجہ الترمذی **ترجمہ** انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جسکو آخرت کا غم اور تشویش ہو خدا اسکے دل مین بے پرواہی ڈالتا ہے اور اس کے متفرق کام اسپر جمع کرتا ہے یعنی اسکو پریشانی سے دل جمعی ہو جاتی ہے اور آتی ہے اس کے پاس دنیا ذلیل ہو کر یعنے بغیر طلب و محنت کے اور جسکو دنیا کی تشویش ہو خدا محتاجی کو اس کی دونون آنکھون کے درمیان رکھتا ہے یعنے محتاجی کو محسوس چیز کی طرح اسکی آنکھون کے سامنے حاضر کرتا ہے اور اسکا کام اسپر پریشان کرتا ہے یعنی اسکو ہر کام مین پریشانی حاصل ہوتی ہے اور نہین ملتی اسکو دنیا سے مگر وہ چیز کہ اسکی قسمت مین مقدر ہے سو وہ صبح و شام یعنی ہمیشہ محتاج ہی رہتا ہے اور جو بندہ اپنے دل سے اللہ کی طرف متوجہ ہو خدا اُس کی طرف مومنون کے دل دوستی اور رحمت کے ساتھ پھیرتا ہے اور اللہ تعالی اسکیطرف ہر نیکی جلد تر بھیجتا ہے ترمذی اُس کے راوی ہین۔

(۶) **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول اللہ تعالی یا ابن آدم تفرغ لعبادتی املأ صدرک غنی واسد فقرک وان لا تفعل ملأت یدیک شغلا ولم اسد فقرک اخرجہ الترمذی **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خدا تعالی فرماتا ہے کہ اے آدم کے بیٹے فارغ ہو کر میری عبادت کر کہ مین تیرا سینہ بے پرواہی سے بھر دون اور تیری محتاجی کو بند کر دون اور اگر تو نے یہہ کام نہ کیا تو تیرے دونو ہاتھ شغل سے بھرون گا اور تیری محتاجی کو بند نہین کرون گا ترمذی اسکے راوی ہین۔ **ف** یعنی جو اپنے دل کو خوب فارغ کر کے خدا کی عبادت کرے خدا اسکے دل کو بے پروا کر دیتا ہے اور وہ خلق کیطرف محتاج نہین ہوتا اور بھر دون گا ہاتھ تیرے شغلون سے یعنی دنیا کے شغلون مین گرفتار رہنے سے محتاجی دور نہین ہوتی اور پریشانی بحال خود رہتی ہے۔

(۷) **وعنہ** قال قلنا یا رسول اللہ ما لنا اذا کنا عندک رقت قلوبنا وزھدنا فی الدنیا وکنا من اھل الآخرۃ کانما نراھا رأی عین واذا خرجنا من عندک فآنسنا فی اھلینا وشممنا اولادنا انکرنا انفسنا فقال علیہ السلام لو تکونون علی حالکم عندی لزارتکم الملئکۃ علیھم السلام فی بیوتکم ولصافحتکم فی طرقکم ولو لم تذنبوا لذھب اللہ بکم ولجاء بخلق جدید لیذنبوا فیغفر لھم اخرجہ الترمذی **ترجمہ** اور ابوہریرہ سے روایت ہے کہ ہم نے کہا یا حضرت ہمکو کیا ہے کہ جب ہم آپ کے پاس خدمت مین موجود ہوں تو ہمارے دل نرم ہوتے ہین اور ہم دنیا سے بے رغبت ہوتے ہین اور آخرت گویا ہمکو آنکھ کے سامنے نظر آتی ہے پھر جب ہم آپ کے پاس سے نکلین اور اپنے گھر والون مین دل لگاوین اور اپنی اولاد کو سونگھین

(۳) وعن عقبة بن عامر قال خرج رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يوماً فصلى على اهل احد صلوته على الميت ثم انصرف الى المنبر فقال انى فرط لكم وانا شهيد عليكم وانى والله انظر الى حوضى الآن وانى اعطيت مفاتيح خزائن الارض وانى والله ما اخاف عليكم ان تشركوا بعدى ولكن اخاف عليكم ان تنافسوا فيها اخرجه الشيخان الفرط السابق فى السير الى الماء والمراد انى سابق لكم فاذا قدمتم على وجدتمونى انتظركم والمنافسة المغالبة على تحصيل الشئ والانفراد به ترجمہ عقبہ بن عامر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک دن نکلے سو احد کے شہیدون پر نماز پڑھی جیسے میت کا جنازہ پڑھتے ہین پھر منبر کی طرف پھرے سو فرمایا کہ مین تمہارا پیشوا ہون یعنی مجھکو سفر آخرت کا قریب ہے تمہاری مغفرت کا سامان درست کرنے جاتا ہون اور مین تمہارا گواہ ہون قیامت مین اور خدا کی قسم مین البتہ اپنے حوض کوثر کو اب دیکھ رہا ہون اور مجھکو زمین کے خزانون کی کنجیان دی گئین یعنے سب ملکون مین میری اطاعت کا عمل ہوگا اور مین واللہ تمپر اس بات سے نہین ڈرتا کہ تم کافر ہو جاؤ گے بعد میرے لیکن اس سے ڈرتا ہون کہ دنیا کے لالچ مین کہین نہ پڑ جاؤ اور اس مین نہایت رغبت اور حسد کرنے لگو شیخین اسکے راوی ہین اور فرط وہ ہے جو پانی کی طرف آگے بڑھ جائے اور مراد یہہ ہے کہ مین تمہارے واسطے آگے جاتا ہون سو جب تم میرے پاس آؤ گے تو مجھکو اپنی انتظار مین پاؤ گے اور منافسہ نہایت رغبت کرنا ہے چیز کے حاصل کرنے مین اور تنہا ہونا ساتھ اسکے کہ غیر کے پاس جائے۔

(۴) وعن ابى كبشة الانمارى قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ثلثة اقسم عليهن واحدثكم حديثا فاحفظوه ما نقص مال من صدقة ولا ظلم عبد مظلمة فصبر عليها الا زاده الله تعالى بها عزا ولا فتح عبد باب مسألة الا فتح الله عليه باب فقر اخرجه الترمذى وزاد فى رواية وما تواضع عبد لله الا رفعه الله تعالى واحدثكم حديثا فاحفظوه انما الدنيا لاربعة نفر عبد رزقه الله تعالى مالا وعلما فهو يتقى فى ماله ويصل به رحمه ويعلم ان لله تعالى فيه حقا فهذا بافضل المنازل وعبد رزقه الله تعالى علما ولم يرزقه مالا فهو صادق النية بعد يقول لو ان لى مالا لعملت بعمل فلان فهو بنيته فاجرهما سواء وعبد رزقه الله مالا ولم يرزقه علما فهو يخبط فى ماله بغير علم لا يتقى فيه ربه ولا يصل فيه رحمه ولا يعلم لله تعالى فيه حقا فهذا باخبث المنازل وعبد لم يرزقه الله تعالى مالا ولا علما فهو يقول لو ان لى مالا لعملت فيه بعمل فلان فهو بنيته ووزرهما سواء الخبط فعل الشئ على غير نظام وكذلك فى القول ترجمہ ابی کبشہ انماری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تین چیزین ہین کہ مین انپر قسم کھاتا ہون اور تم سے حدیث بیان کرتا ہون سو اسکو یاد رکھو خیرات کرنے سے مال کم نہین ہوتا اور جس بندے پر ظلم ہو پھر وہ اسپر صبر کرے تو اللہ تعالی اس کے سبب سے اسکی عزت زیادہ کرتا ہے اور جو بندہ سوال کا دروازہ کھولے یعنی بے حاجت لوگون سے مانگے اللہ اسپر محتاجی کا دروازہ کھولتا ہے ترمذی اسکے راوی ہین اور زیادہ کیا ہے ایک روایت مین اور جو بندہ اللہ کے واسطے تواضع کرے اللہ اسکا درجہ بلند کرتا ہے اور مین تم سے حدیث بیان کرتا ہون سو اسکو یاد رکھو کہ دنیا چار آدمیون کے واسطے ہے ایک وہ بندہ ہے کہ خدا نے اسکو مال اور علم عطا کیا سو وہ ڈرتا ہے اپنے مال مین اپنے رب سے اور اسکے ساتھ اپنی برادری سے سلوک کرتا ہے اور اس مین خدا کا حق جانتا ہے سو یہ درجے مین افضل ہے سب سے اور ایک وہ بندہ ہے کہ اللہ نے اسکو علم عطا کیا اور نہین مال دیا اور وہ سچی نیت والا ہے

سلہ یعنے دنیا کا احوال چار ہی پر منحصر ہے ۱۲ — سہ یعنے اسکو حرام کام مین خرچ نہین کرتا ۱۲

(۱۱) وعن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا معشر النساء تصدقن
واکثرن من الاستغفار فانی رأیت کن اکثر اہل النار فقلن وما لنا اکثر اہل النار قال تکثرن اللعن وتکفرن العشیر ما رأیت
من ناقصات عقل ودین اغلب لذی لب منکن قلن وما نقصان العقل والدین قال شہادۃ امرأتین
بشہادۃ رجل واحد وتمکث الایام لا تصلی اخرجہ مسلم العشیر العاشر والمراد بہ ہھنا الزوج
کفر ھن من ایاہ جحد ھن احسانہ الیھن۔ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ
اے عورتون کے گروہ خیرات کرو اور بہت استغفار پڑہو اسواسطے کہ مین نے دوزخیون مین تمکو زیادہ دیکھا یعنے
دوزخ مین عورتین مردون سے زیادہ دیکھین تو عورتون نے پوچھا کہ کیا سبب ہے کہ عورتین مردون سے زیادہ دوزخ مین
ہین فرمایا تم بہت لعنتین کرتی ہو اور خاوندون کی ناشکری کرتے ہو مین نے کوئی ناقص عقل و دین والی نہین دیکھی کہ تم
سے زیادہ تر غالب ہو عقلمند آدمی پر تو عورتون نے پوچھا کہ ہماری عقل اور دین مین کیا نقص ہے فرمایا کہ دو عورتون کی گواہی ایک
مرد کے برابر ہوتی ہے اور حیض کے دنون مین نماز نہین پڑہتی یعنے یہ نقصان ہے انکے عقل اور دین کا مسلم اسکے راوی
ہین عشیر کہتے ہین معاشر کو اور مراد اسجگہہ خاوند ہے اور کفر انکا یہہ ہے کہ خاوندون کی ناشکری کرتی ہین اُن کا احسان
نہین مانتین۔

(۱۲) وعن علی انہ قال لا خیر فی قراءۃ لیس فیہا تدبر ولا عبادۃ لیس فیہا فقہ الفقیہ کل الفقیہ
من لم یقنط الناس .... من رحمۃ اللہ ولم یؤمنہم مکرہ ولم یدع القرآن رغبۃ عنہ الی ما سواہ
اخرجہ رزین۔ ترجمہ علی مرتضی سے روایت ہے کہ فرمایا نہین ہے خیر قرآن پڑہنے مین کہ نہین ہے اسمین غور کرنا اور سوچنا اور نہین
ہے وہ عبادت جسمین سمجھ بوجھہ ہو اور فقیہ کل فقیہ وہ ہے کہ لوگون کو خدا کی رحمت سے ناامید نہ کر ڈالے اور نہ انکو خدا کے
مکر سے نڈر کرے اور نہ چھوڑے قرآن کو منہ پہیر کر طرف غیر اسکے کی رزین اُس کے راوی ہین۔

(۱۳) وعن مالک انہ بلغہ ان عیسی ابن مریم علیہ السلام قال لا تکثروا الکلام بغیر ذکر اللہ تعالی
فتقسوا قلوبکم وان القلب القاسی بعید من اللہ تعالی ولکن لا تعلمون ولا تنظروا فی ذنوب الناس کانکم
ارباب وانظروا فی ذنوبکم کانکم عبید فانما الناس مبتلی ومعافی فارحموا اہل البلاء واحمدوا اللہ
تعالی علی العافیۃ ترجمہ مالک سے روایت ہے انکو خبر پہونچی کہ عیسی بن مریم علیہ السلام نے فرمایا کہ نہ زیادہ کلام کیا کرو بدون ذکر
اللہ کے سو تمہارے دل سخت ہوجاوینگے اور مقرر سخت دل خدا کی رحمت سے دور ہے ولیکن تم نہین جانتے اور لوگون کے عیبون
کو نہ دیکہا کرو جیسے کہ تم رب ہو اور اپنے گناہون کو دیکہا کرو جیسے کہ تم بندی اور غلام ہو سو کچھ بندے مصیبت مین گرفتار ہین اور
کچھہ عافیت مین ہین سو تم مصیبت والون پر رحم کرو اور خدا کا شکر کرو صحت اور عافیت پر۔

(۱۴) وعن انس قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یوما ثم رقی المنبر واشار بیدہ قبل
القبلۃ وقال ارایت الآن منذ صلیت لکم الصلوۃ الجنۃ والنار ممثلتین فی قبل ھذا الجدار فلم ار
کالیوم فی الخیر والشر اخرجہ البخاری ترجمہ انس سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمکو ایک
دن نماز پڑہائی پہر منبر پر چڑہے اور اپنے ہاتھ سے قبلے کی طرف اشارہ کیا کہ مجھکو اب نظر پڑی جبکہ مینے تمکو نماز پڑہائی صورت
بہشت اور دوزخ کی اُس دیوار کی طرف مین سو نہین دیکھی مین نے کوئی چیز مثل آج کی بھلائی اور برائی مین۔ بخاری اسکو
راوی ہین۔

توہم اپنے نفسون کو مخالف پاتے ہین تو حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم ہمیشہ قائم رہتے اسی حال پر کہ میرے پاس ہوتے ہو تو فرشتے تمہارے گہرون مین تمہاری ملاقات جا کر کرتے اور راہون مین تم سے مصافحہ کرتے اور اگر بالفرض گناہ نہ کرتے تو خدا تعالی تمکو لے جاتا۔ یعنے مارتا اور نئی خلقت پیدا کرتا جو گناہ کرتے اور بخشش مانگتے پہر انکو بخشتا ترمذی اسکے راوی ہین

(۸) وعن شداد بن اوس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الکیس من دان نفسہ وعمل لما بعد الموت والعاجز من اتبع نفسہ ھواھا وتمنی علی اللہ تعالی امانی اخرجہ الترمذی دان نفسہ ای حاسبہا ترجمہ شداد بن اوس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ دانا وہ شخص ہے جسنے اپنے آپ کا حساب کیا اور اپنے نفس کو اللہ تعالی کے حکم کا تابع کیا اور موت کے بعد یعنی ثواب کے واسطے عمل کیا اور نادان وہ شخص ہے جسنے اپنے نفس کو اسکی خواہش کے تابع کیا یعنے جو کچہ نفس چاہے حرام اور شبہات سے اسکو دیوے اور آرزو کرے اللہ پر کہ اسکو بخشدے اور بہشت مین داخل کرے ترمذی اسکے راوی ہین۔ دان کے معنے ہین اسکا حساب کرے ف یعنی اسکا حال تو یہہ ہے اور وہ آرزو رکہتا ہے اور کہتا ہے کہ میرا رب کریم رحیم ہے مجہکو بخشدیگا۔ حالانکہ رحمت اللہ تعالی کی نیکوکارون کے واسطے ہے چنانچہ فرمایا ان رحمۃ اللہ قریب من المحسنین

(۹) وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بادروا بالاعمال سبعا ھل تنتظرون الا فقرا منسیا او غنا مطغیا او مرضا مفسدا او ھرما مفندا او موتا مجھزا او الدجال فشر غائب ینتظر او الساعۃ فالساعۃ ادھی وامر اخرجہ الترمذی والنسائی یقال افند الشیخ اذا اخرج بالکلام عن سنن الصحۃ والموت المجھز السریع ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ نیک اعمال کو جلدی کرلو سات چیزون سے پہلے تم نہین انتظار کرتے مگر محتاجی کی کہ بہلا دینے والی ہو طاعت حق کو یا انتظار کرتے ہو مالداری کی کہ سرکشی مین ڈالنے والی ہے اور حد شرع سے باہر نکالنے والی ہے یا بیماری کی کہ فنا کرنے والی ہے بدن کو یا دین کو بسبب سستی کے۔ یا نہین انتظار کرتے مگر بڑہاپے کی کہ بیحواس کر دیتا ہے یا موت کی کہ جلدی اور ناگہان آنیوالی ہے اور ہلاک کرنیوالی ہے کہ فرصت توبہ کی نہ ملے گی یا دجال کی کہ اخیر زمانے مین آویگا۔ اور گمراہ کریگا لوگون کو سو دجال بد غایب ہے کہ انتظار کیا جاتا ہے۔ یا تم نہین انتظار کرتے مگر قیامت کی اور قیامت سخت تر اور تلخ تر ہے سب فتنون سے ترمذی و نسائی اسکے راوی ہین کہا جاتا ہے افند الشیخ جبکہ کوئی بوڑہا صحت کی حالت کی سی کلام نکرے اور موت مجہز کے معنی ہین جلد آنیوالی ف یعنی آدمی فرصت اور صحت اور فراغت اور جوانی کو غنیمت نہین جانتا گویا ان آفات کا انتظار کرتا ہے یعنی اگر تمنے باوجود قدرت شغل اور صحت اور قوت بدن کے اپنے رب کی عبادت نہ کی تو باوجود کثرت شغل اور ضعف بدن کے کیونکہ عبادت کرسکوگے اس مین بندون کے قصور پر تنبیہ ہے۔

(۱۰) وعن حذیفۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الخمر جماع الاثم والنساء حبائل الشیطان وحب الدنیا راس کل خطیئۃ اخرجہ رزین جماع الاثم ای مجمعہ ومظنتہ والحبائل الاشراک التی یصطاد بہا ترجمہ حذیفہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ شراب جگہہ جمع ہونے گناہون کی ہے یعنے سب گناہ اُس مین جمع ہین اور اسکے پینے سے وجود مین آتے ہین اور عورتین جال ہین شیطان کا اور دنیا کی محبت سر ہر گناہ کا ہے یعنی جو گناہ آدمی کرتا ہے دنیا کی محبت کے سبب کرتا ہے رزین اسکے راوی ہین۔ جماع الاثم یعنی اسکا مجمع اور گمان کی جگہہ ہے اور حبائل جال ہے جس سے شکار کیا جاتا ہے۔

کے زمانے مین انکو خرچ ملا کرتا تھا تو بیبیون نے اختلاف کیا ان مین سے بعض نے تو زمین اور پانی کو اختیار کیا اور بعضون نے وسق

کو اختیار کیا اور عائشہ اور حفصہ اون مین سے تہین جنہون نے زمین اور پانی کو اختیار کیا پانچون اسکے راوی ہین اور مسلم کی

ایک روایت مین ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خیبر کی کہجورون کے درخت اور زمین یہود خیبر کو دیے اس شرط پر

کہ اپنے مال سے اس مین کام کرین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے اسکا آدھا میوہ ہوگا۔ اور انکی ایک روایت مین ہے

کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خیبر کو فتح کیا تو یہود نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا کہ انکو وہان رہنے دین اس

شرط پر کہ وہ اسمین کام کرین اور جو کہجور اور اناج اس سے پیدا ہوا اسکا آدھا انکو ملے تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ

ہم رکہین گے تم کو اسپر جب تک کہ ہم چاہین یعنے ہمارا اختیار ہے تہارا کچھ اختیار نہین سو نصف خیبر کا پہل دو حصے کیا جاتا

تہا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پانچوان حصہ لیتے تہے۔

(۲) وعن ابن عمر رضي الله تعالى عنهما قال كانت المزارع تكرى على عهد رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم

ان لرب الارض ما على ربيع الساقي من الزرع وطائفة من التبن لا ادري كم هو اخرجه النسائي الربيع النهر

الصغير ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے مین زمینین کرائے دیجاتی تہین اس شرط پر

کہ زمین کے مالک کے واسطے کھیتی ہوگی جو پانی بہانے والی نالی پر ہے اور کچھ حصہ بہوسے کا بہی نہین جانتا کہ وہ کتنا ہے یعنی

نامعلوم نسائی اسکے راوی ہین ربیع چہوٹی نہر کو کہتے ہین۔

(۳) وعن مالك قال بلغني ان عبد الرحمن بن عوف تكارى ارضا فلم تزل في يديه حتى مات قال ابنه

فما كنت اراها الا لنا من طول ما مكثت في يديه حتى ذكرها لنا عند موته وامرنا بقضاء شيء كان عليه من

كرائها ذهب او ورق ترجمہ مالک سے روایت ہے کہ عبد الرحمن بن عوف نے کرائے لی زمین سو وہ ہمیشہ انکو پاس ہی یہانتک

کہ فوت ہوئے اُس کے بیٹے نے کہا کہ مین تو اسکو اپنی ہی سمجہتا تہا اسواسطے کہ بہت مدت انکے ہاتہ مین رہی یہانتک کہ اس نے

مرنے کے وقت اسکو ہمارے آگے ذکر کیا کہ یہہ زمین فلانے کی ہے اور حکم کیا ہمکو ساتہہ ادا کرنے کچھ سونے چاندی کے

کہ اسکے کرایہ سے اسکے ذمہ تہا۔

(۴) وعن قيس بن مسلم عن ابي جعفر قال ما كان بالمدينة اهل بيت هجرة الا يزارعون على الثلث

والربع وزارع علي وسعد بن مالك وابن مسعود وعمر بن عبد العزيز والقاسم وعروة مثله وآل ابي بكر وآل عمر

وآل عثمان وآل علي وابن سيرين اخرجه البخاري في ترجمته ترجمہ قیس بن مسلم سے روایت ہے اُس نے روایت کی

ابی جعفر سے کہا کہ مدینے مین جو لوگ ہجرت کر کے آئے تہے سب تہائی چوتہائی پر مزارعت کرتے تہے اور مزارعت کی علی اور

سعد بن مالک اور ابن مسعود نے اور قاسم اور عروہ سے بہی اسیطرح روایت آئی ہے اور زیادہ کیا ہے اتنا اور مزارعت

کی ابوبکر کی اولاد اور عمر کی اولاد اور عثمان اور علی کی اولاد نے اور ابن سیرین نے روایت کی یہہ بخاری نے ترجمہ باب مین

ف مزارعت یہہ ہے کہ مالک اپنی زمین کسی کو کاشت کے واسطے دیوے اس شرط پر کہ وہ اُس مین کام کرے اور جوتے

بووے اور جو پیدا ہو اُسکا آدہا یا تہائی یا چوتہائی مالک لے سو یہہ مزارعت امام احمد اور اسحاق اور بہت اصحاب و تابعین کے

نزدیک مطلق جائز ہے یعنے خواہ کسی طور پر ہو اور حنفیہ کا فتویٰ بہی اسی پر ہے واسطے دفع حاجت کے کذا فی اللمعات والطیبی

الفصل الثاني في منعها

(۱۵) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ بَکْرٍ اَنَّ اَبَا طَلْحَۃَ الْاَنْصَارِیَّ کَانَ یُصَلِّیْ فِیْ حَائِطٍ لَّہٗ فَطَارَ دُبْسِیٌّ فَطَفِقَ یَتَرَدَّدُ یَلْتَمِسُ مَخْرَجًا فَلَا یَجِدُ فَاَعْجَبَ اَبَا طَلْحَۃَ ذٰلِکَ فَتَبِعَہٗ بَصَرَہٗ سَاعَۃً ثُمَّ رَجَعَ اِلٰی صَلٰوتِہٖ فَاِذَا ھُوَ لَا یَدْرِیْ کَمْ صَلّٰی فَقَالَ لَقَدْ اَصَابَتْنِیْ فِیْ مَالِیْ ھٰذَا فِتْنَۃٌ فَجَاءَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ لَہُ الَّذِیْ اَصَابَہٗ فِیْ حَائِطِہٖ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ھُوَ صَدَقَۃٌ فَضَعْہُ حَیْثُ شِئْتَ اَخْرَجَہٗ مَالِکٌ اَلْحَائِطُ اَلْبُسْتَانُ وَالدُّبْسِیُّ طَائِرٌ صَغِیْرٌ وَقِیْلَ ھُوَ ذَکَرُ الْیَمَامِ ترجمہ عبدالرحمن بن ابی بکر سے روایت ہے کہ ابو طلحہ انصاری اپنے باغ میں نماز پڑھ رہے تھے تو ایک جانور اڑا سو وہ پھرنے لگا اور راہ تلاش کرنے لگا سو اس نے کوئی راہ نہ پائی تو ابو طلحہ اس حال سے متعجب ہوئے اور اسکو ایک گھڑی اپنی آنکھ سے دیکھتے رہے پھر اپنی نماز کی طرف پھرے سو ناگہاں وہ نہ جانتے تھے کہ کتنی نماز پڑھی یعنی رکعتیں یاد نہ رہیں تو انہوں نے کہا البتہ مجکو اپنے اس مال میں امتحان پہونچا پھر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور آپ سے ذکر کی وہ چیز جو باغ میں پائی اور عرض کیا کہ یا حضرت یہ باغ خیرات ہے یعنے میں نے للہ دیا سو جہاں چاہیں اسکو رکھیں اور جسکو چاہیں دیں۔ مالک اسکے راوی ہیں۔ حائط باغ کو کہتے ہیں اور دبسی ایک چھوٹا پرندہ ہے۔

کِتَابُ الْمُزَارَعَۃِ وَفِیْہِ فَصْلَانِ

کتاب ہے مزارعت کے بیان میں۔ اور اس میں دو فصلیں ہیں

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فِیْ جَوَازِھَا

پہلی فصل

اسکے جائز ہونے کے بیان میں

(۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا قَالَ اَعْطٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ خَیْبَرَ بِشَطْرِ مَا یَخْرُجُ مِنْھَا مِنْ ثَمَرٍ اَوْ زَرْعٍ فَکَانَ یُعْطِیْ اَزْوَاجَہٗ کُلَّ سَنَۃٍ مِائَۃَ وَسْقٍ ثَمَانِیْنَ وَسْقًا مِّنْ تَمْرٍ وَعِشْرِیْنَ وَسْقًا مِّنْ شَعِیْرٍ فَلَمَّا وَلِیَ عُمَرُ قَسَّمَ خَیْبَرَ وَخَیَّرَ اَزْوَاجَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَنْ یَقْطَعَ لَھُنَّ الْاَرْضَ وَالْمَاءَ اَوْ یُضَمِّنَ لَھُنَّ الْاَوْسَاقَ فِیْ کُلِّ عَامٍ فَاخْتَلَفْنَ فَمِنْھُنَّ مَنِ اخْتَارَ الْاَرْضَ وَالْمَاءَ وَمِنْھُنَّ مَنِ اخْتَارَ الْاَوْسَاقَ وَکَانَتْ عَائِشَۃُ وَحَفْصَۃُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا مِمَّنِ اخْتَارَ الْاَرْضَ وَالْمَاءَ اَخْرَجَہُ الْخَمْسَۃُ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِّمُسْلِمٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ دَفَعَ اِلٰی یَھُوْدِ خَیْبَرَ نَخْلَ خَیْبَرَ وَاَرْضَھَا عَلٰی اَنْ یَّعْمَلُوْھَا مِنْ اَمْوَالِھِمْ وَلِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ شَطْرُ ثَمَرِھَا وَلَہٗ فِیْ اُخْرٰی لَمَّا فُتِحَ خَیْبَرُ سَاَلَتِ الْیَھُوْدُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَنْ یُقِرَّھُمْ فِیْھَا عَلٰی اَنْ یَّعْمَلُوْھَا عَلٰی نِصْفِ مَا خَرَجَ مِنَ الثَّمَرِ وَالزَّرْعِ فَقَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نُقِرُّکُمْ عَلٰی ذٰلِکَ مَا شِئْنَا فَکَانَ الثَّمَرُ یُقْسَمُ عَلَی السُّھْمَانِ مِنْ نِصْفِ خَیْبَرَ فَیَاْخُذُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ الْخُمُسَ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خیبر کی زمین یہود کو دی ساتھ نصف حصے کھجوروں اور کھیتی کے کہ اس سے پیدا ہو یعنی جو اس سے پیدا ہو آدھم آدھ بانٹ لیں گے سو آپ اپنی بیبیوں کو ہر سال سو وسق گذارہ دیا کرتے تھے اسی وسق کھجوروں کے اور بیس وسق جو پھر جب عمر فاروق خلیفہ ہوئے تو خیبر کی زمین کو تقسیم کردیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیبیوں کو اختیار دیا کہ اگر چاہیں تو زمین اور پانی کو بطور جاگیر کے اپنے قبضے میں کرلیں یا ہر سال کھجور اور جو کے وسق لے لیا کریں میں ضامن ہوں یعنے جیسے کہ حضرت

تو بہتر ہوتا اُسکے حق مین اُسسے یعنی محصول لینے سے شیخین اور نسائی اسکے راوی ہین۔

(۵) وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُخَابَرَةِ قَالَ وَالْمُخَابَرَةُ اَنْ يَّاْخُذَ الْاَرْضَ بِنِصْفٍ اَوْ ثُلُثٍ اَوْ رُبُعٍ اَخْرَجَهٗ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ زید بن ثابت سے روایت ہے کہ منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مخابرہ سے اور مخابرہ یہہ ہے کہ زمین کو نصف یا تہائی یا چوتہائی پر دے ابوداود اسکے راوی ہین

(۶) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ يَذَرِ الْمُخَابَرَةَ فَلْيَاْذَنْ بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَرَسُوْلِهٖ اَخْرَجَهٗ اَبُوْدَاوٗدَ وَالْمُخَابَرَةُ نِسْبَةٌ اِلٰى خَيْبَرَ لِاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقَرَّهَا فِيْ يَدِ اَهْلِهَا عَلَى النِّصْفِ مِنْ ثِمَارِهِمْ وَزَرْعِهِمْ فَقِيْلَ خَابَرَهُمْ اَيْ عَامَلَهُمْ فِيْ خَيْبَرَ ترجمہ جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو مخابرت کو نہ چھوڑے تو چاہیے کہ خدا اور اُسکے رسول کی لڑائی سے خبردار ہو جاے ابوداود اسکے راوی ہین اور مخابرت منسوب ہے طرف خیبر کی اسواسطے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رہنے دیا اُسکو یہودیون کے ہاتہہ مین نصف حصہ پر اُنکے میوؤن اور کہیتی سے سو کہا گیا کہ حضرت نے اُن سے مخابرت کی یعنے مزارعت کی ان سے خیبر کی زمین مین **ف** ان حدیثون مین جو مزارعت کا منع ہونا آیا ہے تو یہہ فقط اسی صورت مین ہے کہ اپنے واسطے کوئی خاص قطعہ زمین معین کرلے یا یہہ شرط کرلے کہ جو نالیون کے کنارون پر پیدا ہو وہ مالک لے گا اور اگر معین نہ کرے تو جائز ہے کما مر۔

كِتَابُ الْمَدْحِ

کتاب ہے

مدح کے بیان مین

(۱) عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ انْطَلَقْتُ فِيْ وَفْدِ بَنِيْ عَامِرٍ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا اَنْتَ سَيِّدُنَا فَقَالَ السَّيِّدُ اللّٰهُ قُلْنَا وَاَفْضَلُنَا فَضْلًا وَّاَعْظَمُنَا طَوْلًا فَقَالَ قُوْلُوْا بِقَوْلِكُمْ اَوْ بَعْضِ قَوْلِكُمْ وَلَا يَسْتَجْرِيَنَّكُمُ الشَّيْطَانُ اَخْرَجَهٗ اَبُوْدَاوٗدَ وَمَعْنَى الْحَدِيْثِ تَكَلَّمُوْا بِمَا يَحْضُرُكُمْ مِّنَ الْقَوْلِ وَلَا تَسْجَعُوْا كَاَنَّمَا تَنْطِقُوْنَ عَلٰى لِسَانِ الشَّيْطَانِ وَفِيْ قَوْلِهٖ اَوْ بَعْضِ قَوْلِكُمْ حَذْفٌ وَّاخْتِصَارٌ وَّمَعْنَاهُ دَعُوْا بَعْضَ قَوْلِكُمْ وَاتْرُكُوْهُ وَاَرَادَ ذٰلِكَ الْاِقْتِصَارَ فِي الْمَقَالِ ترجمہ مطرف بن عبد اللہ سے مروی ہے اُسنے روایت کی اپنے باپ سے کہ مین قوم بنی عامر کے ایلچیون مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف گیا تو ہمنے کہا کہ آپ ہمارے سردار ہین تو فرمایا کہ سردار اللہ ہی ہے ہمنے کہا اور آپ ہمسے فضل مین فضیلت مین اور بہت بڑے ہین بخشش مین فرمایا یہہ بات کہا کرو یا اس سے کمتر یعنی مبالغہ نکرو میری تعریف مین ساتہہ اُس چیز کے کہ خدا تعالی کے لائق ہو اور نہ وکیل بکڑے تمکو شیطان ابوداود اُسکے راوی ہین اور حدیث کے معنے یہہ ہین کہ کلام کرو ساتہہ اُس بات کے کہ بے تکلف یاد سے نکلے اور بات مین تک بندی نکرو گویا کہ تم شیطان کی زبان پر بولتے ہو اور یہہ فرمایا اور بعض قول تم تو اسمین حذف اور اختصار ہے اور اُسکے معنے یہہ ہین کہ اپنی بعضی بات کو چہوڑ دو اور مراد اُس سے یہہ ہے کہ بات مین میانہ روی کرو مبالغہ نکرو۔

(۲) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ يَقُوْلُ لَا تُطْرُوْنِيْ كَمَا

دوسری فصل

اسکے منع ہونیکے بیان مین

(۱) عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا قَالَ اَتَانِیْ ظُہَیْرٌ فَقَالَ لِیْ لَقَدْ نَہٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ عَنْ اَمْرٍ کَانَ بِنَا رَافِقًا فَقُلْتُ وَمَا ذَاکَ مَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَہُوَ حَقٌّ قَالَ سَاَلَنِیْ کَیْفَ تَصْنَعُوْنَ بِمَحَاقِلِکُمْ قُلْتُ نُوَاجِرُہَا عَلَی الرَّبِیْعِ وَالْاَوْسُقِ مِنَ التَّمْرِ وَالشَّعِیْرِ قَالَ فَلَا تَفْعَلُوْا اِزْرَعُوْہَا اَوْ اَزْرِعُوْہَا اَوْ اَمْسِکُوْہَا قُلْتُ سَمْعًا وَّطَاعَۃً اَخْرَجَہُ الْخَمْسَۃُ اِلَّا التِّرْمِذِیَّ ترجمہ رافع بن خدیج سے روایت ہے کہا کہ میرے پاس ظہیر آیا سو اُسنے کہا کہ البتہ منع کیا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک کام سے جو ہمکو سہل اور نافع تہا مینے کہا وہ کیا ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سو حق ہے کہا اُس نے مجھسے پوچھا کہ تم کیا کرتے ہو اپنی زمینوں کو مینے کہا ہم انکو اجارے دیتے ہین نالی کی کہیتی اور کہجور اور جو کی چند وسق پر آپ نے کہا سو ایسا مت کیا کرو خود اُس مین کہیتی کیا کرو یا دوسرے کو کہیتی کے واسطے دیدیا کرو یعنی بلا اجرت یا اُسکو اپنے پاس رہنے دو مینے کہا مینے سنا اور مان لیا ترمذی کے سوے پانچون اسکے راوی ہین۔

(۲) وَعَنْہُ قَالَ کُنَّا اَکْثَرَ الْاَنْصَارِ حَقْلًا فَکُنَّا نُکْرِی الْاَرْضَ عَلٰی اَنَّ لَنَا ہٰذِہٖ وَلَہُمْ ہٰذِہٖ فَرُبَّمَا اَخْرَجَتْ ہٰذِہٖ وَلَمْ تُخْرِجْ ہٰذِہٖ فَنَہَانَا عَنْ ذٰلِکَ فَاَمَّا الْوَرِقُ فَلَمْ یَنْہَنَا اَخْرَجَہُ السِّتَّۃُ اَلْحَقْلُ اَلْاَرْضُ الطَّیِّبَۃُ التُّرْبَۃِ الصَّالِحَۃُ لِلزِّرَاعَۃِ وَالْمُحَاقَلَۃُ اَلْمُفَاعَلَۃُ مِنْ ذٰلِکَ وَہِیَ الْمُزَارَعَۃُ بِالثُّلُثِ اَوِ الرُّبُعِ اَوْ نَحْوِ ذٰلِکَ وَقِیْلَ اِکْرَاءُ الْاَرْضِ بِمِقْدَارٍ مِنَ الْبُرِّ وَقِیْلَ بَیْعُ الطَّعَامِ فِیْ سُنْبُلِہٖ وَقِیْلَ بَیْعُ الزَّرْعِ قَبْلَ اِدْرَاکِہٖ ترجمہ اور رافع سے روایت ہے کہا کہ سب انصاریون مین ہماری زمین زیادہ تر تہی سو ہم کرایہ پر دیا کرتے تہے زمین کو اس شرط پر کہ ہمارے واسطے یہ قطعہ ہوگا اور انکے واسطے یہہ سو بہت وقت اِس قطعہ مین ہوتا اور اُس مین نہ ہوتا سو حضرت نے ہمکو اس سے منع کیا۔ لیکن چاندی پر دینا سو اُس سے منع نہیں کیا چہون اسکے راوی ہین اور حقل اُس زمین کو کہتے ہین جسکی مٹی عمدہ ہو اور کہیتی کے قابل ہو۔ اور محاقلہ باب مفاعلہ ہے اُس سے اور وہ مزارعت ہے تہائی چوتہائی وغیرہ پر اور بعضون نے کہا کہ وہ کرایہ دینا ہے زمین کا مقدار معین گیہون پر اور بعضون نے کہا کہ وہ بیچنا اناج کا ہے بالی مین اور بعضون نے کہا کہ وہ بیچنا کہیتی کا ہے پکنے سے پہلے۔

(۳) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ کَانَ لِرِجَالٍ مِنَّا فُضُوْلُ اَرَضِیْنَ فَقَالُوْا نُوَاجِرُہَا بِالثُّلُثِ اَوِ الرُّبُعِ اَوِ النِّصْفِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَنْ کَانَتْ لَہٗ اَرْضٌ فَلْیَزْرَعْہَا اَوْ لِیَمْنَحْہَا اَخَاہُ وَلَا یُوَاجِرْہَا اِیَّاہُ وَلَا یُکْرِہَا اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَالنَّسَائِیُّ ترجمہ جابرؓ سے روایت ہے کہا ہم مین سے بعضون کی زمینین زیادہ تہین تو انہون نے کہا کہ ہم ان کو اجارے دیتے ہین تہائی یا چوتہائی یا نصف پر تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جسکی زمین ہو تو چاہیے کہ اُس مین آپ کہیتی کرے یا اپنے بہائی مسلمان کو عاریت دیوے کہ وہ اس مین کہیتی کرے اور اُسکو اجارے نہ دے اور نہ اُسکا کرایہ لے شیخین اسکے راوی ہین اور نسائی۔

(۴) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِلٰی اَرْضٍ وَہِیَ تَہْتَزُّ زَرْعًا فَقَالَ لِمَنْ ہٰذِہٖ قَالُوْا اَکْرَاہَا فُلَانٌ فَقَالَ لَوْ مَنَحَہَا اِیَّاہُ کَانَ خَیْرًا مِنْ اَنْ یَاْخُذَ عَلَیْہَا اَجْرًا مَعْلُوْمًا اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَالنَّسَائِیُّ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک زمین کی طرف نکلے اور حالانکہ اُس کی کہیتی تازی لہلہاتی تہی فرمایا یہ زمین کس کی ہے لوگون نے کہا کہ کرایہ دیا ہے اُسکو فلانے نے فرمایا اگر وہ کسی کو مفت دیتا

حقیقت میں ہنسی سے یہ مراد اس کو ہمیشہ ہنسنا اور شاکا میاب ہوتا ہے

کتاب المزاح والمداعبة

کتاب ہے

خوش طبعی کے بیان مین

(۱) عن ابی ھریرة قال قالوا یا رسول اللہ انک تداعبنا قال انی لا اقول الا حقا اخرجہ الترمذی ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ اصحاب نے کہا کہ یا رسول اللہ مقرر آپ ہمسے خوش طبعی کرتے ہین فرمایا کہ مین نہین کہتا مگر حق بات یعنے سچ ترمذی اسکے راوی ہین ف یعنے مین خوش طبعی مین ایسی بات نہین کہتا کہ خلاف واقع ہو اگرچہ ظاہر مین خلاف واقع معلوم ہوا ور ضابطہ اُس کے جائز اور ناجائز ہونے مین یہہ ہے کہ اگر اسمین جھوٹ نہو تو جائز ہے لیکن باوجود اس کے بھی ہمیشہ نہ چاہیے اسواسطے کہ اس سے آدمی خفیف ہوجاتا ہے اور عزت اور قدر جاتی رہتی ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خوش طبعی اسی قسم کی تھی ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۲) وعن انس قال اتت امرأة الی النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فقالت احملنا علی بعیر فقال احملکم علی ولد الناقة قالت وما نصنع بولد الناقة قال وھل تلد الابل الا النوق اخرجہ ابوداود والترمذی وھذا لفظہ ترجمہ انس سے روایت ہے کہ ایک عورت حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس آئی تو اُس نے کہا کہ ہمکو سواری کے لیے اونٹ دیجیے تو حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ مین تمکو اونٹنی کے بچے پر سوار کر دون گا۔ اوس عورت نے کہا ہم اونٹنی کے بچے کو کیا کرینگے فرمایا کہ اونٹون کو اونٹنیان ہی جنتی ہین ابوداؤد ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۳) وعنہ ان النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم قال لہ یا ذا الاذنین یعنی یمازحہ اخرجہ ابوداود ترجمہ انس سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اسکو فرمایا ای دو کان والے یعنے اُس سے خوش طبعی فرمائی۔ ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

(۴) وعن اسید بن حضیر ان رجلا من الانصار کان فیہ مزاح فبینما ھو یحدث القوم ویضحکھم اذ طعنہ النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فی خاصرتہ بعود کان فی یدہ فقال اصبرنی یا رسول اللہ قال اصطبر فقال ان علیک قمیصا ولیس علی قمیص فرفع النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم قمیصہ فاحتضنہ وجعل یقبل کشحہ وقال انما اردت ھذا یا رسول اللہ اخرجہ ابوداود۔ اصبرنی ای اقدنی ومکنی من نفسک لاقتص منک والکشح ما فوق شد الازار من جانب البطن وھما کشحان ترجمہ اسید بن حضیر سے روایت ہے کہ ایک انصاری مرد مین خوش طبعی کرنے کی عادت تھی سو جس حالت مین کہ وہ لوگون کو خوش طبعی کرکے ہنسا رہا تھا کہ ناگہان حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اسکو کوکہ مین چوکا لکڑی سے کہ آپکے ہاتھہ مین تھی تو اُس نے کہا کہ یا رسول اللہ مجھکو اپنی جان پر قابو دیجیے فرمایا مین قابو دیتا ہون تو اُس نے کہا کہ آپ پر کرتا ہے اور مجھپر کرتا نہین تھا۔ تو حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اپنا کرتا اُٹھایا تو وہ اُس کے اندر گھس گیا اور آپکے پہلو کو چومنے لگا اور کہا یا رسول اللہ میری یہی مراد تھی ابوداؤد اسکے راوی ہین۔ اصبرنی یعنے مجھکو بدلا دیجیے۔ اور مجھکو اپنی جان پر قابو دیجیے کہ مجھے آپ سے بدلا لینا ہے اور کشح وہ جگہہ ہے جو تہ بند باندھنے کی جگہہ سے اوپر ہوتی ہے پیٹ کی جانب مین اور کشح دو ہین۔

كَمَا أَطْرَتِ النَّصَارَى ابْنَ مَرْيَمَ فَإِنَّمَا أَنَا عَبْدٌ فَقُولُوا عَبْدُ اللهِ وَرَسُولُهُ أَخْرَجَهُ رَزِينٌ الْإِطْرَاءُ مُجَاوَزَةُ الْحَدِّ فِي الْمَدْحِ وَالْكَذِبُ فِيهِ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے کہ مینے عمر سے سنا کہتے تہے کہ مینے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا فرماتے تہے کہ بہایت بیجد میری تعریف نہ کیا کرو جیسے نصاری نے بیجد تعریف کی ابن مریم کی سو مین تو اللہ کا بندہ ہون اور یون کہا کرو کہ اللہ کا بندہ ہے اور اسکا رسول رزین اسکے راوی ہین اطرا کے معنے ہین حد سے بڑہ جانا تعریف مین اور اُس مین جہوٹ بولنا۔

(۳) **وَعَنْ** أَبِي بَكْرَةَ قَالَ أُثْنِيَ عَلَى رَجُلٍ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَيْلَكَ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ قَالَ لَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ مَنْ كَانَ مَادِحًا أَخَاهُ لَا مَحَالَةَ فَلْيَقُلْ أَحْسِبُ فُلَانًا وَاللهُ حَسِيبُهُ وَلَا يُزَكِّي عَلَى اللهِ أَحَدًا أَحْسِبُ فُلَانًا كَذَا وَكَذَا إِنْ كَانَ يَعْلَمُ مِنْهُ ذٰلِكَ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَأَبُو دَاوُدَ قَوْلُهُ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ أَيْ أَهْلَكْتَهُ بِالْإِطْرَاءِ وَالْمَدْحِ وَالتَّعْظِيمِ عِنْدَ نَفْسِهِ فَإِنَّهُ تَعَجَّبَ بِذٰلِكَ فَيُهْلِكُ كَأَنَّكَ قَدْ قَطَعْتَ عُنُقَهُ **ترجمہ** ابوبکرہ سے روایت ہی کہ ایک شخص نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے دوسرے شخص کی تعریف کی تو حضرت نے فرمایا کہ ہائے تونے اپنے بہائی کی گردن کاٹی یہ اس سے تین بار فرمایا کہ جو کوئی اپنے بہائی مسلمان کی تعریف کیا چاہے تو یون کہے مین فلانے کو گمان کرتا ہون کہ ایسا ہے اور خدا ہی اُسکو خوب جانتا ہے اور خدا کے آگے کسی کو بے عیب نہ کہے مین فلانے شخص کو ایسا ایسا گمان کرتا ہون اگر اُس مین سے سچ مچ یہ بات جانتا ہو شیخین اور ابوداود اس کے راوی ہین۔ قول آپکا تونے اپنے بہائی کی گردن کاٹی یعنے تونے اُسکو ہلاک کیا ساتھ بیجد تعریف اور تعظیم کی یعنے وہ اپنی تعریف سنکر پہول جائیگا۔ اور آپ کو بہتر سمجہے گا یہ وہ اس سے ہلاک ہو گا تو گویا کہ تونے اُسکی گردن کاٹی **ف** اس حدیث مین حضرت نے تعریف کا طریقہ سکہایا یعنے اول تو کسی کی تعریف کرنا کسی طرح بہتر نہین پہر اگر تعریف کرنا ضرور جانے یعنے اس مین کچہ فائدہ دین کا سمجہے تو جو باتین اُس مین واقعی سچ مچ موجود ہون اُسکو اسطرح کہے کہ میرے گمان مین فلان شخص دیندار ہے سچا ہے سخی ہے خوب آدمی ہے آگے اللہ جانے کہ وہ کیسا ہے اور دوسری حدیث مین یون آیا ہے کہ جب کوئی مرد فاسق کی تعریف کرتا ہے تو خدا غضب مین آتا ہے تو معلوم ہوا کہ کافر کی تعریف کرنا زیادہ تر گناہ ہے۔ اس زمانے مین اکثر لوگون کی عادت ہے بے فائدہ تعریفین کرنے کی خصوصًا امیرون کے مصاحب خوشامد سے کیا کیا خرافات بکتے ہین ہر بات مین سبحان اللہ کہتے ہین خواہ جہوٹی ہو یا سچی وہ ان جہوٹی تعریفون سے اپنی عاقبت کو تباہ کرتے ہین۔ اور امیر کو بہلا کر ہلاک کرتے ہین۔

(۴) **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَحْثُوَ فِي أَفْوَاهِ الْمَدَّاحِينَ التُّرَابَ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ الْمَدَّاحُونَ هُمُ الَّذِينَ اتَّخَذُوا مَدْحَ النَّاسِ عَادَةً يَسْتَأْكِلُونَ بِهِ الْمَمْدُوحَ فَأَمَّا مَنْ مَدَحَ عَلَى الْأَمْرِ الْحَسَنِ وَالْفِعْلِ الْمَحْمُودِ تَرْغِيبًا لَهُ فِي أَمْثَالِهِ وَتَحْرِيضًا لِلنَّاسِ عَلَى الْاِقْتِدَاءِ بِهِ فِي أَشْبَاهِهِ فَلَيْسَ بِمَدَّاحٍ وَالْمُرَادُ بِالتُّرَابِ عَيْنُهُ أَوْ يَكُونُ مُؤَوَّلًا بِمَعْنَى الْخَيْبَةِ وَالْحِرْمَانِ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمکو حکم فرمایا کہ بہت مدح کرنیوالون کے مُنہ مین ہم مٹی ڈالین ترمذی اسکو راوی ہین اور مداحون سے وہ لوگ مراد ہین جنہون نے لوگون کی تعریف کرنے کی عادت ٹہیرا رکہی ہے کہ ممدوح سے اسکے بدلے کہانا کہاتے ہین اور جو شخص کہ تعریف کرے عمدہ بات پر اور خوب کام مین تاکہ کرنے والے کو ایسے کامون کی رغبت ہو اور لوگ ایسے کامون مین اسکی پیروی کرین تو وہ مدح منع نہین جسکی مذمت اس حدیث مین آئی ہے اور مراد تراب سے

المخضب قالت ففعلنا فاغتسل ثم ذهب لينوء فأغمي عليه ثم أفاق فقال أصلى الناس قلنا لا هم ينتظرونك يا رسول الله
قال ضعوا لي ماء في المخضب قالت ففعلنا فاغتسل ثم ذهب لينوء فأغمي عليه ثم أفاق فقال أصلى الناس قلنا لا وهم
ينتظرونك فقالت يا رسول الله قال ضعوا لي ماء في المخضب قالت ففعلنا فاغتسل ثم ذهب لينوء فأغمي عليه ثم أفاق فقال أصلى الناس قلنا لا
وهم ينتظرون قالت والناس عكوف في المسجد ينتظرون رسول الله صلى الله عليه وسلم لصلوة العشاء الآخرة قالت فأرسل رسول الله صلى الله عليه وسلم
إلى أبي بكر أن يصلي بالناس فأتاه الرسول فقال إن رسول الله صلى الله عليه وسلم يأمرك أن تصلي بالناس فقال أبو بكر وكان رجلا رقيقا يا عمر
صل بالناس قالت فقال عمر أنت أحق بذلك قالت فصلى بهم أبو بكر تلك الأيام ثم إن رسول الله صلى الله عليه وسلم وجد في نفسه خفة فخرج
بين رجلين أحدهما العباس لصلوة الظهر وأبو بكر يصلي بالناس فلما رآه أبو بكر ذهب ليتأخر فأومأ
إليه النبي صلى الله عليه وآله وسلم أن لا يتأخر وقال لهما أجلساني إلى جنبه فأجلساه إلى جنب أبي بكر
فكان أبو بكر يصلي وهو يأتم بصلوة النبي صلى الله عليه وآله وسلم والناس يصلون بصلوة أبي بكر والنبي
صلى الله عليه وسلم قاعد قال عبيد الله دخلت على عبد الله بن عباس فقلت ألا أعرض عليك ما حدثتني
عائشة عن مرض رسول الله صلى الله عليه وسلم قال هات فعرضت حديثها عليه فما أنكر منه شيئا غير أنه
قال أسمت لك الرجل الذي كان مع العباس قلت لا قال هو علي وزاد البخاري في رواية كان رسول الله صلى
الله عليه وسلم يسأل في مرضه يقول أين أنا غدا أين أنا غدا يريد يوم عائشة فأذن له أزواجه أن يكون
حيث شاء قالت فمات في بيتي وفي يومي الذي كان يدور علي فيه ثم قبضه الله وإن رأسه لبين
سحري ونحري وخالط ريقه ريقي دخل عبد الرحمن بن أبي بكر ومعه سواك يستن به فنظر إليه رسول
الله صلى الله عليه وسلم فقلت أعطني هذا السواك فأعطانيه فقصمته ثم مضغته فأعطيته رسول
الله صلى الله عليه وسلم فاستن به وهو مستند إلى صدري السحر الرئة وأرادت أنه مات عندها
وفي حضنها والقصم بالفاء والصاد المهملة الكسر من غير إبانة وبالقاف والضاد المعجمة الكسر مع الإبانة

ترجمہ اور عائشہ رضی سے روایت ہے کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیمار ہوئے اور آپکو بیماری کی شدت ہوئی تو اپنی بیبیون سے
اجازت مانگی کہ میرے گھر مین بیمارداری کئے جاوین یعنی میرے گھر مین بیماری کاٹین تو بیبیون نے آپ کو اجازت دی
تو آپ باہر تشریف لائے دو مردون کے درمیان ایک عباس تھے اور ایک اور مرد آپکے پاؤن زمین پر گھسٹتے جاتے تھے
پھر جب میرے گھر مین داخل ہوئے اور آپکو درد کی شدت ہوئی تو فرمایا ڈالدو میرے اوپر سات مشکین جنکے دہانے نہ کھلے ہون
تاکہ مین لوگون کو وصیت کرون تو ہمنے آپ کو حفصہ کی ایک تغار مین بٹھلایا اور اُن مشکون سے آپ پر پانی ڈالنا شروع
کیا یہانتک کہ حضرت نے اشارہ کیا کہ بس کرو پھر لوگون کی طرف نکلے پھر انکو نماز پڑھائی اور خطبہ سنایا شیخین اسکے راوی
ہین ۔ اور دونون کی روایت مین عبید اللہ بن عبد اللہ سے آیا ہے کہا مین عائشہ رضی کے پاس اندر گیا تو مینے اُن سے
کہا کہ تم مجھسے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیماری کا حال بیان کرو انہون نے کہا ہان بیان کرتی ہون حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم بیمار ہوئے تھے فرمایا کیا لوگ نماز پڑھ چکے ہین ہمنے کہا نہین آپ کی انتظار مین ہین یا رسول اللہ فرمایا میرے
واسطے تغار مین پانی رکھو عائشہ رضی نے کہا ہمنے پانی رکھا تو آپ نے غسل کیا پھر اُٹھنے لگے تو بیہوش ہوگئے پھر ہوش مین آئے
تو فرمایا کیا لوگ نماز پڑھ چکے ہمنے کہا نہین یا رسول اللہ آپ کی انتظار مین ہین فرمایا میرے واسطے تغار مین پانی رکھو
عائشہ رضی نے کہا سو ہمنے پانی رکھا تو آپ نے غسل کیا پھر اُٹھنے لگے تو بیہوش ہوگئے پھر ہوش مین آئے تو فرمایا کیا لوگ

(۵) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ لَا يَأْخُذَنَّ أَحَدُكُمْ عَصَا أَخِيْهِ لَاعِبًا جَادًّا وَمَنْ أَخَذَ عَصَا أَخِيْهِ فَلْيَرُدَّهَا إِلَيْهِ أَخْرَجَهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ عبد اللہ بن سائب سے روایت ہے اُسنے اپنے باپ سے اُس نے اپنے دادا سے روایت کی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی اپنے بھائی کی لاٹھی نہ لے نہ خوش طبعی سے نہ قصد سے اور جو اپنے بھائی کی لاٹھی لیوے تو چاہیے کہ اسکو پھیر دیوے ابو داؤد اور ترمذی اُس کے راوی ہین۔

(۶) وَعَنْ ابْنِ أَبِيْ لَيْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ كَانُوْا يَسِيْرُوْنَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَامَ رَجُلٌ مِّنْهُمْ فَانْطَلَقَ بَعْضُهُمْ إِلٰى حَبْلٍ كَانَ مَعَهُ فَأَخَذَهُ فَفَزِعَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يُّرَوِّعَ مُسْلِمًا أَخْرَجَهُ أَبُوْ دَاوُدَ ترجمہ ابن ابی لیلی سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب نے ہم سے حدیث بیان کی کہ وہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ چلتے تھے یعنی کسی سفر مین تو اُن مین سے ایک مرد سو گیا تو اُن مین بعض نے اپنی رسّی لیکر اُسکو پکڑا تو وہ گھبرایا۔ تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہین حلال کسی مسلمان کے لیے کہ مسلمان کو ڈراوے ابو داؤد اسکے راوی ہین۔

كِتَابُ الْمَوْتِ وَفِيْهِ ثَلٰثَةُ أَبْوَابٍ

کتاب ہے موت کے بیان مین اور اُس مین تین باب ہین

اَلْبَابُ الْأَوَّلُ فِيْ ذِكْرِ وَفَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

پہلا باب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بیان مین۔

مَرَضُهُ وَمَوْتُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت صلعم کی بیماری اور موت کا بیان

(۱) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ يَا عَائِشَةُ مَا أَزَالُ أَجِدُ أَلَمَ الطَّعَامِ الَّذِيْ أَكَلْتُ بِخَيْبَرَ وَهٰذَا أَوَانُ وَجَدْتُ انْقِطَاعَ أَبْهَرِيْ مِنْ ذٰلِكَ السَّمِّ أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ ترجمہ عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی مرض الموت مین فرماتے تھے کہ اے عائشہ مین ہمیشہ اُس کھانے کی تکلیف پاتا ہون جو مینے خیبر مین کھایا تھا سو یہ وقت تو ایسا ہے کہ مجھکو معلوم ہو چکا کہ میری جان کی رگ اُسی زہر سے ٹوٹتی ہے بخاری اس کے راوی ہین ف یعنی اسی زہر سے اب میرا انتقال ہے۔

(۲) وَعَنْهَا قَالَتْ لَمَّا ثَقُلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَاشْتَدَّ بِهِ وَجَعُهُ اسْتَأْذَنَ أَزْوَاجَهُ أَنْ يُّمَرَّضَ فِيْ بَيْتِيْ فَأَذِنَّ لَهُ فَخَرَجَ وَهُوَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَرَجُلٌ آخَرُ تَخُطُّ رِجْلَاهُ فِي الْأَرْضِ فَلَمَّا دَخَلَ بَيْتِيْ وَاشْتَدَّ وَجَعُهُ قَالَ أَهْرِيْقُوْا عَلَيَّ مِنْ سَبْعِ قِرَبٍ لَمْ تُحْلَلْ أَوْكِيَتُهُنَّ لَعَلِّيْ أَعْهَدُ إِلَى النَّاسِ فَأَجْلَسْنَاهُ فِيْ مِخْضَبٍ لِحَفْصَةَ ثُمَّ طَفِقْنَا نَصُبُّ عَلَيْهِ مِنْ تِلْكَ الْقِرَبِ حَتّٰى طَفِقَ يُشِيْرُ إِلَيْنَا أَنْ قَدْ فَعَلْتُنَّ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى النَّاسِ فَصَلّٰى بِهِمْ وَخَطَبَهُمْ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَلَهُمَا فِيْ رِوَايَةِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ فَقُلْتُ لَهَا أَلَا تُحَدِّثِيْنِيْ عَنْ مَرَضِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ ثَقُلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَصَلَّى النَّاسُ قُلْنَا لَا هُمْ يَنْتَظِرُوْنَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ضَعُوْا لِيْ مَاءً فِي

نہین اختیار کرینگے ادسینے پہچان لیا کہ یہہ وہی حدیث ہے جو آنحضرت حالت صحت مین ہمسے بیان کیا کرتے تہے سو اخیر کلمہ جسکے ساتہہ آپ نے کلام کیا یہہ تہا کہ الہی مین عالی رتبہ رفیقون کی صحبت مانگتا ہون تینون اور ترمذی اسکے راوی ہین ۔ اور رفیق اعلی سے مراد نبی لوگ ہین جو اعلی علیین مین رہتے ہین جو کہ ایک جگہہ ہے ساتوین آسمان کے اوپر ۔

(۳) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا حُضِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَفِي الْبَيْتِ رِجَالٌ فِيهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ هَلُمُّوا أَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَمْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ قَالَ عُمَرُ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ غَلَبَهُ الْوَجَعُ وَعِنْدَكُمُ الْقُرْآنُ حَسْبُكُمْ كِتَابُ اللهِ تَعَالَى فَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْبَيْتِ فَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ قَرِّبُوا يَكْتُبْ لَكُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ مَا قَالَ عُمَرُ فَلَمَّا أَكْثَرُوا اللَّغَطَ وَالِاخْتِلَافَ قَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُومُوا عَنِّي وَلَا يَنْبَغِي عِنْدِي التَّنَازُعُ فَخَرَجَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا وَهُوَ يَقُولُ إِنَّ الرَّزِيَّةَ كُلَّ الرَّزِيَّةِ مَا حَالَ بَيْنَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ كِتَابِهِ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ الرَّزِيَّةُ الْمُصِيبَةُ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وفات حاضر ہوئی اور گہر مین آدمی تہے جنمین عمر بن خطاب بہی موجود تہے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ آؤ مین تمہارے واسطے نوشتہ لکہہ دون تاکہ اُس تحریر کے بعد تم مین کبہی تنازع نہو اور اختلاف نہ پڑے تو عمر نے کہا کہ البتہ حضرت پر درد غالب ہے آنحضرت کو لکہانے مین تکلیف ہوگی اور تمہارے پاس قرآن موجود ہے خدا کی کتاب ہمکو کافی ہے یعنے لکہنا چندان ضرور نہین پہر گہر والون مین اختلاف ہوا اُن مین سے بعضے کہتے تہے کہ کاغذ نزدیک لاؤ تمکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم لکہہ دین اور بعضے کہتے تہے جو عمر نے کہا پہر جب اُن مین شور و غل اور اختلاف ہوا تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اُوٹہہ جاؤ میرے پاس سے اور میرے پاس جہگڑنا لائق نہین پہر ابن عباس نکلے کہتے ہوئے تحقیق مصیبت ہے کل مصیبت وہ چیز کہ مانع ہوئی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو لکہنے سے شیخین اسکے راوی ہین رزیہ کے معنے ہین مصیبت **ف** یعنی کاش وہ اختلاف اور غل نہ کرتے تا کہ حضرت کچہ لکہتے کہ سبب ہدایت کا ہوتا تو ابن عباسؓ اس امر مین عمر کے خلاف تہے اور اگر کوئی بات ضروری ہوتی تو اُسکو ضرور لکہتے اور انکے اختلاف سے کبہی نہ چہوڑتے اسواسطے کہ قرآن مجید مین حکم ہے کہ بلغ ما انزل الیك من ربك تو معلوم ہوا کہ لکہنا ضروری امر نہ تہا ابو بکر کو خلیفہ کرنا تہا چنانچہ بخاری کی بعض روایتون سے معلوم ہوتا ہے ۔

(۴) وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا حُضِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ يَتَغَشَّاهُ الْكَرْبُ فَقَالَتْ فَاطِمَةُ وَاكَرْبَ أَبَتَاهُ فَقَالَ لَهَا لَيْسَ عَلَى أَبِيكِ كَرْبٌ بَعْدَ الْيَوْمِ فَلَمَّا مَاتَ قَالَتْ يَا أَبَتَاهُ أَجَابَ رَبًّا دَعَاهُ يَا أَبَتَاهُ مَنْ جَنَّةُ الْفِرْدَوْسِ مَأْوَاهُ يَا أَبَتَاهُ إِلَى جِبْرِيلَ نَنْعَاهُ فَلَمَّا دُفِنَ قَالَتْ يَا أَنَسُ كَيْفَ طَابَتْ أَنْفُسُكُمْ أَنْ تَحْثُوا عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ التُّرَابَ أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ **ترجمہ** انسؓ سے روایت ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو موت حاضر ہوئی یعنے اسکی علامتین ظاہر ہوئین تو آپ کو بیماری کی شدت سے غش آنے لگا تو فاطمہ نے کہا کہ ای تکلیف میرے باپ کی یعنے آپکو بیماری کی کیا شدت ہے تو آپ نے فاطمہ کو فرمایا کہ نہین ہے تیرے باپ پر تکلیف اور شدت بیماری کی بعد آجکے دن کو یعنے یہہ تکلیف بسبب شدت بیماری کے ہے اور بیماری آج کے دن کے بعد پہر نہین ہوگی اسواسطے کہ موت سے آج علائق جسمانی قطع ہوجاوینگے پہر جب حضرت نے وفات پائی تو فاطمہ نے کہا کہ ای میرے باپ کہ اپنے رب کا حکم قبول کیا کہ اُسکو اپنے حضور مین بلایا اے میرے باپ آہ وہ شخص کہ اسکی جگہہ جنت الفردوس ہے ای میرے باپ ہم جبرئیل کی طرف انکی موت کی خبر پہونچاتے ہین پہر جب حضرت دفن کیے گئے

نماز پڑھ چکے ہین ہمنے کہا نہین یا حضرت آپکے انتظار مین ہین فرمایا میرے واسطے تغار مین پانی رکھو کہا عائشہؓ نے سو ہم نے پانی رکھا تو آپنے غسل کیا پھر اٹھنے لگے تو بیہوش ہوگئے پھر ہوش مین ہوئے تو فرمایا کیا لوگ نماز پڑھ چکے ہین ہمنے کہا نہین لوگ آپکی انتظار مین ہین، کہا اور لوگ مسجد مین بیٹھے تھے حضرت کی انتظار کرتے تھے نماز عشا کے لیے تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوبکرؓ کو کہلا بھیجا کہ لوگون کو نماز پڑھائین تو ایلچی انکے پاس آیا اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمکو حکم کرتے ہین کہ لوگون کو نماز پڑھاؤ تو ابوبکر نے کہا اور وہ نرم دل تھے کہ اے عمر لوگون کو نماز پڑھاؤ تو عمر نے کہا کہ تم نماز پڑھانے کیلیے زیادہ تر لائق ہو کہا عائشہؓ نے سو ابوبکر نے لوگون کو ان دنون مین نماز پڑھائی پھر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیماری سے کچھ تخفیف پائی تو دو مردون کے درمیان یعنے انکی کاندہون پر ہاتھ رکھکر نماز ظہر کے لیے نکلے ایک ان دونون مین عباسؓ تھے اور ابوبکرؓ لوگون کو نماز پڑھا رہے تھے پھر جب ابوبکر نے آپ کو دیکھا تو پیچھے ہٹنے لگے تو حضرت نے انکی طرف اشارہ کیا کہ پیچھے مت ہٹو اور دونون سے فرمایا کہ مجھکو اسکے پہلو مین بٹھلاؤ تو دونون نے آپکو ابوبکرؓ کے پہلو مین بٹھلایا تو ابوبکر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز کی پیروی کرتے تھے اور باقی لوگ ابوبکر کی نماز کی پیروی کرتے تھے اور حضرت بیٹھے تھے یعنے بیٹھے نماز پڑھتے تھے عبید اللہ نے کہا کہ مین ابن عباسؓ کے پاس گیا۔ تو مینے ان سے کہا کیا نہ عرض کرون مین تمسے وہ حدیث جو عائشہؓ نے مجھسے حضرت کی بیماری کی باب مین بیان کی کہا لا بیان کر تو مینے عائشہ کی حدیث انسے بیان کی تو ابن عباسؓ نے اس سے کسی چیز کا انکار نہ کیا یعنے سب کو صحیح جانا لیکن کہا کہ عائشہؓ نے تیرے آگے اس مرد کا نام لیا تھا جو عباسؓ کے ساتھ تھا مینے کہا نہین کہا وہ علی مرتضےؓ تھے اور بخاری نے ایک روایت مین زیادہ کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی بیماری مین پوچھتے تھے کہ مین کل کہان ہونگا۔ آپ کی مراد یہ تھی کہ عائشہؓ کی باری کس دن ہوگی تو آپ کی بیبیون نے آپ کو اجازت دی کہ جہان چاہین رہین کہا عائشہؓ نے سو انتقال ہوا حضرت کا میرے گھر مین اور میری باری کے دن جسمین آپ گھوم کر میرے پاس آتے تھے پھر اللہ نے آپ کی روح قبض کی اور حالانکہ آپکا سر میری ہنسلی اور میرے سینہ کے درمیان تھا اور آپ کی تھوک میری تھوک سے ملی۔ عبدالرحمن بن ابی بکر اندر آیا اور اس کے پاس مسواک تھی جس سے دانت مل رہا تھا تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کیطرف نظر کی مینے کہا کہ یہہ مسواک مجھکو دے اس نے مجھکو دی تو مینے اسکو توڑا پھر چبایا پھر مینے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دی آپنے اس سے مسواک کی اور حالانکہ آپ میرے سینہ سے تکیہ کیے تھے۔ اور سحر کے معنے ہین سینہ اور مراد یہہ ہے کہ فوت ہوئے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عائشہؓ کی گود مین اور قصم کے معنے مین توڑنا۔

(۲) **وعنها** قالت كان النبي صلى الله عليه وآله وسلم يقول وهو صحيح لن يقبض نبي حتى يرى مقعده من الجنة ثم يحيا أو يخير فلما نزل به ورأسه على فخذي غشي عليه ثم أفاق فأشخص بصره إلى سقف البيت ثم قال اللهم الرفيق الأعلى قلت إذا لا يختارنا وعرفت أنه الحديث الذي كان يحدثنا به وهو صحيح فكانت تلك آخر كلمة تكلم بها اللهم الرفيق الأعلى أخرجه الثلاثة والترمذي الرفيق الأعلى هم النبيون الذين يسكنوا أعلى عليين ترجمہ عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے حالت صحت مین کہ ہرگز کسی پیغمبر کی روح قبض نہین کیجاتی یہانتک کہ اسکو بہشت مین جگہہ دکھائی جاتی ہے یعنی جو جگہہ کہ اسکے لیے خاص ہے مراتب عالیہ سے پھر اسکو اختیار دیا جاتا ہے کہ چاہے آخرت کو اختیار کرے اور چاہے دنیا مین رہے پھر جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر موت اتری یعنی اسکی علامتین ظاہر ہوئین اور آپکا سر میری ران پہ تھا تو آپکو غش ہوا پھر جب ہوش مین آئے پھر آپنی آنکھ گھر کی چھت کی طرف لگائی یعنے اسلیے کہ وہ جہت آسمان کی ہے پھر فرمایا الٰہی مین عالی رتبہ رفیقون کی صحبت مانگتا ہون مینے کہا اب ہمکو

کی روایت مین آنا نیا وہ ہے کہ غسل دیا حضرت کو علی و فضل اور اسامہ نے اور انہون نے حضرت کو قبر مین داخل کیا۔ ابو داؤد اسکے راوی ہین نجرانیہ منسوب ہے طرف نجران کی کہ ایک جگہہ ہے معروف یمن مین اس مین نجران کے نصاری رہتے تہے۔

(۳) وَعَنْ مَالِكٍ قَالَ بَلَغَنِي اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ تُوُفِّيَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَدُفِنَ يَوْمَ الثُّلَثَاءِ وَصَلَّى عَلَيْهِ النَّاسُ اَفْرَادًا لَا يَؤُمُّهُمْ اَحَدٌ فَقَالَ نَاسٌ يُدْفَنُ عِنْدَ الْمِنْبَرِ وَقَالَ اٰخَرُوْنَ بِالْبَقِيْعِ فَجَاءَ اَبُوْ بَكْرٍ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا دُفِنَ نَبِيٌّ اِلَّا مَكَانَهُ الَّذِيْ تُوُفِّيَ فِيْهِ فَحُفِرَ لَهٗ فِيْهِ فَلَمَّا اَرَادُوْا غُسْلَهٗ اَرَادُوْا نَزْعَ قَمِيْصِهٖ فَسَمِعُوْا صَوْتًا يَقُوْلُ لَا تَنْزِعُوا الْقَمِيْصَ فَغُسِّلَ وَهُوَ عَلَيْهِ ترجمہ مالک سے روایت ہے کہ مجھکو خبر پہونچی کہ فوت ہوئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم دن پیر کے اور دفنائے گئے دن منگل کے اور لوگون نے اکیلی اکیلی آپ پر نماز پڑہی اور کوئی انکا امام نہ بنا پہر بعضون نے کہا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر کے پاس دفنائے جاوین اور لوگون نے کہا کہ بقیع مین دفنائے جاوین کہ مدینے کا قبرستان ہے پہر ابوبکر صدیق آئے تو انہون نے کہا کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا فرماتے تہے کہ نہین دفنایا جاتا کوئی پیغمبر مگر اسی جگہہ مین جہان فوت ہو تو حضرت کے واسطے وہین قبر کہودی گئی پہر جب انہون نے غسل کا ارادہ کیا اور چاہا کہ آپکا کرتا اتارین تو انہون نے ایک آواز سنی کہ حضرت کا کرتا مت اتارو پہر کرتے سمیت آپکو نہلایا گیا۔

(۴) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جُعِلَ تَحْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ قَبْرِهٖ قَطِيْفَةٌ حَمْرَاءُ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نیچے قبر مین سرخ چادر ڈالی گئی ترمذی اور نسائی اسکے راوی ہین۔

(۵) وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ قَالَ الَّذِيْ لَحَدَ قَبْرَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبُوْ طَلْحَةَ وَالَّذِيْ اَلْقَى الْقَطِيْفَةَ تَحْتَهٗ شُقْرَانُ مَوْلَاهُ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ محمد بن علی بن حسین سے روایت ہے کہا کہ جسنے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے بغلی قبر کہودی وہ ابوطلحہ تہے اور جسنے آپکے تلے کپڑا ڈالا آپکے غلام آزاد شقران تہے ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۶) وَعَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ بَيْتَهَا فَقُلْتُ يَا اُمَّهْ اكْشِفِيْ لِيْ عَنْ قَبْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَصَاحِبَيْهِ فَكَشَفَتْ لِيْ عَنْ ثَلٰثَةِ قُبُوْرٍ لَا مُشْرِفَةٍ وَلَا لَاطِئَةٍ مَبْطُوْحَةٍ بِبَطْحَاءِ الْعَرْصَةِ الْحَمْرَاءِ اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاؤُدَ ترجمہ قاسم بن محمد سے روایت ہے کہا کہ مین عائشہ کے پاس انکے گہر مین گیا تو مینے کہا اے ماں میری واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر اور آپکے دونون یارون کی قبر کہول کہ مین زیارت کرون تو عائشہ نے میرے واسطے تینون قبرین کہولین نہ اونچی تہین نہ ملی ہوئین زمین سے بلکہ بچہی ہوئی تہین عرصہ کے سرخ پتہرون سے ابوداؤد اسکے راوی ہین۔ ف عرصہ ایک جگہہ کا نام ہے مدینے مین وہان پتہر سرخ ہوتے ہین۔

(۷) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّهٗ رَاٰى قَبْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسَنَّمًا اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ اسنے دیکھا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر کو کوہان کی گئی یعنی درمیان مین سے اونٹ کی کوہان کی طرح بلند تہی بخاری اسکے راوی ہین ف ابتدا مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر اسیطرح تہی پہر رفتہ رفتہ پتہر ڈہلک کر زمین پر بچھ گئے۔

تو فاطمہ نے کہا کہ اے انس کیونکر گوارہ ہوا تمہارے نفسون پر کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر مٹی ڈالو۔ بخاری نسائی اسکو راوی ہین

(۵) وَعَنْهُ قَالَ مَرَّ الْعَبَّاسُ بِمَجْلِسٍ فِيهِ قَوْمٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يَبْكُونَ حِينَ اشْتَدَّ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعُهُ فَقَالَ مَا يُبْكِيكُمْ قَالُوا ذَكَرْنَا مَجْلِسَنَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ الْعَبَّاسُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَعَصَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ بِعِصَابَةٍ دَسْمَاءَ أَوْ قَالَ بِحَاشِيَةِ بُرْدٍ وَخَرَجَ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ وَخَطَبَ النَّاسَ وَأَثْنَى عَلَى الْأَنْصَارِ خَيْرًا وَأَوْصَى بِهِمْ فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ خَيَّرَ عَبْدًا بَيْنَ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ فَاخْتَارَ مَا عِنْدَهُ أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ اَلدَّسْمَةُ لَوْنٌ بَيْنَ الْغُبْرَةِ وَالسَّوَادِ ترجمہ انس سے روایت ہے کہ عباس ایک مجلس پر گذرے جسمین کچھ انصار کے لوگ روتے تھے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بیماری کی شدت ہوئی تو عباس نے کہا کہ تمہارے رونیکا کیا سبب ہے انہون نے کہا ہمنے یاد کیا اپنا بیٹھنا پاس حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پھر عباس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اندر آئے اور آپکو خبر دی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے سر کو ایک میلی پٹی سے باندھا یا کہا چادر کے کنارے سے اور باہر تشریف لائے اور منبر پر چڑھے اور لوگون پر خطبہ پڑھا اور انصار کی ثنا کی اور انکو نیک کہا اور انکے حقمین وصیت کی پھر فرمایا کہ مقرر خدا نے اختیار دیا ہے بندے کو دنیا اور آخرت مین سو اس بندے نے آخرت کو اختیار کیا بخاری اسکے راوی ہین اور دسمہ ایک رنگ ہے درمیان خاکی اور سیاہ کے۔

غسله وكفنه عليه الصلوة والسلام

حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نہلانے اور کفنانے کا بیان

(۱) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا أَرَادُوا غُسْلَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا وَاللّٰهِ لَا نَدْرِي أَنُجَرِّدُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ثِيَابِهِ كَمَا نُجَرِّدُ مَوْتَانَا أَوْ نَغْسِلُهُ وَعَلَيْهِ ثِيَابُهُ فَلَمَّا اخْتَلَفُوا أَلْقَى اللّٰهُ عَلَيْهِمُ النَّوْمَ حَتَّى مَا مِنْهُمْ رَجُلٌ إِلَّا وَذَقْنُهُ فِي صَدْرِهِ فَكَلَّمَهُمْ مُكَلِّمٌ مِنْ نَاحِيَةِ الْبَيْتِ لَا يَدْرُونَ مَنْ هُوَ اغْسِلُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ ثِيَابُهُ فَقَامُوا فَغَسَلُوهُ وَعَلَيْهِ قَمِيصُهُ يَصُبُّونَ الْمَاءَ فَوْقَ الْقَمِيصِ وَيَدْلُكُونَهُ بِالْقَمِيصِ دُونَ أَيْدِيهِمْ وَكَانَتْ عَائِشَةُ تَقُولُ لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا غَسَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا نِسَاؤُهُ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ ترجمہ عائشہ سے روایت ہے کہ جب اصحاب نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نہلانیکا ارادہ کیا تو انہون نے کہا قسم اللہ کی ہم نہین جانتے کہ ہم حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کپڑون سے ننگا کرکے نہلائین جیسا ہم اپنے مردون کو نہلاتے ہین۔ یا آپکو کپڑون سمیت نہلائین پھر جب انہون نے اختلاف کیا تو خدا نے انپر نیند ڈالی یہانتک کہ ان مین سے کوئی مرد نہ تھا کہ اسکی ٹھڈی اسکے سینے پر تھی یعنی نیند کے سبب سے سب کے سر سینے پر جھک گئے تو گھر کے کنارے سے کسی نے ان سے کلام کیا نہ جانتے تھے وہ کون ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کپڑون سمیت نہلاؤ تو لوگ اٹھے اور حضرت کو کپڑون سمیت نہلایا اسطرح کہ کرتے کے اوپر پانی کو ڈالتے تھے اور کرتے سے آپکو ملتے تھے نہ ہاتھون سے اور عائشہ کہتی تھین کہ اگر مجھکو پہلے معلوم ہوتا جو پیچھے معلوم ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آپ کی بیبیون کے سوا کوئی نہ نہلاتا۔ ابوداود اسکے راوی ہین۔

(۲) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُفِّنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ نَجْرَانِيَّةٍ الْحُلَّةُ ثَوْبَانِ وَقَمِيصُهُ الَّذِي مَاتَ فِيهِ وَزَادَ فِي رِوَايَةٍ عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ وَغَسَّلَهُ عَلِيٌّ وَالْفَضْلُ وَأُسَامَةُ وَهُمْ أَدْخَلُوهُ قَبْرَهُ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ النَّجْرَانِيَّةُ مَنْسُوبَةٌ إِلَى نَجْرَانَ مَوْضِعٌ بِالْيَمَنِ مَعْرُوفٌ كَانَ فِيهِ نَصَارَى نَجْرَانَ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ کفنائے گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تین کپڑون مین دو کپڑے تھے اور ایک کرتا کہ آپکا جسمین فوت ہوئے اور عامر

بِحَرِيْرَةٍ بَيْضَاءَ فَيَقُوْلُوْنَ اُخْرُجِيْ رَاضِيَةً مَّرْضِيًّا عَنْكِ اِلٰى رَوْحِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَرَيْحَانٍ وَّرَبٍّ غَيْرِ غَضْبَانٍ فَتَخْرُجُ كَاَطْيَبِ رِيْحِ الْمِسْكِ حَتّٰى اَنَّهٗ لَيُنَاوِلُهٗ بَعْضُهُمْ بَعْضًا حَتّٰى يَاْتُوْا بِهٖ اَبْوَابَ السَّمَاءِ فَيَقُوْلُوْنَ مَا اَطْيَبَ هٰذِهِ الرِّيْحَ الَّتِيْ جَاءَتْكُمْ مِنَ الْاَرْضِ فَيَاْتُوْنَ بِهٖ اَرْوَاحَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَلَهُمْ اَشَدُّ فَرَحًا بِهٖ مِنْ اَحَدِكُمْ بِغَائِبِهٖ يَقْدَمُ عَلَيْهِ فَيَسْاَلُوْنَهٗ مَاذَا فَعَلَ فُلَانٌ مَاذَا فَعَلَ فُلَانٌ فَيَقُوْلُوْنَ دَعُوْهُ فَاِنَّهٗ كَانَ فِيْ غَمِّ الدُّنْيَا فَاِذَا قَالَ فُلَانٌ قَدْ مَاتَ مَا اَتَاكُمْ قَالُوْا ذُهِبَ بِهٖ اِلٰى اُمِّهِ الْهَاوِيَةِ وَاِنَّ الْكَافِرَ اِذَا حُضِرَ اَتَتْهُ مَلٰۤئِكَةُ الْعَذَابِ بِمِسْحٍ فَيَقُوْلُوْنَ اُخْرُجِيْ سَاخِطَةً مَّسْخُوْطًا عَلَيْكِ اِلٰى عَذَابِ اللّٰهِ فَتَخْرُجُ كَاَنْتَنِ رِيْحِ جِيْفَةٍ حَتّٰى يَاْتُوْنَ بِهٖ بَابَ الْاَرْضِ فَيَقُوْلُوْنَ مَا اَنْتَنَ هٰذِهِ الرِّيْحَ حَتّٰى يَاْتُوْنَ بِهٖ اَرْوَاحَ الْكُفَّارِ اَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب ایماندار کے مرنیکا وقت آتا ہے تو رحمت کے فرشتے سفید ریشمی کپڑے لیکر آتے ہین تو کہتے ہین کہ نکل آ اے روح اس حال مین کہ تو راضی ہے خدا سے اور خدا راضی ہے تجہسے طرف رحمت اللہ کی اور پہول خوشبودار کی اور نکل طرف رب کی کہ غضبناک نہین تو وہ نکلتی ہے اور اُس سے خوشبو آتی ہے جیسے کہ نہایت عمدہ خوشبو مشک کی یہانتک کہ ہاتھون ہاتھ لیتے ہین اُسکو بعضے بعضون سے یہانتک کہ لاتے ہین اُسکو آسمان کے دروازون مین تو آسمان والے کہتے ہین کیا عمدہ ہے یہہ خوشبو جو زمین کی طرف سے تمکو آئی ہے پہر اُسکو مومنون کی روحون مین لاتے ہین سو وہ البتہ زیادہ تر خوش ہوتے ہین ساتہہ اُس کے ایک تمہارے سے کہ خوش ہو ساتھ غائب اپنے کے کہ سفر سے اُسکے پاس آوے پہر وہ اُس سے پوچہتے ہین کہ فلانے کا کیا حال ہے اور فلانے کا کیا حال ہے تو وہ کہتے ہین اُسکو چہوڑ دو کہ وہ دنیا کے غم مین تہا. پہر جب کہتا ہے کہ فلانا مر گیا ۔ کیا تمہارے پاس نہین آیا تو کہتے ہین کہ اُسکو لے گئی اُسکی مان کی طرف کہ ہاویہ کہ دوزخ ہے اور جب کافر کے مرنیکا وقت قریب ہوتا ہے تو عذاب کے فرشتے ٹاٹ کا لباس لیکر آتے ہین پہر کہتے ہین کہ نکل اے جان اس حال مین کہ تو ناراض ہے خدا سے اور خدا غضبناک ہے تجہپر طرف عذاب خدا کی سو وہ نکلتی ہے اور اس سے بدبو آتی ہے۔ جیسے نہایت سڑی ہوئی بدبو مردار کی یہانتک کہ اُسکو زمین کے دروازے پر لاتے ہین تو وہ کہتے ہین کیا ہے یہ سڑی ہوئی بدبو یہانتک کہ اُسکو کافرون کی روحون مین داخل کرتے ہین نسائی اُسکے راوی ہین۔

(۶) وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُؤْمِنُ يَمُوْتُ بِعَرَقِ الْجَبِيْنِ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ ترجمہ بریدہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایماندار مرتا ہے ماتہے کے پسینے سے[۱] ترمذی و نسائی اسکے راوی ہین۔

(۷) وَعَنْ عُبَيْدِ بْنِ خَالِدٍ السُّلَمِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَوْتُ الْفُجَاءَةِ اَخْذَةُ اَسَفٍ لِّلْكَافِرِ وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِ اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالْاَسَفُ اَلْغَضَبُ ترجمہ عبید بن خالد سلمی سے روایت ہے اُس نے روایت کی حضرت کے ایک صحابی سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ناگہانی موت غضب کی پکڑ ہے واسطے کافر کے اور رحمت ہے واسطے مومن کے ابو داؤد اسکے راوی ہین۔ اسف کے معنے ہین غضب۔

---

[۱] یعنی جان قبض کے وقت اسکو نہایت سختی اور تکلیف ہوتی ہے تاکہ اُسکے گناہ معاف ہون اور درجے بلند ہون اور بعضون نے کہا کہ ماتہے کا پسینہ ایک علامت ہے کہ مرنیکے وقت مومن کے واسطے ظاہر ہوتی ہے اور بعضون نے کہا کہ مراد یہ ہے کہ مرتے وقت ایماندار کو صرف اتنی ہی تکلیف ہوتی ہے جس سے ماتہے پر پسینہ ظاہر ہو یعنے نہایت کم تکلیف ہوتی ہے ۱۲ لمعات

اَلْبَابُ الثَّانِيْ فِي الْمَوْتِ وَمَا يَتَعَلَّقُ بِهٖ وَفِيْهِ سَبْعَةُ فُصُوْلٍ

دوسرا باب موت اور اسکی چیزون کے بیان مین اور اُس مین سات فصل ہین۔

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فِيْ مُقَدِّمَاتِهٖ وَنُزُوْلِهٖ

پہلی فصل

اوسکی علامتون اور اوس کے آنیکے بیان مین

(۱) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَقِّنُوْا مَوْتَاكُمْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَخْرَجَهُ الْجَمَاعَةُ اِلَّا الْبُخَارِيَّ ترجمہ ابوسعید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سکھلاؤ اپنے مُردون کو لا الہ الا اللہ بخاری کے سوا پانچون اُسکے راوی ہین ف یعنی مرنے کے وقت لا الہ الا اللہ پکارکے کہو کہ سنکر وہ بھی کہے اور یون نہ اُس سے کہنا چاہیے کہ لا الہ الا اللہ کہو کہ شاید بدحواسی سے انکار نہ کر بیٹھے۔

(۲) وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِقْرَءُوْا عَلٰى مَوْتَاكُمْ سُوْرَةَ يٰسٓ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ معقل بن یسار سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ پڑھا کرو اپنے مردون پہ سورہ یٰس یعنی مرتے وقت ابوداود اُس کے راوی ہین۔

(۳) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَلَمْ تَرَوْا اِلَى الْاِنْسَانِ اِذَا مَاتَ شَخَصَ بَصَرُهٗ قَالُوْا بَلٰى قَالَ فَذٰلِكَ حِيْنَ يَتْبَعُ بَصَرُهٗ نَفْسَهٗ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا تم نہین دیکھتے طرف آدمی کی کہ جب آدمی مرجاتا ہے تو اسکی آنکھہ لگجاتی ہے لوگون نے کہا کیون نہین فرمایا سو یہ وقت ہے کہ اُس کی آنکھہ اُسکی روح کے پیچھے لگ جاتی ہے مسلم اسکے راوی ہین۔

(۴) وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَلٰى اَبِيْ سَلَمَةَ وَقَدْ شَقَّ بَصَرُهٗ فَاَغْمَضَهٗ ثُمَّ قَالَ اِنَّ الرُّوْحَ اِذَا قُبِضَ تَبِعَهُ الْبَصَرُ فَضَجَّ نَاسٌ مِنْ اَهْلِهٖ فَقَالَ لَا تَدْعُوْا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ اِلَّا بِخَيْرٍ فَاِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ يُؤَمِّنُوْنَ عَلٰى مَا تَقُوْلُوْنَ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَبِيْ سَلَمَةَ وَارْفَعْ دَرَجَتَهٗ فِي الْمَهْدِيِّيْنَ وَاخْلُفْهُ فِيْ عَقِبِهٖ فِي الْغَابِرِيْنَ وَاغْفِرْ لَنَا وَلَهٗ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ وَافْسَحْ لَهٗ فِيْ قَبْرِهٖ وَنَوِّرْ لَهٗ فِيْهِ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا الْبُخَارِيَّ ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابوسلمہ کے پاس تشریف لائے یعنی جبکہ ابوسلمہ مرگئے اور حالانکہ اُسکی آنکھہ کھلی رہ گئی تھی جیسے مُردونکی ہوتی ہے تو آپنے اسکو بند کردیا پھر فرمایا کہ جب روح قبض ہوتی ہے تو آنکھہ بھی اُس کے پیچھے لگی چلی جاتی ہے تو اسکے گھروالون مین سے کچھ لوگ چلاکر رونے لگے یعنی ابوسلمہ کے غم مین اپنے واسطے بددعا کرنے لگے تو فرمایا نہ دعا کیا کرو اپنی جانون پر مگر نیک علاوہ اسواسطے کہ فرشتے آمین کہتے ہین اُسپر جو تم کہتے ہو یعنی اسوقت فرشتے موجود ہین بددعا کرو نہین تو انکی آمین کہنے پر وہی کام ہوجائیگا پھر فرمایا کہ الٰہی بخشدے ابوسلمہ کو اور درجہ بلند کر اور ہدایت یاب لوگون مین اُسکا اور اُس کے بعد باقی رہے لوگون مین تو خلیفہ بن یعنی انکا حافظ و نگہبان رہ اور بخشدے ہمکو اور اسکو اور اسکی قبر کو کشادہ کر اور اُس مین روشنی کردے پانچون اسکے راوی ہین سوائے بخاری کے ف ابوسلمہ ام سلمہ کے پہلے خاوند تھے جب وہ مرگئے تو حضرت نے غسل اور کفن سے پہلے انکے واسطے یہ دعا کی۔

(۵) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا حُضِرَ الْمُؤْمِنُ اَتَتْ مَلٰٓئِكَةُ الرَّحْمَةِ

چلی اور ہم آئے تاکہ اسکے جنازے مین حاضر ہون اور ابن عمر اور ابن عباس بہی اسکے جنازے مین حاضر ہوئے اور تحقیق مین دونون کے درمیان بیٹہا تہا۔ تو عبداللہ بن عمر نے عمرو بن عثمان سے کہا اور حالانکہ وہ انکے سامنے تہا۔۔ کیا تو عورتون کو رونے سے منع نہین کرتا سو مقرر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ البتہ مردے پر عذاب ہوتا ہے اُس کے گہر والون کے رونیکے سبب سے اسپر تو ابن عباس نے کہا کہ البتہ عمر بہی بعضے یہہ بات کہا کرتے تہے۔ کہ مردے پر عذاب ہوتا ہے اسکے گہر والون کے بعض رونے سے پہر ابن عباس نے حدیث بیان کی اور کہا کہ مین عمر کے ساتہہ مکے سے پہرا یہانتک کہ جب ہم بیدا مین تہے کہ نام ایک جگہہ کا ہے پاس ذوالحلیفہ کے سو ناگہان اُسنے کچہ سوار کیکر کے سامنے مین دیکہے تو کہا جا دیکہہ یہ سوار کون لوگ ہین مینے نظر کی تو ناگہان کیا دیکہتا ہون کہ صہیب اور اسکے ساتہی ہین پہر مینے عمر کو آکر خبر دی تو کہا اسکو بلا پہر مین صہیب کی طرف پلٹ گیا تو مین نے کہا کہ کوچ کر اور امیرالمومنین کو مل پہر جب عمر زخمی ہوئے تو صہیب روتے ہوئے اندر آئے کہتے تہے اے بہائی اے ساتہی تو عمر فاروق نے فرمایا ای صہیب کیا تو مجہپر روتا ہے اور حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ البتہ مردے پر عذاب ہوتا ہے اس کے گہر والون کے بعض رونے کے سبب سے ابن عباس نے کہا پہر جب عمر مرگئے تو مینے یہہ بات عائشہؓ سے ذکر کی عائشہؓ نے فرمایا کہ خدا رحم کرے عمر پر قسم اللہ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہہ حدیث بیان نہین کی کہ مردے پر عذاب ہوتا ہے اُس کے گہر والون کے رونے کے سبب سے لیکن حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر خدا زیادہ کرتا ہے کافر پر عذاب اُس کے گہر والون کے رونے کے سبب سے پہر عائشہؓ نے کہا کہ کفایت کرتا ہے تمکو قرآن کہ نہین اُٹہاوی گا کوئی بوجہہ دوسرے کا تو عمر کے بیٹے نے کچہ نہ کہا شیخین اور نسائی اسکے راوی ہین۔ وزر گناہ کو کہتے ہین۔ اور وازرہ گنہگار جی کو کہتے ہین اور مراد یہہ ہے کہ کوئی گنہگار کسی دوسرے کا گناہ نہ اُٹہاویگا۔

(۳) وَعَنْ عَائِشَةَ وَذُكِرَ لَهَا اَنَّ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ اِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ اَهْلِهٖ عَلَيْهِ فَقَالَتْ يَغْفِرُ اللّٰهُ لِاَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَمَا اِنَّهٗ لَمْ يَكْذِبْ وَلٰكِنَّهٗ نَسِيَ اَوْ اَخْطَاَ اِنَّمَا مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَلٰى يَهُوْدِيَّةٍ يُبْكٰى عَلَيْهَا فَقَالَ اِنَّهُمْ لَيَبْكُوْنَ عَلَيْهَا وَاِنَّهَا لَتُعَذَّبُ فِيْ قَبْرِهَا اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ اِلَّا اَبَادَاوٗدَ ترجمہ عائشہ سے روایت ہے اور حالانکہ انکے پاس ذکر ہوا کہ ابن عمر کہتے ہین کہ البتہ مردے پر عذاب ہوتا ہے اس کے گہر والون کے رونے کے سبب سے اُسپر عائشہؓ نے کہا کہ خدا ابوعبدالرحمن (یہ کنیت ہے ابن عمر کی) کو بخشے خبردار ہو بیشک اُس نے جہوٹ نہین بولا ولکن وہ بہولا یا چوکا سوا اسکے کچہ نہین کہ حضرتؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک یہودی عورت پر گذرے جسپر اوسکے گہر والے روتے تہے تو حضرتؐ نے فرمایا کہ اسکے گہر والے اُسپر روتے ہین اور البتہ تحقیق اُسپر عذاب ہوتا ہے اُسکی قبر مین چہیون اسکے راوی ہین سوا ابوداؤد کے۔

(۴) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ مَاتَ مَيِّتٌ مِّنْ اٰلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَاجْتَمَعَ النِّسَاۤءُ يَبْكِيْنَ عَلَيْهِ فَقَامَ عُمَرُ يَنْهَاهُنَّ وَيَطْرُدُهُنَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ دَعْهُنَّ يَا عُمَرُ فَاِنَّ الْعَيْنَ دَامِعَةٌ وَّالْقَلْبُ مُصَابٌ وَّالْعَهْدُ قَرِيْبٌ اَخْرَجَهُ النَّسَاۤئِيُّ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گہر والون سے مرگیا تو عورتین جمع ہوکر اسپر رونے لگین تو عمر فاروق اُٹہکر انکو منع کرنے اور ہٹانے لگے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ چہوڑ انکو اے عمر اسواسطے کہ آنکہہ آنسو بہانے والی ہے اور دل مصیبت زدہ ہے اور ہمسکے مرنیکا زمانہ قریب ہے۔ نسائی اس کے راوی ہین۔

(۵) وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَّلَ عُثْمَانَ بْنَ مَظْعُوْنٍ وَّهُوَ مَيِّتٌ وَّعَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ اَخْرَجَهُ

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فِي الْبُكَاءِ وَالنَّوْحِ

دوسری فصل

رونے اور نوحہ کے بیان میں

جواز رونے جانے کا ہونیکر بیمار

(۱) **عَنْ** اَنَسٍ قَالَ دَخَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَلٰى اَبِيْ سَيْفٍ الْقَيْنِ وَكَانَ ظِئْرًا لِاِبْرَاهِيْمَ بْنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِبْنَهٗ فَقَبَّلَهٗ وَشَمَّهٗ ثُمَّ دَخَلْنَا عَلَيْهِ بَعْدَ ذٰلِكَ وَاِبْرَاهِيْمُ يَجُوْدُ بِنَفْسِهٖ فَجَعَلَتْ عَيْنَا رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ تَذْرِفَانِ فَقَالَ ابْنُ عَوْفٍ وَّاَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ يَا ابْنَ عَوْفٍ اِنَّهَا رَحْمَةٌ ثُمَّ اَتْبَعَهَا بِاُخْرٰى فَقَالَ اِنَّ الْعَيْنَ تَدْمَعُ وَاِنَّ الْقَلْبَ يَخْشَعُ وَلَا نَقُوْلُ اِلَّا مَا يَرْضٰى رَبُّنَا وَاِنَّا بِفِرَاقِكَ يَا اِبْرَاهِيْمُ لَمَحْزُوْنُوْنَ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَجَادَ الْمَرِيْضُ بِنَفْسِهٖ اِذَا قَارَبَ الْمَوْتَ كَاَنَّهٗ يَسْمَحُ بِخُرُوْجِ رُوْحِهٖ **ترجمہ** انس سے روایت ہے کہ ہم حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ابی سیف لوہار کے پاس گئے اور وہ حضرت کے بیٹے ابراہیم کا دایہ تھا یعنے انکی دودہ پلانیوالی کا خاوند تھا تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکو پکڑ کر چوما اور سونگھا پھر ہم اسکے بعد اُسکے پاس گئے یعنے کچھ دیر کے بعد اور حالانکہ ابراہیم مرنیکے قریب تھا اسکی جان نکلی جاتی تھی تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے تو ابن عوف نے کہا یا رسول اللہ آپ بھی روتے ہیں تو فرمایا ای عوف کے بیٹے یہ آنسو رحمت کی نشانی ہے پھر دوسری بار آنسو بھر لائے سو فرمایا کہ آنکھ آنسو بہاتی ہے اور دل غم کرتا ہے اور ہم نہیں کہتے مگر وہی جس سے ہمارا رب راضی ہو یعنے اناللہ وانا الیہ راجعون کہتے اور البتہ ہم تیری جدائی سے ای ابراہیم غمگین ہیں شیخین اور ابوداؤد اس کے راوی ہیں کہا جاتا ہے جاد المریض بنفسہ جبکہ بیمار مرنے کے قریب ہو **ف** یعنے آنکھ سے آنسو نکلنا اور دل سے غم کرنا صبر کے مخالف نہیں بلکہ یہ رحمت کی نشانی ہے نوحہ گری البتہ حرام ہے۔

(۲) **وَعَنْ** اِبْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ قَالَ تُوُفِّيَتْ بِنْتٌ لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ بِمَكَّةَ وَجِئْنَا لِنَشْهَدَهَا وَحَضَرَهَا ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَاِنِّيْ لَجَالِسٌ بَيْنَهُمَا فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ لِعَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ وَهُوَ مُوَاجِهُهٗ اَلَا تَنْهٰى عَنِ الْبُكَاءِ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ اَهْلِهٖ عَلَيْهِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَدْ كَانَ عُمَرُ يَقُوْلُ بَعْضَ ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ صَدَرْتُ مَعَ عُمَرَ مِنْ مَّكَّةَ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ فَاِذَا هُوَ بِرَكْبٍ تَحْتَ ظِلِّ سَمُرَةٍ فَقَالَ اِذْهَبْ فَانْظُرْ مَنْ هٰؤُلَاءِ الرَّكْبُ فَنَظَرْتُ فَاِذَا هُوَ صُهَيْبٌ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ اُدْعُهُ فَرَجَعْتُ اِلٰى صُهَيْبٍ فَقُلْتُ ارْتَحِلْ فَالْحَقْ بِاَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ فَلَمَّا اَنْ اُصِيْبَ عُمَرُ دَخَلَ صُهَيْبٌ يَبْكِيْ وَيَقُوْلُ وَا اَخَاهُ وَا صَاحِبَاهُ فَقَالَ عُمَرُ يَا صُهَيْبُ اَتَبْكِيْ عَلَيَّ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ اَهْلِهٖ عَلَيْهِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَلَمَّا مَاتَ عُمَرُ ذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعَائِشَةَ فَقَالَتْ يَرْحَمُ اللّٰهُ عُمَرَ لَا وَاللّٰهِ مَا حَدَّثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ اَهْلِهٖ وَلٰكِنْ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ لَيَزِيْدُ الْكَافِرَ عَذَابًا بِبُكَاءِ اَهْلِهٖ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَتْ حَسْبُكُمُ الْقُرْاٰنُ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى فَمَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ شَيْئًا اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالنَّسَائِيُّ ۔ اَلْوِزْرُ الْاِثْمُ وَالذَّنْبُ وَالْوَازِرَةُ النَّفْسُ الْمُذْنِبَةُ وَالْمُرَادُ لَا يُؤْخَذُ اَحَدٌ مِّنَ الْمُذْنِبِيْنَ بِذَنْبِ غَيْرِهٖ **ترجمہ** ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے کہ عثمان بن عفان کی بیٹی مکہ میں فوت

لقليل المطعون شهيد والغريق شهيد وصاحب ذات الجنب شهيد والمبطون شهيد والحريق شهيد والذي يموت
تحت الهدم شهيد والمرأة تموت بجمع شهيدة أخرجه الأربعة إلا الترمذي الاسترجاع عند المصيبة
أن يقول إنا لله وإنا إليه راجعون ويقال ماتت المرأة بجمع بضم الجيم وإسكان الميم إذا ماتت
وفي بطنها ولد ترجمہ جابر بن عتیک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عبداللہ بن ثابت کی بیمار پرسی کو آئے
سو اُسکو بیہوش پایا تو اُسکو چلا کر بلایا اُسنے آپکو کچھ جواب نہ دیا تو آپ نے انا للہ وانا الیہ راجعون کہا پھر فرمایا کہ تو ہمسے بیہوش ہے اے ابو
ربیع یہ عبداللہ بن ثابت کی کنیت ہے، تو عورتین چلائین اور پھر رونے لگین تو ابن عتیک انکو چپ کرانے لگا تو حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ چھوڑ انکو رونے دے اور جب واجب ہو تو پھر کوئی رونیوالی نہ روے لوگون نے کہا اے اللہ کیا چیز واجب ہو فرمایا
جب مرجاوے تو اُسکی بیٹی نے کہا قسم ہے اللہ کی البتہ مین امیدوار تھی کہ تو شہید ہوگا کہ مقرر تونے پورا کیا ہے سامان اپنا تو حضرت صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق اللہ نے ثابت کیا ہے اجر اُسکا بقدر نیت اُسکی کے اور فرمایا تم اپنے درمیان شہادت کسکو گنتے
ہو اصحاب نے کہا کہ اللہ تعالی کی راہ مین قتل ہونیکو فرمایا میری امت کے شہید اسوقت تھوڑے ہونگے بلکہ جو وہان مرجاوے وہ
بھی شہید ہے اور جو ڈوب کر مرجاوے وہ بھی شہید ہے اور جو پسلی کے درد سے مرے وہ بھی شہید ہے اور جو دستون کی بیماری سے مرے وہ بھی شہید ہے اور
جو آگ مین جلکر مرجاوے وہ بھی شہید ہے اور جسپر دیوار گر پڑے وہ بھی شہید ہے اور جو عورت بچہ جننے کے درد سے مرجاوے وہ بھی شہید ہے ترمذی
کے سوا چار دن اسکے راوی ہین استرجاع مصیبت کے وقت یہ ہے کہ کہے انا للہ وانا الیہ راجعون اور کہا جاتا ہے کہ مرگئی عورت جمع
سے جبکہ مرجاوے اور اُسکے پیٹ مین بچہ ہو **ف** یعنی انکو بھی شہادت کا مرتبہ نصیب ہوگا۔ اگرچہ اعلی قسم کا وہی شہید ہے
جو جہاد مین مارا جاوے۔

(۴) **وعن** ابن عمر رضي الله تعالى عنهما قال عاد رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم سعيد بن عبادة فوجده
في غشية فقال قد قضى قالوا لا فبكى صلى الله عليه وآله وسلم فلما رأى القوم بكاءه بكوا فقال ألا تسمعون أن الله لا
لا يعذب بدمع العين ولا بحزن القلب ولكن يعذب بهذا وأشار إلى لسانه أو يرحم أخرجه الشيخان ترجمہ ابن عمر
سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سعد بن عبادہ کی بیمار پرسی کو گئے۔ تو اُسکو دیکھا کہ غش مین بیہوش پڑا ہے پوچھا کیا یہ
مرگیا لوگون نے کہا کہ نہین بلکہ غش مین ہے تو حضرت روے اور لوگ بھی آپکا رونا دیکھکر رو دیے پھر فرمایا کہ تم سنتے نہین ہو کہ خدا آنکھ کے آنسو اور دل
کے غم سے عذاب نہین کرتا ولیکن عذاب تو اُس کے سبب سے یعنی زبان سے کرتا ہے یا رحم کرتا ہے شیخین اسکے راوی ہین **ف** یعنی دل مین
غم کرنا اور صرف آنسو سے رونا درست ہے اور زبان کو حرکت دینا اور واویلا کرنا غضب الہی کا سبب ہے لیکن اگر زبان سے انا للہ وانا الیہ
راجعون کہے تو رحمت الہی کا سبب ہے۔

(۵) **وعن** ابن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليس منا من ضرب الخدود وشق الجيوب ودعا
بدعوى الجاهلية أخرجه الخمسة إلا أبا داود ترجمہ ابن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارے
راہ پر نہین جو مصیبت مین منہ پر تھپڑ مارے یعنی پیٹے اور گریبان کو پھاڑے اور کفر کے بول بولے ابوداود کے سوا پانچون اسکے راوی ہین
ف کفر کے بول یعنے واویلا کرنا یا ہائے مصیبت کہنا یا یون کہنا کہ ہائے یہ کیا غضب ہوا یا کیا ظلم ہم پر ہوا۔ یا مردے کی بُرائیان ذکر کرکے
چلا کر رونا یا پیٹنا یہہ سب کفر کی رسمین ہین نہ کرے اپنی مصیبت ہو خواہ کسی نبی یا ولی کی۔ لیکن دل مین غم کرنا اور آنکھ
سے آنسو بہانا منع نہین۔

(۶) **وعن** أبي موسى قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ما من ميت يموت فيقوم باكيهم

أَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عثمان بن مظعون کو چوما اور حالانکہ وہ مرا پڑا تہا اور آپکے آنکھوں سے آنسون جاری تہے ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

(۵) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ شَهْرًا حِيْنَ قُتِلَ الْقُرَّاءُ فَمَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ حَزِنَ حُزْنًا قَطُّ اَشَدَّ مِنْهُ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ ترجمہ انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مہینا قنوت پڑہی جبکہ قاری لوگ شہید ہوئے سو مینے نہین دیکہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کبہی اُس سے زیادہ ترغمگین ہوئے ہون شیخین اُسکے راوی ہین۔

اَلنَّهْيُ عَنْهُ
رونے کے منع ہونیکا بیان

(۱) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا لَمَّا مَاتَ اَبُوْ سَلَمَةَ قُلْتُ غَرِيْبٌ فِيْ اَرْضِ غُرْبَةٍ لَاَبْكِيَنَّهٗ بُكَاءً يُتَحَدَّثُ عَنْهُ فَكُنْتُ قَدْ تَهَيَّاْتُ لِلْبُكَاءِ اِذْ اَقْبَلَتِ امْرَاَةٌ تُرِيْدُ اَنْ تُسْعِدَنِيْ فَاسْتَقْبَلَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَتُرِيْدِيْنَ اَنْ تُدْخِلِي الشَّيْطَانَ بَيْتًا اَخْرَجَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى مِنْهُ فَكَفَفْتُ عَنِ الْبُكَاءِ فَلَمْ اَبْكِ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ ترجمہ اُم سلمہؓ سے روایت ہے کہ جب ابو سلمہ فوت ہوئے تو مینے کہا مسافر ہے مسافری کی زمین مین فوت ہوا البتہ مین اسپر ایسا رونگی کہ لوگون مین اُسکا چرچا ہو سو مین البتہ رونے کے لیے تیار ہوئی کہ ناگہان سامنے سے ایک عورت آئی ارادہ کرتی تہی کہ مجہکو رولائے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسکے سامنے آئے سو فرمایا کیا تو چاہتی ہے کہ شیطان کو اُس گہر مین داخل کرے جس سے خدا نے اُسکو نکالا ہے تو مین رونے سے باز رہی اور نہ روئی مسلم اسکے راوی ہین **ف** یعنے ایمان کی برکت سے شیطان اس گہر سے دور ہوا ہے اب رونے پیٹنے سے شیطان پہر اُس گہر مین داخل نہ کر۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رونے پیٹنے کے واسطے محفل کرنا شیطانی کام ہے مصیبت مین صبر چاہیے نہ کہ ماہی مچانا۔

(۲) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ نَعْيُ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَجَعْفَرٍ وَابْنِ رَوَاحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ جَلَسَ يُعْرَفُ فِيْهِ الْحُزْنُ فَاَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ اِنَّ نِسَاءَ جَعْفَرٍ وَذَكَرَ بُكَاءَهُنَّ فَاَمَرَهٗ اَنْ يَنْهَاهُنَّ فَذَهَبَ ثُمَّ اَتَى الثَّانِيَةَ فَذَكَرَ اَنَّهُنَّ لَمْ يُطِعْنَهٗ فَقَالَ اِنْهَهُنَّ فَذَهَبَ ثُمَّ اَتَاهُ الثَّالِثَةَ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَقَدْ غَلَبْنَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ احْثُ فِيْ اَفْوَاهِهِنَّ التُّرَابَ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا التِّرْمِذِيَّ ترجمہ عائشہؓ سے روایت ہے کہ جب زید بن حارثہ اور جعفر اور ابن رواحہ کے مرنیکی خبر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئی تو آپ بیٹہے آپکے چہرے مین غم پہچانا جاتا تہا پہر ایک مرد آپکے پاس آیا اور کہا کہ جعفر کی عورتین روتی ہین اور اُنکے رونے کا ذکر کیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُسکو حکم فرمایا کہ انکو منع کرے وہ گیا اور دوسری بار پہر آیا اور ذکر کیا کہ انہون نے میرا کہا نہین مانا فرمایا انکو منع کر وہ گیا اور تیسری بار پہر آیا اور کہا یا رسول اللہ البتہ عورتین ہمپر غالب ہوئین یعنی ہمارے کہنے سے باز نہین آتین فرمایا انکے منہ مین خاک ڈال ترمذی کے سوائے پانچون اسکے راوی ہین۔

(۳) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَتِيْكٍ قَالَ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ يَعُوْدُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ ثَابِتٍ فَوَجَدَهٗ قَدْ غُلِبَ عَلَيْهِ فَصَاحَ بِهٖ فَلَمْ يُجِبْهُ فَاسْتَرْجَعَ وَقَالَ غُلِبْنَا عَلَيْكَ اَبَا الرَّبِيْعِ فَصَاحَ النِّسَاءُ وَبَكَيْنَ عَلَيْهِ فَجَعَلَ ابْنُ عَتِيْكٍ يُسَكِّتُهُنَّ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ دَعْهُنَّ يَبْكِيْنَ فَاِذَا وَجَبَ فَلَا تَبْكِيَنَّ بَاكِيَةٌ قَالُوْا وَمَا وَجَبَ قَالَ اِذَا مَاتَ فَقَالَتِ ابْنَتُهٗ وَاللّٰهِ اِنْ كُنْتُ لَاَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنَ شَهِيْدًا فَاِنَّكَ قَدْ قَضَيْتَ جِهَازَكَ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَوْقَعَ اَجْرَهٗ عَلٰى قَدْرِ نِيَّتِهٖ وَمَا تَعُدُّوْنَ الشَّهَادَةَ فِيْكُمْ قَالُوا الْقَتْلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى قَالَ اِنَّ شُهَدَاءَ اُمَّتِيْ اِذًا

داخل کریہ بجیو روایت کی یہ حدیث ترمذی نے نفی تک اور باقی رزین نے روایت کی ہے۔

(۱۱) وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ النَّائِحَۃَ وَالْمُسْتَمِعَۃَ اَخْرَجَہٗ اَبُوْ دَاوٗد ترجمہ ابو سعید سے روایت ہے کہ لعنت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بین کرنیوالی کو جو مردے کی خوبیاں بیان کر کر روو اور سننے والے کو۔ ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

(۱۲) وَعَنْ اِبْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اَنَّہٗ رَاٰی فُسْطَاطًا عَلٰی قَبْرِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ یَا غُلَامُ اَنْزِعْہُ فَاِنَّمَا یُظِلُّہٗ عَمَلُہٗ اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ انہون نے عبدالرحمن کی قبر پر خیمہ دیکھا تو کہا اے لڑکے اسکو اکھاڑ ڈال کہ اسکو تو اسکا عمل ہی سایہ کرے گا۔ بخاری اسکے راوی ہین۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فِی الْغُسْلِ وَالْکَفَنِ

تیسری فصل غسل اور کفن کے بیان مین

(۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا قَالَ بَیْنَا رَجُلٌ وَاقِفٌ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بِعَرَفَۃَ وَقَصَتْہُ نَاقَتُہٗ فَمَاتَ فَقَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اغْسِلُوْہُ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ وَکَفِّنُوْہُ فِیْ ثَوْبَیْنِ وَلَا تُحَنِّطُوْہُ وَلَا تُخَمِّرُوْا رَاْسَہٗ فَاِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَبْعَثُہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مُلَبِّیًا اَخْرَجَہُ الْخَمْسَۃُ وَقَصَتْہُ نَاقَتُہٗ اَیْ اَلْقَتْہُ عَنْ ظَہْرِہَا فَوَقَعَ عَلَی الْاَرْضِ وَانْدَقَّتْ عُنُقُہٗ وَالْحُنُوْطُ مَا تُطَیَّبُ بِہٖ اَکْفَانُ الْمَیِّتِ خَاصَّۃً وَالتَّخْمِیْرُ التَّغْطِیَۃُ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ کہا جس حالت مین ایک مرد حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ عرفات مین کھڑا تھا کہ اسکی اونٹنی نے اسکو گرایا سو وہ مرگیا۔ تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہلاؤ اسکو پانی اور بیر کے پتون سے اور کفناؤ اسکو دو کپڑون مین اور اسکو خوشبو لگاؤ اور اسکے سر کو کپڑے سے نہ چھپاؤ اسواسطے کہ خدا اس کو اٹھاویگا قیامت مین لبیک پکارتے ہوئے پانچون اسکے راوی ہین۔ وَقَصَتْہُ نَاقَتُہٗ یعنی اونٹنی نے اسکو اپنی پیٹھ سے گرایا تو وہ زمین پر گرا اور اسکی گردن ٹوٹ گئی اور حنوط اس خوشبو کو کہتے ہین جو خاص مردیکو لگائی جاتی ہے اور تخمیر کے معنی ہین ڈھانکنا۔ ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر محرم سواری سے گر کر مرجائے تو اسکو خوشبو لگانا یا اسکا سر چھپانا درست نہین اور یہی مذہب ہے امام شافعی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا۔

(۲) وَعَنْ لَیْلٰی بِنْتِ قَانِفٍ الثَّقَفِیَّۃِ قَالَتْ کُنْتُ فِیْمَنْ غَسَّلَ اُمَّ کُلْثُوْمٍ بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الْبَابِ مَعَہٗ کَفَنُہَا یُنَاوِلُنَاہَا ثَوْبًا ثَوْبًا۔۔۔ مَا اَعْطَانَا الْحِقْوَ ثُمَّ الدِّرْعَ ثُمَّ الْخِمَارَ ثُمَّ الْمِلْحَفَۃَ ثُمَّ اُدْرِجَتْ فِیْ ثَوْبٍ اٰخَرَ اَخْرَجَہٗ اَبُوْ دَاوٗدَ اَلْحِقْوُ الْاِزَارُ ترجمہ لیلی بنت قانف ثقفیہ سے روایت ہے کہا کہ مین ان عورتون مین تھی جنہون نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹی ام کلثوم کو غسل دیا اور حضرت دروازے کے پاس اسکا کفن لیے کھڑے تھے ہمکو ایک ایک کپڑا دیتے تھے سو پہلے آپ نے ہمکو تہبند دیا پھر اوڑھنی پھر وہ چادر جو بدن سے لگی رہتی ہے پھر لپیٹی گئی اور کپڑے مین ابوداؤد اس کے راوی ہین۔

(۳) وَعَنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ یُبْعَثُ الْمَیِّتُ فِیْ ثِیَابِہِ الَّتِیْ مَاتَ فِیْہَا اَخْرَجَہٗ اَبُوْ دَاوٗدَ قُلْتُ ہٰذَا مُخْتَصٌّ بِالشَّہِیْدِ کَمَا قَالَہُ الْقُرْطُبِیُّ وَبِہٖ یُجْمَعُ بَیْنَ ہٰذَا الْحَدِیْثِ وَبَیْنَ حَدِیْثِ یُحْشَرُوْنَ حُفَاۃً عُرَاۃً غُرْلًا اَلْحَدِیْثَ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ ترجمہ خدری سے روایت ہے کہا کہ مینے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ اٹھایا جاویگا مردہ یعنے قیامت مین اپنے کپڑون مین جنمین مرا تھا ابوداؤد اس کے

يَقُولُ وَاجَبَلَاهُ وَاسَيِّدَاهُ اَوْ نَحْوَ ذٰلِكَ اِلَّا وَكَّلَ اللّٰهُ بِهٖ مَلَكَيْنِ يَلْهَزَانِهٖ وَيَقُوْلَانِ اَهٰكَذَا كُنْتَ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ
اَللَّهْزُ اَلدَّفْعُ فِي الصَّدْرِ بِجَمِيْعِ اَلْكَفِّ ترجمہ ابو موسیٰ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کوئی ایسا آدمی
نہین جو مرجاے پہر اُسکا کوئی کہڑا ہوکر اُسکو روئے اور کہے اے میری پہاڑ اے میرے سردار یا مانند اسکی اور کچھ کہے مگر تعین کرتا ہے خدا
اُسپر دو فرشتون کو جو اُس کے سینے مین مکا مارتے ہین اور کہتے ہین کیا تو ایسا ہی تہا۔ ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۷) وَعَنْ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ اُغْمِيَ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَوَاحَةَ فَجَعَلَتْ اُخْتُهُ عَمْرَةُ تَبْكِيْ وَاجَبَلَاهُ وَاكَذَا
وَكَذَا تُعَدِّدُ عَلَيْهِ فَلَمَّا اَفَاقَ قَالَ وَاللّٰهِ مَا قُلْتِ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا قِيْلَ لِيْ اَهٰكَذَا كُنْتَ قِيْلَ فَلَمَّا مَاتَ لَمْ تَبْكِ عَلَيْهِ
اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ ترجمہ نعمان بن بشیر سے روایت ہے کہا کہ عبد اللہ بن رواحہ کو بیماری سے غش ہوا تو اُس کی بہن عمرہ رونے
لگی اور کہنے لگی اے پہاڑ اے اپنے ایسے ایسے اسکے اوصاف شمار کرتی تہی یعنی بین کرتی تہی پہر جب وہ ہوش مین آیا تو کہا قسم
اللہ کی تو نے کچھ چیز نہین کہی مگر کہ مجھکو کہا گیا کہ کیا تو اسی طرح تہا پہر جب وہ مرگیا تو وہ اُسپر نہ روئی بخاری اُسکے راوی ہین۔

(۸) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِيَدِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ فَانْطَلَقَ بِهٖ اِلٰى ابْنِهٖ اِبْرَاهِيْمَ
فَوَجَدَهُ يَجُوْدُ بِنَفْسِهٖ فَاَخَذَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ حِجْرِهٖ فَبَكٰى فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ اَتَبْكِيْ اَوَلَمْ تَكُنْ نَهَيْتَ عَنِ
الْبُكَاءِ فَقَالَ لَا وَلٰكِنْ نَهَيْتُ عَنْ صَوْتَيْنِ اَحْمَقَيْنِ فَاجِرَيْنِ صَوْتِ خَمْشِ وُجُوْهٍ وَشَقِّ جُيُوْبٍ وَرَنَّةِ شَيْطَانٍ
اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ جابر سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عبد الرحمن بن عوف کا ہاتہ پکڑا اور اس کے ساتھ
اپنے بیٹے ابراہیم کی طرف چلے سو اُسکو مرنے کے قریب پایا تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُسکو اپنی گود مین لیا اور روئے تو
عبد الرحمن نے آپ سے کہا کیا آپ روتے ہین کیا آپنے رونیسے منع نہین کیا فرمایا نہین ولیکن مینے منع کیا ہے دو احمق اور
گنہگار آوازون سے ایک منہ چھیلنے اور گریبان پہاڑنے کی آواز سے دوسری شیطان کی آواز سے ترمذی اسکے راوی ہین

(۹) وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ قَالَتْ قَالَتْ اِمْرَاَةٌ مِّنَ النِّسْوَةِ مَا هٰذَا الْمَعْرُوْفُ الَّذِيْ لَا يَنْبَغِيْ لَنَا اَنْ
نَعْصِيَكَ فِيْهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ لَا تَنُحْنَ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ بَنِيْ فُلَانٍ كَانُوْا قَدْ اَسْعَدُوْنِيْ عَلٰى عَمِّيْ
فَلَا بُدَّ لِيْ مِنْ قَضَائِهِمْ فَاَبٰى عَلَيْهَا فَعَاوَدَتْهُ مِرَارًا قَالَتْ فَاَذِنَ لِيْ فِيْ قَضَائِهِنَّ فَلَمْ اَنُحْ بَعْدُ فِيْ قَضَائِهِنَّ
وَلَا فِيْ غَيْرِهٖ حَتَّى السَّاعَةَ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ اسما یزید کی بیٹی سے روایت ہے کہ عورتون مین سے ایک عورت
نے کہا کیا ہے یہ معروف بات جسمین ہمکو آپکی نافرمانی کرنا لائق نہین یا رسول اللہ فرمایا نہ نوحہ کرو اُس نے کہا یا رسول اللہ تحقیق فلانے
کی اولاد نے مجھکو رولایا تہا اپنے چچا پر سو مجھکو کچھ چارہ نہین انکا بدلا ادا کرنے سے تو حضرت نے اسپر انکار کیا تو مینے کئی بار اس
بات کو دہرایا تو آپنے مجھکو اجازت دی اونکے عوض ادا کرنے کی سو مینے نہین کیا بعد اس کے انکا عوض ادا کرنے مین اور نہ اور
جگہہ مین ابتک ترمذی اسکے راوی ہین۔ ف توحہ یہہ ہے کہ مردے کی خوبیان بیان کرکر روئے چلائے۔

(۱۰) وَعَنْ حُذَيْفَةَ اَنَّهٗ قَالَ حِيْنَ حُضِرَ اِذَا اَنَا مُتُّ فَلَا يُؤْذَنْ عَلَيَّ اَحَدٌ اِنِّيْ اَخَافُ اَنْ يَّكُوْنَ نَعْيًا وَ
اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنِ النَّعْيِ فَاِذَا اَنَا مُتُّ فَصَلُّوْا عَلَيَّ وَسُلُّوْنِيْ اِلٰى رَبِّيْ سَلًّا اَخْرَجَهُ
التِّرْمِذِيُّ اِلٰى قَوْلِهٖ عَنِ النَّعْيِ وَاَخْرَجَ بَاقِيَهُ رَزِيْنٌ۔ ترجمہ حذیفہ سے روایت ہے کہ انہون نے کہا کہ جبکہ انکو مرنیکا وقت قریب
ہوا کہ جب مین مرجاؤن تو کسی کو میری موت کی خبر نہ کرنا مین ڈرتا ہون کہ ہو نعی یعنی موت کی خبر دینا اور تحقیق مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم سے سنا منع فرماتے تہے موت کی خبر دینے سے پہر جب مین مرجاؤن تو مجھپر نماز پڑہیو اور مجھکو میری رب کی طرف کھینچیو یعنی قبر مین

[1] یعنے چلا کر رونا اور بین کرنا ۱۲

روایت ہے کہ ہمکو منع ہوا جنازے کے ساتھ جانے سے اور نہین لازم کیا گیا ہم پر شیخین اور ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

(۶) وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اَلرَّاكِبُ يَمْشِيْ خَلْفَ الْجَنَازَةِ وَالْمَاشِيْ كَيْفَ شَاءَ مِنْهَا وَالطِّفْلُ يُصَلّٰى عَلَيْہِ اَخْرَجَہٗ اَصْحَابُ السُّنَنِ وَصَحَّحَہُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ مغیرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سوار جنازے کے پیچھے چلے اور پیادہ جسطرح چاہے چلے خواہ آگے خواہ پیچھے اور چھوٹے لڑکے کا جنازہ پڑھا جاوے اصحاب سنن اسکے راوی ہین اور ترمذی نے اسکو صحیح کہا ہے۔

(۷) وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ فِيْ جَنَازَةٍ فَرَاٰى نَاسًا رُكْبَانًا فَقَالَ اَلَا تَسْتَحْيُوْنَ اِنَّ مَلٰٓئِكَةَ اللّٰہِ تَعَالٰى عَلٰى اَقْدَامِهِمْ وَاَنْتُمْ عَلٰى ظُهُوْرِ الدَّوَابِّ اَخْرَجَہٗ اَبُوْ دَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ ثوبان سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک جنازے مین نکلے سو کچھ لوگون کو سوار دیکھا تو فرمایا تم شرم نہین کرتے کہ خدا کے فرشتے پیادہ چلتے ہین اور تم چوپاؤن کی پشت پر سوار ہو ابوداؤد و ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۸) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ اتَّبَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ جَنَازَةَ ابْنِ الدَّحْدَاحِ مَاشِيًا وَرَجَعَ عَلٰى فَرَسٍ اَخْرَجَہُ الْخَمْسَةُ اِلَّا الْبُخَارِيَّ ترجمہ جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابی دحداح کے جنازے کے ساتھ پیادہ گئے اور سوار پھرے بخاری کے سوا پانچون اسکے راوی ہین۔

اَلْاِسْرَاعُ بِهَا
جنازہ جلد لیجانے کا بیان

(۱) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ اَسْرِعُوْا بِالْجَنَازَةِ فَاِنْ تَكُ صَالِحَةً فَخَيْرٌ تُقَدِّمُوْنَهَا عَلَيْہِ وَاِنْ تَكُ سِوٰى ذٰلِكَ فَشَرٌّ تَضَعُوْنَہٗ عَنْ رِقَابِكُمْ اَخْرَجَہُ السِّتَّةُ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جلد لیجایا کرو جنازے کو واسطے کہ اگر مردہ نیک ہے تو تم نے اسکو بہتری سے نزدیک کردیا یعنی قبر مین جاکر ثواب پاویگا اور اگر نیک نہین تو تمنے اپنی گردن سے بد کو اتار پھینکا چھیون اسکے راوی ہین ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کفن اور دفن مین جلدی کرنا مستحب ہے۔

(۲) وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اِذَا اتَّبَعَ الْجَنَازَةَ لَمْ يَقْعُدْ حَتّٰى تُوْضَعَ فِي اللَّحْدِ فَعَرَضَ لَہٗ حَبْرٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ فَقَالَ لَہٗ اِنَّا هٰكَذَا نَصْنَعُ يَا مُحَمَّدُ فَقَالَ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ خَالِفُوْهُمْ وَاجْلِسُوْا اَخْرَجَہٗ اَبُوْ دَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ عبادہ بن صامت سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دستور تھا کہ جب جنازے کے ساتھ جاتے تو نہ بیٹھے جبتک کہ مردہ قبر مین نہ رکھا جاتا سو یہود کا ایک عالم حضرت کے سامنے آیا تو اُس نے کہا کہ ہم اسیطرح کرتے ہین اے محمد تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ انکی مخالفت کرو اور بیٹھ جایا کرو۔ ابوداؤد و ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۳) وَعَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اِذَا رَاٰى اَحَدُكُمْ جَنَازَةً فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ مَاشِيًا مَعَهَا فَلْيَقُمْ حَتّٰى يُخَلِّفَهَا اَوْ تُخَلِّفَہٗ اَوْ تُوْضَعَ قَبْلَ اَنْ تُخَلِّفَہٗ اَخْرَجَہُ الْخَمْسَةُ ترجمہ عامر بن ربیعہ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی جنازہ دیکھے اور اسکے ساتھ نہ چلتا ہو تو چاہیے کہ کھڑا ہووے یہانتک کہ جنازے کے آگے بڑھ جاوے یا جنازہ اُس سے آگے بڑھ جائے یا آگے بڑھنے سے پہلے جنازہ رکھا جائے۔ پانچون اسکے راوی ہین۔

(۴) وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ اَنَّ جَنَازَةً مَرَّتْ بِالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَابْنِ عَبَّاسٍ فَقَامَ الْحَسَنُ وَلَمْ يَقُمِ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ الْحَسَنُ اَلَيْسَ قَدْ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ لِجَنَازَةِ يَهُوْدِيٍّ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَعَمْ ثُمَّ جَلَسَ بَعْدُ وَقَالَ اِنَّمَا قُمْتُ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اَيِ الَّتِيْ مَعَهَا اَخْرَجَہُ النَّسَائِيُّ قِيْلَ اِنَّمَا مُرَّ بِجَنَازَةِ يَهُوْدِيٍّ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ عَلٰى

راوی ہین مین کہتا ہون کہ یہ حکم خاص کیا گیا ہے ساتھ شہید کے جیسے قرطبی نے کہا اور ساتھ اسکے تطبیق دیجاتی ہے درمیان اس حدیث کے اور اس حدیث کے کہ حشر ہوگا لوگون کا ننگے پاؤن ننگے بدن بے ختنہ آخر حدیث تک۔ واللہ خوب جانتا ہے۔

(۴) وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا تَغَالَوْا فِي الْكَفَنِ فَإِنَّهُ يُسْلَبُ سَلْبًا سَرِيْعًا. أَخْرَجَهُ أَبُوْدَاوُدَ ترجمہ علی مرتضی سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہ زیادتی کیا کرو کفن مین یعنی قیمتی کپڑے مین نہ کفنا ؤ اسواسطے کہ وہ بہت جلد گلجاتا ہے ابو داؤد اسکے راوی ہین۔

(۵) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَفَّنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ حَمْزَةَ فِي ثَوْبٍ وَّاحِدٍ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حمزہ کو ایک کپڑے مین کفنایا۔ ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۶) وَعَنِ ابْنِ عَمْرِو ابْنِ الْعَاصِ قَالَ الْمَيِّتُ يُقَمَّصُ وَيُؤَزَّرُ وَيُلَفُّ فِي الثَّوْبِ الثَّالِثِ فَإِنْ لَّمْ يَكُنْ إِلَّا ثَوْبٌ وَاحِدٌ كُفِّنَ فِيْهِ أَخْرَجَهُ مَالِكٌ ترجمہ ابن عمرو بن عاص سے روایت ہے کہا کہ مردے کو کرتا پہنایا جاوے اور تہبند باندھا جاوے اور تیسرے کپڑے مین لپیٹا جاوے پھر اگر صرف ایک ہی کپڑا ہو تو اسی میں کفنایا جاوے مالک اسکے راوی ہین۔

اَلْفَصْلُ الرَّابِعُ فِي تَشْيِيْعِ الْجَنَازَةِ وَحَمْلِهَا

چوتھی فصل

جنازے کے ساتھ ہونے اور اٹھانے کے بیان مین

(۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ شَيَّعَ جَنَازَةً وَّحَمَلَهَا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَقَدْ قَضٰى مَا عَلَيْهِ مِنْ حَقِّهَا أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو جنازے کے ساتھ جاوے اور اسکو تین بار اٹھاوے تو اسنے جنازے کا حق ادا کیا۔ ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۲) عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُتْبِعُوا الْجَنَازَةَ بِصَوْتٍ وَّلَا نَارٍ زَادَ فِي رِوَايَةٍ وَّلَا تَمْشُوْا بَيْنَ يَدَيْهَا أَخْرَجَهُ مَالِكٌ وَأَبُوْدَاوُدَ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہ جنازے کے ساتھ رو کر چلا ؤ اور نہ اس کے ساتھ آگ لیجاؤ اور نہ اس کے آگے چلو۔ مالک اور ابو داؤد اسکے راوی ہین۔

(۳) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ يَمْشُوْنَ أَمَامَ الْجَنَازَةِ أَخْرَجَهُ أَصْحَابُ السُّنَنِ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہا کہ مینے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور ابو بکر اور عمر کو دیکھا جنازے کے آگے چلتے تھے اصحاب سنن اسکے راوی ہین۔

(۴) وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِيْ أَمَامَ الْجَنَازَةِ وَأَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ وَعُثْمَانُ رض أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَزَادَ رَزِيْنٌ وَأَنْتُمْ مُشَيِّعُوْنَ فَامْشُوْا بَيْنَ يَدَيْهَا وَخَلْفَهَا وَعَنْ يَمِيْنِهَا وَعَنْ شِمَالِهَا وَقَرِيْبًا مِّنْهَا قُلْتُ زِيَادَةُ رَزِيْنٍ ذَكَرَهَا الْبُخَارِيُّ تَعْلِيْقًا وَاللّٰهُ أَعْلَمُ ترجمہ انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ابو بکر اور عمر جنازے کے آگے چلا کرتے تھے ترمذی اسکے راوی ہین اور زیادہ کیا ہے رزین نے اور تم جنازے کا ساتھ دینے والے ہو چلو اسکے آگے اور پیچھے اور اسکے داہنے اور بائین اور اسکے نزدیک یعنی ہر طرح جائز ہے مین کہتا ہون کہ رزین کی زیادتی کو ذکر کیا ہے بخاری نے معلق۔

(۵) وَعَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ نُهِيْنَا عَنِ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَلَمْ يُعْزَمْ عَلَيْنَا أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَأَبُوْدَاوُدَ ترجمہ ام عطیہ سے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ردوا القتلی الی مضاجعہم اخرجہ اصحاب السنن وهذا لفظ الترمذی وصححہ ترجمہ جابر سے
روایت ہے کہا کہ جب جنگ احد کا دن ہوا تو میری پھوپھی میرے باپ کو لائی تاکہ اسکو اپنی قبروں میں دفن کریں تو حضرت صلی اللہ علیہ
آلہ وسلم کے پکارنے والے نے پکارا کہ پھیر دو شہیدوں کو انکے قتل ہونے کی جگہہ میں یعنی جہاں شہید ہوے وہیں دفن کرو وہاں سے
اور جگہہ نہ لیجاؤ اصحاب سنن اسکے راوی ہیں۔ اور یہ لفظ ترمذی کے ہیں اور کہا کہ صحیح ہے۔

(۴) وعن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما قال امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بقتلی احد ان
ینزع عنہم الحدید والجلود وان یدفنوا فی ثیابہم ودمائہم اخرجہ ابوداود ترجمہ ابن عباس سے روایت
ہے کہ حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ساتھ شہیدوں احد کے کہ ان سے لوہا اور چمڑا اوتارا جاوے اور انکے کپڑوں
اور لہو میں دفنایا جاوے۔ ابوداود اسکے راوی ہیں۔

تعجیل الدفن
جلدی دفن کرنیکا بیان

(۱) عن الحصین بن وحوح قال لما مرض طلحة ابن البراء اتاه رسول الله
صلی الله علیه وآله وسلم یعوده فقال انی لا اراه الا قد حدث به حادث
الموت فاذنونی به وعجلوا فانه لا ینبغی لجیفة مسلم ان تحبس بین ظهرانی اهله
اخرجہ ابوداود ترجمہ حصین بن وحوح سے روایت ہے کہ جب طلحہ بن براء بیمار ہوا تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسکی بیمار
پرسی کو آئے فرمایا کہ میں نہیں دیکھتا مگر کہ البتہ اسپر موت کا حادثہ پیدا ہو مجھکو اسکے مرنیکی خبر دینا اور جلدی کرنا کفن دفن میں سو واسطے
کہ نہیں لائق مسلمان کا مردہ اسکے گہروالوں کے درمیان روکا جاوے ابوداود اسکے راوی ہیں۔

(۲) وعن جابر قال خطب رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم یوما فذکر فی خطبته رجلا من اصحابه قبض
وکفن فی کفن غیر طائل وقبر لیلا فزجر رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم ان یقبر الرجل باللیل حتی یصلی علیه
الا ان یضطر انسان الی ذلک وقال اذا کفن احدکم اخاه فلیحسن کفنه اخرجه مسلم وابوداود والنسائی
ترجمہ جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دن خطبہ پڑھا اور خطبے میں یاد کیا اپنے اصحاب میں سے ذکر
کیا جو فوت ہوا لوگوں نے اسکو نکمے کفن میں کفنایا اور رات میں دفنایا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ڈانٹا کہ کوئی مرد رات میں
نہ دفنایا جاوے یہانتک کہ اسکا جنازہ پڑھا جاوے مگر کہ آدمی اسکی طرف لاچار ہو اور فرمایا کہ جب کوئی اپنے بہائی مسلمان کو کفن
دے تو چاہیے کہ اچھا ستھرا کفن دیوے مسلم ابوداود نسائی اسکے راوی ہیں۔

(۳) وعن ابن عباس ان رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم دخل قبرا لیلا فاسرج له بسراج فاخذه من
قبل القبلة معترضا وقال رحمک الله ان کنت لاواها تلاء للقرآن فکبر علیه اربعا اخرجه الترمذی وقال
انما اخذه معترضا لعذر بالامر بالسل من قبل رجل القبر الاواه کثیر الدعاء وقیل رقیق القلب ترجمہ
ابن عباس سے روایت ہے کہ مقرر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم رات کو قبر میں داخل ہوئے تو آپکے واسطے چراغ جلایا گیا تو آپنے میت کو قبلہ
کی طرف سے لیا چوڑائی میں اور فرمایا خدا تجھپر رحم کرے البتہ تھا تو بہت آہ کرنیوالا خوف خدا سے بہت پڑہنے والا قرآن مجید کو سو آپ
نے اسپر چار تکبیریں کہیں ترمذی اسکے راوی ہیں اور کہا کہ اسکو چوڑائی میں لیا عذر کے سبب سے کیونکہ سنت ہے کہ میت
کو قبر کی پاؤں کی طرف سے کھینچ کر قبر میں داخل کیا جاوے اور اوّاہ کے معنی ہیں بہت دعا کرنیوالا اور بعض نے کہا نرم دل والا۔

(۴) وعن انس قال شهدنا بنتا لرسول الله صلی الله علیه وآله وسلم تدفن ورسول الله صلی الله علیه
وسلم جالس علی القبر فرایت عینیه تدمعان فقال هل فیکم احد لم یقارف اللیلة فقال ابو طلحة انا یا رسول

طِرِيقِهَا فَكَرِهَ اَنْ تَعْلُوَ رَاْسَهُ جَنَازَةُ يَهُوْدِيٍّ فَقَامَ ترجمہ محمد بن سیرین سے روایت ہے کہ ایک جنازہ حسن بن علی اور ابن عباس پر گذرا سو حسن اُٹھ کھڑے ہو اور ابن عباس نہ اُٹھے تو حسن نے کہا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک یہودی کے جنازے کو واسطے نہیں اُٹھے ابن عباس نے کہا ہان پھر اسکے بعد بیٹھے یعنی پھر اسکے بعد کبھی جنازے کے واسطے نہیں اُٹھے اور فرمایا کہ ہین تو فرشتون کیواسطے اُٹھا تھا یعنی جو اسکے ساتھ تھے نسائی اسکے راوی ہین بعضون نے کہا کہ ایک یہودی کا جنازہ گذرا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسکے راہ مین تھے تو آپنے برا جانا کہ یہودی کا جنازہ آپکے سر سے اونچا ہو تو اُٹھ کھڑے ہوے۔

اَلْفَصْلُ الْخَامِسُ فِي الدَّفْنِ وَهَيْئَتِهِ

پانچوین فصل دفنانے اور اسکی ہیئت کے بیان مین

دَفْنُ الشَّهِيْدِ

شہید کے دفنانے کا بیان۔

(۱) عَنْ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ جَاءَتِ الْاَنْصَارُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ فَقَالُوْا اَصَابَنَا قَرْحٌ وَجَهْدٌ فَكَيْفَ تَاْمُرُنَا فَقَالَ اَوْسِعُوا الْقَبْرَ وَاَعْمِقُوْا وَاجْعَلُوا الرَّجُلَيْنِ وَالثَّلٰثَةَ فِي الْقَبْرِ قِيْلَ فَاَيُّهُمْ تُقَدِّمُ قَالَ اَكْثَرُهُمْ قُرْاٰنًا اَخْرَجَهُ اَصْحَابُ السُّنَنِ اَلْقَرْحُ اَلْجُرْحُ وَالْجَهْدُ الْمَشَقَّةُ ترجمہ ہشام بن عامر روایت ہے کہ انصاری لوگ جنگ احد کے دن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آے اور کہا ہمکو زخم اور مشقت پہنچی یعنی ہم بہت لوگ مارے گئے سو آپ ہمکو حکم کیا فرماتے ہین فرمایا کہ کشادہ کرو قبر کو اور گہری کھودو اور دو دو اور تین تین آدمیون کو ایک قبر مین دفناؤ کسی نے کہا پہلے کسکو قبر مین رکھین فرمایا جسکو قرآن زیادہ یاد ہو اصحاب سنن اسکے راوی ہین اور قرح کے معنے ہین زخم اور جہد کے معنی ہین مشقت۔

(۲) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلٰى اُحُدٍ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ ثُمَّ يَقُوْلُ اَيُّهُمْ اَكْثَرُ اَخْذًا لِلْقُرْاٰنِ فَاِذَا اُشِيْرَ اِلٰى اَحَدِهِمَا قَدَّمَهُ فِي اللَّحْدِ وَقَالَ اَنَا شَهِيْدٌ عَلٰى هٰؤُلَاءِ وَاَمَرَ بِدَفْنِهِمْ بِدِمَائِهِمْ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُغَسِّلْهُمْ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا مُسْلِمًا قُلْتُ وَالْجَمْعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ بِحَيْثُ تَتَلَاقٰى بَشَرَتُهُمَا لَا يَجُوْزُ فَيُحْمَلُ عَلٰى اَنَّهُ كَانَ يَجْعَلُ بَيْنَهُمَا حَائِلًا ثُمَّ يَجْمَعُهُمَا فِيْهِ اَوْ عَلٰى اَنَّهُ كَانَ يَشُقُّ الثَّوْبَ بَيْنَهُمَا وَهُوَ الظَّاهِرُ بِقَوْلِهٖ فَاِذَا اُشِيْرَ اِلٰى اَحَدِهِمَا قَدَّمَهُ فِي اللَّحْدِ وَالتَّقْدِيْمُ لَا يُمْكِنُ اِلَّا اِذَا كَانَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مُنْفَرِدًا اَوْ بَيْنَهُمَا حَائِلٌ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ ترجمہ جابر سے روایت ہے کہا کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جمع کرتے دو دو آدمیون کو جنگ احد کے شہیدون سے ایک کپڑے مین پھر فرماتے ان مین سے کسکو زیادہ قرآن یاد ہی پھر جب دونون سے ایک کی طرف اشارہ کیا جاتا تو اسکو قبر مین پہلے رکھتے اور فرمایا کہ مین گواہ ہون اُن لوگون پر اور حکم کیا انکو دفنانے کا سمیت لہو انکے کے اور حضرت نے اونکا جنازہ نہ پڑھا اور نہ انکو غسل دیا مسلم کے سوا پانچون اسکے راوی ہین ہون کہ دو مُردون کو ایک کپڑے مین جمع کرنا اسطرح پر کہ اونکا بدن ملجاے جائز نہیں ہے سو یہ محمول ہے اسپر کہ دونون کے درمیان پردہ تہا پھر دونون کو اسمین جمع کرتے یا محمول ہے اسپر کہ کپڑے کو پہاڑکر آدہی مین ایک اور آدہی مین دوسرے کو دفناتے تھے اور یہی بات ظاہر ہے آپکے اس قول سے کہ جب دونون مین سے ایک کی طرف اشارہ کیا جاتا تو اسکو پہلے قبر مین رکھتے اور ایک کو پہلے قبر مین داخل کرنا ممکن نہیں مگر جبکہ دونون مین سے ہر ایک اکیلا اکیلا ہو یا دونون کے درمیان پردہ ہو اور اللہ زیادہ تر عالم ہے۔

(۳) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ اُحُدٍ جَاءَتْ عَمَّتِيْ بِاَبِيْ لِتَدْفِنَهٗ فِيْ مَقَابِرِنَا فَنَادٰى مُنَادِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ

ثُمَّ قَالَتْ وَاللّٰهِ لَوْ حَضَرْتُكَ مَا دُفِنْتَ إِلَّا حَيْثُ مُتَّ وَلَوْ شَهِدْتُكَ مَا زُرْتُكَ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے کہا کہ جب فوت ہو عبدالرحمن بن ابی بکر حبشی مین اور وہ ایک جگہ ہے درعراق مین) تو انکو اُٹھا کر مکے مین لائے اور وہان دفنائے گئے پھر جب عائشہ مکے مین گئین تو اُسکی قبر پر آئین اور کہنے لگین ہم تھے اکٹھے مانند دونون وزیرون جذیمہ کے ایک مدت زمانے سے یہانتک کہ کہا گیا کہ دو نو کبھی جدا نہ ہونگے اور ہم جیتے رہے خیر سے زندگی مین اور ہم سے پہلے پہونچی موت کسریٰ اور تبع کی قوم کو پھر جب ہم جدا جدا ہوئے تو گویا کہ مین اور مالک جدائی کے دراز ہونیکے سبب ایک رات اکٹھے نہین رہے پھر عائشہ نے کہا قسم اللہ کی اگر مین تیرے مرنیکے وقت موجود ہوتی تو تجھکو وہین دفن کرتی جہان تو مرا تھا اور اگر مین تیرے پاس حاضر ہوتی تو تیری قبر کی زیارت نکرتی ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۲) وَعَنْ عُثْمَانَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا فَرَغَ مِنْ دَفْنِ الْمَيِّتِ وَقَفَ عَلَى قَبْرِهٖ وَقَالَ اسْتَغْفِرُوْا لِأَخِيْكُمْ وَاسْأَلُوا اللّٰهَ التَّثْبِيْتَ فَإِنَّهُ الْآنَ يُسْأَلُ أَخْرَجَهُ أَبُوْدَاوُدَ ترجمہ عثمان سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دستور تھا کہ جب میت کے دفن کرنے سے فارغ ہوتے تو اُسکی قبر پر ٹھیرتے اور فرماتے اپنے بھائی کے واسطے بخشش چاہو اور اسکے لیے ثابت رہنا مانگو یعنی خدا اُسکو منکر نکیر کے جواب مین ثابت رکھے اسواسطے کہ بیشک وہ اب پوچھا جاتا ہے ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

(۳) وَعَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ إِذَا فَرَغَ مِنْ دَفْنِ الْمَيِّتِ اَللّٰهُمَّ هٰذَا عَبْدُكَ نَزَلَ بِكَ وَأَنْتَ خَيْرُ مَنْزُوْلٍ بِهٖ فَاغْفِرْ لَهٗ وَسِّعْ مُدْخَلَهٗ أَخْرَجَهُ رَزِيْنٌ ترجمہ علی سے روایت ہے کہ جب وہ میت کو دفنانے سے فارغ ہوتے تو کہتے تھے اللّٰهم سے اخیر تک یعنی الٰہی یہ تیرا بندہ ہے تیرے پاس اُترا ہے اور تو بہتر ہے جسکے پاس اُترتے ہین سو اُسکو بخشدے اور اسکی قبر کو کشادہ کر رزین اُسکے راوی ہین۔

(۴) وَعَنْ بُرَيْدَةَ أَوْصَى أَنْ يُجْعَلَ عَلَى قَبْرِهٖ جَرِيْدَتَانِ أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِيْ تَرْجَمَةِ بَابٍ ترجمہ بریدہ سے روایت ہے اُس نے وصیت کی کہ اُسکی قبر پر دو چھڑیان گاڑی جاوین۔ بخاری اسکے راوی ہین ترجمہ باب مین۔

(۵) وَعَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لِأَخِيْهَا عَبْدِ اللّٰهِ ادْفِنِّيْ مَعَ صَوَاحِبِيْ وَلَا تَدْفِنِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْبَيْتِ فَإِنِّيْ أَكْرَهُ أَنْ أُزَكّٰى بِهٖ أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ ترجمہ عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ عائشہ نے اپنے بھائی عبداللہ سے کہا کہ مجھکو میری صاحب عورتون کے ساتھ دفنانا اور مجھکو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ گھر مین نہ دفن کرنا اسواسطے کہ مین برا جانتی ہون کہ اُس کے سبب سے پاک ٹھیرائی جاؤن۔ بخاری اُسکے راوی ہین۔

اَلْفَصْلُ السَّادِسُ فِيْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ

چھٹی فصل

قبرون کی زیارت کے بیان مین

اَلنَّهْيُ عَنْ ذٰلِكَ

زیارت قبر کے منع ہونیکا بیان

(۱) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ اللّٰهُ زَوَّارَاتِ الْقُبُوْرِ وَالْمُتَّخِذِيْنَ عَلَيْهَا الْمَسَاجِدَ وَالسُّرُجَ أَخْرَجَهُ أَصْحَابُ السُّنَنِ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خدا لعنت کرے زیارت کرنے والیون

قَالَ فَانْزِلْ فِي قَبْرِهَا فَنَزَلَ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ لَمْ يُقَارِفْ اَيْ لَمْ يُذْنِبْ وَقِيْلَ اَرَادَ بِهِ الْجِمَاعَ فَكَنّٰى بِهِ عَنْهُ ترجمہ انس سے روایت ہے کہ ہم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بیٹی کے جنازے میں حاضر ہوئے سو وہ دفنائی گئیں اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم قبر پر بیٹھے تھے تو میں نے دیکھا کہ حضرت کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے پھر فرمایا کیا تم میں کوئی ایسا شخص ہے جس نے آج رات کو صحبت نکی ہو تو ابو طلحہ نے کہا کہ میں ہوں یا رسول اللہ فرمایا سو تو اسکی قبر میں اُتر تو ابو طلحہ قبر میں اُترے بخاری اُس کے راوی ہیں۔ لم یقارف یعنی نہ گناہ کیا ہو اور بعضوں نے کہا کہ مراد جماع اور صحبت ہے۔

٥ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ اللَّحْدُ لَنَا وَالشَّقُّ لِغَيْرِنَا اَخْرَجَهُ اَصْحَابُ السُّنَنِ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بغلی قبر ہمارے واسطے ہے اور ہمارے غیر لوگوں کے واسطے شق ہے۔ اصحاب سنن اُسکے راوی ہیں ف لحد وہ ہے جو قبر کی جانب قبلہ میں بطور سرنگ کے کھودتے ہیں اور اسمیں میت کو دفن کرتے ہیں اور شق وہ قبر ہے جو اندر سے برابر ہو سو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسلمانوں کے واسطے لحد یعنے بغلی قبر افضل ہے اور شق بھی جائز ہے خاصکر نرم زمین جہاں بغلی قبر نہیں بن سکتی۔

(٦) وَعَنْ اَبِي الْهَيَّاجِ الْاَسَدِيِّ قَالَ قَالَ لِي عَلِيٌّ اَلَا اَبْعَثُكَ عَلٰى مَا بَعَثَنِي عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَنْ لَا تَدَعَ تِمْثَالًا اِلَّا طَمَسْتَهُ ...... وَلَا قَبْرًا مُشْرِفًا اِلَّا سَوَّيْتَهُ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابو ہیاج اسدی سے روایت ہے کہا علی مرتضیٰ نے مجھ سے فرمایا کہ کیا میں تمکو نہ بھیجوں اُس کام پر جس پر مجھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا تھا فرمایا تھا سو نہ چھوڑ تو کوئی صورت مگر کہ اُسکو مٹا دیجیو اور نہ چھوڑ تو کوئی اونچی قبر مگر کہ اُسکو زمین کے برابر کر دیجیو یعنی یہانتک کہ بالشت بھر باقی رہے مسلم ابو داؤد ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(٧) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُجَصَّصَ الْقَبْرُ وَاَنْ يُبْنٰى عَلَيْهِ وَاَنْ يُقْعَدَ عَلَيْهِ وَاَنْ يُكْتَبَ عَلَيْهِ وَاَنْ يُوْطَاَ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا الْبُخَارِيَّ ترجمہ جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر پختہ کرنے اور اسپر عمارت بنانے اور اسپر بیٹھنے اور لکھنے اور اسکے روندنے سے منع کیا ہے بخاری کے سوا پانچوں اسکے راوی ہیں۔

(٨) وَعَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ اَبِيْ وَدَاعَةَ قَالَ لَمَّا مَاتَ عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُوْنٍ وَهُوَ اَوَّلُ مَنْ مَاتَ بِالْمَدِيْنَةِ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ فَلَمَّا دُفِنَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا اَنْ يَاْتِيَهُ بِحَجَرٍ فَيُعَلِّمَ قَبْرَهُ بِهٖ فَاَخَذَ حَجَرًا فَضَعُفَ عَنْ حَمْلِهٖ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَحَسَرَ عَنْ ذِرَاعَيْهِ ثُمَّ حَمَلَهُ فَوَضَعَهُ عِنْدَ رَاْسِهٖ وَقَالَ اُعَلِّمُ بِهٖ قَبْرَ اَخِيْ فَاَدْفِنُ عِنْدَهُ مَنْ مَاتَ مِنْ اَهْلِيْ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاؤُدَ ترجمہ مطلب بن ابی وداعہ سے روایت ہے کہا جب عثمان بن مظعون فوت ہوئے اور وہ اول شخص ہے جو مہاجرین میں سے پہلے مدینے میں فوت ہوئے پھر جب دفنائے گئے تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مرد کو حکم کیا کہ پتھر لا دے اور اُس سے اسکی قبر پر نشان کرے تو اس نے ایک پتھر پکڑا جسکے اُٹھانے سے عاجز ہوا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُٹھے اور اپنے دونوں بازو سے پکڑ کر اٹھایا پھر اسکو اٹھا کر اسکی قبر کے پاس رکھا اور فرمایا کہ میں اس سے اپنے بھائی کی قبر پر نشان کرتا ہوں سو میں اسکے پاس دفن کروں گا جو میرے گھر والوں سے مر جاوے گا ابو داؤد اسکے راوی ہیں۔

نَقْلُ الْمَيِّتِ

میت کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جا کر دفنانے کا بیان۔

(١) عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ بِالْحُبْشِيِّ وَهُوَ مَوْضِعٌ حُمِلَ اِلٰى مَكَّةَ فَدُفِنَ بِهَا فَلَمَّا قَدِمَتْ عَائِشَةُ اَتَتْ قَبْرَهُ وَجَعَلَتْ تَقُوْلُ شِعْرًا

وَكُنَّا كَنَدْمَانَيْ جَذِيْمَةَ حِقْبَةً ... مِنَ الدَّهْرِ حَتّٰى قِيْلَ لَنْ يَتَصَدَّعَا -

وَعِشْنَا بِخَيْرٍ فِي الْحَيٰوةِ وَقَبْلَنَا ... اَصَابَ الْمَنَايَا رَهْطَ كِسْرٰى وَتُبَّعَا

فَلَمَّا تَفَرَّقْنَا كَاَنِّيْ وَمَالِكًا -

لِطُوْلِ اجْتِمَاعٍ لَمْ نَبِتْ لَيْلَةً مَعًا -

ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۲) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَی الْمَقْبَرَۃِ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ وَاِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰی بِکُمْ لَاحِقُوْنَ اَخْرَجَهٗ اَبُوْدَاوٗدَ وَلِمُسْلِمٍ وَالنَّسَائِیِّ عَنْ بُرَیْدَۃَ نَحْوَهٗ وَزَادَ اَسْئَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَکُمُ الْعَافِیَۃَ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم قبرستان کی طرف نکلے سو فرمایا سلام تیرے قبرون والو قوم مومنون کی اور تحقیق اگر اللہ نے چاہا تو ہم تمہارے ساتھ ملنے والے ہین ابوداؤد اسکے راوی ہین اور مسلم اور نسائی کے واسطے بریدہ سے ہے مانند اسکے اور زیادہ کیا ہے: مین اپنے اور تمہارے واسطے اللہ تعالی سے عافیت مانگتا ہون۔

اَلْجُلُوْسُ عَلَی الْقُبُوْرِ
قبرون پر بیٹھنے کا بیان

(۱) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَاَنْ یَّجْلِسَ اَحَدُکُمْ عَلٰی جَمْرَۃٍ فَتُحْرِقَ ثِیَابَهٗ فَتَخْلُصَ اِلٰی جِلْدِهٖ خَیْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ یَّجْلِسَ عَلٰی قَبْرٍ اَخْرَجَهٗ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ البتہ آدمی کا بیٹھنا چنگاری پر کہ اسکا کپڑا جلا کر اسکے کہال کو پہونچے یہ بہتر ہے اس کے حق مین قبر پر بیٹھنے سے مسلم ابوداؤد نسائی اُسکے راوی ہین ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قبر پر بیٹھنا سخت گناہ ہے

(۲) وَعَنْ عَلِیٍّ اَنَّهٗ کَانَ یَتَوَسَّدُ الْقُبُوْرَ وَیَضْطَجِعُ عَلَیْهَا اَخْرَجَهٗ مَالِكٌ ترجمہ علی مرتضی سے روایت ہے کہ وہ قبرون سے تکیہ کرتے تھے اور انپر لیٹتے تھے مالک اُس کے راوی ہین۔

(۳) وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَکِیْمٍ قَالَ اَخَذَ خَارِجَۃُ ابْنُ زَیْدٍ بِیَدِیْ فَاَجْلَسَنِیْ عَلٰی قَبْرٍ وَاَخْبَرَنِیْ عَنْ عَمِّهٖ زَیْدِ ابْنِ ثَابِتٍ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّمَا کُرِهَ ذٰلِكَ لِمَنْ اَحْدَثَ عَلَیْهَا اَخْرَجَهُ الْبُخَارِیُّ فِیْ تَرْجَمَۃٍ ترجمہ عثمان بن حکیم سے روایت ہے کہا کہ خارجہ بن یزید نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھکو قبر پر بٹھایا اور مجھکو خبر دی اپنے چچا زید بن ثابت سے اُس نے کہا کہ قبر پر بیٹھنا صرف اس شخص کے واسطے مکروہ ہے جو اسپر بول و براز کرے۔ روایت کی یہہ حدیث بخاری نے ترجمہ باب مین۔

اَلْفَصْلُ السَّابِعُ فِی التَّعْزِیَۃِ
ساتوین فصل
ماتم پرسی کے بیان مین

(۱) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ عَزّٰی ثَکْلٰی کُسِیَ بُرْدًا فِی الْجَنَّۃِ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو ماتم پرسی کرے یعنی تسلی دو مرے بچے والی عورت کو تو وہ بہشت مین چادر پہنایا جاویگا۔ ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۲) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَزّٰی مُصَابًا فَلَهٗ مِثْلُ اَجْرِهٖ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ ابن مسعود سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو مصیبت زدہ کو تسلی دے تو اس کے واسطے اجر ہے مثل اس کی ترمذی اس کے راوی ہین۔

(۳) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ لَمَّا جَآءَ نَعْیُ جَعْفَرٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِصْنَعُوْا لِاٰلِ جَعْفَرٍ طَعَامًا فَاِنَّهٗ قَدْ جَآءَهُمْ مَا یَشْغَلُهُمْ اَخْرَجَهٗ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ ترجمہ عبداللہ بن جعفر سے روایت

کی زیارت کرنیوالی عورتون کو اور قبرون پر مسجدین بنانیوالون کو اور اُنپر چراغ جلانیوالون کو اصحاب سنن اسکے راوی ہین

(۲) وعن ابن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال قبرنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میتا فلما فرغنا انصرفنا معہ حاذی بابہ وقف فاذا نحن بامرأۃ مقبلۃ اظنہ عرفھا فاذا ھی فاطمۃ فقال ما اخرجک من بیتک قالت اتیت اھل ھذا المیت فرحمت الیھم میتھم او عزیتھم بہ فقال لعلک بلغت معھم الکدی قالت معاذ اللہ وقد سمعتک تذکر فیھا ما تذکر فقال لو بلغت معھم الکدی فذکر تشدیدا فی ذلک قال بعضھم الکدی فیما احسب القبور اخرجہ ابو داؤد والنسائی وزاد لو بلغتہا معھم ما رأیت الجنۃ حتی یراھا جد ابیک ترجمہ ابن عمرو بن عاص سے روایت ہے کہا کہ ہمنے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ایک میت کو دفن کیا پھر جب ہم فارغ ہوئے اور آپکے ساتھ پھرے تو میت کے گھر کے دروازے کے برابر آئے اور ناگہان آپنے ایک عورت سامنے آتی دیکھی مین گمان کرتا ہون کہ آپنے اسکو پہچان لیا اور ناگہان وہ فاطمہ تہین تو فرمایا کہ کس چیز نے تجھکو اپنے گھر سے نکالا یعنے تیرے نکلنے کا کیا سبب ہے اُنہون نے کہا کہ مین اس میت کے گھر والون کے پاس آئی تہی سو مینے انکے پاس انکی میت پر رحمت بہیجی یا اُنکی اُن سے ماتم پرسی کی پھر فرمایا شاید تو انکے ساتھ قبرون کو پہونچی ہوگی فاطمہ نے کہا خدا کی پناہ اور حالانکہ البتہ مینے آپسے اُس مین سنا ہے ذکر کرتے جو ذکر کرتے ہو پھر فرمایا اگر تو انکے ساتھ قبرون مین پہونچتی پھر ذکر کیا سخت عذاب بیچ اُسکے اور بعضون نے کہا کہ کدا سے گمان مین قبرون کو کہتے ہین ابو داؤد اور نسائی اسکے راوی ہین اور زیادہ کیا ہے کہ اگر تو انکے ساتھ قبرون مین پہونچتی تو بہشت کو نہ دیکھتی یہانتک کہ دیکھتا اسکو دادا تیرے باپ کا یعنے کبہی نہ دیکھتی

جوازہ

زیارت قبور کے جائز ہونے کے بیان مین

(۱) عن بریدۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کنت نھیتکم عن زیارۃ القبور فزوروھا فانھا تذکرکم الاخرۃ اخرجہ الخمسۃ الا البخاری ترجمہ بریدہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مین تمکو منع کیا کرتا تہا قبرون کی زیارت سے سو اب انکی زیارت کیا کرو اسواسطے کہ وہ تمکو آخرت یاد دلاتی ہے بخاری کے سوا پانچون اسکے راوی ہین۔

(۲) وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استاذنت ربی ان استغفر لامی فلم یاذن لی واستاذنتہ فی ان ازور قبرھا فاذن لی اخرجہ مسلم وابو داؤد والنسائی ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مینے اپنے رب سے اجازت مانگی کہ اپنی مان کے واسطے بخشش مانگون سو خدا نے مجھکو اجازت ندی اور مینے رب سے اجازت مانگی کہ اُسکی قبر کی زیارت کرون سو مجھکو اجازت دی مسلم ابو داؤد و نسائی اسکے راوی ہین

ف حضرت نے جب اپنی مان کی قبر کی زیارت کی تو آپ روئے اور ساتھ والے بہی روئے اور فرمایا کہ قبرون کی زیارت کیا کرو کہ اُس سے موت یاد آتی ہے اگر کوئی کہے کہ قرآن کریم مین مشرکون کے واسطے بخشش مانگنا منع آیا ہے پھر حضرت نے اپنی مان کی مغفرت مانگنے کا کیون ارادہ کیا اُسکا جواب یہ ہے کہ حضرت کو اپنے اختصاص کی امید ہوگی یا یہ واقعہ منع ہونے سے پہلے ہوگا

مایقولہ الزائر

زیارت کرنیوالے کی دعا کا بیان

(۱) عن ابن عباس قال مر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بقبور اھل المدینۃ فاقبل علیھم بوجھہ فقال السلام علیکم یا اھل القبور ویغفر اللہ لنا ولکم انتم لنا سلف ونحن بالاثر اخرجہ الترمذی

ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے والون کی قبرون پر گذرے پہر اپنے چہرے سے انکی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اے قبرون والو تمکو سلام ہو اور اللہ بخشے ہمکو اور تمکو تم ہمارے آگے جانیوالے ہو اور ہم تمہارے پیچھے آنیوالے ہین

حضرت عثمان جب کسی قبر پر کھڑے ہوتے تھے تو روتے تھے یہانتک کہ آپ کی داڑھی تر ہو جاتی تو اُن سے کہا گیا کہ تم بہشت دوزخ کو یاد کرتے ہو تو نہین روتے اور قبر کو یاد کرتے ہو تو روتے ہو یعنی اُسکا کیا سبب ہے انہون نے کہا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا فرماتے تھے کہ قبر پہلی منزل ہے آخرت کی منزلون سے سو اگر اُس سے بچا تو جو اُس کے بعد ہے اس سے آسان تر ہے اور اگر اس سے خلاص ہوا تو جو اسکے بعد ہے وہ اس سے زیادہ تر سخت ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مینے کبھی کوئی چیز نہین دیکھی مگر کہ قبر اس سے سخت تر اور بُری چیز ہے زیادہ کیا ہے رزین نے کہا ہانی نے مینے عثمان سے سُنا یہہ شعر پڑھتے تھے کہ اگر تو اس سے بچا تو بچیگا بُری چیز سے ورنہ نہین خیال کرتا مین تجھکو نجات پانیوالا۔ ترمذی اسکے راوی ہین۔ فظیع سخت بُری چیز کو کہتے ہین

(۲) وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ مَا زِلْنَا نَشُکُّ فِیْ عَذَابِ الْقَبْرِ حَتّٰی نَزَلَ اَلْهٰکُمُ التَّکَاثُرُ حَتّٰی زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ علی مرتضی سے روایت ہے کہ ہمیشہ ہم شک کرتے رہے عذاب قبر مین یہانتک کہ اُتری یہہ سورت کہ غافل کر دیا تمکو بہتایت مال نے یہانتک کہ تم قبرون کی زیارت کرو ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۳) وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ یَهُوْدِیَّةً دَخَلَتْ عَلَیْهَا فَذَکَرَتْ عَذَابَ الْقَبْرِ فَقَالَتْ اَعَاذَكِ اللّٰهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَسَاَلَتْ عَائِشَةُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَقَالَ نَعَمْ اِنَّ عَذَابَ الْقَبْرِ حَقٌّ وَاِنَّهُمْ یُعَذَّبُوْنَ فِیْ قُبُوْرِهِمْ عَذَابًا تَسْمَعُهُ الْبَهَائِمُ قَالَتْ فَمَا رَاَیْتُهُ بَعْدُ صَلّٰی صَلٰوةً اِلَّا تَعَوَّذَ فِیْهَا مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ اَخْرَجَهُ الشَّیْخَانِ وَالنَّسَائِیُّ ترجمہ عائشہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی عورت انکے پاس آئی تو اُس نے عذاب قبر کا ذکر کیا اور کہا کہ خدا تجھکو عذاب قبر سے پناہ دے تو عائشہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عذاب قبر کا حال پوچھا حضرت نے فرمایا ہان قبر کا عذاب حق ہے اور بیشک مُردون پر عذاب ہوتا ہے قبرون مین ایسا عذاب کہ اسکو چوپاے سنتے ہین عائشہ نے کہا سو مینے نہین دیکھا کہ حضرت نے اسکے بعد کوئی نماز پڑھی ہو مگر کہ اُس مین عذاب قبر سے پناہ مانگی شیخین اور نسائی اسکے راوی ہین

(۵) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَلٰی قَبْرَیْنِ فَقَالَ اِنَّهُمَا لَیُعَذَّبَانِ وَمَا یُعَذَّبَانِ فِیْ کَبِیْرٍ ثُمَّ بَلٰی اَمَّا اَحَدُهُمَا فَکَانَ یَمْشِیْ بِالنَّمِیْمَةِ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَکَانَ لَا یَسْتَنْزِهُ مِنْ بَوْلِهٖ ثُمَّ دَعَا بِعَسِیْبٍ رَطْبٍ فَشَقَّهُ اثْنَیْنِ فَغَرَسَ عَلٰی هٰذَا وَاحِدًا وَعَلٰی هٰذَا وَاحِدًا ثُمَّ قَالَ لَعَلَّهُ یُخَفَّفُ عَنْهُمَا مَا لَمْ یَیْبَسَا اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ قَوْلُهُ وَمَا یُعَذَّبَانِ فِیْ کَبِیْرٍ اَیْ فِیْ کَبِیْرٍ فِعْلٍ عَلَیْهِمَا لَوْ اَرَادَ اَنْ یَفْعَلَاهُ وَالْعَسِیْبُ مِنْ سَعْفِ النَّخْلِ مَا بَیْنَ الْکَرَبِ وَمَنْبَتِ الْخُوْصِ وَمَا عَلَیْهِ مِنَ الْخُوْصِ فَهُوَ سَعَفٌ وَالْجَرِیْدُ السَّعَفُ اَیْضًا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دو قبرون پر گذرے تو فرمایا کہ بیشک ان دونون پر عذاب ہوتا ہے اور کسی مشکل کام کے سبب سے انپر عذاب نہین ہوتا پھر فرمایا ہان ان دونون سے ایک تو چغلی کے واسطے آیا جایا کرتا تھا اور دوسرا اپنے پیشاب سے استنجا نہ کرتا تھا یا نہ بچتا تھا پھر آپنے کھجور کی ایک ٹہنی منگوائی اور اُسکو چیر کر دو کیا پھر ایک یہانکے ایک قبر پر گاڑی اور ایک دوسری پر پھر فرمایا امید ہے کہ اُنکے عذاب مین تخفیف ہوگی جبتک تر رہین گی سوکھین نہین پانچون اسکے راوی ہین۔ اور یہہ جو فرمایا کہ کسی مشکل کام مین یعنی چغل خوری اور پیشاب سے بچنا ایسے کام نہین جو آدمی پر مشکل ہون آدمی بچنا چاہے تو اُس سے بچ سکتا ہے

(۵) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَاتَ اَحَدُکُمْ عُرِضَ عَلَیْهِ مَقْعَدُهٗ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِیِّ اِنْ کَانَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاِنْ کَانَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَمِنْ اَهْلِ النَّارِ فَیُقَالُ هٰذَا مَقْعَدُكَ حَتّٰی یَبْعَثَكَ اللّٰهُ تَعَالٰی یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ اِلَّا اَبَا دَاؤدَ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی مر جاتا ہے تو اُسکا اصلی مکان صبح و شام اسکے سامنے کیا جاتا ہے

ہے کہا کہ جب جعفر کی موت کی خبر آئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ جعفر کے لوگون کے واسطے کھانا تیار کرو سو مقرر شان پہچے کہ آئی ہے انکو وہ چیز جو انکو کھانے پکانے سے باز رکھے۔ ابو داؤد و ترمذی اُس کے راوی ہین۔

(۴) وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ كَسْرُ عَظْمِ الْمَيِّتِ كَكَسْرِهٖ وَهُوَ حَيٌّ يَعْنِيْ فِي الْاِثْمِ اَخْرَجَهُ مَالِكٌ وَ اَبُوْدَاؤُدَ ترجمہ عائشہؓ سے روایت ہے کہا کہ مردے کی ہڈی توڑنا زندے کی ہڈی توڑنے کے برابر ہے یعنی گناہ مین مالکؒ ابو داؤد اس کے راوی ہین۔

(۵) وَعَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ مَرَّ بِجَنَازَةٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ مُسْتَرِيْحٌ اَوْ مُسْتَرَاحٌ مِنْهُ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْمُسْتَرِيْحُ وَالْمُسْتَرَاحُ مِنْهُ قَالَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ يَسْتَرِيْحُ مِنْ نَصَبِ الدُّنْيَا وَ وَصَبِهَا وَالْفَاجِرُ يَسْتَرِيْحُ مِنْهُ الْعِبَادُ وَالْبِلَادُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَابُّ اَخْرَجَهُ الثَّلٰثَةُ وَالنَّسَآئِيُّ ترجمہ ابو قتادہ سے روایت ہے کہا کہ ایک جنازہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے سامنے گذرا تو حضرت نے فرمایا کہ یہہ مردہ آرام پانیوالا ہی یا آرام دینے والا اصحاب نے کہا یا حضرت آرام دینے والا اور آرام پانیوالا کیسا یعنے اسکا کیا مطلب ہے تو حضرت نے فرمایا کہ ایماندار بندہ دنیا کے رنج اور مصیبت سے آرام پاتا ہے اور ظالم فاسق بندے سے بندے اور بستیان اور درخت اور جانور آرام پاتے ہین تینون اور نسائی اسکے راوی ہین ف یعنی مومن متقی بندے کو حق مین دنیا قید خانہ ہے جہان وہ مر گیا عذاب سے چھوٹا اور ظالم فاسق بے قید ہوتا ہے ہر ایک مخلوق کو ناحق تکلیف دیتا ہے تو اُس کی موت سے عالم کو آرام ہوتا ہے۔

(۶) وَعَنْ ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ مَاتَ رَجُلٌ بِالْمَدِيْنَةِ مِمَّنْ وُلِدَ بِهَا فَصَلّٰى عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ يَا لَيْتَهٗ مَاتَ بِغَيْرِ مَوْلِدِهٖ قَالُوْا وَ لِمَ ذَاكَ قَالَ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا مَاتَ بِغَيْرِ مَوْلِدِهٖ قِيْسَ مَا بَيْنَ مَوْلِدِهٖ اِلٰى مُنْقَطَعِ اَثَرِهٖ فِي الْجَنَّةِ اَخْرَجَهُ النَّسَآئِيُّ ترجمہ ابن عمرو بن عاص سے روایت ہے کہا کہ ایک مرد مدینے مین مر گیا جو وہان پیدا ہوا تھا تو حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ کاش وہ اپنے پیدا ہونے کی جگہہ کے سوا اور جگہہ مرتا اصحاب نے کہا اور اسکا کیا سبب ہے فرمایا کہ جب بندہ اپنے غیر وطن مین مرے تو اُس کے پیدا ہونے کی جگہہ سے اسکے قدم قطع ہونے کی جگہہ تک قیاس کر کے اتنی جگہہ اسکو بہشت مین دیا وے گی نسائی اُس کے راوی ہین۔

اَلْبَابُ الثَّالِثُ فِيْمَا بَعْدَ الْمَوْتِ

تیسرا باب

موت کے بعد حال کے بیان مین

عَذَابُ الْقَبْرِ

عذاب قبر کا بیان

(۱) عَنْ هَانِئٍ مَوْلٰى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ كَانَ عُثْمَانُ اِذَا وَقَفَ عَلٰى قَبْرٍ بَكٰى حَتّٰى تَبُلَّ لِحْيَتُهٗ فَقِيْلَ لَهٗ تُذْكَرُ الْجَنَّةُ وَ النَّارُ فَلَا تَبْكِيْ وَتَذْكُرُ الْقَبْرَ فَتَبْكِيْ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْقَبْرُ اَوَّلُ مَنْزِلٍ مِنْ مَنَازِلِ الْاٰخِرَةِ فَاِنْ نَجَا مِنْهُ فَمَا بَعْدَهٗ اَيْسَرُ مِنْهُ وَاِنْ لَمْ يَنْجُ مِنْهُ فَمَا بَعْدَهٗ اَشَدُّ مِنْهُ وَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَا رَاَيْتُ مَنْظَرًا قَطُّ اِلَّا وَ الْقَبْرُ اَفْظَعُ مِنْهُ زَادَ رَزِيْنٌ قَالَ هَانِئٌ سَمِعْتُ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يُنْشِدُ **شعر**

فَاِنْ تَنْجُ مِنْهَا تَنْجُ مِنْ ذِيْ عَظِيْمَةٍ ۔۔۔ وَاِلَّا فَاِنِّيْ لَا اَخَالُكَ نَاجِيًا

اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ اَلْفَظِيْعُ الشَّدِيْدُ الشَّنِيْعُ ترجمہ ہانی غلام آزاد عثمان بن عفان سے روایت ہے کہا کہ

اِلٰی مَقْعَدِکَ مِنَ النَّارِ اَبْدَلَکَ اللّٰہُ بِہٖ مَقْعَدًا مِّنَ الْجَنَّۃِ فَیَرَاہُمَا جَمِیْعًا وَیَفْتَحُ اللّٰہُ لَہٗ مِنْ قَبْرِہٖ اِلَیْہِ وَاَمَّا الْکَافِرُ وَالْمُنَافِقُ فَیَقُوْلُ لَا اَدْرِیْ کُنْتُ اَقُوْلُ کَمَا یَقُوْلُ النَّاسُ فَیُقَالُ لَا دَرَیْتَ وَلَا تَلَیْتَ ثُمَّ یُضْرَبُ بِمِطْرَقَۃٍ مِّنْ حَدِیْدٍ ضَرْبَۃً بَیْنَ اُذُنَیْہِ فَیَصِیْحُ صَیْحَۃً فَیَسْمَعُہَا مَنْ یَّلِیْہِ اِلَّا الثَّقَلَیْنِ اَخْرَجَہُ الْخَمْسَۃُ اِلَّا التِّرْمِذِیَّ قَوْلُہٗ وَلَا تَلَیْتَ اَیْ لَا اتَّبَعْتَ النَّاسَ فَقُلْتَ مِثْلَ مَا قَالُوْا وَقِیْلَ صَوَابُہٗ اِیْتَلَیْتَ اِفْتَعَلْتَ مِنْ قَوْلِکَ لَا اٰلُوْا اِذَا لَمْ تَسْتَطِعْہُ وَالْمُحَدِّثُوْنَ لَا یَرْوُوْنَہٗ اِلَّا تَلَیْتَ **ترجمہ** انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر بندہ جب قبر مین کہا جاتا ہے اور اس کے ساتھی اس سے پیٹھ پہیرتے ہین تو وہ البتہ انکی جوتیون کی آواز سنتا ہے اور جب لوگ پہیرتے ہین تو اس کے پاس دو فرشتے آتے ہین اور اسکو بٹہاتے ہین اور اس سے کہتے ہین کہ تو اس شخص محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حق مین کیا کہا کرتا تہا سو مومن تو کہتا ہے کہ مین گواہی دیتا ہون کہ بیشک وہ خدا کے بندے ہین اور اُس کے رسول ہین پہر اُس سے کہا جاتا ہے کہ آگ مین اپنے مکان کو دیکھ کہ خدا نے تجھکو اُسکے بدلے بہشت مین مکان دیا۔ تو وہ دونون جگہون کو دیکہتا ہے اور خدا اسکے واسطے قبر سے بہشت کیطرف روزن کہولتا ہی اور لیکن کافر اور منافق سو کہتا ہے کہ مین نہین جانتا مین کہتا تہا جیسا لوگ کہتے تہے تو فرشتے کہتے ہین کہ تو نے کچہ نہ سمجہا اور نہ کچہہ پڑہا۔ پہر لوہے کا گرز اُسکے کانون کے درمیان مارتے ہین تو وہ چلاتا ہے اور چیخ مارتا ہے سو اسکے گرد والے سب اُس کی آواز سنتے ہین سوئے آدمیون اور جنون کے ترمذی کے سوے پانچون اسکے راوی ہین سو قول اُسکا لا تلیت یعنی تو نے لوگون کی پیروی نہین کی سو تو نے کہا جیسے اُنہون نے کہا۔

(۲) **وَعَنْہُ** رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَتْبَعُ الْمَیِّتَ ثَلٰثَۃٌ اَہْلُہٗ وَمَالُہٗ وَعَمَلُہٗ فَیَرْجِعُ اثْنَانِ وَیَبْقٰی وَاحِدٌ یَرْجِعُ اَہْلُہٗ وَمَالُہٗ وَیَبْقٰی عَمَلُہٗ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَالتِّرْمِذِیُّ **ترجمہ** انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تین چیزین ساتھ لگی جاتی ہین مردے کے تین چیزین اُسکے قرابتی لوگ اور مال اور عمل سو دو تو پلٹ آتے ہین اور ایکا عمل اُسکے ساتھ باقی رہتا ہے شیخین و ترمذی اسکے راوی ہین **ف** یعنی انجام کار آدمی کو عمل ہی کام آتا ہے مال والے سب چہوڑ جاتے ہین۔

(۳) **وَعَنْ** اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَحَدٍ یَّمُوْتُ اِلَّا نَدِمَ اِنْ کَانَ مُحْسِنًا نَدِمَ اَنْ لَّا یَکُوْنَ اِزْدَادَ وَاِنْ کَانَ مُسِیْئًا نَدِمَ اَنْ لَّا یَکُوْنَ نَزَعَ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی ایسا آدمی نہین کہ مر جاوے مگر کہ پشیمان ہوتا ہے یعنی بعد مرنے کے اگر نیک ہو تو پشیمان ہوتا ہے کہ کیسے زیادہ نیکی کیون نکرلی اور اگر بدکار ہو تو پشیمان ہوتا ہے کہ مین بدی سے کیون باز نہ رہا ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۴) **وَعَنْہُ** رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِذَا مَاتَ الْاِنْسَانُ انْقَطَعَ عَمَلُہٗ اِلَّا مِنْ ثَلٰثَۃٍ صَدَقَۃٍ جَارِیَۃٍ اَوْ عِلْمٍ یُّنْتَفَعُ بِہٖ اَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ یَّدْعُوْ لَہٗ اَخْرَجَہُ الْخَمْسَۃُ اِلَّا الْبُخَارِیَّ اَلصَّدَقَۃُ الْجَارِیَۃُ الْمُسْتَمِرَّۃُ الْمُتَّصِلَۃُ کَالْوُقُوْفِ وَمَا یَجْرِیْ مَجْرَاہَا **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب آدمی مر جاتا تو اسکا عمل بند اور موقوف ہو جاتا ہے مگر تین قسم کے عمل کہ انکا ثواب موت کے بعد بہی موقوف نہین ہوتا ایک تو صدقہ جاریہ اور صدقہ جسکا فائدہ ہمیشہ جاری رہے دوسری وہ علم کہ جس سے خلق فائدہ پاوے تیسری نیکبخت بیٹا جو باپ کے واسطے دعا کرے اور اسکی بخشش خدا سے چاہے۔ بخاری کے سوا پانچون اسکے راوی ہین۔ **ف** یعنی نیک عمل کا تو زندگی تک ہے بعد موت کے نہ عمل ہے نہ ثواب مگر ان تین عملون کا ثواب موت کے بعد بہی موقوف نہین رہتا صدقہ جاری یعنی وہ نیک کام

اگر وہ بہشتی ہے تو بہشت دکھائی جاتی ہے اور اگر دوزخی ہے تو دوزخ دکھائی جاتی ہے پہر اُس سے فرشتے کہتے ہین کہ یہہ تیرا ٹہکانا ہے یعنی تو یہین رہیگا یہانتک کہ خدا تجہکو قیامت کے دن اُٹہاوے ابوداؤد کے سوائے چہیون اسکے راوی ہین **ف** دکہانیکا یہہ فائدہ ہے کہ ایماندار خوش اور مشتاق ہو اور کافر کو رنج اور غم زیادہ ہو۔

(۶) **وَعَنْ** زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَائِطٍ لِبَنِيْ النَّجَّارِ وَنَحْنُ مَعَهٗ اِذْ جَاءَتْ بِهٖ بَغْلَتُهٗ فَكَادَتْ تُلْقِيْهِ وَاِذَا اَقْبُرٌ سِتَّةٌ اَوْ خَمْسَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ يَعْرِفُ اَصْحَابَ هٰذِهِ الْقُبُوْرِ فَقَالَ رَجُلٌ اَنَا قَالَ مَتٰى مَاتُوْا قَالَ فِي الشِّرْكِ قَالَ اِنَّ هٰذِهِ الْاُمَّةَ تُبْتَلٰى فِيْ قُبُوْرِهَا فَلَوْلَا اَنْ لَّا تَدَافَنُوْا لَدَعَوْتُ اللّٰهَ تَعَالٰى اَنْ يُّسْمِعَكُمْ مِّنْ عَذَابِ الْقَبْرِ الَّذِيْ اَسْمَعُ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ قَالُوْا نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ قَالَ تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ قَالُوْا نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ قَالَ تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ قَالُوْا نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ قَالَ تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ قَالُوْا نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ اَخْرَجَهٗ مُسْلِمٌ **ترجمہ** زید بن ثابت سے روایت ہے کہا جس حالت مین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم قبیلہ بنی نجار کے باغ مین خچر پر سوار تھے اور ہم آپکے ساتھ تھے کہ ناگہان اُبکا خچر آپ سمیت بہڑکا اور قریب تھا کہ آپ کو گرا دے اور ناگہان پانچ یا چھ قبرین نظر آئین تو حضرت نے فرمایا کون پہچانتا ہے ان قبرون والون کو ایک مرد نے کہا مین جانتا ہون فرمایا کب مرے تہے اُس نے کہا کفر کی حالت مین فرمایا کہ یہہ گروہ اپنی قبرون کے اندر بلا مین گرفتار رہین فرمایا اگر مجہکو اسکا خوف نہوتا کہ تم عذاب قبر دیکہہ کر مردون کا دفنانا چہوڑ دوگے تو مین خدا سے دعا کرتا کہ تمکو عذاب قبر سنوا دیتا جو مین سُنتا ہون پہر فرمایا خدا کی پناہ مانگو آگ کے عذاب سے اصحاب نے کہا کہ ہم خدا کی پناہ مانگتے ہین قبر کے عذاب سے فرمایا خدا کی پناہ مانگو قبر کے عذاب سے اصحاب نے کہا ہم خدا کی پناہ مانگتے ہین آگ کے عذاب سے فرمایا خدا کی پناہ مانگو ظاہر اور چہپے فتنون سے اصحاب نے کہا ہم خدا کی پناہ مانگتے ہین ظاہر اور چہپے فتنون سے فرمایا خدا کی پناہ مانگو دجال کے فتنون سے اصحاب نے کہا ہم خدا کی پناہ مانگتے ہین دجال کے فتنون سے مسلم اسکے راوی ہین

(۷) **وَعَنْ** اَبِيْ اَيُّوْبَ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَسَمِعَ صَوْتًا فَقَالَ يَهُوْدُ تُعَذَّبُ فِيْ قُبُوْرِهَا اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالنَّسَائِيُّ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ سَمِعَ صَوْتًا مِّنْ قَبْرٍ فَقَالَ مَتٰى مَاتَ هٰذَا قَالُوْا مَاتَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَسُرَّ بِذٰلِكَ وَقَالَ لَوْلَا اَنْ لَّا تَدَافَنُوْا لَدَعَوْتُ اللّٰهَ اَنْ يُّسْمِعَكُمْ عَذَابَ الْقَبْرِ **ترجمہ** ابو ایوب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نکلے بعد غروب ہونے سورج کے اور آپ نے آواز سنی تو فرمایا کہ یہودیون کو اپنی قبرون مین عذاب ہے شیخین نسائی اسکے راوی ہین اور واسطے نسائی کے انس سے روایت ہے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے قبر سے آواز سنی فرمایا یہہ کب مرا تہا۔ لوگون نے کہا کہ کفر کے زمانے مین تو حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم اس سے خوش ہوئے اور فرمایا اگر مجہکو یہہ خوف نہوتا کہ تم مُردونکو قبرون مین دفن کرنا چہوڑ دوگے تو مین خدا سے دعا کرتا کہ تمکو عذاب قبر کا سنوا دے۔

سُؤَالُ مُنْكَرٍ وَّنَكِيْرٍ
منکر اور نکیر کے سوال کا بیان

(۱) **عَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا وُضِعَ فِيْ قَبْرِهٖ وَتَوَلّٰى عَنْهُ اَصْحَابُهٗ اِنَّهٗ لَيَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ اِذَا انْصَرَفُوْا اَتَاهُ مَلَكَانِ فَيُقْعِدَانِهٖ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الرَّجُلِ مُحَمَّدٍ فَاَمَّا الْمُؤْمِنُ فَيَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنَّهٗ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ فَيُقَالُ لَهُ انْظُرْ

اَنْظُرُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ عَلٰی رَاحِلَتِہٖ وَاَبُوْ بَکْرٍ رِدْفُہٗ وَمَلَأُ بَنِی النَّجَّارِ حَوْلَہٗ حَتّٰی اَلْقٰی بِفِنَاءِ اَبِیْ اَیُّوْبَ رض قَالَ قَالَ یَا بَنِی النَّجَّارِ ثَامِنُوْنِیْ بِحَائِطِکُمْ ھٰذَا قَالُوْا لَا وَاللّٰہِ مَا نَطْلُبُ ثَمَنَہٗ اِلَّا اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی فَکَانَ فِیْہِ نَخْلٌ وَقُبُوْرُ الْمُشْرِکِیْنَ وَخِرَبٌ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بِالنَّخْلِ فَقُطِعَ وَبِقُبُوْرِ الْمُشْرِکِیْنَ فَنُبِشَتْ وَبِالْخِرَبِ فَسُوِّیَتْ وَصَفُّوا النَّخْلَ قِبْلَةَ الْمَسْجِدِ وَجَعَلُوْا عِضَادَتَیْہِ حِجَارَةً وَکَانُوْا یَرْتَجِزُوْنَ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَعَھُمْ وَھُمْ یَقُوْلُوْنَ اَللّٰھُمَّ اِنَّہٗ لَا خَیْرَ اِلَّا خَیْرُ الْاٰخِرَةِ فَانْصُرِ الْاَنْصَارَ وَالْمُھَاجِرَةَ اَخْرَجَہُ الْخَمْسَةُ اِلَّا التِّرْمِذِیَّ ثَامِنُوْنِیْ اَیْ قَاوِلُوْنِیْ فِیْ ثَمَنِہٖ وَسَاوِمُوْنِیْ عَلٰی بَیْعِہٖ مِنِّیْ وَاشْتَرَاہُ

ترجمہ انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینے میں تشریف لائے اور اسکی اونچی جانب ایک قبیلے میں جسکو بنو عمرو بن عوف کہا جاتا تہا اترے اور انمین چودہ رات رہے پہر قوم بنی نجار کو بلا بہیجا تو وہ آپکے گلے میں تلواریں ڈالے ہوئے سو گویا کہ میں دیکھ رہا ہون حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی سواری پر اور ابو بکر آپکے پیچہے سوار تھے اور قوم بنی نجار آپکے گرد تہے یہانتک کہ آپنے ابو ایوب کے صحن مین سامان ڈالا یعنی وہان اُترے اور فرمایا ای بنی نجار کی اولاد اس حائط والے باغ کا مجہسے مول کرو قیمت لو بنی نجار بولے ہم کہا قسم خدا کی ہم اسکی قیمت نہین چاہتے ہین مگر خدا سے یعنی ہم حضرت کو یہ وان قیمت کیے دیتے ہین اور خدا سے ثواب کے امیدوار ہین اور اس میں کہجور کے درخت اور کافرون کی قبرین تہین اور خرابہ زمین تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہجورون کے درخت کاٹنے کا حکم دیا سو کاٹے گئے اور مشرکون کی قبرین کہودنیکا حکم کیا سو کہودی گئین اور خرابہ پہر سے برابر کرنیکا حکم کیا سو برابر کی گئی پہر انہون نے مسجد کے قبلے کی جانب مین کہجور کے درختون کو عضادہ کے کہڑا کیا اور اُسکے بازو کو پتہرون سے بنایا اور وے رجز پڑہتے تہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُنکے ساتھ تہے اور کہتے تہے الٰہی نہین ہے کوئی بہتری مگر آخرت کی بہتری سو مدد کر انصار اور مہاجرین کی پانچون اسکے راوی ہین سوائے ترمذی کے **ف** جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہجرت کر کے پہلے پہل مدینے مین آئے تو کوئی مسجد نہ تہی جہان نماز کا وقت آتا وہان نماز پڑہ لیتے سو اب جسجگہہ حضرت کی مسجد ہے وہان کہجور کا باغ تہا انصاریون کا حضرت نے مول لینے کا ارادہ کیا اُن سے یہہ حدیث فرمائی انہون نے بلا قیمت نذر کیا وہان کافرون کی قبرین تہین حضرت نے انکی ہڈیان کہدوا کر وہان مسجد بنائی۔ ۱

(۲) **وعن** ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما قال کان المسجد علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مبنیا باللبن وسقفہ بالجرید وعمدہ خشب النخل فلم یزد فیہ ابو بکر شیئا وزاد فیہ عمر وبناہ علی بنیانہ فی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ثم غیرہ عثمان رض وزاد فیہ زیادة کثیرة وبنی جدرہ بالحجارة المنقوشة والقصة وجعل عمدہ من حجارة منقوشة وسقفہ ساجا اخرجہ البخاری وابو داؤد القصة الجص بلغة اھل الحجاز

ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہا کہ تہی مسجد نبوی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ مین بنائی گئی کچی اینٹون سے اور اسکی چہت کہجور کی چہڑیون سے تہی اور اسکے ستون کہجور کی لکڑیون سے تہے سو ابو بکر صدیق نے تو اُس مین کچہ چیز نہ بڑہائی اور عمر فاروق نے اس مین کچہ بڑہایا اور اسکو اُسکی انہین بنیادون پر جو حضرت کے زمانے مین تہین بنایا پہر حضرت عثمان نے اُسکی عمارت کو بدلا یا اور اس مین بہت کچہ بڑہایا اُسکی دیوارون کو نقشدار پتہرون اور گچ چونہ سے چنوایا اور اسکے ستونون کو نقشدار پتہرون سے بنایا اور سال کی لکڑی سے اسپر چہت ڈالی۔ روایت کیا اسکو بخاری اور ابو داؤد نے قصہ گچ کو اہل حجاز کی لغت مین کہتے ہین

(۳) **وعن** عمرو بن عبسة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من بنی مسجدا لیذکر اللہ تعالٰی فیہ بنی اللہ تعالٰی لہ بیتا فی الجنة اخرجہ النسائی **ترجمہ** عمرو بن عبسہ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

جسکا فائدہ خلقت کو سدا حاصل ہے جیسے مسجد اور کنوان اور مدرسہ اور سرائے اور معافی کی زمین اور وقف کرنا زمین کا۔ یا گھر کا یا کنواں کا اور علم جس سے خلق کو فائدہ ہو یعنے لوگون علم دین پڑھا دینی علم کی کتاب بنانا جیسے علم تفسیر اور علم حدیث اور علم فقہ یا کسی دینی کتاب کا ترجمہ یا شرح کرنا تاکہ عام مسلمان دین سے واقف ہو۔ یا نین اور نیک بیٹا یعنے بد کار بیٹے سے میت کو ثواب حاصل نہین مطلب حدیث کا یہ ہے کہ موت ہر دم سامنے ہے ایسا نہ ہو کہ آدمی دین کی راہ سے بے نام و نشان مر جائے ان مین کامون مین جو ہو سکے اُسکی جلد فکر سے و ایسا عمل کرے جس سے اُسکو ہمیشہ ثواب پہونچتا رہے۔

كِتَابُ الْمَسَاجِدِ وَفِيهِ بَابَانِ

کتاب ہے مسجدون کے بیان مین۔ اور اس مین دو باب ہین

اَلْبَابُ الْاَوَّلُ فِي فَضْلِ بِنَائِهَا

پہلا باب

اسکے بنانے کی فضیلت کے بیان مین

(۱) عَنْ عُثْمَانَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ بَنَى مَسْجِدًا يَبْتَغِي بِهٖ وَجْهَ اللهِ تَعَالَى بَنَى اللهُ تَعَالَى لَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَفِي اُخْرٰى بَنَى اللهُ تَعَالَى لَهٗ مِثْلَهٗ فِي الْجَنَّةِ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ عثمان رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو اللہ کے واسطے مسجد بنا دے اور اس سے صرف اللہ کی رضامندی چاہے یعنی نام و نمود غرض نہو تو اللہ تعالی اُسکے واسطے بہشت مین گھر بناتا ہے اور دوسری روایت مین ہے کہ خدا تعالی اُسکے واسطے بہشت مین ویسا گھر بناتا ہے۔ شیخین و ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۲) وَعَنْ اَنَسٍ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ عُرِضَتْ عَلَيَّ اُجُوْرُ اُمَّتِي حَتَّى الْقَذَاةُ يُخْرِجُهَا الرَّجُلُ مِنَ الْمَسْجِدِ وَعُرِضَتْ عَلَيَّ ذُنُوْبُ اُمَّتِي فَلَمْ اَرَ ذَنْبًا اَعْظَمَ مِنْ سُوْرَةٍ مِنَ الْقُرْاٰنِ اَوْ اٰيَةٍ اُوْتِيَهَا الرَّجُلُ ثُمَّ نَسِيَهَا اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ انس رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کے ثواب میرے سامنے کئے گئے یہانتک کہ کوڑا کرکٹ بھی جسکو آدمی مسجد سے جھاڑ و کرکے نکالتا ہے یعنے مسجد کو جھاڑنا و بہارنے کے ثواب کا عمل ہے اور میری امت کے گناہ میرے سامنے لائے گئے سو مین نے کوئی گناہ بہت بڑا اس سے نہین دیکھا کہ کسی مرد کو کوئی سورت یا آیت قرآن مجید کی یاد ہو پھر اُسکو بھلا دے ابو داود و ترمذی اُس کے راوی ہین۔

اَلْبَابُ الثَّانِي فِي بِنَائِهَا

دوسرا باب

مسجدون کے بنانے کے بیان مین

(۱) عَنْ اَنَسٍ رض قَالَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ فَنَزَلَ فِي عُلْوِ الْمَدِيْنَةِ فِي حَيٍّ يُقَالُ لَهُمْ بَنُوْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ فَاَقَامَ فِيْهِمْ اَرْبَعَ عَشَرَةَ لَيْلَةً ثُمَّ اَرْسَلَ اِلٰى مَلَاِ بَنِي النَّجَّارِ فَجَاءُوْا مُتَقَلِّدِيْنَ سُيُوْفَهُمْ فَكَاَنِّي

فَسَبَّهُ سَبًّا مَا سَمِعْتُ مِثْلَهُ قَطُّ وَقَالَ أُخْبِرُكَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَتَقُولُ وَاللّٰهِ لَنَمْنَعُهُنَّ أَخْرَجَهُ الثَّلٰثَةُ وَأَبُو دَاوُدَ ترجمہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب کسی کی عورت اس سے نماز کے واسطے مسجد میں جانے کی اجازت مانگے تو اسکو منع نہ کرے اور بلال بن عبد اللہ نے کہا کہ قسم اللہ کی ہم انکو منع کرینگے تو عبد اللہ اسکی طرف متوجہ ہوئے اور اسکو سخت گالیان دین کہ مینے ایسی کبھی نہین سنی اور کہا کہ مین تجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خبر دیتا ہون اور تو کہتا ہے کہ قسم اللہ کی ہم انکو منع کرینگے تینون اور ابو داؤد اسکے راوی ہین۔ علما نے فتوی دیا ہے کہ اب زمانہ بگڑ گیا ہے اس زمانے مین عورتون کو مسجدون مین جانا جائز نہین ہان اگر پردہ کے ساتھ جائین جسمین فتنے فساد کا خوف نہ ہو تو مضائقہ نہین۔

(۴) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ الْمَرْأَةِ فِي بَيْتِهَا أَفْضَلُ مِنْ صَلٰوتِهَا فِي حُجْرَتِهَا وَصَلٰوتُهَا فِي مَخْدَعِهَا أَفْضَلُ مِنْ صَلٰوتِهَا فِي بَيْتِهَا أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ اَلْمَخْدَعُ بِضَمِّ الْمِيمِ وَفَتْحِهَا الْبَيْتُ الصَّغِيرُ فِي دَاخِلِ الْبَيْتِ الْكَبِيرِ ترجمہ ابن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نماز پڑھنا عورت کا اپنے گھر مین افضل ہے اُس کے نماز پڑھنے سے اپنے حجرے مین اور اُسکا نماز پڑھنا اپنی کوٹھری مین افضل ہے اُسکے نماز پڑھنے سے اپنے گھر مین ابو داؤد اسکے راوی ہین۔ اور مخدع چھوٹی کوٹھری کو کہتے ہین جو بڑے گھر کے اندر ہوتی ہے۔

(۵) وَعَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَرَكْنَا هٰذَا الْبَابَ لِلنِّسَاءِ قَالَ نَافِعٌ فَلَمْ يَدْخُلْ مِنْهُ ابْنُ عُمَرَ حَتّٰى مَاتَ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ ترجمہ نافع ابن عمر سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر ہم اس دروازے کو عورتون کے واسطے چھوڑ دین تو تو خوب ہو سو ابن عمر اس دروازے سے داخل نہ ہوئے مرتے دم تک ابو داؤد اسکے راوی ہین۔

(۶) وَعَنْ بُرَيْدَةَ رض قَالَ نَشَدَ رَجُلٌ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ مَنْ دَعَا إِلَى الْجَمَلِ الْأَحْمَرِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَا وَجَدْتَ إِنَّمَا بُنِيَتِ الْمَسَاجِدُ لِمَا بُنِيَتْ لَهُ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ قَوْلُهُ مَنْ دَعَا إِلَى الْجَمَلِ الْأَحْمَرِ أَيْ مَنْ وَجَدَهُ فَدَعَا إِلَيْهِ صَاحِبَهُ لِيَأْخُذَهُ ترجمہ بریدہ سے روایت ہے کہ ایک مرد مسجد مین اونٹ تلاش کرتا تھا سو اُس نے یون کہا کہ کوئی سرخ اونٹ بتلاوے تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کرے تو نپاوے کہ مسجدین تو بنائی گئین ہین جسکے واسطے بنائی گئین ہین مسلم اس کے راوی ہین یہہ جو کہا من دعا الی الجمل الاحمر یعنے کسنے اسکو پایا ہے تاکہ مالک کو اُسکی طرف بلاوے تاکہ مالک اسکو لیوے ف یعنی مسجدین عبادت کے واسطے ہین کوئی چیز اس مین تلاش کرنا یا اُس مین دنیا کی کوئی بات کرنا درست نہین اسیواسطے حضرت نے اسکو بد دعا دی اور مسجد مین سوال کرنا بھی درست نہین۔

(۷) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رض قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشِّرَاءِ وَالْبَيْعِ فِي الْمَسْجِدِ وَأَنْ يُنْشَدَ فِيهِ ضَالَّةٌ وَأَنْ يُنْشَدَ فِيهِ شِعْرٌ وَنَهٰى عَنِ الْحِلَقِ قَبْلَ الصَّلٰوةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَخْرَجَهُ أَصْحَابُ السُّنَنِ اَلْحِلَقُ جَمْعُ حَلْقَةٍ وَهِيَ هٰهُنَا الْجَمَاعَةُ مِنَ النَّاسِ ترجمہ عمرو بن شعیب سے روایت ہے اس نے اپنے باپ سے اُس نے اپنے دادا سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا ہے خرید و فروخت کرنے سے مسجد مین اور اس سے کہ اُس مین گم ہوئی چیز تلاش کی جاوے اور یہہ کہ اُس مین شعر پڑہا جاوے اور منع کیا حلقہ کرنے سے نماز سے پہلے جمعہ کے دن۔ اصحاب سنن اسکے راوی ہین اور حلق جمع حلقہ کی ہے اور مراد اس سے اس جگہہ آدمیون کی ایک جماعت ہے۔

(۸) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَجِّهُوا هٰذِهِ

وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو مسجد بناوے تاکہ اسمین اللہ کا ذکر کیا جاوے تو خدا تعالی اسکے واسطے بہشت مین گہر بناتا ہے۔

نسائی اسکے راوی ہین۔

(۴) **وعن** أبي الوليد قال سألت ابن عمر عن الحصى الذي في المسجد فقال مطرنا ذات ليلة فأصبحت الأرض مبتلة فجعل الرجل يجيء بالحصى في ثوبه فيبسطه تحته فلما قضى رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم الصلوة قال ما أحسن هذا أخرجه أبو داود ترجمہ ابو ولید سے روایت ہے کہا مینے ابن عمر سے ان پتہرون کا حال جو مسجد مین پوچھا تو انہون نے کہا ایک رات ہمپر مینہ برسا تو زمین تر ہو گئی سو ہر آدمی اپنے کپڑے مین سنگریزے لانے لگا اور اپنے تلے بچھانے لگا۔ پہر جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز ادا کر چکے تو فرمایا کیا خوب ہے یہہ۔ ابو داود اسکے راوی ہین۔

(۵) **وعن** أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم إن الحصاة لتناشد الله الذي يخرجها من المسجد ليدعها أخرجه أبو داود ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر کنکریان اللہ کی قسم دیتی ہین اسکو جو انکو نکالے تاکہ انکو مسجد مین رہنے دیوے ابو داود اسکے راوی ہین۔

(۶) **وعن** سلمة بن الأكوع قال كان بين المنبر وبين الحائط بقدر ممر الشاة أخرجه الشيخان وأبو داود ترجمہ سلمہ بن اکوع سے روایت ہے کہ منبر اور دیوار مسجد کے درمیان بقدر گذرنے بکری کے جگہہ تھی یعنے دونون کے درمیان بقدر فاصلہ تہا۔ شیخین اور ابو داود اسکے راوی ہین۔

أحكام تتعلق بالمسجد

احکام جو مسجد سے علاقہ رکھتے ہین

(۱) **عن** أنس قال رأى رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم نخامة في قبلة المسجد فشق ذلك عليه فقام فحكه بيده وقال إن أحدكم إذا قام في الصلوة فإنما يناجي ربه وربه بينه وبين القبلة فلا يبصقن أحدكم قبل قبلته ولكن عن يساره أو تحت قدمه ثم أخذ طرف ردائه فبصق فيه ثم رد بعضه على بعض ثم قال أو يفعل هكذا أخرجه الشيخان والنسائي النخامة بزقة تخرج من أصل الحلق من مخرج الخاء ترجمہ انس سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسجد کے قبلے کی دیوار مین تہوک لگی دیکہا تو آپ کو بہت برا معلوم ہوا تو آپ اٹھے اور اسکو اپنے ہاتھ سے کہرچ ڈالا اور فرمایا کہ جب کوئی نماز مین کہڑا ہوتا ہے تو سوائے اسکے کچھ نہین کہ وہ خدا سے عرض معروض کرتا ہے اور اسکا رب اسکے اور قبلے کے درمیان ہے سو تم مین سے کوئی اپنے قبلے کی طرف نہ تہوکے لیکن اپنی بائین طرف یا اپنے پاؤن کے نیچے تہوکے پہر اپنی چادر کا ایک کنارہ پکڑا اور اس مین تہوکا۔ پہر کپڑے کا بعضا حصہ نیچے اوپر کرکے مل ڈالا پہر فرمایا اسی طرح کرے۔ شیخین اور نسائی اسکے راوی ہین۔ نخامہ وہ تہوک ہے جو اصل حلق سے نکلتی ہے یعنے کہنکار۔

(۲) **وعنه** قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم البصاق في المسجد خطيئة وكفارتها دفنها أخرجه الخمسة ترجمہ انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسجد مین تہوکنا گناہ ہے اور اسکو مٹی سے دبا دینا اس گناہ کا اوتار ہے۔ پانچون اسکے راوی ہین۔ **ف** اگر مسجد سنگین ہو یا اسمین بجری لگی ہو تو تہوک کو پونچہ ڈالنا چاہیے۔

(۳) **وعن** ابن عمر رضي الله تعالى عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم إذا استأذنت أحدكم امرأته إلى المسجد فلا يمنعها وقال بلال بن عبد الله والله لنمنعهن فأقبل عليه عبد الله فسبه

ہمارا ایک عبادت خانہ ہے اور ہمنے آپسے آپکے وضو کا بچا ہوا پانی مانگا تو آپنے پانی منگایا پہر وضو کیا اور کلی کی پہر باقی پانی ہمارے ڈولچی میں ڈالا اور فرمایا جب تم اپنی زمین میں جاؤ تو اپنے عبادت خانے کو توڑ ڈالو یا اُس کی محراب کو خانے کعبے کی طرف پہیر دو اور اس کے مکان میں یہہ پانی چہڑکو اور اُسکو مسجد ٹہیراؤ۔ ہمنے عرض کیا کہ ہمارا شہر دور ہے اور گرمی سخت ہے اور پانی خشک ہوجاتا ہے یا پیا جاتا ہے یعنی تو یہہ پانی وہان پہنچنا مشکل ہے فرمایا اس مین اور پانی ملالے سو مقرر شان یہہ ہے کہ نہ زیادہ ہوگی اُس سے مگر پاکی اور ستھرائی پہر ہم اپنے شہر مین آئے اور ہمنے اپنے عبادتخانے کو توڑا۔ پہر اُسکی جگہہ مین پانی چہڑکا اور اُسکو مسجد ٹہیرایا پہر ہمنے اس مین پکار اذان دی اور قوم ہے سے ایک مرد درویش تہا جب اُسنے بانگ سنی تو کہا کہ یہہ حق کا بلانا ہے یعنے کا پہر وہ ہمارے ایک نالے کی طرف متوجہ ہوا سو ہمنے اُسکو اسکے بعد پہر نہین دیکہا نسائی اسکے راوی ہین۔ تلعہ وہ نالا ہے جسمین اونچی زمین سے پانی بہکر نالون کے اندر آوے اور بعضون نے کہا کہ تلعہ اونچی زمین کو بہی کہتے ہین اور نیچی زمین کو بہی یہہ لفظ اضداد سے ہے۔

حَرْفُ النُّوْنِ وَيَشْتَمِلُ عَلٰى ثَمَانِيَةِ كُتُبٍ

حرف نون کا بیان اور یہہ شامل ہے آٹھ بابون پر

اَلنُّبُوَّةُ	اَلنِّكَاحُ	اَلنَّذْرُ	اَلنِّيَّةُ وَالْاِخْلَاصُ	اَلنُّصْحُ وَالْمَشْوَرَةُ	اَلنَّوْمُ وَالْاِنْتِبَاهُ	وَالنِّفَاقُ	اَلنُّجُوْمُ
نبوت کا بیان	نکاح کا بیان	نذر کا بیان	نیت اور اخلاص کا بیان	خیرخواہی اور مشورے کا بیان	سونے اور جاگنے کا بیان	نفاق کا بیان	نجوم کا بیان

كِتَابُ النُّبُوَّةِ وَفِيْهِ خَمْسَةُ اَبْوَابٍ

کتاب ہے نبوت اور پیغمبری کے بیان مین اور اسمین پانچ باب ہین

اَلْبَابُ الْاَوَّلُ فِيْ اَحْكَامٍ تَخْتَصُّ ذَاتَهُ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَفِيْهِ خَمْسَةُ فُصُوْلٍ

پہلا باب ان احکام کے بیان مین جو حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ذات مبارک کے ساتھ خاص ہین اور اُس مین پانچ فصل ہین۔

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فِيْ اِسْمِهٖ وَنَسَبِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

پہلی فصل حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے نام مبارک اور حسب نسب کے بیان مین۔

ذَكَرَ الْبُخَارِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ بَابِ مَبْعَثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ هُوَ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ هَاشِمِ بْنِ عَبْدِ مَنَافِ بْنِ قُصَيِّ بْنِ كِلَابِ بْنِ مُرَّةَ بْنِ كَعْبِ بْنِ لُؤَيِّ بْنِ غَالِبِ بْنِ فِهْرِ بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّضْرِ بْنِ كِنَانَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ مُدْرِكَةَ بْنِ اِلْيَاسَ بْنِ مُضَرَ بْنِ نِزَارِ بْنِ مَعَدِّ بْنِ عَدْنَانَ ترجمہ امام بخاری نے خدا تعالی اُنپر رحمت کرے حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پیغمبر ہونیکے باب مین ذکر کیا اور کہا کہ وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ

البیوت عن المسجد فانی لا احل المسجد لحائض ولا جنب اخرجہ ابوداود ترجمہ عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ان گھروں کے منہ مسجد سے اور طرف پھیر دو سو تحقیق میں نہیں حلال کرتا مسجد کو واسطے حیض والی عورت کے اور نہ واسطے جنبی کے یعنے جسکو فرض غسل کی حاجت ہو ابوداؤد اسکے راوی ہیں **ف** جو لوگ مسجد نبوی کے گرد رہتے تھے انکے گھروں کے منہ مسجد کے اندر تھے سو فرمایا کہ مسجد کی طرف سے دروازے بند کرکے اور طرف دروازے نکالو تاکہ حائض اور جنبی مسجد کے اندر سے نہ آیے جائے۔

(۹) **وعن** ابن عمر رض قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اذا نعس احدکم وھو فی المسجد فلیتحول من مجلسہ ذلک الی غیرہ اخرجہ ابوداود ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی مسجد میں اونگھنے لگے تو چاہیے کہ اس جگہ سے اور جگہہ پر بیٹھے ابوداؤد اسکے راوی ہیں

(۱۰) **وعن** کعب بن عجرۃ رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اذا خرج احدکم الی المسجد فلا یشبکن یدیہ فانہ فی صلوۃ اخرجہ ابوداود والترمذی ترجمہ کعب بن عجرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی مسجد کی طرف نکلے تو اپنی انگلیوں کو قینچی نہ کرے اسواسطے کہ وہ نماز میں ہے۔ ابوداؤد ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۱۱) **وعن** ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ما امرت بتشیید المساجد قال ابن عباس لتزخرفنہا کما زخرفت الیہود والنصاری اخرجہ ابوداود قلت وعلق منہ البخاری قول ابن عباس فقط واللہ اعلم الزخرفۃ النقوش وتمویہ الحیطان بالذہب ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجھکو مسجدوں کے گچ کرنیکا حکم نہیں ہوا کہا ابن عباس نے البتہ تم انکو آراستہ کروگے اور سجاؤگے جیسے یہود و نصاری نے اپنی مسجدوں کو سجایا۔ ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔ میں کہتا ہوں اور بخاری نے فقط ابن عباس کے متعلق بیان کیا ہے اور اللہ خوب جانتا ہے اور زخرفہ کے معنی ہیں نقش کاری اور ملمع کرنا دیواروں کا سونے کے پانی سے

(۱۲) **وعن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لا تقوم الساعۃ حتی یتباھی فی المساجد اخرجہ ابوداود والنسائی یتباھی ای یتفاخر ترجمہ انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہ قائم ہوگی قیامت یہاں تک کہ فخر کیا جاویگا مسجدوں میں یعنے فخر کے واسطے لوگ اونچی اونچی مسجدیں بنائیں گے۔ ابوداؤد ونسائی اسکے راوی ہیں۔

(۱۳) **وعن** طلق بن علی رض قال خرجنا وفدا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فبایعناہ وصلینا معہ واخبرناہ ان بارضنا بیعۃ لنا فاستوھبناہ من فضل طھورہ فدعا بماء فتوضأ وتمضمض ثم صبہ لنا فی اداوۃ وقال اذا اتیتم ارضکم فاکسروا بیعتکم وانضحوا مکانہا ھذا الماء واتخذوھا مسجدا فقلنا ان البلد بعید والحر شدید والماء ینشف فقال مدوہ من الماء فانہ لا یزیدہ الا طیبا فقدمنا بلدنا فکسرنا بیعتنا ثم نضحنا مکانہا واتخذناھا مسجدا فنادینا فیہ بالاذان والراھب رجل من طی فلما سمع الاذان قال دعوۃ حق ثم استقبل تلعۃ من تلاعنا فلم نرہ بعد اخرجہ النسائی التلعۃ مجری الماء من اعلی الارض الی بطون الاودیۃ وقیل ھو ما ارتفع من الارض وما انھبط منھا فھو من الاضداد ترجمہ طلق بن علی سے روایت ہے کہ ہم ایلچی ہوکر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف گئے سو ہمنے آپ سے بیعت کی اور آپکے ساتھ نماز پڑھی اور ہمنے آپ کو خبر دی کہ ہماری زمین میں

(۱) عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ وُلِدْتُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَامَ الْفِيْلِ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ مطلب بن عبداللہ بن قیس بن مخرمہ سے روایت ہے اس نے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے روایت کی کہا کہ مین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واقعہ فیل کے سال پیدا ہوئے ترمذی اس کے راوی ہین

(۲) وَعَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَهُوَ ابْنُ ثَلٰثٍ وَّسِتِّيْنَ سَنَةً اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ عائشہ رض سے روایت ہے کہ فوت ہوئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ترسٹھ ۶۳ برس کی عمر مین شیخین اور ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۳) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ ثَلٰثَ عَشَرَ سَنَةً يُوْحٰى اِلَيْهِ وَتُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلٰثٍ وَّسِتِّيْنَ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَقَامَ بِمَكَّةَ خَمْسَ عَشَرَةَ سَنَةً يَسْمَعُ الصَّوْتَ وَيَرَى الضَّوْءَ وَلَا يَرٰى شَيْئًا سَبْعَ سِنِيْنَ اَوْ ثَمَانَ سِنِيْنَ يُوْحٰى اِلَيْهِ وَاَقَامَ بِالْمَدِيْنَةِ عَشَرًا وَتُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَّسِتِّيْنَ سَنَةً اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالتِّرْمِذِيُّ وَفِيْ اُخْرٰى لِلشَّيْخَيْنِ اُنْزِلَ عَلَيْهِ وَهُوَ ابْنُ اَرْبَعِيْنَ فَمَكَثَ ثَلٰثَ عَشَرَةَ سَنَةً ثُمَّ اُمِرَ بِالْهِجْرَةِ فَهَاجَرَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَمَكَثَ بِهَا عَشَرَ سِنِيْنَ ثُمَّ تُوُفِّيَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکے مین تیرہ سال رہے بعد اُسکے کہ آپ کو وحی ہوتی تہی اور فوت ہوئے ترسٹھ ۶۳ برس کی عمر مین اور ایک روایت مین ہے کہ مکے مین پندرہ برس رہے آواز سنتے تہے اور سات برس تک روشنی دیکھتے تہے اور کوئی چیز نظر نہ آتی تہی اور آٹھ برس آپکو وحی ہوتی رہی یعنے مکہ مین اور مدینے مین دس برس رہے اور فوت ہوئے پینسٹھ ۶۵ برس کی عمر مین شیخین اور ترمذی اُس کے راوی ہین اور شیخین کی دوسری روایت مین ہے کہ حضرت پر وحی اتری چالیس ۴۰ برس کی عمر مین پہر اس کے بعد تیرہ برس مکے مین رہے پہر حکم ہوا آپکو ہجرت کرنے کا تو آپنے مدینے کی طرف ہجرت کی پہر دس برس وہان رہے پہر فوت ہوئے خدا کا انپر درود اور سلام ہو۔

(۴) وَعَنْ اَنَسٍ رض قَالَ قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ ثَلٰثٍ وَّسِتِّيْنَ سَنَةً وَاَبُوْ بَكْرٍ وَهُوَ ابْنُ ثَلٰثٍ وَّسِتِّيْنَ وَعُمَرُ وَهُوَ ابْنُ ثَلٰثٍ وَّسِتِّيْنَ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ ترجمہ انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ترسٹھ ۶۳ برس کی عمر مین فوت ہوئے اور ابو بکر بہی ترسٹھ برس کی عمر مین فوت ہوئے اور عمر بہی ترسٹھ ۶۳ برس کی عمر مین فوت ہوئے مسلم اس کے راوی ہین ف خدا کی قدرت سے یہ عجب اتفاق ہوا کہ تینوں صاحب ایک ہی عمر مین فوت ہوئے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فِيْ اَوْلَادِهٖ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ

تیسری فصل

حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد کے بیان مین

(۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّ قُرَيْشًا تَوَاصَتْ بَيْنَهَا بِالتَّمَادِيْ فِي الْغَيِّ وَالْكُفْرِ وَقَالَتِ الَّذِيْ نَحْنُ عَلَيْهِ اَحَقُّ مِمَّا عَلَيْهِ هٰذَا الصُّنْبُوْرُ الْمُنْبَتِرُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّا اَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ اِلٰى اٰخِرِهَا وَاَتَاهُ بَعْدَ ذٰلِكَ خَمْسَةُ اَوْلَادٍ ذُكُوْرٌ اَرْبَعَةٌ مِنْ خَدِيْجَةَ رض عَبْدُ اللّٰهِ وَهُوَ اَكْبَرُهُمْ وَالطَّاهِرُ وَقِيْلَ هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ فَهُمْ ثَلٰثَةٌ وَالطَّيِّبُ وَالْقَاسِمُ وَاِبْرَاهِيْمُ مِنْ مَارِيَةَ وَكَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَرْبَعُ بَنَاتٍ مِنْهُنَّ زَيْنَبُ الَّتِيْ كَانَتْ تَحْتَ اَبِي الْعَاصِ بْنِ

وسلم بیٹے ہین عبداللہ کے وہ بیٹے عبدالمطلب کے وہ بیٹے ہاشم کے وہ بیٹے عبدمناف کے وہ بیٹے قصی کے وہ بیٹے کلاب کے وہ بیٹے مرہ کو وہ بیٹے کعب کے وہ بیٹے لوی کے وہ بیٹے غالب کے وہ بیٹے فہر کے وہ بیٹے مالک کے وہ بیٹے نضر کے وہ بیٹے کنانہ کے وہ بیٹے خزیمہ کے وہ بیٹے مدرکہ کے وہ بیٹے الیاس کے وہ بیٹے مضر کے وہ بیٹے نزار کے وہ بیٹے معد کے وہ بیٹے عدنان کے **ف** یہ حدیث کا نسب نامہ ہے اہل حدیث اور اہل تاریخ کا عدنان تک اتفاق ہے آگے آدم علیہ السلام تک اختلاف ہے۔

(۱) **وعن** واثلة بن الاسقع رض قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ان الله اصطفى كنانة من ولد اسمعيل واصطفى قريشا من كنانة واصطفى من قريش بني هاشم واصطفاني من بني هاشم اخرجه مسلم **ترجمہ** واثلہ بن اسقع سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق خدا نے چن لیا ہے کنانہ کو حضرت اسمعیل کی اولاد سے یعنی شرافت مین اور چن لیا ہے قریش کو کنانہ کی اولاد سے اور چن لیا ہے قریش سے ہاشم کی اولاد کو اور چن لیا ہے مجھکو قریش سے مسلم اسکے راوی ہین۔ **ف** کنانہ حضرت کی چودھوین پشت مین ہین ان سے عرب کے بہت گروہ پیدا ہوئے اور قریش لقب ہے نضر بن کنانہ کا اور ہاشم حضرت کے پردادا ہین سو حضرت نے فرمایا کہ حضرت اسمعیل کی اولاد مین سے کنانہ کی اولاد شرافت مین افضل ہے پھر ان مین قریش افضل ہین اور قریش مین بنی ہاشم افضل ہین اور بنی ہاشم سے حضرت افضل ہین تو گویا حضرت ساری عرب کے عطر ہین۔

(۲) **وعن** جبير بن مطعم قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم لي خمسة اسماء انا محمد وانا احمد وانا الماحي الذي يمحو الله تعالى بي الكفر وانا الحاشر الذي يحشر الناس على قدمي وانا العاقب والعاقب الذي ليس بعده نبي اخرجه الثلثة وانتهى حديث مالك الى قوله وانا العاقب واخرجه الترمذي الى قوله ليس بعده نبي قوله يحشر الناس على قدمي اي على اثري وقيل على عهدي وزماني **ترجمہ** جبیر بن مطعم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پانچ نام ہین مین محمد ہون اور احمد ہون اور ماحی ہون کہ میرے سبب سے خدا کفر کو مٹا دیگا اور مین حاشر ہون کہ لوگون کا حشر میرے قدمون پر ہوگا اور مین عاقب ہون یعنے پیچھے آنیوالا اور عاقب وہ ہے جسکے پیچھے کوئی نبی نہو تینون اسکے راوی ہین اور تمام ہوئی حدیث مالک کی اس قول تک کہ مین عاقب ہون اور روایت کی ہے ترمذی نے اس قول تک کہ نہین بعد آپکے کوئی نبی اور یہ جو فرمایا کہ حشر ہوگا لوگون کا میرے قدمون پر یعنے بعد میرے یعنے اول قبر سے مین اٹھونگا پھر اور لوگ میرے پیچھے یا میرے عہد اور زمانے پر۔

(۳) **وعن** ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم الا تعجبون كيف يصرف الله تعالى عني شتم قريش ولعنهم يشتمون مذمما ويلعنون مذمما وانا محمد اخرجه البخاري **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا تمکو تعجب نہین آتا کہ کیونکر حق تعالی میری طرف سے قریش کی گالیون اور لعنت کو پھیرتا ہے گالی دیتے ہین مذمم کو اور لعنت کرتے ہین مذمم کو اور مین تو محمد ہون بخاری اسکے راوی ہین۔

الفصل الثاني في مولده وعمره عليه الصلوة والسلام

دوسری فصل

حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیدائش اور عمر کے بیان مین

(۱) عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدٍ مِّنْ وُلْدِ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ عَلِيٌّ اِذَا وَصَفَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَمْ يَكُنْ بِالطَّوِيْلِ الْمُمَّغِطِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ الْمُتَرَدِّدِ وَكَانَ رَبْعَةً مِّنَ الْقَوْمِ وَلَمْ يَكُنْ بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبِطِ كَانَ جَعْدًا رَجِلًا وَلَمْ يَكُنْ بِالْمُطَهَّمِ وَلَا بِالْمُكَلْثَمِ كَانَ اَسِيْلَ الْخَدِّ اَبْيَضَ مُشْرَبًا بِحُمْرَةٍ اَدْعَجَ الْعَيْنَيْنِ اَهْدَبَ الْاَشْفَارِ ذَا مَسْرُبَةٍ شَثْنَ الْكَفِّ وَالْقَدَمَيْنِ جَلِيْلَ الْمُشَاشِ وَالْكَتَدِ اِذَا الْتَفَتَ الْتَفَتَ مَعًا وَاِذَا مَشٰى يَتَكَفَّأُ تَكَفِّيًا كَاَنَّمَا يَنْحَطُّ مِنْ صَبَبٍ بَيْنَ كَتِفَيْهِ خَاتَمُ النُّبُوَّةِ وَهُوَ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ اَجْوَدُ النَّاسِ صَدْرًا وَاَشْجَعُهُمْ وَاَصْدَقُهُمْ لَهْجَةً وَاَلْيَنُهُمْ عَرِيْكَةً وَاَكْرَمُهُمْ عَشِيْرَةً مَنْ رَاٰهُ بَدِيْهَةً هَابَهٗ وَمَنْ خَالَطَهٗ مَعْرِفَةً اَحَبَّهٗ يَقُوْلُ نَاعِتُهٗ لَمْ اَرَ قَبْلَهٗ مِثْلَهٗ وَلَا بَعْدَهٗ كَانَ لَا يُسْرِعُ الْحَدِيْثَ سَرْدًا يَتَكَلَّمُ بِكَلَامٍ فَصْلٍ يَفْهَمُهٗ مَنْ سَمِعَهٗ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ الْمُمَّغِطُ بِتَشْدِيْدِ الْمِيْمِ الثَّانِيَةِ وَبِالْغَيْنِ الْمُعْجَمَةِ الْبَائِنُ الطَّوِيْلُ وَالْمُتَرَدِّدُ يَتَرَدَّدُ دُوْنَ الْغَايَةِ وَالْمُتَرَدِّدُ الدَّاخِلُ بَعْضُهٗ فِيْ بَعْضٍ مِّنَ الْقِصَرِ فَهُوَ مُجْتَمِعٌ وَالرَّبْعَةُ مُعْتَدِلُ الْقَامَةِ بَيْنَ الطَّوِيْلِ وَالْقَصِيْرِ وَالْقَطَطُ شَدِيْدُ الْجُعُوْدَةِ وَالسَّبِطُ ضِدُّهٗ وَالرَّجِلُ بَيْنَهُمَا وَالْمُطَهَّمُ الْفَاحِشُ السِّمَنِ وَالْمُكَلْثَمُ الْمُسْتَدِيْرُ الْوَجْهِ وَلَا يَكُوْنُ اِلَّا مَعَ كَثْرَةِ اللَّحْمِ وَالْخَدُّ الْاَسِيْلُ الْمُسْتَطِيْلُ مِنْ غَيْرِ ارْتِفَاعٍ وَالدَّعْجُ شِدَّةُ سَوَادِ الْعَيْنِ وَالْاَهْدَبُ الَّذِيْ طَالَ شَعْرُ اَجْفَانِهٖ وَكَثُرَ وَاَشْفَارُ الْعَيْنِ مَنَابِتُ الشَّعْرِ الْمُحِيْطَةُ بِهَا وَالْمَسْرُبَةُ الشَّعْرُ النَّابِتُ عَلَى الصَّدْرِ سَائِلًا اِلٰى اٰخِرِ الْبَطْنِ وَالشَّثْنُ الْغَلِيْظُ وَهُوَ مَدْحٌ فِي الرِّجَالِ لِاَنَّهٗ اَشَدُّ لِقَبْضِهِمْ وَاَصْبَرُ لَهُمْ عَلَى الْمِرَاسِ وَجَلِيْلُ الْمُشَاشِ اَيْ عَظِيْمُ رُؤُسِ الْعِظَامِ كَالْمِرْفَقَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَالْمَنْكِبَيْنِ وَنَحْوِ ذٰلِكَ وَالْمُشَاشُ رُؤُسُ الْعِظَامِ اللَّيِّنَةِ الَّتِيْ يُمْكِنُ مَضْغُهَا وَالْكَتَدُ الْكَاهِلُ وَالتَّكَفُّؤُ التَّمَايُلُ فِي الْمَشْيِ اِلٰى قُدَّامٍ كَمَا تَتَكَفَّأُ السَّفِيْنَةُ فِيْ جَرْيِهَا وَالصَّبَبُ الْاِنْحِدَارُ مِنْ مَّوْضِعٍ عَالٍ وَاللَّهْجَةُ اللِّسَانُ وَاَلْيَنُهُمْ عَرِيْكَةً اَيْ سَهْلًا مُنْقَادًا وَسَرْدُ الْحَدِيْثِ الْمُسَارَعَةُ فِي النُّطْقِ بِهٖ وَمُتَابَعَتُهٗ

ترجمہ

ابراہیم بن محمد اولاد علی رضہ سے روایت ہے کہا کہ علی مرتضی رضہ جب حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا وصف بیان کرتے تو کہتے تھے کہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نہ بہت لمبے تھے اور نہ بہت چھوٹے بلکہ میانہ قد تھے لوگوں مین اور نہ بہت گھنگرالے بال والے تھے اور نہ سیدھے بال والے بلکہ کچھ گھنگرالے بال والے مرد تھے اور نہ بہت موٹے چہرے والے تھے اور نہ چھوٹے چہرے والے گول پیشانی والے بلکہ تھے دراز رخساروں والے سفید رنگ والے مخلوط بسرخی نہایت سیاہ آنکھوں والے دراز پلکوں والے تھے صاحب مسربہ یعنے ایک لکیر لمبی بالوں کی سینے سے ناف تک تھی موٹی ہتھیلی والے موٹے پاؤں والے بڑے سر کی ہڈیوں والے موٹے کندھوں کے درمیان سے جب دیکھتے ادھر ادھر تو پھیرتے تمام بدن اپنا اور جب چلتے تو جھکتے پاؤں پر جھکنا گویا کہ اترتے ہیں اونچاؤ سے نواں مین آپکے دونوں کندھوں کے درمیان مہر نبوت تھی اور وہ ختم کرنیوالے نبیوں کے سب سے زیادہ تر سخی تھے سب لوگوں مین سینے سے یعنے دل بہت فراخ تھا دینے کے لیئے اور بہت دلاور تھے سب لوگوں مین اور بہت سچے تھے سب لوگوں سے زبان مین اور بہت نرم تھے لوگوں مین ازروے طبیعت کے اور بزرگ تھے لوگوں مین ازروے قوم کے جو انکو ناگہان دیکھتا ڈر جاتا اور اُن سے ہیبت کھاتا اور جو کوئی آپ سے میل جول و صحبت رکھتا پہچانکر تو آپکو دوست رکھتا کہتا ہے آپکی صفت بیان کرنیوالا کہ مینے حضرت جیسا کوئی آپ سے پہلے دیکھا اور نہ پیچھے اور نہ جلد بات کرتے تھے جلد بات کرنا بلکہ بات کرتے تھے جُدی جُدی کہ جو سنتا سمجھ لیتا۔ ترمذی اسکے راوی ہین ممغط بہت لمبے کو کہتے ہین اور متردد وہ جو چھوٹا ہونے کے سبب سے اسمین داخل اور مجتمع ہو اور ربعہ معتدل میانہ قد کو کہتے ہین جو طویل اور قصیر کے درمیان ہو اور قطط وہ ہے جسکے بال نہایت گھنگرالے ہون اور سبط ضد اسکی ہے اور رجل جو دونون کے درمیان ہو اور مطہم نہایت موٹے کو کہتے ہین اور مکلثم وہ جسکا چہرہ گول

الزبير ورقية وام كلثوم كانتا تحت عتبة ابني ابي لهب فلما نزلت تبت يدا ابي لهب في تب امرهما ابوهما بفراقهما وتزوج عثمان اولا رقية وهاجرت معه الى ارض الحبشة وولدت هناك ابنه عبد الله وبه كان يكنى ثم ماتت وتزوج بعدها ام كلثوم وفاطمة رضه وكانت تحت علي رضه وولدت له حسنا وحسينا ومحسنا وزينب وكانت تحت عبد الله بن جعفر ثم ام كلثوم وزوجها علي رضه من عمر بن الخطاب اخرجه رزين الصنبور في الاصل النخلة التي تبقى منفردة ويدق اصلها وقيل هي سعفات تنبت في جذع النخلة غير ثابتة في الارض ثم يقلع منها واراد كفار قريش ان محمدا صلى الله عليه وآله وسلم بمنزلة صنبور في جذع نخلة فاذا قطع انقطع يعنون انه لا عقب له واذا مات انقطع ذكره ويابى الله الا ان يتم نوره ولو كره الكافرون **ترجمہ** ابن عباس رضہ سے روایت ہے کہ قریش نے آپسمین وصیت کی ساتھہ قائم رہنی کے دراز مدت تک سرکشی اور کفر مین اور کہا کہ جس پر ہم مین لائق تر ہے اُس ین سے کہ ہے اسپر یہ بے اصل درخت کہجور کا تو خدا نے یہہ سورۃ اتاری کہ بیشک ہمنے تجھکو حوض کوثر دیا آخر سورۃ تک اور اسکے بعد حضرت کے یہان پانچ نرینہ بیٹے پیدا ہوئے چار حضرت خدیجہ کے شکم سے ایک عبد اللہ اور وہ سب سے بڑے تھے دوسرے طاہر اور بعضنے کہا وہ عبد اللہ ہے سو وہ مین ہین اور طیب اور قاسم اور ابراہیم ماریہ کے شکم سے تھے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چار بیٹیان تھین اُن مین سے ایک زینب تہین جو ابی ... عاص بن ربیع کے نکاح مین تہین اور رقیہ اور ام کلثوم وہ دونون عتبہ ...... ابولہب کے بیٹون کے نکاح مین تہین پہر جب یہہ سورۃ اتری کہ ہلاک ہون دونون ہاتھہ ابولہب کے اور ہلاک ہوا ابولہب تو حکم کیا انکو ساتھہ جدا ہونیکے اُن سے اور عثمان رضہ نے پہلے رقیہ سے نکاح کیا اور ہجرت کی رقیہ نے ساتھہ عثمان کے طرف زمین حبش کے اور وہان انکے یہان انکا بیٹا عبد اللہ پیدا ہوا اور اسی کے ساتھہ حضرت عثمان کی کنیت کی جاتی تہی پہر رقیہ مرگئین اور اُس کے بعد حضرت عثمان رضہ نے ام کلثوم سے نکاح کیا اور ایک فاطمہ تہین اور وہ علی کے نکاح مین تہین اور انکے یہان اُن سے امام حسن وحسین ومحسن بیٹے پیدا ہوئے اور زینب بیٹی پیدا ہوئی اور وہ عبد اللہ بن جعفر کے نکاح مین تہین دوسری بیٹی ام کلثوم تہین اور علی مرتضی نے انکا نکاح عمر فاروق سے کر دیا تہا رزین اسکے راوی ہین۔ اور صنبور در اصل وہ کہجور کا درخت ہے جو متفرق باقی رہے اور اُسکی جڑ کاٹی جاوے اور بعضون نے کہا وہ چہڑیان ہین کہ کہجور کی تہنڈ پر پیدا ہوتی ہین۔ انکی جڑ زمین کے اندر نہین ہوتی پہر اس سے اکہاڑی جاتی ہین۔ اور مراد کفار قریش کی یہہ تہی کہ محمد بجائے صنبور یعنے چہڑی کے ہے کہجور کی تہنڈ پر پہر جب کاٹی جاوے تو کٹ جاتی ہے یعنی اُس کی کوئی اولاد نہین اور جب مر گیا تو اُسکا ذکر بند ہو جاوے گا۔ اور اللہ اپنا نور بے پورا کیے ... نہ رہیگا۔ اگرچہ برا مانین کافر۔

(۲) **وعن** انس رضہ قال قال رسول اللہ صلى الله عليه وآله وسلم لما مات ولده ابراهيم انه مات في الثدي وان له لظئرين تكملان رضاعه في الجنة فانه ابني اخرجه مسلم الظئر المرأة التي ترضع ولد غيرها **ترجمہ** انس رضہ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جبکہ آپ کا بیٹا ابراہیم علیہ السلام مر گیا کہ وہ شیر خوارگی مین مر گیا ہے اور اسکے واسطے دو دائیان بہشت مین دودہ پلانے کی مدت کو پورا کرتی ہین اور بیشک وہ میرا بیٹا ہے مسلم کے راوی ہین ظئر اس عورت کو کہتے ہین جو غیر کے بچے کو دودہ پلاوے۔

الفصل الرابع في صفاته واخلاقه عليه الصلوة والسلام

چوتھی فصل

حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفات اور اخلاق کے بیان مین

پانچوین فصل

مہر نبوت اور متفرق چیزون کے بیان مین

(۱) عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَرْجِسْ قَالَ اَکَلْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ خُبْزًا وَلَحْمًا فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ غَفَرَ اللّٰہُ لَکَ قَالَ وَلَکَ فَقِیْلَ لَہٗ اَسْتَغْفَرَ لَکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ نَعَمْ وَلَکَ ثُمَّ تَلَا وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِکَ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ الْاٰیَۃَ قَالَ ثُمَّ دُرْتُ خَلْفَہٗ فَرَاَیْتُ خَاتَمَ النُّبُوَّۃِ بَیْنَ کَتِفَیْہِ عِنْدَ نَاغِضِ کَتِفِہِ الْیُسْرٰی جُمْعًا عَلَیْہِ خِیْلَانٌ کَاَمْثَالِ الثَّاٰلِیْلِ اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ۔ نَاغِضُ الْکَتِفِ طَرَفُ الْعَظْمِ الْعَرِیْضِ وَالْجُمْعُ قَالَ الْحُمَیْدِیُّ لَعَلَّہٗ عَنٰی جُمْعَ الْکَفِّ وَھُوَ جَمْعُھَا وَعَطْفُ اَصَابِعِھَا اِلٰی بَاطِنِ الْکَفِّ وَالْخِیْلَانُ جَمْعُ خَالٍ وَھُوَ الشَّامَۃُ ترجمہ عبداللہ بن سرجس سے روایت ہے کہ کہا مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ روٹی گوشت کہایعنے ثرید روٹی کے ٹکڑے شوربے مین بہیگے ہوئے تو مینے کہا یا رسول اللہ خدا نے آپ کو بخش دیا ہے۔ فرمایا اور تجھکو بہی تو کسی نے اُنسے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمہارے واسطے استغفار کیا ہے اُس نے کہا کہ ہان فرمایا اور تجھکو بہی پہر یہہ آیت پڑہی اور بخشش مانگ واسطے گناہون اپنے کے اور واسطے ایماندار مردون اور عورتون کے آخر آیت تک کہا پہر مین پہر کر آپکے پیچھے ہوا تو مینے دیکہا مہر نبوت کو آپکے دونون کندہون کے درمیان آپکے بائین کندہون کی نرم ہڈی کے پاس گوشت اُٹھا ہوا... یعنے مانند انڈے کی۔ اُسپر سیاہ تل تھے مانند مسون کے مسلم اسکے راوی ہین۔ ناغض الکتف چوڑی ہڈی کی ایکطرف اور کہا حمیدی نے کہ شاید مراد جمعا سے مٹھی ہے یعنے انگلیون کو ہتیلی کے اندر کی طرف موڑ کر اکٹھا کرنا مٹھی کی مانند مہر نبوت کا گوشت اکٹھا ہوا... تھا۔ اور مراد ثآلیل سے پہنسیان ہین جو آدمی کے بدن پر مانند دانہ چنے کے ظاہر ہوتی ہین۔

(۲) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ رض قَالَ کَانَ خَاتَمُ النُّبُوَّۃِ بَیْنَ کَتِفَیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ غُدَّۃً حَمْرَاءَ مِثْلَ بَیْضَۃِ الْحَمَامِ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے کہا کہ تہی مہر نبوت درمیان دونون کندہون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سرخ گوشت کبوتر کے انڈے کی مانند یعنے گول لیکن رنگ اسکا بدن مبارک کے موافق تہا، ترمذی اسکے راوی ہین

(۳) وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ مَا رَاَیْتُ اَحْسَنَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کَاَنَّ الشَّمْسَ تَجْرِیْ فِیْ وَجْھِہٖ وَمَا رَاَیْتُ اَحَدًا اَسْرَعَ فِیْ مَشْیَتِہٖ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کَاَنَّمَا الْاَرْضُ تُطْوٰی لَہٗ اِنَّا لَنُجْھِدُ اَنْفُسَنَا اِذَا مَشَیْنَا مَعَہٗ وَاِنَّہٗ لَغَیْرُ مُکْتَرِثٍ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ مین نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ تر خوبصورت کوئی نہین دیکہا گویا کہ آفتاب چلتا ہے اُنکے چہرے مین یعنی چمکتا ہے۔ اور مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ تر تیز چلنے والا کوئی نہین دیکہا چلنے وقت سب سے زیادہ تر تیز چلتے تہے گویا کہ آپکے واسطے زمین لپیٹی جاتی تہی جب ہم آپکے ساتھ چلتے تو اپنی جان کو مشقت مین ڈالتے تہے اور حالانکہ آپ بے تکلف چلتے تہے ترمذی اس کے راوی ہین ف یعنے حضرت بے تکلف و بے پروا آسانی سے چلتے تہے اور یہہ حضرت کا معجزہ تہا کہ آپ آسانی سے بے تکلف لوگون کے آگے چلتے اور لوگ دوڑتے اور مشقت کہینچتے اور آپکے ساتھ نہ پہونچتے۔

(۴) وَعَنْ عَائِشَۃَ رض قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یُحَدِّثُ حَدِیْثًا لَوْ عَدَّہُ الْعَادُّ لَاَحْصَاہُ کَانَ یَسْرُدُ الْحَدِیْثَ کَسَرْدِکُمْ اَخْرَجَہُ الْخَمْسَۃُ اِلَّا النَّسَائِیَّ ترجمہ عائشہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دستور تہا کہ جب کلام کرتے تو جُدی جُدی بات کہتے اگر کوئی گننے والا اُسکو گننا تو گن لیتا یعنے اگر قصد کرتا گننے کا تو ممکن تہا اور جلد ولپے درپے بات کرتے

ہوا اور نہین ہوتا مگر کثرت گوشت سے اور اسیل خد دراز رخسارے کو کہتے ہین جو اُٹھے ہوئے نہون اور وعج نہایت سیاہی آنکھہ کی ہے اور اہدب وہ ہے جسکی پلکین دراز اور بہت ہون اور اشفار بالون کے اُگنے کی جگہہ ہے جو اُسکو گہیرے ہوئی ہین اور مسربۃ بال ہین جو سینے سے ناف پیٹ تک اُگے ہوئے ہون اور شثن موٹے کو کہتے ہین اور وہ مدح ہے مردون کی واسطے کہ وہ سخت ترہے واسطے قبض کرنے اُنکے کے اور صبر رینے والا ہے انکو بہاری چیزون پر اور جلیل المشاش وہ ہے جسکی ہڈیون کے سر بڑے ہون مانند کہنیون اور گہٹنون اور کندہون وغیرہ کے اور مشاش نرم ہڈیون کے سر کو کہتے ہین جنکا چبانا ممکن ہے اور کتد کاہل کو جو کندہون کے درمیان ہے اور تکفا کے معنے ہین چلتے ہوئے قدمون پر جہکنا جیسے کشتی چلتی ہوئی جہکتی ہے اور صبب کے معنی ہین او چان سے نوان مین آنا اور لہجہ زبان کو کہتے ہین اور لین عریکہ یعنے نرم طبیعت فرمانبردار اور سرد الحدیث جلد اور پے در پے بات کرنا۔

(۲) **وعن** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال کان اہل الکتاب یسدلون اشعارہم وکان المشرکون یفرقون وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعجبہ موافقۃ اہل الکتاب فیما لم یؤمر بہ فسدل ناصیتہ ثم فرق بعد اخرجہ الشیخان وابو داود والسدل ترک الشعر بغیر فرق **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے کہ تھے یہود و نصاریٰ چھوڑتے اپنے بالون کو بغیر مانگ کے اور تھے مشرکین مانگ کالتے اپنے بالون مین اور خوش لگتی تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو موافقت اہل کتاب کی جسمین آپ کو کچھ حکم نہ ہوتا سو آپنے اپنے ماتہے کے بال چھوڑے بغیر مانگ کے پہر اُس کے بعد مانگ نکالی شیخین اور ابو داؤد اس کے راوی ہین سدل کے معنے ہین چھوڑنا بالون کا بغیر مانگ کے۔

(۳) **وعن** انس انہ سئل عن شیب النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقال ما شانہ اللہ ببیضاء وفی روایۃ انہ کان یکرہ ان ینتف الرجل الشعرۃ البیضاء من راسہ ولحیتہ قال ولم یختضب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وانما کان البیاض فی عنفقتہ وفی الصدغین وفی الراس نبذ اخرجہ مسلم **ترجمہ** انس سے روایت ہے کہ وہ پوچھے گئے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سفید بالون سے تو انس نے کہا کہ نہین بے زیبا کیا آپ کو اللہ نے ساتھہ سفید بالون کے اور ایک روایت مین ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم برا جانتے تھے یہہ کہ مرد اپنے سر اور داڑہی سے سفید بال اکھاڑے اور کہا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خضاب نہین کیا اور سوا اسکے کچھ نہین کہ آپکے نیچے ہونٹ کے تلے اور کنپٹیون اور سر مین کچھ سفید بال تھے مسلم اسکے راوی ہین۔

(۴) **وعن** ابی جحیفۃ قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرایت بیاضا تحت شفتہ السفلی یعنی العنفقۃ اخرجہ الشیخان **ترجمہ** ابو جحیفہ سے روایت ہے کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا سو مین نے آپکے نیچے کے ہونٹ کے تلے کچھ سفید بال دیکھے یعنے ریش بچہ مین شیخین اسکے راوی ہین۔

(۵) **وعن** انس قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم والحلاق یحلقہ وقد اطاف بہ اصحابہ فما یریدون ان تقع شعرۃ الا فی ید رجل اخرجہ مسلم **ترجمہ** انس سے روایت ہے کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا اور سر مونڈنیوالا آپکا سر مونڈتا تہا اور آپکے اصحاب آپکے گرد گہومتے تہے سو نہ چاہتے تہے کہ آپکا کوئی بال گرے مگر کسی مرد کے ہاتہہ مین یعنے حضرت کا کوئی بال زمین پر نہین گرنے دیتے تہے روایت کی یہ حدیث مسلم نے۔

الفصل الخامس فی خاتم النبوۃ واشیاء متفرقۃ

(۹) وَعَنْ عَائِشَةَ رضہ قَالَتْ مَا خُيِّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ بَيْنَ اَمْرَيْنِ اِلَّا اَخَذَ اَيْسَرَهُمَا مَا لَمْ يَكُنْ اِثْمًا فَاِنْ كَانَ اِثْمًا كَانَ اَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ وَمَا انْتَقَمَ لِنَفْسِهٖ مِنْ شَيْءٍ قَطُّ اِلَّا اَنْ تُنْتَهَكَ حُرْمَةُ اللّٰهِ فَيَنْتَقِمَ لِلّٰهِ اَخْرَجَهُ الثَّلٰثَةُ وَاَبُوْدَاوٗدَ
ترجمہ عائشہؓ سے روایت ہے کہا کہ نہیں اختیار دیئے گئے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دو کاموں میں مگر کہ دونون میں آسان تر کو لیا جبتک گناہ نہ ہوتا پہر اگر گناہ ہوتا تو بہ نسبت اور لوگون کے اُس سے زیادہ تر دور ہوتے اور حضرتؐ نے اپنی ذات کے واسطے کبھی کسی سے بدلہ نہیں لیا مگر یہ کہ کوئی چیز اللہ کی حرام کی ہوئی کی جاتی تو اللہ کے واسطے اُس سے بدلا لیتے تینوں اور ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

(۱۰) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضہ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْاُوْلٰى ثُمَّ خَرَجَ اِلٰى اَهْلِهٖ وَخَرَجْتُ مَعَهٗ فَاسْتَقْبَلَهٗ وِلْدَانٌ فَجَعَلَ يَمْسَحُ خَدَّيْ اَحَدِهِمْ وَاحِدًا بَعْدَ وَاحِدٍ وَمَسَحَ خَدِّيْ فَوَجَدْتُ بِيَدِهٖ بَرْدًا وَرِيْحًا كَاَنَّمَا اَخْرَجَهَا مِنْ جُوْنَةِ عَطَّارٍ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ جُوْنَةُ الْعَطَّارِ وَهِيَ الَّتِيْ يُعَدُّ فِيْهَا الطِّيْبُ وَيُدَّخَرُ
ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے کہا کہ مینے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ پہلی نماز پڑھی پہر آپ اپنے گہر والون کی طرف نکلے اور مین بہی آپکے ساتھ نکلا تو سامنے آئے حضرت کو لڑکے۔ تو آپ باری باری اسے ہر ایک لڑکے کے رخسارے پر ہاتھ پہیرنے لگے اور آپ نے میرے رخساری پر ہاتھ پہیرا تو مین نے آپکے ہاتھ سے ٹہنڈک اور خوشبو پائی گویا کہ نکالا ہے اُسکو عطار کی دیگ سے۔ مسلم اسکے راوی ہین۔ اور جونہ عطار کا وہ برتن ہے جسمین عطر تیار کیا جاتا ہے اور جمع رکہتا ہے۔

(۱۱) وَعَنِ ابْنِ اَبِيْ اَوْفٰى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ الذِّكْرَ وَيُقِلُّ اللَّغْوَ وَيُطِيْلُ الصَّلٰوةَ وَيُقَصِّرُ الْخُطْبَةَ وَلَا يَاْنَفُ اَنْ يَّمْشِيَ مَعَ الْاَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِيْنِ فَيَقْضِيَ لَهُمَا الْحَاجَةَ ۔ اَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ ۔ اَللَّغْوُ الْهَذْرُ مِنَ الْقَوْلِ ترجمہ ابن ابی اوفی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ذکر بہت کیا کرتے تہے بیفائدہ بات کم کرتے تہے اور نماز لمبی پڑہتے تہے اور خطبہ چہوٹا پڑہتے تہے اور عار نہ جانتے تہے کہ رانڈون اور محتاجون کے ساتھ چلین اور انکی حاجت روائی کرین نسائی اُس کے راوی ہین۔ لغو بیہودہ بات ہے۔

(۱۲) وَعَنْ اَنَسٍؓ قَالَ مَشَيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ نَجْرَانِيٌّ غَلِيْظُ الْحَاشِيَةِ فَاَدْرَكَهٗ اَعْرَابِيٌّ فَجَبَذَهٗ جَبْذَةً شَدِيْدَةً حَتّٰى نَظَرْتُ اِلٰى صَفْحَةِ عُنُقِهٖ وَقَدْ اَثَّرَ فِيْهِ حَاشِيَةُ الْبُرْدِ مِنْ شِدَّةِ جَبْذَتِهٖ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ مُرْ لِيْ مِنْ مَالِ اللّٰهِ الَّذِيْ عِنْدَكَ فَالْتَفَتَ اِلَيْهِ وَضَحِكَ ثُمَّ اَمَرَ لَهٗ بِعَطَاءٍ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ
ترجمہ انسؓ سے روایت ہے کہ مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ چلا اور آپ پر نجران کی موٹی کنارے والی چادر تھی تو ایک گنوار نے آپ کو پایا اور آپ کو سخت طرح کہینچا یہانتک کہ مین نے آپکے صفحہ گردن پر اُسکے سخت کہینچنے کے سبب چادر کے کنارے کا نشان دیکہا پہر اُس نے کہا اے محمد مجکو اللہ کے مال سے جو تمہارے پاس ہے کچہ دلواؤ تو حضرتؐ نے اسکی طرف مڑکر دیکہا اور ہنسے پہر اُسکو مال عطا کرنے کا حکم کیا شیخین اس کے راوی ہین۔

(۱۳) وَعَنْهُ رضہ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّى الْغَدَاةَ جَاءَ خَدَمُ الْمَدِيْنَةِ بِاٰنِيَتِهِمْ فِيْهَا الْمَاءُ فَمَا يَاْتُوْنَهٗ بِاِنَاءٍ اِلَّا غَمَسَ فِيْهِ يَدَهٗ وَرُبَّمَا جَاؤُوْهُ فِي الْغَدَاةِ الْبَارِدَةِ فَيَغْمِسُ يَدَهٗ فِيْهِ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ ترجمہ انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ آلہ وسلم کا دستور تہا کہ جب صبح کی نماز سے فارغ ہوتے تو مدینے کے خادم پانی برتنوں میں لاتے تو آپ ہر برتن مین اپنا ہاتھ ڈبوتے اور بہت وقت سرد فجر مین آپ پاس آتے تو آپ اُس مین اپنا ہاتھ ڈبوتے ۔ مسلم اس کے راوی ہین۔

(۱۴) وَعَنِ الْخُدْرِيِّ رضہ قَالَ بَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ قَسْمًا اَقْبَلَ رَجُلٌ فَاَكَبَّ عَلَيْهِ فَطَعَنَهٗ صَلَّى

تھے جیسے تم جلد اور پے در پے بات کرتے ہو سوا نسائی کے پانچون اسکے راوی ہین۔

(۵) وَعَنْ اَنَسٍؓ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يُعِيْدُ الْكَلِمَةَ ثَلٰثًا لِتُعْقَلَ عَنْهُ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دستور تہا کہ بات کو تین بار دوہرا لیتے تہے تاکہ سننے والا آپ سے سمجھ لیوے ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۶) وَعَنْ ابْنِ سَلَامٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا جَلَسَ يَتَحَدَّثُ يُكْثِرُ اَنْ يَرْفَعَ طَرْفَهٗ اِلَى السَّمَاءِ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاؤدَ ترجمہ ابن سلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دستور تہا کہ جب بات کرنے بیٹہتے تو اپنی نظر آسمان کی طرف بہت اٹہاتے ابو داؤد اسکے راوی ہین ف یعنی بانتظار وحی کے۔

(۷) وَعَنْ اَنَسٍؓ قَالَ كَانَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ تَبْسُطُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نِطَعًا فَيَقِيْلُ عِنْدَهَا فَاِذَا قَامَ اَخَذَتْ مِنْ عَرَقِهٖ وَشَعْرِهٖ فَجَمَعَتْهُ فِيْ قَارُوْرَةٍ ثُمَّ جَعَلَتْهُ فِيْ سُكٍّ فَلَمَّا حَضَرَ اَنَسًا الْوَفَاةُ اَوْصٰى اَنْ يُّجْعَلَ فِيْ حَنُوْطِهٖ مِنْ ذٰلِكَ السُّكِّ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالنَّسَائِيُّ اَلسُّكُّ شَيْءٌ يُتَطَيَّبُ بِهٖ ترجمہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ام سلیم انس کی ماں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے چمڑے کا بچھونا بچہاتی تہین اور حضرت اسکے پاس دوپہر کو آرام کرتے پہر جب آپ اٹہتے تو آپکا پسینہ اور بال لیکر اسکو شیشے مین جمع کرتی تہین پہر اسکو خوشبو مین ملاتین پہر جب انس رضی اللہ عنہ کے مرنیکا وقت قریب آیا تو انہون نے وصیت کی کہ انکے کفن مین یہہ خوشبو لگائی جاوے شیخین اور نسائی اسکے راوی ہین۔ سک ایک چیز ہے خوشبودار کہ خوشبو کے واسطے لگائی جاتی ہے۔

(۸) وَعَنْ اَنَسٍؓ قَالَ كَانَ فَزَعٌ بِالْمَدِيْنَةِ فَاسْتَعَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَرَسًا مِنْ اَبِيْ طَلْحَةَ يُقَالُ لَهُ الْمَنْدُوْبُ فَرَكِبَهٗ فَلَمَّا رَجَعَ قَالَ مَا رَاَيْنَا مِنْ شَيْءٍ وَاِنْ وَجَدْنَاهُ لَبَحْرًا وَفِيْ رِوَايَةٍ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَحْسَنَ النَّاسِ وَكَانَ اَجْوَدَ النَّاسِ وَاَشْجَعَ النَّاسِ وَلَقَدْ فَزِعَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَانْطَلَقَ نَاسٌ قِبَلَ الصَّوْتِ فَتَلَقَّاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ رَاجِعًا وَقَدْ سَبَقَهُمْ وَاسْتَبْرَاَ الْخَبَرَ وَهُوَ عَلٰى فَرَسٍ لِاَبِيْ طَلْحَةَ عُرْيٍ وَفِيْ عُنُقِهِ السَّيْفُ وَهُوَ يَقُوْلُ لَنْ تُرَاعُوْا لَنْ تُرَاعُوْا وَقَالَ وَجَدْنَاهُ بَحْرًا وَكَانَ فَرَسًا بَطِيْئًا اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا النَّسَائِيَّ يُقَالُ فَرَسٌ بَحْرٌ اِذَا كَانَ وَاسِعَ الْجَرْيِ وَاسْتَبْرَاَ الْخَبَرَ كَشَفَهٗ وَحَقَّقَهٗ ترجمہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مدینے مین ہول پڑی تو حضرت نے ابو طلحہ کا گہوڑا جسکو مندوب کہتے تہے مانگا اور اسپر سوار سب سے آگے نکل گئے پہر جب پہرے تو فرمایا کہ ہمنے تو کچہ نہین دیکہا اور البتہ ہمنے اس گہوڑیکا قدم تو دریا پایا یعنے بہت تیز چلتا ہے اور ایک روایت مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب لوگون سے زیادہ تر خوبصورت تہے اور زیادہ تر سخی تہے اور تہے زیادہ تر دلاور سب لوگون سے اور مدینے والے ایک رات ڈرے یعنی ایک آواز خوفناک آئی اور لوگ آواز کی طرف چلے۔ تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انکو پہرتے ہوئے ملے اور حالانکہ البتہ سب سے آگے بڑہ گئے تہے اور خبر تحقیق کر آئے اور آپ ابو طلحہ کے ننگے گہوڑے پر سوار تہے اور آپکی گردن مین تلوار لٹکی تہی اور آپ فرماتے تہے ہرگز مت ڈرو کچہ خوف نکرو۔ اور فرمایا کہ ہمنے گہوڑا دریا کی طرح پایا اور حالانکہ گہوڑا سست قدم تہا۔ پانچون اسکے راوی ہین سوا نسائی کے کہا جاتا ہے کہ فرس بحر جبکہ گہوڑا تیز قدم ہو۔ اور استبرا الخبر کے معنی ہین کہ خبر معلوم اور تحقیق کی ف یہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معجزہ ہے کہ یہہ گہوڑا نہایت سست قدم تہا حضرت کی برکت سے نہایت تیز قدم ہوگیا چنانچہ حضرت نے اسکی تعریف کی اس حدیث سے کمال شجاعت حضرت کی معلوم ہوئی کہ خوف کی حالت مین رات کو تنہا آگے نکل گئے اور رات اور خوف اور تنہائی کی کچہ پروا نہ کی۔

چرانے گئے ہوئے تھے اور اسنے حضرت کو بلوایا حضرت آئے اور حالانکہ ایک بدلی آپ کو سایہ کئے ہوئے تھی۔ پھر جب نزدیک آئے تو لوگوں کو پایا کہ آپ سے پہلے درخت کے سائے میں ہو بیٹھے ہیں یعنی اور آپکے واسطے سایہ میں جگہ نہ رہی تو آپ آفتاب کی دہوپ میں بیٹھے تو درخت کا سایہ آپکی طرف جہک آیا اور سب لوگ سورج کی دہوپ میں رہے سو جس حالت میں کہ راہب انکو قسم دیتا تہا اللہ تعالی کی۔ کہ آپکو روم میں نہ لیجائیں اور کہتا تہا کہ اگر رومیوں نے آپکو دیکہا تو صفت سے آپکو پہچان لینگے اور آپکو دکہ دینگے سو جس حالت میں کہ وہ انکو اسکی قسم دیتا تہا کہ اُسنے مڑکر نظر کی تو ناگہان دیکہا کہ نو آدمی روم کے عبادت خانے کی طرف سامنے آتے ہیں وہ انکو آگے بڑہ کر ملا اور پوچہا کہ تمہارے آنیکا کیا سبب ہے اُنہوں نے کہا ہمارے عالموں سے ہمکو یہ خبر پہونچی کہ عرب سے ایک پیغمبر اس مہینے میں ہمارے شہروں کی طرف آنیوالا ہے سو کوئی راہ نہیں رہی مگر کہ اُس کی طرف آدمی نہ بہیجے گئے۔ ہم تیرے اس راہ کی طرف بہیجے گئے۔ اُسنے کہا کیا تمہارے پیچہے کوئی تم سے بہتر رہا ہے انہوں نے کہا نہیں تمہاری اس راہ کے واسطے ہم ہی پسند کئے گئے ہیں۔ اُس نے کہا بہلا ایک بات بتلاؤ تو۔ اگر اللہ تبارک و تعالی نے اس کے پیغمبر کرنے کا ارادہ کیا ہے تو کوئی آدمی اُسکو پہیر سکتا ہے انہوں نے کہا نہیں۔ اُس نے کہا سو اُس مرد کی بیعت کرو اسواسطے کہ وہ بیشک سچا نبی ہے تو انہوں نے حضرت ﷺ کی بیعت کی۔ اور وہ انکے ساتہ ٹہیرے پہر وہ ہماری طرف پہرا۔ اور کہا کہ میں تمکو خدا کی قسم دیتا ہوں کہ تم میں اسکا قریبی اور متولی کون ہے لوگوں نے کہا کہ یہ مجہکو مراد رکہتے تہے سو ہمیشہ مجہکو قسم دیتا رہا یہانتک کہ میں نے آپکو چند آدمیوں کے ساتہ پہیر کر مکے میں بہیجدیا جنمیں بلال بہی تہے اور راہب نے آپکو موٹی روٹی۔ اور خشک کہجور خرچ راہ دیا ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۲) وَعَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ قَالَ خَرَجَ اَبُوْ طَالِبٍ فَذَکَرَ نَحْوَ مَا تَقَدَّمَ وَاَخْرَجَہٗ رَزِیْنٌ عَنْ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ بِاللَّفْظِ الْمُتَقَدِّمِ غُضْرُوْفُ الْکَتِفِ رَأْسُ لَوْحِهٖ وَضَحَوْا فِی الشَّمْسِ اَیْ بَرَزُوْا لَهَا وَالْاَحْبَارُ جَمْعُ حَبْرٍ بِفَتْحِ الْحَاءِ وَکَسْرِهَا وَهُوَ الْعَالِمُ ترجمہ ابوموسی سے بہی اسیطرح روایت ہے اور روایت کیا اس کو رزین نے علیؓ سے انہوں نے اپنے باپ سے ساتہ پہلے لفظ کے اور غضروف الکتف کندے کی ہڈی کا سر ہے اور ضحوا فی الشمس یعنی سورج کی دہوپ میں ظاہر ہوئے اور احبار جمع حبر کی ہے اور حبر کے معنی ہیں عالم۔

(۳) وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ قَالَ لَقِیْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقُلْتُ اَخْبِرْنِیْ عَنْ صِفَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِی التَّوْرٰىةِ فَقَالَ اَجَلْ وَاللّٰهِ اِنَّهٗ لَمَوْصُوْفٌ فِی التَّوْرٰىةِ بِبَعْضِ صِفَتِهٖ فِی الْقُرْاٰنِ یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا وَّحِرْزًا لِلْاُمِّیِّیْنَ اَنْتَ عَبْدِیْ وَرَسُوْلِیْ سَمَّیْتُكَ الْمُتَوَکِّلَ لَیْسَ بِفَظٍّ وَّلَا غَلِیْظٍ وَّلَا سَخَّابٍ فِی الْاَسْوَاقِ وَلَا یَدْفَعُ بِالسَّیِّئَةِ السَّیِّئَةَ وَلٰکِنْ یَّعْفُوْ وَیَصْفَحُ وَلَنْ یَّقْبِضَهُ اللّٰهُ حَتّٰی یُقِیْمَ بِهِ الْمِلَّةَ الْعَوْجَآءَ وَیَفْتَحَ بِهٖ اَعْیُنًا عُمْیًا وَّاٰذَانًا صُمًّا وَّقُلُوْبًا غُلْفًا اَخْرَجَهُ الْبُخَارِیُّ اَلْاُمِّیُّوْنَ الْعَرَبُ لِاَنَّهُمْ کَانُوْا لَا یُحْسِنُوْنَ الْکِتَابَةَ وَالْفَظُّ الْقَاسِی الْقَلْبِ الْغَلِیْظُ الْجَانِبِ وَالصَّخَبُ بِالصَّادِ وَالسِّیْنِ الصِّیَاحُ وَالْجَلَبَةُ یُشِیْرُ بِذٰلِكَ اِلٰی عَدَمِ مُنَافَسَتِهٖ فِی الدُّنْیَا وَجَمْعِهَا فَیَحْضُرُ الْاَسْوَاقَ لِذٰلِكَ وَیَصْخَبُ مَعَهُمْ فِیْهَا وَالْغُلْفُ بِضَمِّ الْغَیْنِ وَسُکُوْنِ اللَّامِ جَمْعُ اَغْلَفَ وَهُوَ الَّذِیْ عَلَیْهِ غِلَافٌ ترجمہ عطا بن یسار سے روایت ہے کہا کہ میں عبداللہ بن عمرو بن عاص سے ملا تو میں نے کہا کہ خبر دو مجہکو حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی صفت سے جو توریت میں ہے یعنی اور عبداللہ بن عمرو اہل علم و کتاب سے تہے کہ عالم تہے اگلی کتابوں کے۔ کہا عبداللہ بن عمرو نے خدا کی قسم بیشک صفت کئے گئے ہیں آنحضرت توریت میں اپنی بعضی صفتوں سے کہ قرآن میں مذکور ہیں۔ اس آیت میں کہ اے نبی تحقیق ہمنے تجہکو بہیجا ہے گواہ احوال امت پر اور خوشخبری دینے والا ایماندارون کو ثواب کی اور ڈرانیوالا گنہگاروں کو عذاب سے اور پناہ واسطے اَن پڑہوں کے یعنی عرب کے تو میرا خاص بندہ ہے اے محمد کہ بندگی خاص کی حقیقت میں

الله عليه وآله وسلم يعرجون كان معه فجرح وجهه ثم قال له تعالى فاستقد قال بل عفوت يا رسول الله أخرجه أبو داود والنسائي ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے جس حالت میں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مال بانٹتے تھے کہ سامنے سے ایک مرد آیا اور آپ پر اوندھا گرا حضرت کے پاس ایک چھڑی تھی اس سے اسکو چوکا تو اسکا چہرہ زخمی ہوا پھر اس سے فرمایا آ۔ بدلا لے۔ اُس نے کہا بلکہ مینے معاف کیا یا رسول اللہ۔ ابوداود اور نسائی اسکے راوی ہین۔

الباب الثاني في علاماته عليه الصلوة والسلام

دوسرا باب

حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نشانیوں کے بیان مین

(۱) عن علي بن أبي طالب قال حدثني أبي قال خرجنا إلى الشام في أشياخ من قريش وكان معي محمد صلى الله عليه وآله وسلم فأشرفنا على راهب في الطريق فنزلنا وحللنا رحالنا فخرج إلينا الراهب وكان قبل ذلك لا يخرج إلينا فجعل يتخللنا حتى جاء فأخذ بيد محمد وقال هذا سيد العالمين فقال له أشياخ قريش وما علمك بما تقول قال أجد صفته ونعته في الكتاب المنزل وإنكم حين أشرفتم لم يبق شجر ولا حجر إلا خر له ساجدا ولا تسجد الجمادات إلا لنبي وأعرفه بخاتم النبوة أسفل من غضروف كتفه مثل التفاحة ثم رجع فصنع طعاما فأتانا به وكان محمد في رعية الإبل فجاء وعليه غمامة تظله فلما دنا وجد القوم قد سبقوا إلى ظل الشجرة فجلس في الشمس فمال فيء الشجرة إليه وضحوهم في الشمس فبينما هو يناشدهم الله تعالى أن لا يذهبوا به إلى الروم ويقول إن رأوه عرفوه بالصفة وآذوه فبينما هو يناشدهم الله في ذلك إذا التفت فإذا من الروم مقبلين نحو ديره فاستقبلهم وقال ما جاء بكم قالوا بلغنا من أحبارنا أن نبيا من العرب خارج نحو بلادنا في هذا الشهر فلم تبق طريق إلا بعث إليه بأناس وبعثنا إلى طريقك هذا قال وهل خلفكم أحد خير منكم قالوا لا إنما اخترنا لطريقك هذا أخبرت قال أرأيتم أمرا إن أراده الله تبارك وتعالى هل تستطيع أحد من الناس أن يرده قالوا لا قال فبايعوا هذا الرجل فإنه نبي حقا فبايعوه فأقاموا مع الراهب ثم رجع إلينا فقال أنشدكم الله أيكم وليه فقالوا هذا أبو طالب فما زال يناشده حتى رده ومعه رجال كان فيهم بلال وزوده الراهب كعكا وزيتا أخرجه الترمذي ترجمہ علی بن ابی طالب سے روایت ہے اُسنے کہا۔ حدیث بیان کی مجھسے میرے باپ ابو طالب نے کہ ہم قریش کے چند سرداروں مین شام کی طرف نکلے یعنے تجارت کو اور میرے ساتھ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے پھر ہم نصاری کے ایک درویش پر پہونچے تو ہم اُترے یعنی اُس کے موضع مین نام اسکا بصری تھا۔ شام کے شہرون سے اور ہمنے اپنے کجاوے کھولے پھر درویش نکلکر ہمارے پاس آیا اور اُس سے پہلے ہماری طرف نہ نکلا کرتا تھا۔ پھر وہ ہمارے درمیان پھرنے لگا گویا کسی کو ڈھونڈتا تھا۔ یہانتک کہ اُسنے آکر حضرت کا ہاتھ پکڑا اور کہا کہ یہ شخص سردار ہے ساری جہانون کا تو قریش کے سردارون نے اُس سے کہا کہ تمنے کیونکر جانا جو کہتا ہے کہا کہ مینے اُس کی صفت اور تعریف کو خدا کی کتاب مین پایا۔ اور مقرر جب تم سامنے آئے تو کوئی درخت اور پتھر نہین رہا مگر کہ اُس کے لئے سجدے مین گر پڑا اور بیجان چیزین پیغمبر کے سوا کسی کو سجدہ نہین کرتین اور مین اُسکو پہچانتا ہون مہر نبوت سے کہ اُس کے کندھے کی ہڈی کے نیچے واقع ہے مانند سیب کے پھر وہ درویش پھرا اور کھانا تیار کرکے ہمارے پاس لایا اور حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اونٹون کی چرائی مین تھے یعنے جنگل مین اونٹ

بعد ان يدخل فيه سخطة له قلت لا قال فهل قاتلتموه قلت نعم قال كيف كان قتالكم اياه قلت تكون الحرب
بيننا وبينه سجالا يصيب منا ونصيب منه قال فهل يغدر قلت لا ونحن منه في هذه المدة ما ندري ما هو
صانع قال ابو سفين فوالله ما امكنني من كلمة ادخل فيها شيئا غير هذه قال فهل قال هذا القول احد قبله
قلت لا فقال لترجمانه قل له اني سألتك عن حسبه فيكم فزعمت انه فيكم ذو حسب كذلك الرسل
تبعث في احساب قومها وسألتك هل كان في آبائه ملك فزعمت ان لا فقلت لو كان في آبائه ملك قلت
رجل يطلب ملك آبائه وسألتك عن اتباعه اضعفاؤهم ام اشرافهم فقلت بل ضعفاؤهم وهم
اتباع الرسل وسألتك هل كنتم تتهمونه بالكذب قبل ان يقول ما قال فزعمت ان لا فعرفت انه
لم يكن ليدع الكذب على الناس ويكذب على الله تعالى وسألتك هل يرتد احد منهم عن دينه بعد
ان يدخل فيه سخطة له فزعمت ان لا وكذلك الايمان اذا خالط بشاشته القلوب وسألتك هل يزيدون
ام ينقصون فزعمت انهم يزيدون وكذلك الايمان حتى يتم وسألتك هل قاتلتموه فزعمت انكم قاتلتموه
فتكون الحرب بينكم وبينه سجالا ينال منكم وتنالون منه وكذلك الرسل تبتلى ثم تكون لهم العاقبة
وسألتك هل يغدر فزعمت انه لا يغدر وكذلك الرسل لا تغدر وسألتك هل قال هذا القول احد قبله فزعمت ان لا فقلت
لو قال هذا القول احد قبله قلت رجل ائتم بقول قيل قبله ثم قال بم يأمركم قلنا بالصلوة والزكوة والصلة
والعفاف فقال ان يك ما تقول حقا فانه نبي وقد كنت اعلم انه خارج ولم اكن اظنه منكم ولو اعلم اني
اخلص اليه لاحببت لقاءه ولو كنت عنده لغسلت عن قدميه وليبلغن ملكه ما تحت قدمي ثم دعا
بكتاب رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فقرأه فاذا فيه بسم الله الرحمن الرحيم من محمد رسول الله
الى هرقل عظيم الروم سلام على من اتبع الهدى اما بعد فاني ادعوك بدعاية الاسلام اسلم تسلم يؤتك الله
اجرك مرتين فان توليت فان عليك اثم الاريسيين ويا اهل الكتاب تعالوا الى كلمة سواء بيننا و
بينكم ان لا نعبد الا الله ولا نشرك به شيئا ولا يتخذ بعضنا بعضا اربابا من دون الله فان تولوا فقولوا
اشهدوا بانا مسلمون فلما فرغ من قراءة الكتاب ارتفعت الاصوات عنده وكثر اللغط فامر بنا فاخرجنا
فقلت لاصحابي لقد امر امر ابن ابي كبشة انه ليخافه ملك بني الاصفر فما زلت موقنا بامر رسول الله
صلى الله عليه وسلم انه سيظهر حتى ادخل ...... الله علي الاسلام ودعاهم قل جمعهم في دار له فقال
يا معشر الروم هل لكم في الفلاح والرشد الى آخر الابد وان يثبت لكم ملككم فحاصوا حيصة حمر
الوحش الى الابواب فوجدوها قد اغلقت فدعاهم فقال انما اختبرت شدتكم على دينكم وقد رأيت
منكم الذي احببت فسجدوا له ورضوا عنه اخرجه الشيخان ـ قوله يؤثر على الكذب اي يروى عني
وينسب الي والغدر نقيض الوفاء وهو نقض العهد والبشاشة انشراح القلب بالشيء والفرح بقبوله و
تقول الحرب بينهم سجالا اذا كانت متماثلة تارة لهؤلاء وتارة لهؤلاء والصلة صلة الارحام وهي كل ما امر الله
به ان يوصل الى الاقارب من انواع البر والاحسان والعفاف الكف عما لا يحل لك والاريسيين الفلاحين
وقيل الاتباع واللغط اختلاط الاصوات في اختلافها ـ وقوله امر امر ابن ابي كبشة يعني النبي صلى الله
عليه وسلم اي كبر شأنه وعظم ومنع وكانوا ينسبون النبي صلى الله عليه وآله وسلم الى ابي كبشة الخزاعي

کوئی تیرا شریک نہیں اور تو میرا رسول اور پیغمبر ہے یعنے بھیجا ہوا خلق کی طرف میں نے تیرا نام متوکل رکھا کہ تو نے اپنے سب کام مجھے سونپے ایسا متوکل کہ نہیں بدخو اور نہ سخت گو نہ سخت دل اور نہ غل کرنیوالا بازاروں میں اور نہیں دور کرتا بدی کو بدی سے یعنی جو اس کے ساتھ بدی کرے وہ سزا نہیں دیتا۔ لیکن معاف اور درگذر کرتا ہے اور اللہ انکی روح کو قبض نہ کرے گا یہانتک کہ سیدھا کرے ٹیڑھے دین کو بسبب انکے یعنے ہدایت کریگا گمراہ قوم کو ساتھ اسطرح کے کہ کہیں۔ کہ کوئی لائق بندگی کے نہیں سوائے اللہ کے اور یہانتک کہ کھولے خدا تعالیٰ بسبب انکے اندھی آنکھوں کو۔ اور بہرے کانوں کو اور دلوں کو کہ پردے میں ہیں جو نہ کچھ سمجھتے ہیں اور نہ یاد رکھتے ہیں بخاری اس کے راوی ہیں امیین سے مراد امیون سے عرب ہیں کیونکہ وے اچھی طرح لکھنا نہ جانتے تھے اور فظ کے معنے ہیں سخت دل سخت خو اور صخب کے معنے ہیں شور غل کرنا۔ یہ اشارہ ہے اسطرف کہ اُسکو دنیا کی جمع کرنے کی رغبت نہ ہوگی اور اسکو دنیا کا لالچ بالکل نہ ہوگا۔ تا وہ اس خاطر بازار میں جائے اور لوگوں کے ساتھ بازار میں شور غل مچائے اور غلف وہ ہے جو غلاف میں ہو۔ **ف** تخصیص عرب کی اسواسطے ہے کہ آنحضرت انہیں میں پیدا ہوئے انکی حفاظت کیلئے اہل عجم سے۔

(۴) **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ رضی اللہ عنہ قَالَ مَكْتُوبٌ فِي التَّوْرَاةِ صِفَةُ مُحَمَّدٍ وَعِيسَى بْنُ مَرْيَمَ يُدْفَنُ مَعَهُ قَالَ اَبُوْ مَوْدُوْدٍ قَدْ بَقِيَ فِي الْبَيْتِ مَوْضِعُ قَبْرٍ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ عبداللہ بن سلام سے روایت ہے کہا کہ لکھی ہوئی ہیں توریت میں صفتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور یہ بھی لکھا ہوا ہے کہ عیسیٰ مریم کے بیٹے آنحضرت کے ساتھ دفن ہونگے انکے حجرے میں کہا ابو مودود نے جو اس حدیث کے راویوں میں سے ہیں کہ عائشہ رضی کے حجرے میں جہاں آنحضرت مدفون ہیں ایک قبر کی جگہ باقی ہے۔ ترمذی اسکے راوی ہیں **ف** بعضے صحابہ نے قصد کیا کہ وہاں دفن ہوں لیکن یہ بات کسی کو میسر نہ آئی تو حکمت اُس میں یہی تھی کہ وہاں عیسیٰ علیہ السلام دفن ہونگے عمر فاروق کے پہلو میں۔

(۵) **وَعَنْ** اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ سَمِعْتُ النَّجَاشِيَّ صَاحِبَ الْحَبَشَةِ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى يَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ وَاَنَّهُ الَّذِيْ بَشَّرَ بِهٖ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَلَوْلَا مَا اَنَا فِيْهِ مِنَ الْمُلْكِ وَمَا تَحَمَّلْتُ مِنْ اُمُوْرِ النَّاسِ لَاَتَيْتُهُ حَتّٰى اَحْمِلَ نَعْلَيْهِ اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاوٗدَ ترجمہ ابو موسیٰ سے روایت ہے کہا میں نے نجاشی حبش کے بادشاہ کو سنا کہتا تھا میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک محمد اللہ کے رسول ہیں اور بیشک آپ وہی ہیں جنکی عیسیٰ علیہ السلام نے خوشخبری دی اور اگر بادشاہی میرے ہاتھ میں نہ ہوتی اور میں نے لوگوں کے کام اُٹھائے ہوئے نہ ہوتے تو البتہ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا اور آپ کے دونوں جوتے اُٹھاتا۔ ابو داؤد اسکے راوی ہیں۔

(۶) **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ قَالَ انْطَلَقْتُ فِي الْمُدَّةِ الَّتِيْ كَانَتْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِلَى الشَّامِ فَبَيْنَا اَنَا بِهَا اِذْ جِيْءَ بِكِتَابٍ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى هِرَقْلَ جَاءَ بِهٖ دِحْيَةُ الْكَلْبِيُّ فَدَفَعَهُ اِلٰى عَظِيْمِ بُصْرٰى فَدَفَعَهُ اِلٰى عَظِيْمِ الرُّوْمِ هِرَقْلَ فَقَالَ هِرَقْلُ هَلْ هٰهُنَا اَحَدٌ مِنْ قَوْمِ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِيْ يَزْعُمُ اَنَّهُ نَبِيٌّ قَالُوْا نَعَمْ فَدُعِيْتُ فِيْ نَفَرٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ فَاَجْلَسَنَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ اَيُّكُمْ اَقْرَبُ نَسَبًا مِنْهُ فَقُلْتُ اَنَا فَاَجْلَسُوْنِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَاَصْحَابِيْ خَلْفِيْ ثُمَّ دَعَا بِتَرْجُمَانِهٖ فَقَالَ قُلْ لَهُمْ اِنِّيْ سَائِلٌ هٰذَا عَنْ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِيْ يَزْعُمُ اَنَّهُ نَبِيٌّ فَاِنْ كَذَبَنِيْ فَكَذِّبُوْهُ قَالَ اَبُوْ سُفْيَانَ وَاَيْمُ اللّٰهِ لَوْلَا اَنْ يُؤْثَرَ عَلَيَّ الْكَذِبُ لَكَذَبْتُهُ ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهٖ سَلْهُ كَيْفَ حَسَبُهُ فِيْكُمْ قُلْتُ هُوَ فِيْنَا ذُوْ حَسَبٍ قَالَ فَهَلْ كَانَ مِنْ اٰبَائِهٖ مَلِكٌ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُوْنَهُ بِالْكَذِبِ قَبْلَ اَنْ يَقُوْلَ مَا قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ يَتَّبِعُهُ اَشْرَافُ النَّاسِ اَمْ ضُعَفَاؤُهُمْ قُلْتُ بَلْ ضُعَفَاؤُهُمْ قَالَ اَيَزِيْدُوْنَ اَمْ يَنْقُصُوْنَ قُلْتُ لَا بَلْ يَزِيْدُوْنَ قَالَ هَلْ يَرْتَدُّ اَحَدٌ مِنْهُمْ عَنْ

آدمی غرور سے بے نصیب رہتے ہین اور مینے تجہسے پوچہا کہ نبوت کے دعوی سے پہلے بہی کبہی تم اُسکو جہوٹ کی تہمت کرتے تہے کہا کہ نہین۔ تو مینے جانا کہ جو شخص کبہی آدمیون پر جہوٹ نہ باندہے گا بہلا وہ خدا تعالی پر کیونکر جہوٹ باندہے گا۔ اور مینے تجہسے پوچہا کہ کیا کوئی اس کے دین مین داخل ہو کر پہر اُس سے مرتد بہی ہوتا ہے ناخوش ہو کر۔ تو نے کہا کہ نہین سو یہی حال ہے ایمان کے نور کا جبکہ دل مین رچ گیا یعنے ایمان کو تغیر نہین ہوتا۔ بعد رچ جانے کے دل مین اور مینے تجہسے پوچہا کہ کیا اُس کے تابعدار بڑہتے جاتے یا گہٹتے ہین تو نے کہا کہ تحقیق وہ زیادہ ہوتے جاتے ہین بسو یہی حال ہے ایمان کا کہ اُس کو ترقی ہوتی رہے یہانتک کہ کمال کو پہنچتا ہے۔ اور مینے تجہسے پوچہا کہ کیا تمسے اُس سے لڑائی بہی ہوتی رہی ہے۔ تو نے کہا کہ ہمسے اس سے لڑائی بہی ہوتی ہے اور ہمارے اُسکے درمیان لڑائی ڈولون کی مانند ہے کبہی تم اسپر غالب ہوتے ہو۔ اور کبہی وہ تمپر غالب ہوتا ہے۔ سو یہی حال ہے پیغمبرون کا کہ اول انکی آزمائش ہوتی رہی ہے پہر انجام کار انکو فتح نصیب ہوتی ہے اور مینے تجہسے پوچہا کہ کیا قول قرار کر کے کبہی دغا بہی کرتا ہے۔ تو نے کہا کہ نہین سو یہی علامت ہے پیغمبرون کی کہ وے ہرگز دغا نہین کرتے۔ اور مین نے تجہسے پوچہا کہ کیا اُس سے پہلے بہی کسی نے یہ دعوی کیا تہا تو نے کہا کہ نہین۔ سو اگر کسی نے اس سے پہلے ایسا دعوی کیا ہوتا تو مین کہتا یہ شخص بہی پہلے مرد کے قول پر چلا یعنے مین جانتا کہ اسنے دیکہا دیکہی نبوت کا دعوی کیا ہے۔ پہر ہرقل بادشاہ نے کہا کہ کیا چیز تمکو بتلاتا ہے مینے کہا کہ ہمکو نماز اور زکوۃ اور رشتہ دارون سے سلوک اور پرہیزگاری سکہاتا ہے۔ پہر ہرقل نے کہا کہ اگر یہ سب باتین سچی ہین جو تو کہتا ہے تو بیشک وہ شخص پیغمبر ہے اور البتہ مجہکو پہلے سے معلوم تہا کہ اسوقت پیغمبر ظاہر ہوا چاہتا ہے لیکن میرا یہ گمان نہ تہا کہ تم عرب لوگون مین ہوگا۔ اور اگر مین جانتا کہ مین اُس تک پہونچ سکون گا تو مین اسکے دیدار کا عاشق ہوتا۔ یعنے تکلیف اُٹہا کر اُسکا دیدار حاصل کرتا۔ اور اگر مین اُسکے پاس ہوتا تو اُسکے قدم دہوتا۔ اور البتہ اُسکی بادشاہی اور حکومت میرے قدم کے نیچے تک پہنچے گی پہر ہرقل نے حضرت کا یہہ خط مانگا۔ اور پڑہا تو ناگہان اُس مین یہہ مضمون لکہا تہا شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان ہے نہایت رحم والا۔ یہہ خط محمد خدا کے رسول کی جانب سے ہے۔ ہرقل کی طرف جو روم کا سردار ہے سلام اُسپر جو کہ سیدہی راہ پر چلا۔ بعد اسکے مین تجہکو بلاتا ہون اسلام کی دعوت سے اسلام قبول کر تاکہ تو دین مین سلامت رہے اور تو مسلمان ہو جا خدا تجہکو دوہرا ثواب دیگا۔ یعنے ایک ثواب عیسوی دین قبول کرنیکا۔ دوسرا ثواب دین محمدی قبول کرنیکا۔ اور اگر تو نے اسلام قبول نہ کیا تو رعیت کا گناہ تجہپر رہیگا یعنے جب تو مسلمان نہ ہوا تو رعیت بہی مسلمان نہ ہوگی تو انکی گمراہی کا عذاب تجہپر ہوگا۔ اور اے کتاب والو آجاؤ اُس بات پر جو ہمارے اور تمہارے درمیان برابر ہے وہ بات یہہ ہے کہ ہم اور تم خدا کے سوائے کسی کی عبادت نکرین اور کسی چیز کو اسکے ساتہہ شریک نہ ٹہیرائین اور ہم مین سے بعضے آدمی بعضون کو خدا کے سوائے اپنا رب اور مالک بنائین پہر اگر اہل کتاب حکم سے منہ موڑین تو ان سے کہدو کہ ہم تو مسلمان ہین حکم الہی کے تابع ہین یعنے اور تم حکم الہی کے تابع نہین ہو۔ پہر جب ہرقل خط پڑہ چکا تو اُسکے پاس آوازین بلند ہوئین اور اہل دربار مین نہایت شور و غل ہوا پہر ہم بموجب حکم کے باہر نکالے گئے ابوسفیان کہتا ہے کہ جب نکالے گئے تو مینے اپنے ساتہیون سے کہا کہ البتہ محمد کا رتبہ بڑا ہوا کہ تحقیق بادشاہ روم اس سے ڈرتا ہے سو جب ہی سے مجکو ہمیشہ یقین رہا کہ حضرت سب پر غالب رہینگے یہانتک کہ خدا نے مجکو اسلام مین داخل کیا پہر ہرقل نے اپنے سردار بلائے اور انکو اپنے ایک مکان مین جمع کیا پہر کہا اے گروہ روم کے اگر قیامت تک اپنی ہدایت اور بہتری چاہتے ہو اور اپنی بادشاہی کا قیام چاہتے ہو تو اس پیغمبر پر ایمان لاؤ تو روم کے سردار سب بہڑکے اور گورخرون کی طرح بدکے اور دروازون کی طرف بہاگے لیکن انہون نے دروازے بند پائے پہر ہرقل نے انکو بلایا اور کہا کہ مینے تمہارے دین کی مضبوطی آزمائی تہی شاباش جو بات مجہکو پسند تہی وہی تمنے کی پہر ان لوگون نے ہرقل بادشاہ کو سجدہ کیا اور اُس سے راضی ہوئے شیخین اس حدیث کو راوی ہین یئوتو علی الکذب یعنی جہوٹ سے

لانہ خالف قریشا فی عبادۃ الاوثان وعبد الشعری العبور المعروف فلما خالفھم النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فی عبادۃ الاصنام نسبوہ الیہ قیل وکان جدا لہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من قبل الام ارادوا انہ نزع
الیہ فی الشبہ وبنو الاصفر ھم الروم سموا بذلک لما یعرض لابدانھم من الصفرۃ فی الغالب وحاصوا انفروا
وجالوا من جھۃ الی اخری ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہا کہ حدیث بیان کی مجھسے ابوسفیان بن حرب نے کہا کہ جو مدت صلح کی بیچ
اور رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درمیان ٹھیری تھی۔ مین اُس مین شام کے ملک کو چلا یعنے تجارت کیلیے۔ سو جس حالت مین کہ مین وہین تہا
کہ ناگہان حضرت کا نامہ ہرقل بادشاہ روم کے پاس لایا گیا دحیہ کلبی صحابی وہ نامہ لائے تہے تو دحیہ کلبی نے وہ خط بصرے کے
سردار کو پہنچایا کہ ہرقل کے بڑے امیرون مین تہا پہر اوسنے وہ خط روم کے بادشاہ کو پہونچایا یعنے حضرت نے دحیہ کو اسی طرح حکم
کیا تہا کہ تو یہہ خط بصرے کے سردار کو پہونچا دینا وہ ہرقل کو پہونچا دیگا۔ پہر ہرقل نے کہا کیا ہے اس جگہہ کہ کوئی اس مرد کی قوم
سے جو اپنے آپ کو پیغمبر کہتا ہے۔ لوگون نے کہا ہان سو میری طلبی ہوئی مع چند آدمیون قریش کے تو ہم ہرقل کے پاس اندر گئے
تو اُسنے ہمکو اپنے آگے بیٹہایا۔ پہر ہرقل نے پوچہا کہ تم مین اس پیغمبر کا کون شخص زیادہ تر قریبی رشتہ دار ہے مینے کہا کہ مین ہون تو اُسنے
مجھکو اپنے سامنے بٹھلایا اور میرے ساتھی میرے پیچھے تہے۔ پہر ہرقل نے اپنے مترجم کو بلایا کہ عربی اور رومی دونون زبانیں
جانتا تہا اور کہا کہ ابوسفیان کے ساتہیون سے کہہ کہ مین ابوسفیان سے اس شخص کا حال پوچہتا ہون جو اپنے تئین پیغمبر
جانتا ہے اگر یہہ جہوٹ بولے تو تم اُسکو جہٹلائیو ابوسفیان نے کہا کہ قسم خدا کی اگر یہ ڈر نہ ہوتا کہ میرا جہوٹ مشہور ہو جائیگا تو مین حضرت
کے حال مین کچہ جہوٹ بولتا۔ پہر ہرقل نے اپنے مترجم سے کہا کہ ابوسفیان سے پوچہہ کہ تم مین اس پیغمبر کا حسب نسب کیسا ہے
مینے کہا وہ ہم لوگون مین نہایت شریف اور عمدہ خاندان سے ہے ہرقل نے پوچہا کہ اسکے باپ دادون مین کوئی بادشاہ بہی تہا
مینے کہا کہ نہین پہر کہا کہ نبوت کے دعوی سے پہلے بہی کبہی تم اُسکو جہوٹ بولنے کی تہمت کرتے تہے مینے کہا کہ نہین پہر ہرقل نے کہا
کہ کیا سردار لوگ اُس کے تابع ہوئے ہین۔ یا غریب لوگ مینے کہا نہین بلکہ غریب لوگ اسکے تابع ہوئے ہین۔ پہر ہرقل نے کہا کیا اُسکے
ساتہی بڑہتے جاتے ہین یا گہٹتے ہین مینے کہا نہین بلکہ بڑہتے جاتے ہین۔ پہر ہرقل نے کہا کیا کوئی اسکے دین مین داخل ہو کر پہر
اس سے پہر بہی جاتا ہے ناخوش ہوکر۔ مینے کہا کہ نہین۔ پہر ہرقل نے کہا کیا تمسے اور اُس سے لڑائی بہی ہوتی ہے مینے کہا کہ
ہان ہرقل نے کہا پہر تمہاری اور اُسکی لڑائی کا کیا انجام ہوتا ہے۔ مینے کہا کہ ہمارے اور اُسکے درمیان لڑائی ڈولون کی مانند
ہوتی ہے کہ کبہی یہہ بہرا ہے وہ خالی اور کبہی وہ بہرا ہے اور یہ خالی کبہی ہم ان سے تکلیف پاتے ہین اور کبہی وہ ہم سے تکلیف
پاتے ہین یعنے کبہی وہ ہم پر غالب ہوتا ہے کبہی ہم اسپر غالب ہوتے ہین پہر ہرقل نے کہا کہ کبہی قول قرار کرکے دغا بہی
کرتا ہے۔ مینے کہا کہ نہین۔ لیکن اب ہم سے اور اُس سے اس مدت مین صلح ہوئی ہے ہمکو معلوم نہین کہ اب کیا کرنیوالا
ہے وہ قول قرار پورا کرتا ہے یا دغا کرتا ہے۔ ابوسفیان نے قسم اللہ کی کہا کہ مین اتنی بات کے سوائے اُس مین اور کوئی بات نہ ملا
سکا۔ پہر ہرقل نے کہا کہ کیا تم لوگون مین اسطرح نبوت کا دعوی کسی نے آگے بہی کیا ہے یا نہین۔ مینے کہا کہ نہین۔ پہر ہرقل
نے مترجم سے کہا کہ ابوسفیان سے کہدے کہ مینے تجہ سے پوچہا کہ تم مین اسکا نسب کیسا ہے تو نے کہا کہ وہ ہم مین شریف
اور عالی خاندان ہے سو یہی دستور ہے کہ پیغمبر لوگ اسیطرح اپنی قوم مین شریف اور عمدہ خاندان ہوتے آئے ہین اور مینے
تجہسے پوچہا کہ اُس کے باپ دادون مین کوئی بادشاہ بہی تہا تو نے کہا کہ نہین۔ سو اگر کوئی بادشاہ ہوا ہوتا تو مین کہتا کہ یہہ
شخص نبوت کے پردے مین اپنے باپ دادا کی بادشاہی چاہتا ہے اور مینے تجہسے اسکے تابعدارون کا حال پوچہا کہ غریب لوگ
ہین یا سردار تو نے کہا۔ غریب ہین سو یہی حال ہے پیغمبرون کا کہ اول اول غریب لوگ انکی تابعداری کرتے ہین۔ یعنی تجہسے

فقال اقرأ باسم ربك الذي خلق خلق الإنسان من علق اقرأ وربك الأكرم الذي علم بالقلم علم الإنسان
ما لم يعلم فرجع بها رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يرجف فؤاده فدخل على خديجة فقال زملوني
زملوني فزملوه حتى ذهب عنه الروع فقال لخديجة وأخبرها الخبر وقال لقد خشيت على نفسي قالت
له خديجة كلا أبشر فوالله لا يخزيك الله تعالى أبدا إنك لتصل الرحم وتصدق الحديث وتحمل الكل
وتكسب المعدوم وتقري الضيف وتعين على نوائب الحق ثم انطلقت به إلى ورقة ابن نوفل بن أسد بن
عبد العزى بن قصي وهو ابن عم خديجة رضي الله تعالى عنها وكان امرأ تنصر في الجاهلية وكان
يكتب العبراني فيكتب من الإنجيل بالعبرانية ما شاء أن يكتب وكان شيخا كبيرا قد عمي فقالت خديجة
يا ابن عم اسمع من ابن أخيك ما يقول فقال يا ابن أخي ماذا ترى فأخبره صلى الله عليه وآله وسلم خبر ما
رأى فقال له ورقة هذا الناموس الذي أنزل على موسى يا ليتني فيها جذعا ليتني أكون حيا إذ يخرجك
قومك فقال صلى الله عليه وآله وسلم أو مخرجي هم قال نعم لم يأت رجل قط بمثل ما جئت به إلا عودي
وإن يدركني يومك أنصرك نصرا مؤزرا ثم لم ينشب ورقة أن توفي وفتر الوحي أخرجه الشيخان
غطه إذا أخذه بشدة كما يغط في الماء إذا بلغ في حطه فيه والكل العيال والحوائج المهمة وتكسب
المعدوم أي تصل إلى كل معدوم وتناله ولا يتعذر عليك لبعده وقيل تكسب المعدوم أي
تعطيه غيرك وتوصله إلى كل من هو معدوم عنده والناموس صاحب سر الملك الذي لا يحضر الأغيار
وسمي جبرئيل لأنه مخصوص بالوحي والغيب الذي لا يطلع عليهما أحد من الملائكة غيره والجذع
ههنا كناية عن الشاب أي ليتني أكون شابا عند ظهورك لأنصرك وأعينك والمؤزر المؤكد-

ترجمہ عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہا کہ پہلے پہل جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وحی آنی شروع ہوئی
سچی خوابین تہین نیند مین اور نہ دیکھتے تہے کوئی خواب مگر کہ آتی تعبیر اُسکی مانند سفیدی صبح کے یعنے جو خواب دیکھتے سو ٹہیک
ہوتی پہر آپ کو تنہائی اور گوشہ گیری پسند آئی مکے مین ایک حرا پہاڑ ہے اس کی غار مین اکیلے رہتے تہے اور اُس مین کئی
کئی راتین عبادت کرتے گہر مین نہ آتے اور اتنی راتون کا خرچ لے جاتے۔ پہر خدیجہ کی طرف پہر آتے اور اتنی راتون کا خرچ
پہر لے جاتے یہانتک کہ آپ کو حق آیا یعنے وحی آئی سو آپ کے پاس فرشتہ آیا اُس نے حضرت سے کہا کہ پڑہ حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مین تو پڑہا ہوا نہین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا پہر اُس نے مجھکو پکڑا اور سخت بہینچا یہانتک
کہ مجھکو طاقت نہ رہی پہر اُس نے مجھکو چہوڑ دیا۔ اور کہا پڑہ۔ مین نے کہا کہ مین تو پڑہا نہین سو اُس نے مجھکو پکڑا اور دوسری
بار دبایا یہانتک کہ مجھکو طاقت نہ رہی پہر اُس نے مجھکو چہوڑ دیا اور کہا کہ پڑہ مینے کہا کہ مین تو پڑہا نہین پہر اس نے مجھکو
تیسری بار دبایا یہانتک کہ مجھکو طاقت نہ رہی پہر اُس نے مجھکو چہوڑ دیا۔ اور کہا پڑہ اپنے رب کا نام جسنے پیدا کیا بنایا
آدمی کو خون کی پہٹکی سے پڑہ اور تیرا رب بڑا بزرگ ہے جسنے قلم کے سبب سے علم دیا سکہایا آدمی کو جو نہ جانتا تہا۔ پہر حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گہر کی طرف پہرے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دل کانپتا تہا۔ سو خدیجہ کے پاس آئے اور فرمایا مجھکو کپڑا
اوڑہاؤ مجھکو کپڑا اوڑہاؤ یعنی بسبب لاحق ہونے تپ لرزہ کے مارے ڈر کے تو اُنہون نے آپ کو کپڑا اوڑہایا۔ یہانتک کہ آپ سے خوف جاتا رہا
پہر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ سب حال خدیجہ سے کہا اور فرمایا کہ البتہ مجھکو اپنی جان کا خوف ہے کہ مبادا ہلاک ہو جاؤن
خدیجہ نے حضرت سے کہا ایسا نہیں ہونیکا آپ خوش رہیے اللہ تعالی آپ کو کبہی ذلیل نہین کرے گا آپ رشتہ داری

روایت کیا جاوے گا اور میری طرف منسوب ہوگا، اور غدر ضد وفا کی ہے اور وہ توڑ ڈالنا عہد و پیمان کا ہے اور بشاشت کہل جانا دل کا ہے ساتھ چیز کے اور خوش ہونا اُس کے قبول کرنے سے اور الحرب بینہم سجالاً جبکہ دونوں مین برابر ہے کبھی یہ لوگ غالب ہوں اور کبھی وہ اور مراد صلہ رحمی ہے اور وہ ہر چیز ہے کہ حکم کیا ہے اللہ نے اسکے جوڑنے کا طرف قرابتیوں کی قسام بھلائی اور احسان سے اور عفاف باز رہنا ہے حرام چیز سے اور مراد ارکیسین سے رعیت ہے، اور بعضوں نے کہا کہ تابعدار اور لفظ ملنا آواز دن کا اور مختلف ہونا انکا یعنے شور غل اور امر امر ابن أبی کبشۃ مراد اُس سے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین یعنے اسکا شان بہت بڑا بلند ہوا اور قریش حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ابی کبشۃ خزاعی کی طرف منسوب کرتے تھے بعضے کہتے تھے کہ یہ انکا بیٹا ہے اس واسطے کہ ابی کبشہ بت پرستی مین قریش سے مخالف تھا اور وہ شعرے مشہور تارے کی عبادت کرتا تھا۔ پھر جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی بت پرستی مین اُنسے مخالف ہوئے تو انہوں نے آپ کو اُسکی طرف منسوب کیا اور بعضوں نے کہا کہ وہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نانا ہے اور مراد انکی یہہ تھی کہ آپ کہینچے گئے ہین طرف اُسکی مشابہت مین اور بنو اصفر رومیوں کو کہتے ہین یہ نام انکا اسواسطے ہوا کہ اکثر رومی زرد رنگ ہوتے ہین۔

(۷) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ الْجِنُّ يَصْعَدُوْنَ اِلَى السَّمَآءِ يَسْتَمِعُوْنَ الْوَحْيَ فَاِذَا سَمِعُوا الْكَلِمَةَ زَادُوْا عَلَيْهَا تِسْعًا وَتِسْعِيْنَ فَاَمَّا الْكَلِمَةُ فَتَكُوْنُ حَقًّا وَمَا زَادُوْهُ يَكُوْنُ بَاطِلًا فَلَمَّا بُعِثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مُنِعَتِ الْجِنُّ مَقَاعِدَهَا مِنَ السَّمَآءِ بِالشُّهُبِ لَمْ تَكُنِ النُّجُوْمُ يُرْمٰى بِهَا قَبْلَ ذٰلِكَ فَقَالَ لَهُمْ اِبْلِيْسُ مَا هٰذَا اِلَّا لِاَمْرٍ حَدَثَ فَبَعَثَ جُنُوْدَهٗ فَوَجَدُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا يُصَلِّيْ بَيْنَ جَبَلَيْنِ بِمَكَّةَ فَاَخْبَرُوْهُ فَقَالَ هٰذَا الْحَدَثُ الَّذِيْ حَدَثَ فِي الْاَرْضِ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ جنوں کا دستور تھا کہ آسمان کیطرف چڑھ جاتے اور پیغام وحی کی طرف کان لگاتے پھر جب کوئی بات سن پاتے تو اسمین ننانوے جھوٹ ملاتے سو وہ ایک بات توسچی ہوتی اور جو اسمین زیادہ کرتے وہ جھوٹ ہوتا پھر جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیغمبر ہوے تو جن آسمان کے پاس جا کر بیٹھنے سے شعلوں کے ساتھہ روکے گئے اور اس سے پہلے اُن پر تاروں سے چنگارے نہین پڑتے تھے تو شیطان نے اُن سے کہا کہ نہین ہے یہ روکنا مگر کسی نئی بات کے پیدا ہونے کے سبب سے کہ اُس نے اپنی فوجوں کو بھیجا تو انہوں نے حضرت کو مکے کے دو پہاڑوں کے درمیان نماز پڑھتے پایا پھر انہوں نے آکر اُسکو خبر دی تو شیطان نے کہا کہ یہی حادثہ ہے جو زمین مین پیدا ہوا ترمذی اسکے راوی ہین۔

اَلْبَابُ الثَّالِثُ فِيْ بَدْءِ الْوَحْيِ

تیسرا باب

شروع وحی کے بیان مین

(۱) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِنَ الْوَحْيِ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ فِي النَّوْمِ وَكَانَ لَا يَرٰى رُؤْيَا اِلَّا جَآءَتْ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ وَحُبِّبَ اِلَيْهِ الْخَلَاءُ فَكَانَ يَخْلُوْ بِغَارِ حِرَآءٍ فَيَتَحَنَّثُ فِيْهِ وَهُوَ التَّعَبُّدُ اللَّيَالِيَ ذَوَاتِ الْعَدَدِ قَبْلَ اَنْ يَّنْزِعَ اِلٰى اَهْلِهٖ وَيَتَزَوَّدُ لِذٰلِكَ ثُمَّ يَرْجِعُ اِلٰى خَدِيْجَةَ فَيَتَزَوَّدُ لِمِثْلِهَا حَتّٰى جَآءَهُ الْحَقُّ وَهُوَ فِيْ غَارِ حِرَآءٍ فَجَآءَهُ الْمَلَكُ فَقَالَ اِقْرَاْ فَقَالَ مَا اَنَا بِقَارِئٍ قَالَ فَاَخَذَنِيْ فَغَطَّنِيْ حَتّٰى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدُ ثُمَّ اَرْسَلَنِيْ فَقَالَ اِقْرَاْ فَقُلْتُ لَسْتُ بِقَارِئٍ فَغَطَّنِي الثَّانِيَةَ حَتّٰى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدُ ثُمَّ اَرْسَلَنِيْ فَقَالَ اِقْرَاْ فَقُلْتُ مَا اَنَا بِقَارِئٍ فَاَخَذَنِيْ فَغَطَّنِي الثَّالِثَةَ حَتّٰى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدُ ثُمَّ اَرْسَلَنِيْ

اوٹھہ کھڑا ہوا اور ڈرا اور اپنے رب کی بزرگی بیان کر اور اپنے کپڑے پاک رکھہ اور ناپاکی کو چھوڑ اور یہ واقعہ نماز فرض ہونے سے پہلے
تھا۔ شیخین اور ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۳) وعن عمر رض قال كان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم إذا أنزل عليه الوحي يسمع عند وجهه كدوي النحل فأنزل عليه يوما فمكثنا ساعة ثم سري عنه فقرأ قد أفلح المؤمنون إلى عشر آيات منها من أقام هذه العشر الآيات دخل الجنة ثم استقبل القبلة ورفع يديه وقال اللهم زدنا ولا تنقصنا وأكرمنا ولا تهنا وأعطنا ولا تحرمنا وآثرنا ولا تؤثر علينا اللهم أرضنا وارض عنا أخرجه الترمذي **ترجمہ** عمر سے روایت ہے
کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی اترتی تہی تو آپکے منہ کے پاس آواز سنی جاتی تہی جیسے شہد کی مکہی کی آواز سو ایک
دن آپ پر وحی اُتری اور ایک ساعت ہی پہر آپ سے دور ہوئی تو آپنے قد افلح المومنون الخ اول سے دس آیتین پڑہین اور فرمایا
کہ جو شخص ان دس آیتون کو قائم رکہے وہ بہشت مین داخل ہوگا۔ پہر حضرت نے قبلے کی طرف مُنہ کیا اور دونون ہاتہہ اٹھائے
اور فرمایا الٰہی ہم کو زیادہ دے اور کم نہ کر اور ہمکو بزرگ کر اور ذلیل نہ کر اور ہمکو عطا کر اور محروم نہ رکھہ اور ہمکو مقدم کر اور کسی کو
ہمپر مقدم نہ کر اور ہمکو راضی کر اور ہمسے راضی ہو۔ ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۴) وعن ابن عباس رض قال آخر آية نزلت على رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم آية الربا أخرجه البخاري
ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہا کہ اخیر آیت جو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اتری بیاج کی آیت ہے۔ بخاری اسکے راوی ہین۔

(۵) وعن جابر رض قال كان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يعرض نفسه بالموقف فيقول ألا رجل يحملني إلى قومه فإن قريشا منعوني أن أبلغ كلام ربي أخرجه أبو داود والترمذي **ترجمہ** جابر سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے تئین موقف عرفات مین لوگون کے سامنے پیش کیا کرتے تہے اور فرماتے تہے کہ کیا کوئی ایسا مرد
ہے کہ مجھے اپنی قوم کی طرف اٹہا لے جائے اسواسطے کہ قریش نے مجکو اپنے رب کا پیغام پہونچانے سے روکا ہے۔ ابو داود اور
ترمذی اسکے راوی ہین۔

اَلْبَابُ الرَّابِعُ فِي الْاِسْرَآءِ

چوتھا باب

معراج کے بیان مین

(۱) عن أنس رض عن مالك بن صعصعة رض أن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم حدثهم عن ليلة أسري به قال بينما أنا في الحطيم وربما قال في الحجر مضطجعا زاد في رواية بين النائم واليقظان أتاني آت فشق ما بين هذه إلى هذه يعني من ثغرة نحره إلى شعرته قال فاستخرج قلبي ثم أتيت بطست من ذهب مملوءة إيمانا فغسل قلبي ثم أعيد ثم أتيت بدابة دون البغل وفوق الحمار أبيض يضع خطوه عند أقصى طرفه فحملت عليه فانطلق بي جبرئيل عليه السلام حتى أتى السماء الدنيا فاستفتح فقيل من هذا قال جبرئيل قيل ومن معك قال محمد صلى الله عليه وآله وسلم قيل وقد أرسل إليه قال نعم قيل مرحبا به فنعم المجيء جاء فلما خلصت فإذا فيها آدم عليه السلام فقال هذا أبوك آدم فسلم عليه فسلمت عليه فرد علي السلام وقال مرحبا بالابن الصالح والنبي الصالح ثم صعد بي حتى أتى السماء الثانية فاستفتح فقيل من هذا قال جبرئيل قيل ومن معك قال محمد قيل وقد أرسل إليه قال

سے سلوک کرتے ہین اور سچ بولتے ہین اور بوجھ کو اٹھاتے ہین یعنے عیال وغیرہ ضعیفون اور یتیمون کی خبر گیری کرتے ہین اور محتاج کو دیتے ہین۔ مہمانداری کرتے ہین لوگون کی جائز مصیبتون مین کام آتے ہین اور مدد کرتے ہین .... پہر خدیجہ نے حضرت کو ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئین اور وہ خدیجہ کا چچیرا بھائی تہا۔ اور وہ مرد کفر کے زمانے مین عیسائی ہوگیا تہا۔ عبرانی زبان کو جانتا تہا۔ انجیل کو کہ عبرانی زبان مین تہی۔ عربی زبان مین لکھتا تہا یعنے اسکا عربی زبان مین ترجمہ کرتا تہا جسقدر کہ لکھنا چاہتا سا اور وہ بہت بوڑھا تہا۔ اندھا ہوگیا تہا۔ تو خدیجہ نے کہا اے چچا کے بیٹے اپنے بھتیجے سے سن کیا کہتا ہے۔ اُس نے کہا کہ اے بھتیجا کیا دیکھتا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکو خبر دی اُس چیز کی کہ دیکھی۔ تو ورقہ نے آپ سے کہا کہ وہی فرشتہ ہے جو موسی علیہ السلام پر اُترا تہا۔ یعنے جبرئیل ہے کاش مین جوان ہوتا کاش مین زندہ ہوتا جسوقت کہ تیری قوم تجھکو نکالے گی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا میری قوم مجھکو نکالدیگی ورقہ نے کہا کہ ہان۔ کہ جب کبہی کوئی شخص ایسی چیز یعنے نبوت لایا۔ جیسے تو لایا ہے تو کافرون نے اُس سے دشمنی کی یعنے سب پیغمبرون کا یہی دستور چلا آیا ہے کہ کافر انکے دشمن ہوجاتے ہین اور اگر مینے تیری نبوت کا زمانہ پایا جسوقت کہ تیری قوم تجھکو نکالدیگی تو تمہاری خوب مدد کرونگا پہر کچہ دیر نہ ہوئی کہ ورقہ مرگیا اور وحی بند ہوئی شیخین اسکے راوی ہین۔ غطہ کے معنے ہین اُسکو سخت دبایا۔ اور مراد کل سے عیال ہے اور ضروری حاجتین اور معدوم کو کماتے ہو۔ یعنی ہر عاجز کی طرف پہونچتے ہو اور اُس کے کام آتے ہو اور نہین دشوار ہوتا تیرے دور ہونے کے سبب سے اور بعضون نے کہا تکسب المعدوم کے معنے ہین کہ غیر کو دیتے ہو۔ معدوم چیز اور اُسکو پہونچاتے ہو طرف اُس شخص کی کہ وہ اُس کے پاس نہین اور ناموس کے معنے ہین کہ صاحب بہید جو نہین حاضر ہوتا مگر ساتہہ خیر کے اور نام رکہا گیا۔ جبرئیل اسواسطے کہ وہ مخصوص ہے ساتہہ وحی کے اور غیب کے جبکہ کسی فرشتے کو اُس کے سوائے اطلاع نہین اور جذع سے مراد اس جگہہ جوانی ہے یعنی کاش مین تیرے ظاہر ہونے کے وقت زندہ ہوتا اور تیری مدد کرتا۔

(۲) وعن يحيى بن أبي كثير قال سألت أبا سلمة بن عبد الرحمن عن أول ما نزل من القرآن قال يا أيها المدثر قلت إنهم يقولون اقرأ باسم ربك خلق قال أبو سلمة سألت جابرا رضي الله عنه عن ذلك فقال لا أحدثك إلا ما حدثنا به رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قال جاورت بحراء شهرا فلما قضيت جواري هبطت فنوديت فنظرت عن يميني فلم أر شيئا ونظرت عن شمالي فلم أر شيئا ونظرت خلفي فلم أر شيئا فرفعت رأسي فرأيت شيئا فأتيت خديجة فقلت دثروني فنزل يا أيها المدثر قم فأنذر وربك فكبر وثيابك فطهر والرجز فاهجر وذلك قبل أن تفرض الصلوة۔ أخرجه الشيخان والله مبدئ ترجمہ یحیی بن ابی کثیر سے روایت ہے کہا کہ مینے ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے پوچہا کہ اول قرآن کی کون سورت اتری اُس نے کہا کہ یا ایہا المدثر مین نے کہا لوگ کہتے ہین کہ پہلے سورہ اقرأ اُتری ہے۔ کہا ابوسلمہ نے۔ کہا کہ مینے جابر سے یہ سوال کیا تہا۔ اُس نے کہا کہ مین تجھسے وہی بات بیان کرتا ہون جو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمسے بیان کی حضرت نے فرمایا کہ مینے حرا کے پہاڑ مین ایک ماہ اعتکاف کیا پہر جب مین اپنا اعتکاف پورا کرچکا تو مین نا کے اندر اترا تو کسی نے مجھکو پکارا سو مینے اپنی دائین نظر کی تو مین نے کچہ نہ دیکہا پہر مینے اپنے بائین نظر کی تو کچہ نہ دیکہا۔ پہر اپنے پیچہے نظر کی تو بہی کچہ نہ دیکہا پہر مین نے اپنا سر اُٹہایا تو مین نے ایک چیز دیکھی یعنے فرشتہ تو اُس کے سامنے ثابت نہ رہا یعنی غش کہا کر زمین پر گر پڑا۔ پہر مین خدیجہ کے پاس آیا تو مینے کہا کہ مجھکو کپڑا اوڑہاؤ۔ یعنی یہ سبب لرزہ کے کہ شدت خوف سے پیدا ہوا تہا پہر یہہ سورت اُتری کہ اے کپڑا اوڑہنے والے

صلاتین فما قاسو ابہما فرجعت الی ربی عز وجل فسألته التخفیف فقال انی یوم خلقت السموات والارض فرضت علیک وعلی امتک خمسین صلوٰۃ فخمس بخمسین فقم بہا انت وامتک فعلمت انہا من اللہ تبارک وتعالی صری فرجعت الی موسی علیہ السلام فقال ارجع فلم ارجع سدرۃ المنتہی شجرۃ فی اقصی الجنۃ الیہا ینتہی علم الاولین والاخرین والسدر شجر معروف والنبق معروف والمراد بہ ثمرۃ شجرۃ سدرۃ المنتہی والقلال جمع قلۃ وہی الجب یسع مزادۃ من الماء ونسبت الی ہجر لانہا یعمل بہا وصری بکسر الصاد المہملۃ وتشدید الراء وفتحہا وکسرہا مقصور ای حتم وواجب ترجمہ انس سے روایت ہے انہنے روایت کی مالک بن صعصعہ سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اصحاب سے معراج کی رات کا حال بیان کیا فرمایا جس حالات مین کہ مین حطیم مین تہا اور کبہی یون فرمایا کہ مین حجر مین لیٹا تہا ایک روایت مین زیادہ کیا ہے سونے جاگنے کے درمیان کہ ناگہان ایک آنیوالا آیا یعنے جبریل سو اُسنے چیرا درمیان مین یہان سے یہانتک یعنی سرسینے سے زیر ناف کے بالون تک میرا پیٹ چاک کیا پہر میرا دل نکالا پہر میرے آگے سونے کا طشت ایمان سے بہرا ہوا لایا گیا اور میرا دل دہویا گیا۔ پہر بہر اگیا یعنے علم اور ایمان سے پہر اپنی جگہہ مین رکہا گیا۔ پہر میرے آگے ایک جانور لایا گیا یعنے براق کہ خچر سے نیچا اور گدہے سے اونچا تہا جہان نظر پہونچتی وہان قدم رکہتا تہا سو مین اسپر سوار کیا گیا پہر جبریل مجکو لے چلا یہانتک کہ مجکو پہلے آسمان پاس لے پہونچا تو جبریل نے دستک دی یعنے چاہا کہ آسمان کا دروازہ کہلے تو چوکیدار فرشتون نے کہا کہ یہ کون ہے کہا کہ جبریل ہون کہا تمہارے ساتہہ کون ہے جبریل نے کہا کہ محمد ہے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہا کیا بلایا گیا ہے۔ جبریل نے کہا کہ ہان۔ کہا فرشتون نے مرحبا محمد کو یعنے لایا اللہ نبی کو فراخ جگہہ مین اور کیا اچہا آنا آیا یعنے پہر دروازہ کہولا گیا۔ پہر جب مین آسمان مین داخل ہوا تو ناگہان کیا دیکہتا ہون کہ وہان آدم علیہ السلام ہین تو جبریل نے کہا کہ یہ تمہارا باپ آدم ہے اسکو سلام کرو تو مین نے انکو سلام کیا اُس نے سلام کا جواب دیا پہر کہا مرحبا نیک بیٹے اور نیک پیغمبر کو یعنی کشادہ جگہہ مین آیا کوئی روک نہین۔ پہر جبریل مجکو لے چڑہا یہانتک کہ ہم دوسرے آسمان کو پہنچے سو جبریل نے دستک کی چوکیدار فرشتون نے کہا یہ کون ہے کہا مین جبریل ہون کہا اور تمہارے ساتہہ کون ہے کہا محمد ہے کہا کیا بلایا گیا ہے۔ جبریل نے کہا ہان کہا خوب ہی آیا سو کیا اچہی آمد آیا پہر ہمارے واسطے دروازہ کہولا گیا۔ پہر جب ہم داخل ہوئے تو ناگہان مینے وہان یحیی اور عیسی کو دیکہا اور وہ دونون خالہ زاد بہائی ہین جبریل نے کہا یہ یحیی اور عیسی ہین سو انکو سلام کر مینے انکو سلام کیا انہون نے مجکو سلام کا جواب دیا پہر دونون نے کہا کیا اچہا نیک بہائی اور نیک پیغمبر آیا پہر جبریل مجکو تیسرے آسمان تک لے چڑہا اور چاہا کہ دروازہ کہلے چوکیدار فرشتون نے کہا یہ کون ہے کہا کہ مین جبریل ہون کہا اور تیرے ساتہہ کون ہے جبریل نے کہا محمد ہے۔ کہا کیا بلایا گیا ہے کہا ہان کہا مرحبا اُسکو سو کیا اچہی آمد آیا پہر ہمارے واسطے دروازہ کہولا گیا پہر جب ہم داخل ہوئے تو ناگہان وہان یوسف تہے، جبریل نے کہا یہ یوسف ہے سو اُنکو سلام کر تو مینے اُنکو سلام کیا اُس نے مجکو سلام کا جواب دیا۔ پہر کہا کیا اچہا نیک بہائی اور نیک پیغمبر آیا پہر جبریل مجکو لے چڑہا یہانتک کہ چوتہے آسمان کو پہنچا پہر چاہا کہ دروازہ کہلے چوکیدارون نے کہا یہ کون ہے کہا مین جبریل ہون کہا اور تیرے ساتہہ کون ہے کہا محمد ہے کہا کیا بلایا گیا ہے جبریل نے کہا ہان کہا مرحبا اُسکو سو کیا اچہی آمد آیا پہر جب ہم داخل ہوئے تو ناگہان مین نے وہان ادریس کو دیکہا جبریل نے کہا کہ یہ ادریس ہے سو اُسکو سلام کر مینے اُنکو سلام کیا اُسنے مجکو سلام کا جواب دیا پہر کہا مرحبا کیا خوب نیک بہائی اور نیک پیغمبر آیا پہر جبریل مجکو لے چڑہا یہانتک کہ پانچوین آسمان کو پہنچا سو چاہا کہ دروازہ کہلے چوکیدارون نے کہا یہ کون ہے کہا مین جبریل ہون۔ کہا اور تیرے

نعم قيل مرحبا به ولنعم المجيء جاء ففتح لنا فلما خلصنا فاذا انا بيحيى وعيسى وهما ابنا خالة قال هذا يحيى وعيسى عليهما السلام
فسلم عليهما فسلمت فردا علي السلام ثم قالا مرحبا بالاخ الصالح والنبي الصالح ثم صعد بي الى السماء الثالثة فاستفتح
فقيل من هذا قال جبريل قيل ومن معك قال محمد قيل وقد ارسل اليه قال نعم قيل مرحبا به فلنعم
المجيء جاء ففتح لنا فلما خلصنا فاذا يوسف عليه السلام قال هذا يوسف فسلم عليه فسلمت عليه فرد
علي ثم قال مرحبا بالاخ الصالح والنبي الصالح ثم صعد بي الى السماء الرابعة فاستفتح فقيل من هذا فقال
جبريل قيل ومن معك قال محمد قيل وقد ارسل اليه قال نعم قيل مرحبا به فلنعم المجيء جاء فلما خلصنا
فاذا ادريس عليه السلام قال هذا ادريس فسلم عليه فسلمت عليه فرد علي ثم قال مرحبا بالاخ الصالح
والنبي الصالح ثم صعد بي حتى اتى السماء الخامسة فاستفتح فقيل من هذا قال جبريل قيل ومن معك
قال محمد قيل وقد ارسل اليه قال نعم قيل مرحبا به فلنعم المجيء جاء فلما خلصنا فاذا هارون عليه السلام
قال هذا هارون فسلم عليه فسلمت عليه فرد علي ثم قال مرحبا بالاخ الصالح والنبي الصالح ثم صعد بي الى
السماء السادسة فاستفتح فقيل من هذا قال جبريل قيل ومن معك قال محمد قيل وقد ارسل اليه قال
نعم قيل مرحبا به فلنعم المجيء جاء ففتح لنا فلما خلصنا فاذا موسى عليه السلام قال هذا موسى فسلم عليه
فسلمت عليه فرد علي ثم قال مرحبا بالاخ الصالح والنبي الصالح فلما جاوزته بكى فقيل ما يبكيك قال
ابكي لان غلاما بعث بعدي يدخل الجنة من امته اكثر مما يدخل من امتي ثم صعد بي الى السماء
السابعة فاستفتح فقيل من هذا قال جبريل قيل ومن معك قال محمد قيل وقد ارسل اليه قال نعم
قيل مرحبا به فلنعم المجيء جاء ففتح فلما خلصت فاذا ابراهيم عليه السلام قال هذا ابوك ابراهيم فسلم عليه
فسلمت عليه فرد السلام علي ثم قال مرحبا بالابن الصالح والنبي الصالح ثم رفعت الى سدرة المنتهى فاذا نبقها
مثل قلال هجر واذا اوراقها مثل اذان الفيلة واذا اربعة انهار نهران باطنان ونهران ظاهران فقلت
ما هذان قال اما الباطنان فنهران في الجنة واما الظاهران فالنيل والفرات ثم رفع لي البيت المعمور
ثم اتيت باناء من خمر واناء من لبن فاخذت اللبن فقال هي الفطرة التي انت عليها وامتك قال ثم
فرضت علي الصلوة خمسين صلوة كل يوم وليلة فرجعت فمررت على موسى عليه السلام فقال بما امرت فقلت
بخمسين صلوة في اليوم والليلة فقال ان امتك لا تستطيع ذلك واني والله قد جربت الناس قبلك وعالجت
بني اسرائيل اشد المعالجة فارجع الى ربك فاسئله التخفيف لامتك فرجعت فوضع عني عشرا فرجعت الى
موسى فقال بما امرت قلت وضع عني عشرا فقال ارجع الى ربك فاسئله التخفيف لامتك فرجعت فوضع
عني عشرا فرجعت الى موسى فقال مثله فلم ازل بين ربي وموسى حتى امرت بخمس صلوة فرجعت الى
موسى عليه السلام فقال بما امرت فقلت بخمس صلوة فقال ان امتك لا تستطيع خمس صلوة فارجع الى
ربك فاسئله التخفيف لامتك قلت قد سالت ربي حتى استحييت ولكن ارضى واسلم فلما جاوزت موسى
عليه السلام نادى مناد امضيت فريضتي وخففت عن عبادي زاد في رواية هن خمس وهن خمسين لا يبدل
القول لدي اخرجه الخمسة الا ابا داود وهذا لفظ الشيخين وفي رواية للنسائي ان النبي صلى الله عليه
واله وسلم لما رد بخمس صلوة قال له موسى فارجع الى ربك فاسئله التخفيف فانه فرض على بني اسرائيل

بجاس ہین تواب مین تیرے نزدیک بات نہین بدلتی - پانچ ہین اس کے راوی ہین سوائے ابوداود کے اور یہ الفاظ شیخین کے ہین -
اور نسائی کی ایک روایت مین ہے کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پانچ نمازون کے ساتھ پہرے گئے تو موسی نے آپ سے کہا
کہ پلٹ جا اپنے رب پاس اس سے آسانی مانگ اسواسطے کہ مقرر شان یہہ ہے کہ تو مہنی اسرائیل پر دو نمازین فرض تہوئین
تو وہ انکو قائم نہ کرسکے تو مین اپنے رب کی طرف پلٹ گیا اور مینے اُس سے آسانی مانگی تو خدا نے فرمایا کہ مین نے زمینون اور
آسمانون کو پیدا کیا تہا اُس دن مینے تجہپر اور تیری امت پر پچاس نمازین فرض کی تہین - سو یہہ پانچ نمازین ہین بدلے
پچاس کے سو تو اور تیری امت انکو قائم رکہیو تو مین نے جان لیا - کہ وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے لازم ہو چکی ہین - پہر مین موسی
کی طرف پہر آیا موسی نے کہا پہر رب کی طرف پلٹ جا سو مین پلٹ کر نہ گیا - سدرۃ المنتہی ایک درخت ہے بہشت کی پرلی
طرف مین وہان تک تمام ہوتے ہین علم پیلون اور پچہلون کے یعنے اس سے آگے کسیکو معلوم نہین کیا ہے - اور سدر ایک
درخت ہے مشہور اور بتر بہی مشہور اور مراد اس پہل سے درخت سدرۃ المنتہی کا - اور قلال شکلے کو کہتے ہین جسمین پکہال پانی سماتا ہے -
اور ہجر کی طرف اسواسطے منسوب ہے کہ وہان بنتے ہین - اور صرتی کے معنے ہین لازم اور واجب -

(۲) وعن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لما كذبني قريش قمت في الحجر فجلى الله لي
بيت المقدس لطفقت أخبرهم عن اياته وانا انظر اليه اخرجه الشيخان والترمذي ترجمہ جابر سے روایت
ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب مجہکو معراج کے مقدمے مین قریش نے جہٹلایا تو مین حطیم مین کہڑا ہوا تو خدا
نے میرے لیے بیت المقدس کو ظاہر کیا تو مینے انکو اسکے پتے اور نشانیون سے خبر دینا شروع کیا اور مین انکو دیکہتا جاتا تہا
شیخین و ترمذی اُس کے راوی ہین -

(۳) وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اتيت ليلة اسري بي على موسى قائما يصلي
في قبره عند الكثيب الاحمر اخرجه مسلم والنسائي ترجمہ انس سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا کہ مین موسی پر گذرا جس رات مجہکو معراج ہوئی اس حال مین کہ موسی اپنی قبر مین نماز پڑہ رہے تہے سرخ ٹیلے
کے پاس مسلم اور نسائی اُس کے راوی ہین -

الباب الخامس في معجزاته ودلائل نبوته صلى الله عليه وآله وسلم وفيه سبعة فصول

پانچوان باب آنحضرت کے معجزات اور دلیلون نبوت کے بیان مین اور اس مین سات فصل ہین

الفصل الاول في اخباره عن المغيبات

پہلی فصل

غیب کی چیزون کی خبر دینے کے بیان مین

(۱) عن جابر بن سمرة قال قال رسول اللہ صلى الله عليه وآله وسلم اذا هلك كسرى فلا كسرى بعده واذا هلك
قيصر فلا قيصر بعده والذي نفسي بيده لتنفقن كنوزهما في سبيل الله تعالى اخرجه الشيخان ترجمہ جابر بن سمرہ
سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب ایران کا بادشاہ ہلاک ہوگا تو اُس کے بعد کوئی وہان کا بادشاہ
نہ ہوگا یعنے کفار مین سے اور جب روم کا بادشاہ ہلاک ہوگا تو کوئی اس کے بعد وہان کا بادشاہ نہ ہوگا اور قسم ہے اُس ذات

ساتھ کون ہے کہا محمد ہے۔ کہا کیا بلایا گیا ہے جبرئیل نے کہا کہ ہان کہا مرحبا اُس کو سو کیا اچھی آمد آیا۔ پھر جب ہم داخل ہوئے
تو ناگہان وہان ہارون تھے جبرئیل نے کہا یہ ہارون ہے سو اسکو سلام کر سو مینے اسکو سلام کیا اُس نے مجھکو سلام کا جواب دیا۔ پھر کہا
مرحبا۔ کیا خوب نیک بھائی اور نیک پیغمبر آیا۔ پھر جبرئیل مجھکو لے چڑھا یہانتک کہ چھٹے آسمان کو پہنچا تو جبرئیل نے دستک کی
چوکیدارون نے کہا یہ کون ہے۔ کہا مین جبرئیل ہون کہا اور تیرے ساتھ کون ہے کہا محمد ہے کہا کیا بلایا گیا ہے جبرئیل
نے کہا کہ ہان کہا اسکو مرحبا کہ سو کیا اچھا آنا آیا۔ پھر ہمارے واسطے دروازہ کھولا گیا۔ پھر جب ہم داخل ہوئے تو ناگہان
وہان موسی علیہ السلام تھے جبرئیل نے کہا یہ موسی ہے اسکو سلام کر سو مینے اسکو سلام کیا اُس نے مجھکو سلام کا جواب دیا پھر کہا مرحبا
کیا نیک بھائی اور نیک پیغمبر آیا پھر جب مین اُس سے آگے بڑھا تو موسی روئے کسی نے کہا اے موسی تیرے رونے کا کیا
سبب ہے موسی نے کہا مین روتا ہون اس واسطے کہ ایک لڑکا میرے بعد پیغمبر ہوا اسکی امت کے لوگ میری امت سے زیادہ بہشت مین جاوینگے پھر
جبرئیل مجھکو لے چڑھا ساتوین آسمان تک اور چاہا کہ دروازہ کھلے چوکیدارون نے کہا یہ کون ہے کہا مین جبرئیل ہون کہا اور تیرے
ساتھ کون ہے جبرئیل نے کہا محمد ہے کہا کیا بلایا گیا ہے جبرئیل نے کہا ہان کہا مرحبا اسکو سو کیا اچھی آمد آیا پھر ہمارے واسطے
دروازہ کھولا گیا۔ پھر جب مین داخل ہوا تو ناگہان وہان ابراہیم علیہ السلام تھے۔ جبرئیل نے کہا یہ تیرا باپ ابراہیم ہے
سو اسکو سلام کر سو مینے اسکو سلام کیا اُس نے مجھکو سلام کا جواب دیا پھر کہا مرحبا کیا خوب نیک بیٹا اور نیک پیغمبر آیا پھر
مجھکو سدرۃ المنتہی یعنے پرے سرے کی بیر کا درخت بلند نظر آیا تو ناگہان اسکے بیر ایسے تھے جیسے ہجر کے مٹکے اور اسکے
پتے جیسے ہاتھیون کے کان اور ناگہان وہان چار نہرین تھین دو نہرین ظاہر اور دو پوشیدہ تو مینے کہا ای جبرئیل یہ کیا
ہین جبرئیل نے کہا چھپی ہوئی دو نہرین تو بہشت کی نہرین ہین اور دو کھلی نہرین سو نیل اور فرات ہین پھر مجکو بیت المعمور
یعنے فرشتون کا کعبہ نظر آیا پھر ایک برتن شراب کا اور ایک برتن دودھ سے میرے سامنے کیا گیا تو مین نے دودھ کو
لیا تو جبرئیل نے کہا کہ یہ دودھ پیدائشی دین ہے اسلام کی صورت پر جس دین پر تو اور تیری امت ہے حضرت نے فرمایا پھر
مجھپر نماز فرض ہوئی پچاس وقت کی ہر دن رات مین پھر وہان سے پلٹ آیا سو مین موسی پر گذرا تو موسی نے کہا کیا حکم ہوا
تجھکو مینے کہا کہ ہر روز مجھکو پچاس نماز کا حکم ہوا تو موسی نے کہا کہ مقرر تیری امت سے ہر روز پچاس وقت کی نماز نہ ہو سکے گی
اور البتہ خدا کی قسم مین آزما چکا ہون لوگون کو تجھسے پہلے اور مین علاج کر چکا ہون قوم بنی اسرائیل کا نہایت تدبیر سے
سو پلٹ جا اپنے رب کے پاس اور اُس سے آسانی اور تخفیف مانگ اپنی امت کے واسطے تو مین پھرا تو خدا نے میرے اوپر سے دس
وقت کی نماز اتار ڈالی سو مین موسی کے پاس آیا تو موسی نے کہا تجھکو کیا حکم ہوا مین نے کہا خدا نے میرے اوپر سے دس
نمازین اُتار ڈالین موسی نے کہا کہ اپنے رب کی طرف پلٹ جا اور اس سے کمی اور آسانی مانگ اپنی امت کے واسطے تو مین
خدا کی طرف پلٹ گیا تو خدا نے میرے اوپر سے دس وقت کی نمازین اتار ڈالین تو مین موسی کے پاس پھر آیا تو موسی نے
سیدھا پھر کہا یعنے اپنے رب کی طرف پھر جا اور آسانی مانگ سو مین ہمیشہ اپنے رب اور موسی کے درمیان آتا جاتا رہا یہانتک
کہ مجھکو ہر روز پانچ نمازون کا حکم ہوا سو مین موسی کے پاس آیا تو موسی نے کہا تجھکو کیا حکم ہوا مین نے کہا پانچ نمازون کا
حکم ہوا موسی نے کہا مقرر تیری امت سے پانچ نمازین بھی ادا نہ ہو سکین گی سو پلٹ جا اپنے رب کے پاس اور اس سے آسانی
مانگ اپنی امت کے واسطے تو حضرت نے فرمایا کہ مین سوال کرتا گیا اپنے رب سے یہانتک کہ مین شرما گیا۔ یعنی اب عرض
نہین کر سکتا۔ لیکن اب تو مین راضی ہوا اور مان لیتا ہون پھر جب مین موسی بڑھا تو پکارنے والے نے پکارا کہ مین نے
جاری کیا اپنے فرض کو اور بوجھ اتار ڈالا اپنے بندون سے۔ ایک روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ وہ پانچ ہین گنتی مین اور

بادشاہ کا خزانہ فتح کیا میں بہی اُن میں موجود تہا اور اگر تمہاری زندگی زیادہ ہوئی تو البتہ تم دیکہو گے جو حضرت نے فرمایا ہے۔
کہ مراد اپنی مٹہی بہری سونا یا چاندی لے کر نکلے گا سو کوئی محتاج نہ پاوے گا جو اسکو قبول کرے۔ بخاری اسکے راوی ہین
ف یہ حدیث حضرت کی پیغمبری کی دلیل اور معجزہ ہے کہ آپنے آیندہ کی خبر دی پہر اسیطرح واقع ہوا۔

(۳) وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سَتَفْتَحُوْنَ مِصْرَ وَھِیَ اَرْضٌ یُسَمّٰی فِیْھَا الْقِیْرَاطُ
فَاسْتَوْصُوْا بِاَھْلِھَا خَیْرًا فَاِنَّ لَھُمْ ذِمَّۃً وَّرَحِمًا اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ ترجمہ ابوذر سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا کہ عنقریب تم فتح کروگے ملک مصر کو اور وہ زمین ہے جسمین قیراط کا نام مشہور ہے سو میری وصیت قبول کرو۔
وہان کے لوگون کے ساتہہ نیکی کرنے کی اسواسطے کہ انکے واسطے امان ہے اور اُن سے رشتہ ہے۔ مسلم اسکے راوی ہین
ف قیراط آدہی دانگ ہے سونیکے وزن مین پانچ جو کے برابر ہے ملک مصر مین اسکا بہت رواج تہا مصر کے بادشاہ نے
ماریہ قبطیہ لونڈی حضرت کو تحفہ بہیجا تہا اُن سے حضرت ابراہیم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گہر مین پیدا ہوئے اسواسطے
مصر والون کو امان اور پناہ ہوئی۔

(۴) وَعَنْ ثَوْبَانَ رضہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ زَوٰی لِیَ الْاَرْضَ فَرَاَیْتُ مَشَارِقَھَا وَ
مَغَارِبَھَا وَاِنَّ اُمَّتِیْ سَیَبْلُغُ مُلْکُھَا مَا زُوِیَ لِیْ مِنْھَا وَاُعْطِیْتُ الْکَنْزَیْنِ الْاَحْمَرَ وَالْاَبْیَضَ وَاِنِّیْ سَاَلْتُ رَبِّیْ
اَنْ لَّا یُھْلِکَ اُمَّتِیْ بِسَنَۃٍ عَامَّۃٍ وَّلَا یُسَلِّطَ عَلَیْھِمْ عَدُوًّا مِّنْ سِوٰی اَنْفُسِھِمْ فَیَسْتَبِیْحَ بَیْضَتَھُمْ وَاِنَّ رَبِّیْ تَعَالٰی
قَالَ یَا مُحَمَّدُ اِذَا قَضَیْتُ قَضَآءً فَاِنَّہٗ لَا یُرَدُّ وَاِنِّیْ اَعْطَیْتُکَ لِاُمَّتِکَ اَنِّیْ لَآ اُھْلِکُھُمْ بِسَنَۃٍ عَامَّۃٍ وَّلَا
اُسَلِّطُ عَلَیْھِمْ عَدُوًّا مِّنْ سِوٰی اَنْفُسِھِمْ فَیَسْتَبِیْحَ بَیْضَتَھُمْ وَلَوِ اجْتَمَعَ عَلَیْھِمْ مَّنْ بِاَقْطَارِھَا حَتّٰی یَکُوْنَ بَعْضُھُمْ یُھْلِکُ
بَعْضًا اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ وَّاَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِیُّ۔ زَوٰی لِیَ الْاَرْضَ اَیْ جَمَعَھَا لِیْ وَضَمَّھَا اِلَیَّ وَالسَّنَۃُ الْجَدْبُ وَ
الشِّدَّۃُ وَالْعَامَّۃُ الَّتِیْ تَعُمُّ الْکُلَّ وَبَیْضَۃُ النَّاسِ مُعْظَمُھُمْ وَاسْتِبَاحَتُھُمْ جَعْلُھُمْ مُّبَاحًا یَاْخُذُھُمْ اَسْرًا
وَّقَتْلًا وَّیَتَصَرَّفُ فِیْھِمْ کَیْفَ شَآءَ ترجمہ ثوبان رضہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک خدا
نے میرے واسطے زمین کو لپیٹ دیا ہے یعنی سب زمین کو سمیٹ کر میرے سامنے کر دیا۔ سو مینے زمین کا پورب و پچہم یعنے جہان
آفتاب نکلتا ہے اور جہان ڈوبتا ہے دیکہہ لیا تو جہان تک مین نے دیکہا ہے وہان تک میری امت کی بادشاہی پہونچے گی
اور مجہکو دو خزانے سرخ اور سفید ملا اور مینے اپنے رب سے سوال کیا کہ میری امت کو عالمگیر قحط سے ہلاک نہ کرے اور اُن کے
سوائے اور کسی دشمن کو انپر غالب کرے جو انکی جڑ پیڑ کو اکہاڑ ڈالے او سو میرے رب بلند نے فرمایا ہے کہ اے محمد جب مین
کسی چیز کا حکم کرتا ہون تو اسکو کوئی نہین پہیر سکتا۔ اور البتہ مینے تجہہ کو دیا یعنے تیری امت کے واسطے تجہپر یہہ احسان کیا کہ
انکو عالمگیر قحط سے نہ مار ڈالونگا اور اُنکے اور کسی دشمن کو انپر غالب کرونگا اسطرح پر کہ اُنکی جڑ پیڑ کو اوکہاڑ ڈالے اگرچہ
اُنپر تمام دنیا کے اطراف کے کافر جمع ہوکر آوین کافرون کا غلبہ اسواسطے نہ ہوگا تاکہ اس امت کے بعضے لوگ بعضون کو ہلاک کرین
مسلم ابوداؤد و ترمذی اسکے راوی ہین۔ زوی لی الارض یعنے اسکو میرے واسطے جمع کیا اور میری طرف جوڑا اور
سنۃ کے معنے ہین قحط اور سختی اور عامہ وہ ہے جو کل کو عام ہو۔ اور مراد بیضہ سے اکثر لوگ ہین اور استباحہ کے معنے ہین
کہ انکو قتل اور قید کرنا مباح جانے اور ان مین جسطرح چاہے تصرف کرے ف یعنی قضا و قدر مین یہہ ٹہیر چکا ہے
کہ امت محمدی قیامت تک قائم رہے گی نہ ایسا قحط پڑے گا جسمین سب کے سب مرجاوین نہ ایسے کافر انپر غالب ہونگے کہ بالکل
انکو نیست نابود کر ڈالین ہاں یہ البتہ ہے کہ اس امت مین آپس کا اختلاف اور فتنہ فساد اور لوٹ اور قتل ہمیشہ رہیگا

اُسکی جس کے قابو مین میری جان ہے کہ مقرر اُن دونون ملکون کے خزانے راہ خدا مین بانٹے جاوین گے شیخین اسکے راوی ہین۔
ف یعنے روم اور ایران کے بادشاہون کے خاندان مین بادشاہی نرہے گی اسلام کا وہان عمل ہوگا یہ حدیث معجزہ ہے
جیسا حضرت نے فرمایا ویسا ہی ہوا چنانچہ ملک ایران عمر فاروق کی خلافت مین فتح ہوا۔ لشکر اسلام اونتیس ہزار آدمی تہا
ہر سپاہی کو بارہ ہزار درہم ملے۔ اور اسیطرح روم بہی مسلمانون کے ہاتہ سے فتح ہوا ...... اور وہان کا خزانہ
بہی لشکر اسلام مین تقسیم ہوا۔

(۲) **وعن** عديّ بن حاتم رض قال بينا انا عند رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم اذ اتاه رجل فشكا
اليه الفاقة ثم اتاه آخر فشكا اليه قطع السبيل فقال يا عديّ هل رأيت الحيرة قلت لم أرها وقد انبئت
عنها فقال ان طالت بك حيوة لترينّ الظعينة ترتحل من الحيرة حتى تطوف بالكعبة لا تخاف احدا
الا الله قلت في نفسي فاين دعار طيّ الذين سعّروا البلاد ولئن طالت بك حيوة لتفتحنّ كنوز كسرى قلت
كسرى بن هرمز قال كسرى بن هرمز ولئن طالت بك حيوة لترينّ الرجل يخرج ملأ كفّه ذهبا او فضّة
يطلب من يقبله منه فلا يجد احدا يقبله منه وليلقينّ الله احدكم يوم يلقاه ليس بينه وبينه
ترجمان يترجم له فليقولنّ ألم ابعث اليك رسولا فيبلّغك فيقول بلى فيقول ألم اعطك مالا وافضل
عليك فيقول بلى يا رب فينظر عن يمينه فلا يرى الا جهنّم وعن يساره فلا يرى الا جهنّم فاتّقوا النار
ولو بشقّ تمرة فمن لم يجد فبكلمة طيّبة قال عديّ رض فرأيت الظعينة ترتحل من الحيرة حتى
تطوف بالبيت لا تخاف الا الله وكنت فيمن افتتح كنوز كسرى بن هرمز ولئن طالت بكم حيوة
لترونّ ما قال ابو القاسم صلى الله عليه وآله وسلم يخرج الرجل ملأ كفّه ذهبا او فضّة
فلا يجد من يقبله منه اخرجه البخاريّ **ترجمہ** عدی بن حاتم سے روایت ہے کہ جس حالت مین کہ مین حضرت کے
پاس بیٹھا تہا کہ ناگہان ایک مرد آیا تو اُسنے آپکے آگے محتاجی کا گلہ کیا پہر اور ایک شخص آیا اور اُسنے آپکے پاس رہزنی کا گلہ
کیا تو حضرت نے فرمایا اے عدی کیا تونے حیرہ کو دیکہا ہے مین نے کہا کہ مینے اسکو نہین دیکہا اور البتہ اُسکی خبر مجھکو ہے
فرمایا اگر تیری زندگی دراز ہوئی تو مقرر تو دیکھیگا اکیلی عورت شتر سوار کو کہ حج کے ارادے پر حیرہ سے کوچ کرے گی
یہانتک کہ خانہ کعبے کا طواف کریگی خدا کے سوائے کسی سے نہ ڈرے گی تو مین نے اپنے دل مین کہا کہ کہان ہونگے
چور طے کے جنہون نے شہرون کو جلایا ہے اور اگر تیری زندگی زیادہ ہوئی تو البتہ کہولے جاوین گے خزانے
بادشاہ ایران کے مینے کہا ایران کا بادشاہ ہرمز کا بیٹا مراد ہے حضرت نے فرمایا کہ ہان ایران کا بادشاہ ہرمز کا بیٹا مراد ہے اور اگر تیری زندگی زیادہ ہوئی تو مقرر تو دیکھیگا
کہ مرد اپنے مٹہی بہری سونا یا چاندی لے کر نکلے گا تلاش کرتا ہوا کہ کوئی اسکو لیوے سو نہ پاوے گا کوئی محتاج کہ اسکو قبول
کرے اور البتہ تم مین کوئی شخص خدا سے ملیگا جسدن کہ اُس سے ملاقات ہوگی یعنے قیامت مین اور نہ ہوگا اُسکے اور خدا
کے درمیان کوئی مترجم جو درمیان مین ایک دوسرے کی بولی سمجہاوے یعنی بلا واسطہ کلام ہوگا سو خدا فرماوے گا کہ کیا مین نے تیری
طرف رسول نہین بہیجا جو تجہکو میرا حکم پہنچا دے بندہ کہے گا کیون نہین پہر خدا فرماوے گا کہ کیا مینے تجہکو مال اور اولاد نہین دی اور تجہپر
فضل و کرم نہین کیا تو وہ کہے گا کہ ہان اے میرے رب تونے سب کچھ دیا پہر نظر کرے گا اپنے داہنے تو دوزخ کے سوا کچھ نہ
دیکھیگا پہر بائین طرف نظر کریگا تو دوزخ کے سوا کچھ نہ دیکھیگا سو بچو آگ سے اگرچہ کہجور کا ایک ٹکڑا ہی دیکر سہی اور جو نہ پاوے تو اچھی بات کہکے کہا عدی نے سو مینے دیکہا
عورت کو کہ حیرہ سے کوچ کرکے خانہ کعبے کا طواف کرتی ہے خدا کے سوائے کسی سے نہین ڈرتی اور جن لوگون نے ایران کے

کرنے لگے یہانتک کہ نماز عصر کا وقت ہوا۔ پہر اُترے اور نماز پڑہی پہر منبر پر چڑہے اور ہمکو وعظ کرتے رہے یہانتک کہ آفتاب غروب ہوا سو جو چیز قیامت تک ہونے والی ہے ہمسے سب بیان کی سو ہم مین اب زیادہ تر عالم وہ شخص ہے جو زیادہ تر یاد رکہنے والا ہے اسکا۔ مسلم اس کے راوی ہین۔

(۱۰) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض قَالَ لَمَّا فُتِحَتْ خَیْبَرُ اُهْدِیَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ شَاةٌ فِیْهَا سُمٌّ فَقَالَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اجْمَعُوْا لِیْ مَنْ هٰهُنَا مِنَ الْیَهُوْدِ فَجَمَعُوْا لَهٗ فَقَالَ لَهُمْ هَلْ اَنْتُمْ صَادِقِیَّ عَنْ شَیْءٍ اِنْ سَاَلْتُكُمْ عَنْهُ قَالُوْا نَعَمْ فَقَالَ لَهُمْ مَنْ اَبُوْكُمْ قَالُوْا فُلَانٌ قَالَ كَذَبْتُمْ بَلْ اَبُوْكُمْ فُلَانٌ قَالُوْا صَدَقْتَ قَالَ هَلْ اَنْتُمْ صَادِقِیَّ لِمَا قَالَ اَوَّلًا قَالُوْا نَعَمْ وَاِنْ كَذَبْنَا عَرَفْتَهٗ كَمَا عَرَفْتَهٗ فِیْ اَبِیْنَا قَالَ مَنْ اَهْلُ النَّارِ قَالُوْا نَكُوْنُ فِیْهَا یَسِیْرًا ثُمَّ تَخْلُفُوْنَا فِیْهَا قَالَ اخْسَئُوْا وَاللّٰهِ لَا نَخْلُفُكُمْ فِیْهَا اَبَدًا ثُمَّ قَالَ هَلْ اَنْتُمْ صَادِقِیَّ عَنْ شَیْءٍ اِنْ سَاَلْتُكُمْ عَنْهُ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ هَلْ جَعَلْتُمْ فِیْ هٰذِهِ الشَّاةِ سُمًّا قَالُوْا نَعَمْ قَالَ فَمَا حَمَلَكُمْ عَلٰی ذٰلِكَ قَالُوْا اَرَدْنَا اِنْ كُنْتَ كَاذِبًا اَنْ نَسْتَرِیْحَ مِنْكَ وَاِنْ كُنْتَ صَادِقًا لَمْ یَضُرَّكَ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِیُّ **ترجمہ** ابوہریرہ رض سے روایت ہے . . . کہ جب خیبر فتح ہوا تو حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے واسطے ایک بکری زہر آلودہ تحفہ بہیجی گئی تو آپنے فرمایا کہ یہان کے سب یہودی میرے پاس اکٹہے کرو تو اصحابنے یہودیون کو آپکے پاس جمع کیا تو حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اُن سے فرمایا کہ اگر مین تم سے کچہ پوچہون تو تم مجہ سے سچ کہوگے انہون نے کہا ہان تو حضرتنے فرمایا تمہارا باپ کون ہے یہودنے کہا فلانا۔ فرمایا تم جہوٹے ہو۔ بلکہ تمہارا باپ فلانا ہے اُنہون نے کہا تو سچا ہے پہر فرمایا کیا تم مجہسے سچ بولوگے جیسا پہلی بار فرمایا تہا انہون نے کہا کہ ہان اور اگر ہم تجہسے جہوٹ بولینگے تو تو پہچانے گا جیسے تو نے ہمارے باپ مین ہمارا جہوٹ پہچانا حضرتنے فرمایا کہ کون لوگ دوزخ مین داخل ہونگے انہون نے کہا ہم تہوڑے دن اس مین رہین گے۔ پہر ہمارے پیچہے تم اُس مین رہوگے فرمایا دور ہو۔ قسم اللہ کی ہم تمہارے بعد کبہی اُس مین نہین پڑین گے پہر فرمایا اگر مین تمسے کچہ پوچہون تو تم مجہسے سچ کہوگے اُنہون نے کہا ہان فرمایا کیا تم نے اس بکری مین زہر ڈالا ہے۔ اُنہون نے کہا کہ ہان فرمایا تمہارے اس زہر ڈالنے کا کیا سبب ہے انہون نے کہا ہمنے چاہا تہا کہ اگر تو جہوٹا ہوگا تو اس زہر سے مر جائیگا۔ اور ہم تجہسے راحت پاوینگے اور اگر تو سچا ہوگا تو زہر تجکو کچہ ضرر نہ کرے گا۔ بخاری اس کے راوی ہین۔

(۱۱) وَعَنْ عَائِشَةَ رض اَنَّ بَعْضَ اَزْوَاجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قُلْنَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُّنَا اَسْرَعُ بِكَ لُحُوْقًا قَالَ اَطْوَلُكُنَّ یَدًا فَاَخَذْنَا قَصَبَةً یَذْرَعْنَهَا فَكَانَتْ سَوْدَةُ اَطْوَلَهُنَّ یَدًا فَعَلِمْنَا بَعْدُ اَنَّمَا كَانَ طُوْلُ یَدِهَا الصَّدَقَةَ وَكَانَتْ تُحِبُّ الصَّدَقَةَ وَكَانَتْ اَسْرَعَنَا لُحُوْقًا بِهٖ اَخْرَجَهُ الشَّیْخَانِ وَالنَّسَائِیُّ وَلِمُسْلِمٍ فِیْ اُخْرٰی اَسْرَعُكُنَّ لُحُوْقًا بِیْ اَطْوَلُكُنَّ یَدًا قَالَتْ فَكُنَّ یَتَطَاوَلْنَ اَیَّتُهُنَّ اَطْوَلُ یَدًا فَكَانَتْ اَطْوَلَنَا زَیْنَبُ لِاَنَّهَا كَانَتْ تَعْمَلُ بِیَدِهَا وَتَتَصَدَّقُ **ترجمہ** عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت کی بعض بیبیون نے کہا یا حضرت ہم مین کون بی بی جلدتر آپ کے ساتہہ ملنے والی ہے یعنے آپ کی موت کے بعد کون بی بی پہلے مرے گی فرمایا جسکا ہاتہہ زیادہ تر لمبا ہے یعنے میرے مرنے کے بعد پہلے وہ بی بی مریگی جو زیادہ سخی ہے تو بیبیون نے کہا بانچ لیکر ہاتہہ ناپے یعنے ظاہر ہاتہہ سمجہ کر تو حضرت سودہ کا ہاتہہ سب سے زیادہ تر لمبا نکلا۔ یعنے پہر جب حضرت کے انتقال کے بعد زینب کا انتقال ہوا۔ تو ہمنے پیچہے معلوم کیا کہ لمبے ہاتہہ سے خیرات اور سخاوت مراد ہے اور وہ خیرات کو دوست رکہتی تہی اور زینب سب بیبیون سے زیادہ تر سخی تہین اور ہم مین پہلے جلد تر وہی حضرت کے ساتہہ ملین شیخین اور نسائی اسکے راوی ہین اور مسلم کی ایک روایت مین ہے کہ حضرتنے فرمایا کہ تم مین سے میرے

یہہ موقوف نہ ہوگا۔

(۵) وعن جابر رضہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ھل لکم من انماط قلت وانی تکون لنا الانماط قال انھا ستکون فکانت کما قال فانا اقول لھا یعنی امرأتہ اخری عنا انماطک فتقول الم یقل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انھا ستکون لکم انماط فادعھا اخرجہ الخمسۃ الانماط جمع نمط وھو نوع من البسط معروف ترجمہ جابر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تمہارے واسطے بچھونے ہین مینے کہا اور ہمارے واسطے بچھونے کہان سے ہونگے فرمایا مقرر وہ عنقریب ہونگے سو ہمارے واسطے بچھونے موجود ہوئے جیسا آپ نے فرمایا سو مین اپنی عورت سے کہتا ہون کہ اپنا بچھونا مجہ سے ہٹا تو وہ کہتی ہے کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہین فرمایا کہ تمہارے واسطے انماط ہونگے تو مین انکو چھوڑ دیتا ہون۔ پانچون اسکے راوی ہین۔ انماط جمع ہے نمط کی اور وہ ایک قسم بچھونے ہے مشہور۔

(۶) وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ علی رأس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا اخرجہ ابوداود ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر اللہ بھیجتا ہے اس امت کے واسطے ہر صدی کے سر پر جو انکے دین کو تازہ کرے ابوداود اسکے راوی ہین۔ ف یعنی خدا ہر صدی کے سر پر ایک یا کئی عالم مجدد پیدا کرتا ہے جو سنت کو جلائے اور بدعت کو مٹائے۔

(۷) وعن حذیفۃ رضہ قال قام فینا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مقاما فما ترک شیئا یکون من مقامہ ذلک الی قیام الساعۃ الا حدث بہ حفظہ من حفظہ ونسیہ من نسیہ قد علمہ اصحابی ھؤلاء وانہ لیکون منہ الشیء قد نسیتہ فاراہ فاذکرہ کما یذکر الرجل وجہ الرجل اذا غاب عنہ ثم اذا راٰہ عرفہ اخرجہ الشیخان وابوداود ترجمہ حذیفہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک بار کہڑے ہوئے یعنی خطبہ پڑہا اور وعظ کیا سو جو چیز اسوقت سے قیامت تک ہونیوالی ہے سب بیان کی یاد رکھا اسکو جسنے یاد رکھا اور بھولا جو بھولا البتہ میرے یہہ ساتھی ہسکو جانتے ہین اور اس سے بعضی چیز مجھکو بھول جاتی ہے پہر جب وہ دیکھتا ہون تو یاد آجاتی ہے جیسے یاد رکھتا ہے آدمی چہرہ دوسرے مرد کا جبکہ اُس سے غایب ہو پہر جب اسکو دیکھتا ہے تو پہچان لیتا ہے شیخین ابوداود اس کے راوی ہین۔

(۸) وعنہ قال اخبرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بما ھو کائن الی یوم القیمۃ فما منہ شیء الا قد سألتہ عنہ الا انی لم اسألہ ما یخرج اھل المدینۃ من المدینۃ اخرجہ مسلم ترجمہ حذیفہ سے روایت ہے کہا خبر دی مجھکو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ساتہ اس چیز کے۔ ہونیوالی ہے قیامت تک سو مینے آپ سے قیامت کی ہر چیز کا حال پوچھا لیکن مینے آپ سے یہہ نہین پوچھا کہ مدینے والون کو کیا چیز مدینے سے نکالے گی۔ مسلم اس کے راوی ہین۔

(۹) وعن عمرو بن اخطب الانصاری رضہ قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوما الفجر وصعد المنبر فخطبنا حتی حضرت الظھر فنزل فصلی ثم صعد المنبر فخطبنا حتی حضرت العصر فنزل فصلی ثم صعد المنبر فخطبنا حتی غربت الشمس فاخبرنا بما ھو کائن الی یوم القیمۃ فاعلمنا احفظنا اخرجہ مسلم ترجمہ عمرو بن اخطب انصاری سے روایت ہے کہا کہ ایک دن ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فجر کی نماز پڑہائی اور منبر پر چڑہے اور ہمپر خطبہ پڑہا اور وعظ کرتے رہے یہانتک کہ ظہر کا وقت ہوا پہر اُترے اور ظہر کی نماز پڑہی پہر منبر پر چڑہے پہر وعظ

بِمَ اَعْرِفُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اِنْ اَدْعُوْ هٰذَا الْعِذْقَ مِنَ النَّخْلَةِ يَشْهَدُ لِيْ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَدَعَاهُ فَجَعَلَ الْعِذْقُ يَنْزِلُ مِنَ النَّخْلَةِ حَتّٰى سَقَطَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ثُمَّ قَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِرْجِعْ اِلٰى مَوْضِعِكَ فَعَادَ اِلٰى مَوْضِعِهٖ وَالْتَأَمَ فَاَسْلَمَ الْاَعْرَابِيُّ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ ایک گنوار حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور کہا کہ مین کیونکر پہچانون کہ آپ اللہ کے رسول ہین حضرت نے فرمایا اسطرح کہ مین کہجور کی اس ٹہنی کو بلاؤن اور وہ آکر میرے واسطے گواہی دے کہ مین اللہ کا رسول ہون۔ پہر حضرت نے اسکو بلایا تو وہ ٹہنی کہجور کی اُترنے لگی یہانتک کہ حضرت کے پاس گر پڑی اور کہا کہ تجکو سلام اے رسول خدا کے پہر حضرت نے اُسے فرمایا کہ اپنی جگہہ مین پہر جا۔ تو وہ اپنی جگہہ پہر گئی پہر وہ گنوار مسلمان ہوا ترمذی اس کے راوی ہین۔

(۴) وَعَنْ مَعْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى يَقُوْلُ سَاَلْتُ مَسْرُوْقًا مَنْ اٰذَنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِالْجِنِّ لَيْلَةَ اسْتَمَعُوا الْقُرْاٰنَ فَقَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْكَ يَعْنِيْ ابْنَ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ قَالَ اٰذَنَتْ بِهِمْ شَجَرَةٌ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ ترجمہ معن بن عبدالرحمن سے روایت ہے کہا مینے اپنے باپ سے سنا کہتا تہا کہ مینے مسروق سے پوچہا کہ کس چیز نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جنون کی خبر دی جس رات انہون نے قرآن کو سنا اُس نے کہا کہ تیرے باپ یعنی ابن مسعود نے مجہسے بیان کیا کہ درخت نے آپکو اُن کی خبر دی شیخین اسکے راوی ہین۔

(۵) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِلٰى لِزْقِ جِذْعٍ فَلَمَّا صَنَعُوْا لَهُ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَ عَلَيْهِ حَنَّ الْجِذْعُ حَنِيْنَ النَّاقَةِ فَنَزَلَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَسَّهٗ فَسَكَنَ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ انس سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہجور کی ستون پر تکیہ کرکے خطبہ پڑہتے تہے پہر جب اصحاب نے آپ کے واسطے منبر تیار کیا اور آپ نے اسپر خطبہ پڑہا تو وہ ستون چلایا جیسے اونٹنی چلاتی ہے پہر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر سے اُترے اور اسکو ہاتہہ لگایا یعنے دلداری کے واسطے اسپر ہاتہہ پہیرا تو اُس نے آرام پکڑا اور چپ ہوا ترمذی اسکے راوی ہین۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فِيْ زِيَادَةِ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ

تیسری فصل

کہانے پینے کی چیزون کے زیادہ ہونیکے بیان مین

(۱) عَنْ اَنَسٍ قَالَ ... رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَحَانَتْ صَلٰوةُ الْعَصْرِ فَالْتَمَسَ النَّاسُ الْوَضُوْءَ فَلَمْ يَجِدُوْهُ فَاُتِيَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِوَضُوْءٍ فَوَضَعَ يَدَهٗ فِيْهِ وَاَمَرَ النَّاسَ اَنْ يَتَوَضَّؤُا مِنْهُ قَالَ فَرَاَيْتُ الْمَاءَ يَنْبَعُ مِنْ تَحْتِ اَصَابِعِهٖ فَتَوَضَّاَ النَّاسُ عَنْ اٰخِرِهِمْ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ اِلَّا اَبَادَاؤُدَ ترجمہ انس سے روایت ہے کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکہا اور حالانکہ عصر کی نماز قریب ہوئی تو لوگون نے وضو کا پانی تلاش کیا سو نہ پایا تو کوئی حضرت کے پاس وضو کا پانی لایا حضرت نے اسمین اپنا ہاتہہ رکہا اور لوگون کو حکم کیا کہ اس سے وضو کرین کہا انس نے سو مینے پانی کو دیکہا کہ حضرت کی انگلیون کے تلے سے جوش مارتا ہے پہر سب لوگون نے وضو کیا پچہلون سمیت ابوداؤد کے سوائے چہون اسکے راوی ہین۔

(۲) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ عَطِشَ النَّاسُ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ فَاَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ يَدَيْهِ رَكْوَةٌ

ف یعنی جس درخت پر جن آکر ٹہیرے تہے اُس درخت نے حضرت سے کلام کیا اور آپ کو بتلایا کہ جن آپ کا قرآن سُن گئے ۱۲

ساتھ جلدی تر ملنے والی وہ بی بی ہے جسکا ہاتھ زیادہ تر لمبا ہے عایشہ نے کہا تو سب بیبیوں نے اپنے ہاتھ ناپے کہ دیکھیں انمیں کسکا ہاتھ زیادہ تر لمبا ہے تو معلوم ہوا کہ زینب کا ہاتھ زیادہ تر لمبا تہا۔ اسواسطے کہ وہ اپنے ہاتھ سے کام کرتی تہین اور خیرات کرتی تہین **ف** اسحدیث مین معجزہ ہے حضرت کا کہ آیندہ کی خبر دی پہر ویسا ہی ہوا۔

(۱۲) **وعن** هلال بن عمرو قال سمعت عليًا يقول قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يخرج من وراء النهر رجل يقال له الحارث حراث على مقدمته رجل يقال له منصور يوطئ او يمكن لال محمد كما مكنت قريش لرسول الله صلى الله عليه وآله وسلم واجب على كل مؤمن نصره او قال اجابته اخرجه ابو داود۔ ترجمہ ہلال بن عمرو سے روایت ہے کہا مینے علی رضی اللہ عنہ سے سنا کہتے تہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نکلیگا نہر کے پیچہے سے ایک مرد جسکا نام حارث حراث ہوگا اور اسکے اگلے لشکر پر ایک مرد ہوگا کہ اسکا نام منصور ہوگا جگہہ دیگا یا قرار دیگا محمد کی آل کو جیسے قریش نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جگہہ دی واجب ہے ہر مسلمان پر مدد اسکی یا فرمایا اسکا حکم قبول کرنا۔ ابو داود اسکے راوی ہین۔

(۱۳) **وعن** ابن ابي كثير قال قال ابو سهم مرت بي امرأة فاخذت بكشحها ثم اطلقتها فاصبح رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم في المدينة يبايع الناس فاتيته فقال الست بصاحب الجبذة بالامس فقلت بلى واني لا اعود يا رسول الله فبايعني اخرجه رزين ترجمہ ابن ابی کثیر سے روایت ہے کہ ابو سہم نے کہا کہ ایک عورت مجہپر گذری تو مینے اسکا پیٹ پکڑا پہر مینے اسکو چہوڑ دیا پہر صبح کو حضرت مدینے مین لوگون سے بیعت لینے لگے تو مین بہی آپکے پاس حاضر ہوا تو حضرت نے فرمایا کیا تو وہ نہین ہے جسنے کل عورت کو پکڑا تہا مین نے کہا ہان مین وہی ہون اور یا رسول اللہ مین پہر نہ کرونگا تو حضرت نے مجہ سے بیعت کی رزین اسکے راوی ہین۔ **ف** یہ حدیث بہی معجزہ ہے کہ آپنے غیب کی خبر دی۔

الفصل الثاني في تكليم الجمادات له وانقيادها اليه

دوسری فصل

حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتہ بیجان چیزون کے کلام کرنیکے اور آپکے تابع ہونیکے بیان مین

(۱) **عن** علي رضي الله عنه قال كنت مع رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم بمكة فخرجنا في بعض نواحيها فما استقبله شجر ولا جبل الا وهو يقول السلام عليك يا رسول الله اخرجه الترمذي ترجمہ علی مرتضے سے روایت ہے کہ مین حضرت کے ساتہہ مکے مین تہا تو ہم مکے کی ایک طرف مین نکلے سو جو درخت اور پہاڑ آپکے سامنے آتا آپ کو سلام کرتا۔ اور کہتا کہ سلام تجہپر رسول خدا کے۔ ترمذی اس کے راوی ہین۔

(۲) **وعن** جابر بن سمرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ان بمكة حجرا كان يسلم علي ليالي بعثت اني لاعرفه الان اخرجه مسلم والترمذي ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک مکے مین ایک پتہر ہے کہ مجکو سلام کیا کرتا تہا جن دلون مین پیغمبر ہوا مقرر مین اسکو اب پہچانتا ہون۔ مسلم اور ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۳) **وعن** ابن عباس رضي الله تعالى عنهما قال جاء اعرابي الى رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فقال

ابوہریرہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت کے ساتھ ایک سفر میں تھے سو لوگوں کے خرچ تمام ہوئے یہانتک کہ انہوں نے اپنی بعضی سواریوں کے ذبح کرنیکا قصد کیا تو عمر نے کہا یا رسول اللہ اگر آپ لوگوں کے باقی خرچ جمع کرکے انمیں اللہ سے برکت کی دعا کریں تو خوب ہو تو حضرت نے اسی طرح کیا سو گیہوں والا گیہوں لایا اور کھجور والا کھجور۔ اور گٹھلی والا گٹھلی کسی نے کہا گٹھلیوں کو کیا کرتے تھے کہا چوستے تھے اور اسپر پانی پیتے تھے پھر حضرت نے انپر برکت کی دعا کی یہانتک کہ لوگوں نے اپنے توشہ دان بھر لیے پھر حضرت نے اسوقت فرمایا کہ میں گواہی دیتا ہوں اسکی کوئی لائق بندگی کے نہیں سوائے خدا کے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ میں اللہ کا رسول ہوں جو بندہ ان دونوں شہادتوں کے ساتھ خدا سے ملے ان میں شک کرتا ہو وہ بہشت میں داخل ہوگا مسلم اسکے راوی ہیں۔

(٦) وعن جابرؓ قال كنا في حفر الخندق فرأيت برسول الله صلى الله عليه وآله وسلم خمصا شديدا فانكفأت الى امرأتي فقلت هل عندك شيء فاني رأيت بالنبي صلى الله عليه وآله وسلم خمصا شديدا فاخرجت جرابا فيه صاع من شعير ولنا بهيمة داجن فذبحتها وطحنت ففرغت الى فراغي وقطعتها في برمتها ثم وليت الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت امرأتي لا تفضحني برسول الله صلى الله عليه وسلم ومن معه فجئته فساررته فقلت ذبحنا بهيمة لنا وطحنا صاعا من شعير كان عندنا فتعال انت ونفر معك فصاح بأعلى صوته يا اهل الخندق ان جابرا قد صنع سورا فحي هلا بكم ثم قال لا تنزلن برمتكم ولا تخبزن عجينكم حتى اجيء فجئت امرأتي وجاء رسول الله صلى الله عليه يقدم الناس فاخرجت العجين فبصق فيه وبارك ثم عمد الى برمتنا فبصق فيها وبارك ثم قال ادعي خابزة فلتخبز معك واقدحي من برمتك ولا تنزلوها فاقسم بالله لاكلوا حتى تركوا وان برمتنا لتغط كما هي وان عجيننا ليخبز كما هو اخرجه الشيخان البهيمة تصغير بهمة وهي ولد الضان ذكرا كان او انثى والداجن الشاة التي تالف البيت وتتربى فيه والسور بالهمزة كلمة فارسية معناها الوليمة والطعام الذي يدعى اليه قال الازهري في هذا ان النبي صلى الله عليه وآله وسلم قد تكلم بالفارسية ومعنى حي هلا تعالوا وعجلوا وتغط لتغلى وغطيطها صوتها ترجمہ جابرؓ سے روایت ہے کہ ہم خندق کھود رہے تھے سو میں نے حضرت پر سخت بھوک کا اثر دیکھا تو میں اپنی عورت کیطرف پلٹ گیا اور میں نے کہا کیا تیرے پاس کچھ کہانے کی چیز ہے کہ مقرر میں نے حضرت کے چہرے میں سخت بھوک کا اثر دیکھا ہے تو اس نے ایک تھیلی نکالی جسمیں تین سیر جو تھے اور ہمارا ایک چھوٹا سا دنبہ کا بچہ تھا۔ گھر کا پلا ہوا سو میں نے اسکو ذبح کیا اور اس نے جو کو پیسا پھر میں اپنے کام کی طرف سے فارغ ہوا اور میں نے اسکو کاٹ کر ہانڈی میں ڈالا پھر میں پیٹھ دیکر حضرت کی طرف چلا تو میری عورت نے کہا رسوا کریو مجھکو ساتھ حضرت کے اور جو آپکے ساتھ ہیں یعنی سب کو خبر مت کیجیو کہ کھانا تھوڑا ہے اور آدمی بہت ہیں۔ سو میں حضرت کے پاس گیا اور میں نے آپ سے چپکے سے کہا۔ میں نے کہا کہ ہم نے ایک چھوٹا سا دنبے کا بچہ ذبح کیا ہے اور ایک صاع جو کا آٹا پیسا ہے جو ہمارے پاس تھا سو آپ اور چند آدمی چلیں تو حضرت نے پکار کے کہا کہ اے خندق کھودنے والو جابر نے تمہاری دعوت کا کھانا تیار کیا ہے تو آؤ جلد چلو پھر فرمایا کہ تم اپنی ہانڈی کو نہ اتاریو اور روٹی نہ پکائیو اپنے آٹے کی جبتک کہ میں نہ آؤں تو میں اپنی عورت کے پاس آیا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے لوگوں سے آگے چلتے ہوئے پھر عورت نے آٹا نکالا حضرت نے اسمیں لب ڈالی اور برکت کی دعا کی پھر ہانڈی کی طرف قصد کیا اور اس میں بھی لب ڈالی اور برکت کی دعا کی پھر حضرت نے فرمایا کہ روٹی پکانیوالی کو بلا کہ تیرے ساتھ روٹی پکاوے اور ہانڈی سے سالن پیالوں میں ڈالتی جا اور ہانڈی کو نیچے مت اتار سو میں اللہ کی قسم کہاتا ہوں کہ البتہ سب نے کھایا یہانتک کہ سیر ہو کر چھوڑ گئے اور مقرر ہماری ہانڈی اسی طرح گوشت سے بھری جوش مارتی تھی اور آٹا بھی اتنا ہی موجود تھا اور پکتا جاتا تھا شیخین اسکے راوی ہیں۔ اور بہیمہ تصغیر ہے بہمہ کی

وقالوا ليس عندنا ماء نتوضأ به ولا نشرب الا ما في ركوتك فوضع صلى الله عليه وآله وسلم يده في الركوة فجعل الماء
يفور من بين اصابعه كامثال العيون فتوضأنا وشربنا قيل لجابر كم كنتم يومئذ قال لو كنا مائة الف لكفانا
كنا خمس عشرة مائة اخرجه الشيخان ترجمہ جابر رض سے روایت ہے کہ حدیبیہ کے دن لوگ پیاسے ہوئے تو وے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور آپکے آگے چھاگل تھی اور کہا کہ نہین ہمارے پاس پانی کہ ہم اس سے وضو کرین اور
پیوین مگر جو آپ کی اس چھاگل مین ہے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا ہاتھ چھاگل مین رکھا تو آپ کی انگلیون کے درمیان
سے پانی جوش مارنے لگا چشمون کی طرح سو ہمنے وضو کیا اور پیا کسی نے جابر سے کہا کہ تم اس دن کتنے تھے کہا کہ اگر ہم لاکھ
ہوتے تو ہمکو کفایت کرتا ہم پندرہ سو آدمی تھے شیخین اسکے راوی ہین۔

(۳) وعن البراء رض قال تعدون انتم الفتح فتح مكة وقد كان فتح مكة فتحا ونحن نعد الفتح بيعة الرضوان يوم
الحديبية كنا مع رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم اربع عشرة مائة والحديبية بئر فنزحناها فلم نترك فيها
قطرة فبلغ ذلك النبي صلى الله عليه وآله وسلم فاتاها فجلس على شفيرها ثم دعا باناء من ماء فتوضأ ثم مضمض
ودعا ثم صبه فيها فتركناها غير بعيد ثم انها اصدرتنا ما شئنا نحن وركابنا اخرجه البخاري ترجمہ براء
سے روایت ہے کہ تم فتح مکہ کو فتح گنتے ہو اور البتہ فتح مکہ ایک فتح تھی اور ہم تو بیعۃ الرضوان کو فتح گنتے ہین جو دن حدیبیہ
کے ہوئی اسدن ہم حضرت کے ساتھ چودہ سو آدمی تھے اور حدیبیہ ایک کنوان ہے سو ہمنے اسکا سب پانی کھینچ لیا اس مین
ایک قطرہ نہ چھوڑا . . . . . . تو یہہ خبر حضرت کو پہنچی حضرت اسپر آئے اور اسکے کنارے پر بیٹھے پھر پانی کا
برتن منگوایا اور وضو کیا اور کلی اور دعا کی پھر کلی کا پانی کنوئین مین ڈالا پھر ہمنے اسکو تھوڑی دیر چھوڑا پھر اسنے ہمکو سیر کیا یعنی
ہمنے سیر ہوکر پیا جتنا ہمنے اور ہماری سواریون نے چاہا۔ بخاری اسکے راوی ہین۔

(۴) وعن ابن مسعود رض قال كنا نعد الآيات بركة وانتم تعدونها تخويفا كنا مع النبي صلى الله عليه وآله
وسلم في سفر فقل الماء فقال اطلبوا فضلة من ماء فجاؤا باناء فيه ماء قليل فادخل يده فيه ثم قال حي
على الطهور المبارك والبركة من الله تعالى فلقد رأيت الماء ينبع من بين اصابعه ولقد كنا نسمع تسبيح الطعام
وهو يؤكل اخرجه البخاري والترمذي والنسائي ترجمہ ابن مسعود رض سے روایت ہے کہ ہم معجزون کو برکت کا سبب گنتے
تھے اور تم انکو ڈرنے کا سبب گنتے ہو ہم حضرت کے ساتھ ایک سفر مین تھے سو پانی نہ رہا حضرت نے فرمایا کہ بچا ہوا پانی ڈھونڈو یعنے
اگر کسی برتن مین کچھ بچا ہوا پانی ہو تو لاؤ اصحاب ایک برتن لائے جسمین تھوڑا سا پانی تھا حضرت نے اوسمین اپنا ہاتھ ڈالا
پھر فرمایا چلے آؤ پاک کرنیوالے بابرکت پانی پر اور خدا اسمین برکت اور زیادتی کرے گا سو مین نے پانی کو دیکھا کہ آپ کی
انگلیون کے درمیان سے جوش مارتا ہے اور البتہ ہم کھانے کی تسبیح سنتے تھے یعنے کھانے مین سے سبحان اللہ کی
آواز آتی تھی کھاتے ہوئے بخاری و ترمذی و نسائی اسکے راوی ہین۔

(۵) وعن ابي هريرة رض قال كنا مع النبي صلى الله عليه وآله وسلم في المسير فنفدت ازواد القوم حتى
هموا بنحر بعض حمائلهم فقال عمر رض يا رسول الله لو جمعت ما بقي من ازواد القوم فدعوت الله عليها ففعل
فجاء ذو البر ببره وذو التمر بتمره وذو النواة بنواته قيل ما كانوا يصنعون بالنوى قال كانوا يمصونه ويشربون
عليه الماء فدعا عليها حتى ملأ القوم مزاودهم ثم قال عند ذلك اشهد ان لا اله الا الله واني رسول
الله صلى الله عليه وآله وسلم لا يلقى الله تعالى بهما عبد غير شاك فيهما الا دخل الجنة اخرجه مسلم ترجمہ

اَلَّتِیْ یَسْتَتِرُ بِھَا الْاِنْسَانُ عَلٰی مَنْ یُّرِیْدُہٗ بِاَذًی اَوْ غَیْرِہٖ وَالْقَلِیْبُ اَلْبِئْرُ الَّتِیْ لَمْ تُطْوَ ترجمہ ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ
جس حالت مین کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خانہ کعبہ کے پاس نماز پڑہتے تہے اور ابوجہل اور اُسکے ساتہی کفار قریش (وہان)
بیٹہے تہے اور کل اونٹ ذبح ہوا تہا کہ ابوجہل نے کہا کہ تم مین کون ہے کہ فلانی قوم کے اونٹ کی اوجہڑی کی طرف اُٹہہ جاوے
اور لا کر سجدے کے وقت محمد کے دونون کندہون کے درمیان رکہدے سو ان لوگون مین زیادہ تر بدبخت اُٹہا اور اُسکو
اُٹھا لایا پہر جب حضرت سجدے مین گئے تو اُس نے اوجہڑی آپکے دونون کندہون کے درمیان رکہدی اور ہنسنے لگے اور بعضے
بعضون پر جہکنے لگے یا ایک دوسرے پر حوالہ کرنے لگے کہ فلانے شخص نے یہ حرکت کی وہ سر کہتا تہا مین فلانے کی
اور مین کہڑا دیکہتا تہا۔ اگر مجکو زور ہوتا تو مین اُسکو حضرت کی پیٹھ سے پہینکدیتا اور حضرت (اسی طرح) سجدے مین تہے سر نہ اُٹہا سکتے
تہے یہانتک کہ کسی آدمی نے جاکر فاطمہ زہراؓ کو خبر دی وہ آئین اور حالانکہ وہ کمسن تہین اور اُسکو حضرت کی پیٹہہ سے اوتار اپہر سامنے
ہوکر کفار قریش کو گالی دینے لگین پہر جب حضرت نماز تمام کر چکے تو بلند آواز سے انکو بددعا دی اور جب دعا کرتے تہے تو تین
بار دعا کرتے تہے اور جب کچھ مانگتے تہے تو تین بار مانگتے تہے پہر فرمایا الٰہی پکڑلے قریش کو یہہ حضرت نے تین بار فرمایا پہر
جب کفار قریش نے آپ کی آواز سُنی تو انکا ہنسنا جاتا رہا اور آپ کی بددعا سے ڈرے پہر فرمایا الٰہی پکڑلے ابوجہل بن ہشام
کو اور عتبہ بن ربیعہ کو اور شیبہ بن ربیعہ کو اور ولید بن عتبہ کو اور امیہ بن خلف کو اور عقبہ بن ابی معیط کو راوی کہتا ہے کہ حضرت
نے ساتوین شخص کو بہی ذکر کیا پر مجکو یاد نہین رہا سو قسم ہے اُسکی جسنے محمد کو سچا پیغمبر کیا کہ البتہ مین نے دیکہا اُن لوگون کو جنکا
حضرت نے نام لیا تہا قتل ہوے پڑے تہے دن جنگ بدر کے پہر اُنکی لاشین کہینچ کر بدر کے کچے کنوئین مین ڈالی گئین۔
شیخین اور نسائی اسکے راوی ہین۔ اور سلا وہ چیز ہے جسمین بچہ ہوتا ہے مان کے پیٹ مین یعنے بچہ دان اور بعضون نے کہا کہ
اوجہڑی ہے اور جزور اونٹ کو کہتے ہین نر ہو یا مادہ اور منع قوت اور مضبوطی کو کہتے ہین کہ باز رہتا ہے ساتہہ اُس کے
آدمی اُس سے جسکو ایذا وغیرہ دینی چاہے اور قلیب وہ کنوان ہے جو گول نہ ہو۔ **ف** اول حضرت نے مجمل قریش کو بددعا
دی پہر بڑے بڑے موذیون کا مفصل نام لیا۔ اور یہہ بددعا حضرت کی انکے حق مین قبول ہوئی اور جیسا آپنے فرمایا تہا ویسا
ہی ہوا چنانچہ وے لوگ جنگ بدر مین مارے اور کنوئین مین ڈالے گئے۔ لیکن امیہ بن خلف حضرت کے ہاتہہ سے زخمی ہوکر مکہ مین جامرا
اور ساتوان عمارہ بن ولید تہا۔ وہ حبش مین جامرا۔

(۲) **وَعَنْ** جَابِرٍ اَنَّ اَبَاہُ تُوُفِّیَ وَتَرَکَ عَلَیْہِ ثَلٰثِیْنَ وَسْقًا لِرَجُلٍ مِّنَ الْیَھُوْدِ فَاسْتَنْظَرَہٗ جَابِرٌ فَاَبٰی اَنْ یُّنْظِرَہٗ
فَکَلَّمَ جَابِرٌ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لِیَشْفَعَ اِلَیْہِ فَکَلَّمَہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لِیَاْخُذَ ثَمَرَ نَخْلِہٖ بِالَّذِیْ
لَہٗ فَاَبٰی فَدَخَلَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ النَّخْلَ وَمَشٰی فِیْہِ ثُمَّ قَالَ لِجَابِرٍ جُدَّ لَہٗ فَاَوْفِ لَہٗ فَجَدَّ لَہٗ فَاَوْفَاہُ ثَلٰثِیْنَ وَسْقًا
وَفَضَلَتْ سَبْعَۃَ عَشَرَ وَسْقًا فَاَتٰی جَابِرٌ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لِیُخْبِرَہٗ فَوَجَدَہٗ یُصَلِّی الْعَصْرَ
فَلَمَّا انْصَرَفَ اَخْبَرَہٗ بِالْفَضْلِ فَقَالَ اَخْبِرْ ذٰلِکَ ابْنَ الْخَطَّابِ فَذَھَبْتُ اِلَیْہِ فَاَخْبَرْتُہٗ فَقَالَ عُمَرُ لَقَدْ عَلِمْتُ
حِیْنَ مَشٰی فِیْھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لَیُبَارَکَنَّ فِیْھَا اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ وَاَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِیُّ
اَلْاِسْتِنْظَارُ طَلَبُ التَّاخِیْرِ اِلٰی وَقْتٍ اٰخَرَ وَاَنْظَرْتُہٗ اَخَّرْتُہٗ وَالْجِدَادُ الصِّرَامُ وَھُوَ قَطْعُ ثَمَرَۃِ النَّخْلِ ترجمہ
جابرؓ سے روایت ہے کہ میرا باپ فوت ہوا اور اُسپر ایک یہودی کے تیس وسق قرض ہے تو جابر نے اُس سے مہلت مانگی اُس نے
مہلت دینے سے انکار کیا تو جابر نے اس باب مین حضرت سے کلام کیا تا کہ اُس کے پاس سفارش کرین حضرت نے یہودی سے
کلام کیا تا کہ اپنے قرض کے بدلے اُس کی کہجورون کا میوہ لیوے یعنے بالمقطع اُسنے نہ مانا تو حضرت کہجورون کے درختون مین داخل

اور وہ دنبہ کا بچہ ہے نر ہو یا مادہ اور دواجن وہ ہے جو گہر مین پلی ہو اور گہر مین رہتی ہو اور سؤ فارسی مین ولیما اور دعوت کے کہلانے کو کہتے ہین
کہا ازہری نے کہ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ حضرت نے فارسی مین کلام کیا ہے اور معنے ہلا کے یہہ ہین کہ آؤ جلد چلو اور غطت کے معنے ہین
ابلتی تہی **ف** یہہ معجزہ حضرت کا بنہایت مشہور ہے - اور اسکی سند معتبر ہے

(۷) **وعن** ابی ہریرۃ قال اتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یوما بتمرات فقلت یا رسول اللہ ادع اللہ فیہن بالبرکۃ فضمہن ثم دعا لی فیہن بالبرکۃ ثم قال خذہن فاجعلہن فی مزودک ہذا وکلما اردت ان تاخذ منہ شیئا فادخل یدک فیہ فخذہ ولا تنثرہ نثرا ففعلت فلقد حملت منہ کذا وکذا وسقا فی سبیل اللہ فکنا ناکل منہ ونطعم وکان لا یفارق حقوی حتی کان یوم قتل عثمان رض انقطع زاد رزین فسقط فحزنت علیہ اخرجہ الترمذی المزادۃ القربۃ والراویۃ والحقو شد الازار فیسمی بہ الازار ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ مین ایکدن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس کہجورین لایا تو مین نے کہا یا حضرت انہین برکت کی دعا کیجئے تو آپنے انکو جوڑا اور میرے واسطے ان مین برکت کی دعا کی پہر فرمایا انکو پکڑ لے اور اپنے اس توشہ دان مین ڈال اور جب تو اس سے کوئی چیز لینی چاہے تو اسمین ہاتھ ڈال کر لینا اور نہ کہنڈائیو اسکو کہنڈانا یعنے توشہ دان کو اولٹ کر یکبارگی سب کو مت کہنڈانا کہ ختم ہو جاوین گی سو مین نے اسیطرح کیا سو مینے البتہ اس سے اتنا اتنا خدا کی راہ مین اٹہایا سو ہم اس سے کہاتے تھے اور کہلاتے تھے - اور توشہ دان میری کمر سے جدا نہین ہوتا تہا یہانتک کہ حضرت عثمان کے شہید ہونیکے دن ختم ہوا - زیادہ کیا ہے رزین نے کہ وہ گر پڑا تو مین اسپر غمگین ہوا - ترمذی اسکے راوی ہین - مزادہ مشک اور مشکیزہ کو کہتے ہین اور حقو تہ بند باندہنے کی جگہ ہے - اب تہ بند کا نام رکہا گیا **ف** یہہ بہی حضرت کا معجزہ ہے کہ تہوڑی کہجورین بہت مدت تک کہاتے رہے

الفصل الرابع فی اجابۃ دعائہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

چوتھی فصل

حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا قبول ہونیکے بیان مین

(۱) **عن** ابن مسعود رض قال بینما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یصلی عند البیت وابو جہل واصحابہ جلوس وقد نحرت جزور بالامس فقال ابو جہل ایکم یقوم الی سلا جزور بنی فلان فیضعہ بین کتفی محمد اذا سجد فانبعث اشقی القوم فاخذہ فلما سجد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وضعہ بین کتفیہ فاستضحکوا وجعل بعضہم یمیل علی بعض وانا قائم انظر لو کانت لی منعۃ طرحتہ عن ظہرہ والنبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ساجد ما یرفع راسہ حتی انطلق انسان فاخبر فاطمۃ رض فجاءت وہی جویریۃ فطرحتہ عنہ ثم اقبلت علیہم تشتمہم فلما قضی صلی اللہ علیہ وسلم صلوتہ رفع صوتہ ثم دعا علیہم وکان اذا دعا دعا ثلث مرات واذا سال سال ثلثا ثم قال اللہم علیک بقریش ثلثا فلما سمعوا صوتہ ذہب عنہم الضحک وخافوا دعوتہ ثم قال اللہم علیک بابی جہل بن ہشام وعتبۃ بن ربیعۃ وشیبۃ بن ربیعۃ والولید بن عتبۃ وامیۃ بن خلف وعقبۃ بن ابی معیط وذکر السابع ولم احفظہ فو الذی بعث محمدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بالحق لقد رایت الذین سمی صرعی یوم بدر ثم سحبوا الی القلیب قلیب بدر اخرجہ الشیخان والنسائی السلا ہو الذی یکون فیہ الولد فی بطن امہ وقیل ہو الکرش والجزور البعیر ذکرا کان او انثی الا ان اللفظۃ مؤنثۃ والمنعۃ القوۃ والشدۃ

مین دعا کی کہا عروہ نے سو مینے اُسکو ایک سو بیس برس کے بعد زندہ دیکہا اور بالانکہ اُس کی داڑہی مین چند معدود سفید بال تہے ترمذی اسکے راوی ہین **فائدہ** یہہ حدیث بھی معجزہ ہے کہ حضرت کے ہاتہہ اور دعا کی یہہ تاثیر ہوئی کہ ایک سو بیس سے زیادہ زندہ رہے اور انکی داڑہی سفید نہ ہوئی سوائے چند معدود بالون کے -

(۵) **وعن** یزید بن ابی عبید قال رأیت اثر ضربة فی ساق سلمة بن الاکوع فقلت ما هذه فقال اما یوم خیبر فقال الناس اصیب سلمة فاتی بی رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم فنفث علیها ثلث نفثات فما اشتکیتها حتی الساعة اخرجه ابو داود قلت واخرجه البخاری وهو احد ثلاثیاته والله تعالی اعلم

ترجمہ یزید بن ابی عبید سے روایت ہے کہ مینے سلمہ بن اکوع کی پنڈلی مین چوٹ کا نشان دیکہا مین نے کہا یہہ کیا ہے سلمہ نے کہا کہ جنگ خیبر کے دن مجھکو زخم لگا تو لوگون نے کہا کہ سلمہ زخمی ہوئے تو مین حضرت کے پاس لایا گیا۔ حضرت نے اسپر تین بار دم کیا پہر مجھکو اُس سے آج تک کبہی درد نہین ہوا۔ ابو داود اُس کے راوی ہین۔ مین کہتا ہون اور بخاری بہی اسکے راوی ہین اور یہہ حدیث اُسکے ثلاثیات مین سے ہے واللہ اعلم **ف** یہہ حدیث بہی حضرت کا معجزہ ہے -

الفصل الخامس فی کف الاذی عنه علیه الصلوة والسلام

پانچوین فصل

حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تکلیف دینے والی چیز کے ہٹانے کے بیان مین

(۱) **عن** ابی هریرة قال قال ابو جهل هل یعفر محمد وجهه بین اظهرکم قال فقیل نعم قال واللات والعزی لئن رأیته یفعل ذلک لاطأن علی رقبته او لاعفرن وجهه فی التراب ثم انه اتی النبی صلی الله علیه وسلم وهو یصلی لیطأ علی رقبته قال فما فجئهم منه الا وهو ینکص علی عقبیه ویتقی بیدیه فقیل له ما لک قال ان بینی وبینه لخندقا من نار وهولا واجنحة فقال النبی صلی الله علیه وآله وسلم لو دنا منی لاختطفته الملائکة عضوا عضوا فانزل الله تعالی کلا ان الانسان لیطغی ان رآه استغنی الی کلا لا تطعه واسجد واقترب اخرجه مسلم۔ التعفیر التمریغ فی التراب النکوص الرجوع الی وراء وهو القهقری والاختطاف الاستلاب بسرعة ترجمہ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ابو جہل نے کہا کہ کیا محمد تمہارے سامنے اپنا مُنہ خاک پر ملتا ہے یعنے سجدہ کرتا ہے کافرون نے کہا کہ ہان۔ کہا لات اور عزے کی قسم کہ اگر مین اُسکو اسحالت مین دیکہون تو اپنے پاؤن سے اُس کی گردن کچل ڈالون یا اُس کے منہ کو خاک مین ملون پہر وہ ایک بار حضرت کے پاس آیا اور حضرت نماز پڑہتے تہے یعنے اُس نے حضرت کی تکلیف کا قصد کیا سو کافر اُس سے گہبرائے کہ وہ یکایک اُلٹے پاؤن پہا گا اپنے دونو ہاتہہ کے ساتہہ بچاؤ کرتا تہا یعنے گویا کسی آفت کو دونون ہاتہہ سے روکتا ہے لوگون نے کہا تو کیون اسطرح بہاگتا ہے اُسنے کہا مجھکو اپنے اور محمد کے درمیان آگ سے بہری ہوئی ایک کہائی نظر آئی اور سخت خوف اور بازو ہین یعنے فرشتے کہ حضرت کے گرد نگہبان تہے۔ تو حضرت نے فرمایا کہ اگر ابو جہل میرے پاس آتا تو فرشتے اُسکے جوڑ جوڑ کو اچک لیجاتے یعنے اُسکو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالتے پہر خدا نے یہہ آیت اُتاری کہ ہرگز نہین البتہ انسان سرکشی کرتا ہے جبکہ دیکہتا ہے کہ خدا نے اسکو بے پروا کر دیا آخر سورہ تک مسلم اسکے راوی ہین تعفیر کے معنے ہین منہ خاک مین آلودہ کرنا۔ اور نکوص کے معنے ہین پیچہے ہٹنا ایڑیون پر بغیر اسکے کہ منہ کو پچہلی طرف پہیرے اور خطف کے معنے ہین جلدی اوچک لینا چیز کا۔

بیچ و انہین چلے پہرے پہر جابر سے فرمایا اُسکے واسطے میوہ کاٹ اور اُسکو قرض پورا ادا کر دے جابر نے میوہ کاٹا اور اُسکو تیس وسق پورے ادا کر دیے اور قرض ادا کر دینے کے بعد سترہ وسق چہوارے باقی بچے پہر جابر حضرت کے پاس آئے تاکہ آپ کو خبر دین اور آپکو عصر کی نماز پڑہتے پایا جب حضرت نماز سے فارغ ہوئے تو آپ کو خبر دی کہ اتنا میوہ باقی بچا تو فرمایا کہ اس کی خبر کر دے خطاب کے بیٹے کو یعنے عمر فاروق کو تو مینے جاکر انکو خبر دی تو عمر فاروق نے کہا کہ جب حضرت کہجورون مین چلے تہے تو مینے ..... جان لیا تہا کہ انمین ضرور برکت ہوگی۔ بخاری و ابوداؤد و نسائی اسکے راوی ہین۔ اور استنظار کے معنے ہین مہلت مانگنا و وسد وقت اور جد کے معنے ہین کہجور کا میوہ کاٹنا۔

(۳) وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ كُنْتُ اَدْعُوْ اُمِّیْ اِلَی الْاِسْلَامِ وَهِیَ مُشْرِكَةٌ فَتَاْبٰی عَلَیَّ وَاِنِّیْ دَعَوْتُهَا يَوْمًا فَاَسْمَعَتْنِیْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَا اَكْرَهُ فَاَتَيْتُهٗ وَاَنَا اَبْكِیْ فَقَالَ مَا يُبْكِيْكَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ كُنْتُ اَدْعُوْ اُمِّیْ اِلَی الْاِسْلَامِ فَتَاْبٰی عَلَیَّ وَاِنِّیْ دَعَوْتُهَا الْيَوْمَ فَاَسْمَعَتْنِیْ فِيْكَ مَا اَكْرَهُ فَادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّهْدِیَ اُمَّ اَبِیْ هُرَيْرَةَ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اهْدِ اُمَّ اَبِیْ هُرَيْرَةَ فَخَرَجْتُ مُسْتَبْشِرًا بِدَعْوَتِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اَتَيْتُ اُمِّیْ فَقَصَدْتُ الْبَابَ فَاِذَا هُوَ مُجَافٌ وَسَمِعَتْ اُمِّیْ خَشْفَ قَدَمَیَّ فَقَالَتْ مَكَانَكَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ وَسَمِعْتُ خَضْخَضَةَ الْمَاءِ فَاغْتَسَلَتْ وَلَبِسَتْ دِرْعَهَا وَعَجِلَتْ عَنْ خِمَارِهَا وَفَتَحَتِ الْبَابَ وَهِیَ تَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ فَرَجَعْتُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَبْكِیْ مِنَ الْفَرَحِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَبْشِرْ فَقَدِ اسْتَجَابَ اللّٰهُ لَكَ دَعْوَتَكَ وَهَدٰی اُمَّ اَبِیْ هُرَيْرَةَ فَحَمِدَ اللّٰهَ تَعَالٰی وَقَالَ خَيْرًا اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ قَوْلُهٗ فَاِذَا الْبَابُ مُجَافٌ اَیْ مُغْلَقٌ وَالْخَشْفُ كَالْخَشْفَةِ الصَّوْتُ وَالْحَرَكَةُ

ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہا کہ میری ماں مشرکہ تہی اور مین اُس سے کہا کرتا تہا کہ تو مسلمان ہوجا وہ نہین مانتی تہی اور مین نے ایک دن اسلام کی طرف بلایا تو اس نے حضرت کے حق مین ایسی بے ادبی کی بات کہی کہ مجھکو سنکر نہایت بری معلوم ہوئی تو مین حضرت کے پاس روتا ہوا آیا فرمایا تو کیون روتا ہے مینے کہا یا حضرت مین اپنی ماں سے کہا کرتا تہا کہ تو مسلمان ہوجا وہ نہین مانتی تہی اور مینے اُسکو آج مسلمان ہونے کو کہا تو اُس نے مجھکو آپکے حق مین ایسی بے ادبی کی بات سنائی جو مجھکو بہت بُری معلوم ہوئی سو آپ دعا کیجئے خدا میری ماں کو ہدایت کرے تو حضرت نے فرمایا کہ الٰہی ہدایت کر ابو ہریرہ کی ماں کو تو مین حضرت کی دعا سے خوش ہوکر نکلا جب مین اپنے گہر پہونچا تو ناگہان کیا دیکہتا ہون کہ دروازہ بند ہے اور میری ماں نے میرے قدم کی آہٹ سُنی تو کہا ای ابو ہریرہ کہڑا رہ اور مینے پانی کی آواز سُنی تو اُس نے غسل کرکے اپنا کرتا پہنا اور جلدی سے اپنی اوڑہنی اوڑہی اور دروازہ کہولا اور حالانکہ یون کہتی تہی اشہد ان لا الٰہ الا اللہ الخ یعنے مین گواہی دیتی ہون اس کی کہ کوئی لائق بندگی کے نہین سوائے خدا کے اور مین گواہی دیتی ہون کہ بیشک محمد اللہ کے رسول ہین تو مین خوشی سے روتا ہوا حضرت کے پاس پلٹ گیا تو مینے کہا یا حضرت آپکو بشارت ہو البتہ اللہ نے آپ کی دعا قبول کی اور ابو ہریرہ کی ماں کو ہدایت ہوئی تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے الحمد للہ کہکر فرمایا کہ بہت خوب ہوا مسلم اس کے راوی ہین اور خشف کے معنے ہین آواز اور حرکت **ف** یہ حدیث معجزہ ہے کہ حضرت کی دعا فوراً قبول ہوئی۔

(۴) وَعَنْ اَبِیْ زَيْدِ بْنِ اَخْطَبَ قَالَ مَسَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ عَلٰی وَجْهِیْ وَدَعَا لِیْ قَالَ عَزْرَةُ فَلَقَدْ رَاَيْتُهٗ بَعْدَ مَا عَاشَ عِشْرِيْنَ وَمِائَةَ سَنَةً وَلَيْسَ فِیْ لِحْيَتِهٖ اِلَّا شَعَرَاتٌ بِيْضٌ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ ابی زید بن اخطب سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا ہاتھ میرے منہ پر پہیرا اور میرے

بِاِذْنِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاِذَا عَلَا مَنِيُّ الْمَرْاَةِ مَنِيَّ الرَّجُلِ اَنَّثَا بِاِذْنِ اللّٰهِ تَعَالٰى قَالَ صَدَقْتَ وَاِنَّكَ لَنَبِيٌّ ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ سَاَلَنِيْ عَنْهُ وَمَا لِيْ عِلْمٌ بِشَيْءٍ مِّنْهُ حَتّٰى اَتَانِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى بِهٖ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ ترجمہ ثوبان سے روایت ہے کہا کہ یہود کا ایک عالم حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا سو اُس نے کہا سلام تجھکو اے محمد تو مینے اُسکو ایک دھکا دیا قریب تہا کہ اُس سے گر پڑے اُس نے کہا تونے مجھکو کیوں دہکا دیا ہے۔ مینے کہا تو یا رسول اللہ کیوں نہین کہتا اس نے کہا میں تو اُنکو اسی نام سے بلاتا ہون جو اُنکے گہر والون نے اسکا نام رکہا ہے تو حضرت نے فرمایا کہ بے شک میرے گہر والون نے میرا جو نام رکہا ہے وہ محمد ہے اُسنے کہا مین تم سے کچہ پوچہنے کو آیا ہون تو حضرت نے فرمایا کہ اگر مین تجھکو تبلا دون تو تجھکو کچہ چیز فائدہ کرے گی اُس نے کہا کہ مین اپنے کان سے سنون گا تو حضرت نے فرمایا کہ پوچہہ اُس نے کہا کہ کہان ہونگے لوگ قیامت کے دن جسدن زمین و آسمان بدل جاوینگے حضرت نے فرمایا اندہیرے مین سوائے پل کے پہر اُس نے کہا کون لوگ پہلے پلصراط سے گذرینگے حضرت نے فرمایا محتاج مہاجرین پہر اُس نے کہا کہ بہشت مین داخل ہوتے وقت کیا چیز انکو تحفہ ملے گی حضرت نے فرمایا کہ مچھلی کے کلیجے کی بڑہی ہوئی نوک اُس نے کہا پہر اُس کے پیچھے انکو کیا غذا ملے گی حضرت نے فرمایا کہ اُن کے واسطے بہشت کا بیل ذبح کیا جاوے گا جو اُس کی طرفون مین چرتا تہا۔ اُس نے پوچہا کہ پہر اُس کے بعد انکو کیا پانی ملے گا حضرت نے فرمایا اس نہر سے جسکا نام سلسبیل ہے اُس نے کہا کہ آپنے سچ فرمایا ہے اور مین تجھسے ایک چیز پوچہنے کو آیا ہون کہ کوئی اُسکو نہین جانتا سوائے نبی کے یا ایک دو مردے کے حضرت نے فرمایا کہ اگر مین تجھے بتلا دون تو تجھکو کچہہ چیز فائدہ کرے گی اُس نے کہا کہ مین اپنے کان سے سنون گا حضرت نے فرمایا کہ پوچہہ کہا کہ مین بچے کا حال تمسے پوچہتا ہون کہ نر مادہ کیون کر ہوجاتا ہے حضرت نے فرمایا کہ مرد کی منی سفید ہے اور عورت کی منی زرد ہے پہر جب دونون اکٹھی ہون اور مرد کی منی عورت کی منی پر غالب ہو تو خدا کے حکم سے لڑکا ہوجاتا ہے اور جب عورت کی منی مرد کی منی پر غالب ہو تو خدا کے حکم سے مادہ لڑکی ہوجاتی ہے۔ اُس نے کہا کہ آپنے سچ کہا اور بیشک آپ نبی ہین پہر وہ پہرا تو حضرت نے فرمایا البتہ اُس نے مجھسے پوچہا اور مجھکو اُس مین کوئی چیز معلوم نہ تہی یہانتک کہ خدا نے مجھکو تبلائی۔ مسلم اسکے راوی ہین۔

اَلْفَصْلُ السَّابِعُ فِيْ مُعْجِزَاتٍ مُّتَفَرِّقَةٍ

ساتوین فصل

متفرق معجزات کے بیان مین

(۱) عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رض قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِلْقَتَيْنِ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْهَدُوْا اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالتِّرْمِذِيُّ وَفِيْ اُخْرٰى بَيْنَا نَحْنُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِمِنًى اِذَا انْفَلَقَ الْقَمَرُ فِلْقَتَيْنِ فِلْقَةٌ وَرَاءَ الْجَبَلِ وَفِلْقَةٌ دُوْنَهُ فَقَالَ لَنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اشْهَدُوْا ترجمہ ابن مسعود سے روایت ہے کہ چاند حضرت کے زمانے مین پہٹ کر دو ٹکڑے ہو گیا۔ تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ گواہ رہو۔ شیخین اور ترمذی اسکے راوی ہین۔ اور دوسری روایت مین ہے کہ ہم حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھہ منا مین تہے کہ ناگہان دیکہا چاند پہٹ کر دو ٹکڑے ہو گیا ایک ٹکڑا پہاڑ کے پیچھے اور ایک ٹکڑا اوس سے ورے تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمسے فرمایا کہ گواہ رہو

(۲) وَعَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ هَلْ اَتٰى عَلَيْكَ يَوْمٌ كَانَ اَشَدَّ مِنْ

(۲) وعن جابر رضہ قال غزونا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبل نجد فادرکنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی القائلۃ فی واد کثیر العضاۃ فنزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تحت شجرۃ فعلق سیفہ بغصن من اغصانہا وتفرق الناس فی الوادی یستظلون بالشجر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان رجلا اتانی وانا نائم فاخذ السیف فاستیقظت وھو قائم علی راسی والسیف فی یدہ صلتا فقال من یمنعک منی قلت اللہ فشام السیف وھا ھو ذا جالس ثم لم یعرض لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وکان ملک قومہ فانصرف حین عفا عنہ وقال واللہ لا اکون فی قوم ھم حرب لک اخرجہ الشیخان ۔ العضاۃ الشجر الشوک کالسلم وغیرہ والسیف الصلت المسلول من غمدہ وشام السیف اغمدہ واستلہ فھو من الاضداد

ترجمہ جابر رضہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت کے ساتھ نجد ایک ملک کا نام ہے عرب میں، کی ایک طرف جہاد کو گئے یعنے جب وہاں سے پھرے تو ہم حضرت کے ساتھ دوپہر کو ایک بہت خاردار درختوں کے جنگل میں پہونچے تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک درخت کے نیچے اُترے اور اسکی ایک شاخ میں اپنی تلوار لٹکالی اور لوگ جنگل میں جدے جدے ہوکر اور درختوں کے سایے میں جا اُترے یعنے سو گئے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایک مرد میرے پاس آیا اور میں سوتا تھا سو اُسنے تلوار پکڑی تو میں جاگا اور حالانکہ وہ میرے سر پر ہاتھ میں تلوار کہینچے کھڑا تھا۔ تو اُس شخص نے حضرت سے کہا کہ تجھکو مجھسے کون بچاویگا۔ میںنے کہا کہ خدا مجھکو بچا دیگا تو اُسنے تلوار میان کرلی۔ اور ایک روایت میں ہے کہ خوف کے مارے تلوار اُسکے ہاتھ سے گر پڑی اور وہ بیٹھا ہے تو حضرت نے اُسکو کچھ نہ کہا بلکہ معاف کردیا اور وہ اپنی قوم کا بادشاہ تھا سو وہ پھر اجب حضرت نے اُس سے معاف کیا اور کہا کہ اللہ کی قسم جو لوگ تجھسے لڑین مین انکے ہمراہ نہ ہونگا۔ شیخین اُس کے راوی ہیں عضاۃ خاردار درخت کو کہتے ہیں جیسے کیکر وغیرہ اور سیف صلت یعنی جو تلوار اپنے میان سے کہینچی گئی اور شام سیف کے دونوں معنے ہیں اُسکو میان کیا اور کہینچا سو یہ لفظ اضداد سے ہے۔

الفصل السادس فیما سئل عنہ صلی اللہ علیہ وسلم

چھٹی فصل

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھی گئی چیزون کے بیان مین

(۱) عن ثوبان رضہ قال جاء حبر من الیھود الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقال السلام علیک یا محمد فدفعتہ دفعۃ کاد یصرع منہا فقال لم تدفعنی فقلت الا تقول یا رسول اللہ فقال انما ندعوہ باسمہ الذی سماہ بہ اھلہ محمد قال جئت اسالک فقال صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اینفعک شیء ان حدثتک قال اسمع باذنی فقال صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سل فقال این یکون الناس یوم القیمۃ یوم تبدل الارض غیر الارض والسموات قال فی الظلمۃ دون الجسر قال فمن اول الناس اجازۃ قال فقراء المھاجرین قال فما تحفتھم حین یدخلون الجنۃ قال زیادۃ کبد الحوت قال فما غذاءھم علی اثرھا قال ینحر لھم ثور الجنۃ الذی کان یاکل من اطرافہا قال فما شرابھم علیہ قال من عین فیہا تسمی سلسبیلا قال صدقت قال وجئت اسالک عن شیء لا یعلمہ الا نبی او رجل او رجلان قال اینفعک ان حدثتک قال اسمع باذنی قال سل قال اسالک عن الولد قال ماء الرجل ابیض وماء المراۃ اصفر فاذا اجتمعا فعلا منی الرجل منی المراۃ اذکرا

کے معنے مین سخت دبانا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کوئی شخص اگرچہ کامل ولی ہو شیطان کے غلبے سے نڈر نہین ہوسکتا کہ وہ حضرت کے ساتھ بے ادبی کو تیار ہوا تہا۔

كِتَابُ النِّكَاحِ وَفِيهِ اَرْبَعَةُ اَبْوَابٍ

کتاب ہے نکاح کے بیان مین اور اس مین چار باب ہین :۔

اَلْبَابُ الْاَوَّلُ فِي مُقَدِّمَاتِهِ وَفِيهِ اَرْبَعَةُ فُصُولٍ

پہلا باب اُس کے مقدمات کے بیان مین اور اس مین چار فصل ہین +

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فِي اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُنَّ

پہلی فصل حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیبیون کے بیان مین

عَائِشَةُ رض
حضرت عائشہ کا ذکر

(۱) **عَنْ** عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اُرِيْتُكِ فِي الْمَنَامِ ثَلٰثَ لَيَالٍ جَاءَنِي بِكِ الْمَلَكُ فِي سَرَقَةٍ مِنْ حَرِيرٍ يَقُولُ هٰذِهِ امْرَاَتُكَ فَاَكْشِفُ عَنْهَا فَاِذَا هِيَ اَنْتِ فَاَقُولُ اِنْ يَكُ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ يُمْضِهِ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالتِّرْمِذِيُّ۔ السَّرَقَةُ شُقَّةٌ مِنْ حَرِيرٍ خَاصَّةٍ **ترجمہ** عروہ سے روایت ہے اُنہون نے روایت کی عائشہ رض سے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے فرمایا کہ تو مجھکو دکہلائی گئی خواب مین تین رات۔ فرشتہ تجھکو میرے پاس لے آتا تہا ریشمی ٹکڑے مین اور کہتا تہا کہ یہہ تیری عورت ہے اور مین تیرا چہرہ کہولتا تو کیا دیکہتا کہ وہ صورت تیری ہی ہے تو مین کہتا کہ اگر یہہ خواب خدا کی طرف سے ہے تو خدا یون ہی کریگا یعنے تو میرے نکاح مین آوے گی شیخین اور ترمذی اس کے راوی ہین سرقہ ایک ٹکڑا ہے خالص ریشم کا **ف** یہ جو حضرت نے فرمایا کہ اگر یہ خواب خدا کی طرف سے ہے تو یہہ بطور شک اور تردد کے نہین ہو اسطے کہ پیغمبر کی خواب مین کچھ شک و تردد نہین ہوتا بلکہ مطلب یہ ہے کہ اگر اس خواب کی اور کوئی تعبیر نہ ہولی۔ تو مقرر نکاح ہوگا۔

(۲) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رض قَالَتْ تَزَوَّجَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا بِنْتُ سِتِّ سِنِينَ فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فَنَزَلْنَا فِي بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ فَوُعِكْتُ فَتَمَرَّقَ شَعْرِي فَوَفٰى جُمَيْمَةً فَاَتَتْنِي اُمِّي اُمُّ رُومَانَ وَاِنِّي لَفِي اُرْجُوحَةٍ وَمَعِي صَوَاحِبُ لِي فَاَتَيْتُهَا لَا اَدْرِي مَا تُرِيدُ مِنِّي فَاَخَذَتْ بِيَدِي فَوَقَّفَتْنِي عَلٰى بَابِ الدَّارِ فَاِذَا نِسْوَةٌ مِنَ الْاَنْصَارِ فِي الْبَيْتِ فَقُلْنَ عَلَى الْخَيْرِ وَالْبَرَكَةِ وَعَلٰى خَيْرِ طَائِرٍ فَاَسْلَمَتْنِي اِلَيْهِنَّ فَاَصْلَحْنَ مِنْ شَاْنِي فَلَمْ يَرُعْنِي اِلَّا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَاَسْلَمَتْنِي اِلَيْهِ وَاَنَا يَوْمَئِذٍ بِنْتُ تِسْعِ سِنِينَ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا التِّرْمِذِيَّ۔ تَمَرَّقَ الشَّعْرُ وَامَّرَقَ اِذَا سَقَطَ وَانْتَثَرَ مِنْ مَرَضٍ اَوْ عِلَّةٍ تَعْرِضُ لَهُ وَالْجُمَيْمَةُ تَصْغِيرُ جُمَّةٍ وَالْجُمَّةُ مِنَ الْاِنْسَانِ مُجْتَمَعُ شَعْرِ الرَّاْسِ وَوَفَى الشَّيْءُ اِذَا كَثُرَ وَالْاُرْجُوحَةُ مَعْرُوفَةٌ مِنْ لُعَبِ الصِّغَارِ **ترجمہ** عائشہ رض سے روایت ہے کہا کہ نکاح کیا مجھ سے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس حال مین کہ مین چھ برس کی لڑکی تہی پہر ہم مدینے مین آئے یعنی ہجرت کرکے سو ہم قوم بنی حارث بن خزرج کے قبیلے مین اُترے سو مجھکو بخار آیا تو میرے بال بیماری کے سبب گر پڑے پہر بہت ہوئے بال میرے اور دراز ہوئے کانون تک پہر میری مان ام رومان میرے پاس آئی اور حالانکہ مین کہیل مین تہی اور میرے

يَوْمِ اُحُدٍ قَالَ لَقَدْ لَقِيْتُ مِنْ قَوْمِكِ وَكَانَ اَشَدَّ مَا لَقِيْتُ مِنْهُمْ يَوْمَ الْعَقَبَةِ اِذْ عَرَضْتُ نَفْسِيْ عَلَى ابْنِ عَبْدِ يَالِيْلَ بْنِ
عَبْدِ كُلَالٍ فَلَمْ يُجِبْنِيْ اِلٰى مَا اَرَدْتُ فَانْطَلَقْتُ وَاَنَا مَهْمُوْمٌ عَلٰى وَجْهِيْ فَلَمْ اَسْتَفِقْ اِلَّا وَاَنَا بِقَرْنِ الثَّعَالِبِ فَرَفَعْتُ
رَاْسِيْ فَاِذَا اَنَا بِسَحَابَةٍ قَدْ اَظَلَّتْنِيْ فَنَظَرْتُ فَاِذَا فِيْهَا جِبْرَئِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَنَادَانِيْ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى
قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ لَكَ وَمَا رَدُّوْهُ عَلَيْكَ وَقَدْ بَعَثَ اِلَيْكَ مَلَكَ الْجِبَالِ لِتَاْمُرَهٗ بِمَا شِئْتَ فِيْهِمْ
فَنَادَانِيْ مَلَكُ الْجِبَالِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ لَكَ وَاَنَا مَلَكُ الْجِبَالِ
قَدْ بَعَثَنِيْ اِلَيْكَ لِتَاْمُرَنِيْ بِاَمْرِكَ فَمَا شِئْتَ اِنْ شِئْتَ اَطْبَقْتُ عَلَيْهِمُ الْاَخْشَبَيْنِ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ
بَلْ اَرْجُوْ اَنْ يُّخْرِجَ اللّٰهُ مِنْ اَصْلَابِهِمْ مَنْ يَّعْبُدُ اللّٰهَ وَلَا يُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ - اَلْاَخْشَبَانِ
جَبَلَا مَكَّةَ الْمُحِيْطَانِ بِهَا وَكُلُّ جَبَلٍ عَظِيْمٍ فَهُوَ اَخْشَبُ **ترجمہ** عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ مین نے
کہا یا حضرت بہلا آپ پر جنگ احد کے دن سے بہی کوئی دن سخت تر آیا ہے حضرت نے فرمایا کہ مقرر مین نے تیری قوم یعنے قریش
سے تکلیف پائی ہے اور مینے نہایت سخت تکلیف اُن سے اُسدن پائی جب پہاڑ کی گہاٹی پر انصار نے مجہسے بیعت
کی عہد کہ مینے اپنے تئین ابن عبد یالیل کے سامنے کیا سو مینے جو چاہا اسنے میرا کہا نہ مانا یعنے مینے اسکو اسلام لانے کو کہا۔
اُس نے اسلام قبول نکیا مین غمگین ہوکر اپنے مُنہ پر چلا یعنے جدہر منہ آیا چلدیا۔ مجہکو کچہ ہوش نہی کہ کدہر جاتا ہون سو مین
ہوش مین نہ آیا مگر اُس مکان مین جسکا نام قرن الثعالب ہے سو مین نے اپنا سر اُٹہایا تو ناگہان مینے بدلی دیکہی کہ اُس نے
مجہپر سایہ کر لیا سو مینے دیکہا کہ اُس مین جبرئیل ہے سو اُسنے مجہکو پکارا اور کہا کہ البتہ خدا نے تیری قوم کا قول سنا جو تیرے حق مین کہا اور
جو تیری بات کو رد کیا اور البتہ خدا نے تیرے پاس پہاڑون کا داروغہ فرشتہ بہیجا تاکہ تو اس فرشتہ کو حکم کرے جو تیرا اُن کافرون کے حق مین جی چاہے پہر مجہکو پہاڑون
کے فرشتے نے پکارا سو مجہکو سلام کیا پہر کہا اے محمد البتہ خدا نے سنا جو تیری قوم نے تیرے حق مین کہا اور مین فرشتہ ہون پہاڑون کا داروغہ اور مجہکو
خدا نے تیرے پاس بہیجا ہے تاکہ تو مجہکو حکم کرے جو تیرا جی چاہے اگر تو چاہے تو کافرون پر رکہدون اُن دونون پہاڑون
کو جنکے درمیان مکہ ہے یعنے تاکہ پہاڑون کے درمیان پس جائین تو حضرت نے فرمایا کہ نہین بلکہ مین امیدوار ہون کہ خدا انکو کافرون کی
پیٹہہ سے وہ اولاد نکالے جو صرف خدا ہی کی عبادت کرین ۔ اسکے ساتہہ کسی چیز کو شریک نہ ٹہیرائین شیخین اُسکے راوی ہین
اخشبان دونو مکے کے پہاڑ ہین جو اسکو گہیرے ہوئے ہین اور ہر بڑے پہاڑ کو اخشب کہتے ہین ۔ **ف** یہ حدیث حضرت کا معجزہ
ہے کہ پہاڑون کا فرشتہ آپ کی خدمت مین حاضر ہوا ۔ اور کافرون کے ہلاک کرنے کی اجازت چاہی لیکن حضرت نے اُن کافرون
کی ہلاکی نہ چاہی سبحان اللہ آنحضرت کو کسقدر صبر تہا کہ باوجود ایسی تکلیف کے اپنا کرم نہ چہوڑا ۔

(۳) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ عِفْرِيْتًا مِّنَ الْجِنِّ تَفَلَّتَ عَلَيَّ
الْبَارِحَةَ لِيَقْطَعَ عَلَيَّ صَلٰوتِيْ فَاَمْكَنَنِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى مِنْهُ فَذَعَتُّهٗ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَرْبِطَهٗ اِلٰى سَارِيَةٍ مِّنْ سَوَارِي
الْمَسْجِدِ حَتّٰى تُصْبِحُوْا وَتَنْظُرُوْا اِلَيْهِ كُلُّكُمْ فَذَكَرْتُ قَوْلَ اَخِيْ سُلَيْمٰنَ رَبِّ هَبْ لِيْ مُلْكًا لَّا يَنْبَغِيْ
لِاَحَدٍ مِّنْ بَعْدِيْ فَرَدَّهُ اللّٰهُ خَاسِئًا اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ اَلذَّعْتُ اَشَدُّ الْخَنْقِ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایک سرکش جن رات کو میرے آگے آگہسا میری نماز توڑنے کو تو خدا نے اسکو میرے
قابو مین کر دیا پہر مینے اسکو پکڑ کر سخت دبایا تو مینے چاہا کہ اُس کو مسجد کے ایک ستون مین باندہ دون تاکہ صبح کے وقت
تم سب لوگ اسکو دیکہو پہر مجہکو یاد آئی اپنے بہائی سلیمان کی دعا وہ دعا یہہ تہی کہ میرے رب میری مغفرت کر اور مجہکو ایسی
بادشاہی دے کہ میرے بعد ویسی پہر کسی کو نملے پہر خدا نے اسکو رد کر دیا ذلیل کر کر شیخین اسکے راوی ہین الذعت

اُمِّ سَلَمَہ رضہ

حضرت ام سلمہ کا ذکر

عنہا قالت لما انقضت عدتی بعث الی ابو بکر یخطبنی فلم اتزوجہ فبعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عمر بن الخطاب یخطبہا علیہ فقالت اخبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انی امرأۃ غیراء وانی مصبیۃ ولیس احد من اولیائی شاھد فذکر ذلک لہ فقال ارجع الیہا فقل لہا اما غیرتک فسأدعو اللہ تعالی ان یذہبہا عنک واما صبیتک فستکفین امرھم واما اولیاؤک فلیس احد منہم شاھد ولا غائب یکرہ ذلک فقالت لابنہا یا عمر قم فزوج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فزوجہ اخرجہ النسائی امرأۃ غیراء کثیرۃ الغیرۃ والمصبیۃ ذات صبیان ذوو اولاد صغار ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہے، کہا جب میری عدت گذر گئی تو ابو بکر نے مجھکو نکاح کا پیغام کہلا بھیجا تو میں نے اُس سے نکاح نہ کیا پھر بعد اُس کے حضرت نے عمر فاروق کے ہاتھ مجھکو نکاح کا پیغام کہلا بھیجا تو میں نے کہا حضرت کو خبر دے کہ مقرر میں بہت غیرت دار عورت ہوں اور اولاد والی ہوں اور میرا کوئی ولی رشتہ دار اسوقت موجود نہیں عمر فاروق نے آپ سے یہ ذکر کیا حضرت نے فرمایا کہ اُسکے پاس پھر جا اور اُسکو کہہ کہ میں تیری غیرت کے واسطے دعا کرونگا کہ خدا اس کو تجھ سے دور کردے اور لیکن تیرے لڑکے سو تو اُن کے کام کو کفایت کریگی اور تیرے ولیوں میں تو کوئی حاضر و غائب ایسا نہیں جو اُسکو بُرا جانے تو ام سلمہ نے اپنے بیٹے سے کہا کہ اے عمر اُٹھ اور میرا نکاح حضرت سے کر دے اُس نے حضرت سے نکاح کر دیا۔ نسائی اس کے راوی ہیں۔ غیرا بہت غیرت دار عورت کو کہتے ہیں اور مصبیہ وہ عورت ہے جو لڑکوں اور چھوٹی اولاد والی ہو۔

زینب رضی اللہ تعالی عنہا

حضرت زینب رضہ کا ذکر ۔

(۱) عن انس قال لما انقضت عدۃ زینب قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لزید رض اذہب فاذکرہا علی فانطلق زید حتی اتاہا وھی تخمر عجینہا قال فلما رأیتہا عظمت فی صدری حتی ما استطیع ان انظر الیہا فولیتہا ظہری ونکصت علی عقبی وقلت یا زینب ارسلنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یذکرک فقالت ما انا بصانعۃ شیئا حتی اوامر ربی فقامت الی مسجدہا ونزل القرآن وجاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فدخل علیہا بغیر اذن قال فلقد رأیتنا اطعمنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الخبز واللحم حتی امتد النہار فخرج الناس وبقی رجال یتحدثون فی البیت بعد الطعام فخرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واتبعتہ فجعل یتتبع حجر نسائہ ویسلم علیہن ویقلن لہ یا رسول اللہ کیف وجدت اہلک قال انس رض فما ادری انا اخبرتہ او غیری ان القوم قد خرجوا فانطلق حتی دخل البیت فذہبت ادخل معہ فالقی الستر بینی وبینہ ونزل الحجاب ووعظ القوم بما وعظوا بہ یا ایہا الذین امنوا لا تدخلوا بیوت النبی الی قولہ واللہ لا یستحیی من الحق اخرجہ مسلم والنسائی والبخاری والترمذی بمعناہ ترجمہ انس رض سے روایت ہے کہ جب زینب کی عدت گذر گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زید سے فرمایا کہ جا اور میرے نکاح کا پیغام اُسکو دے تو زید چلا یہانتک کہ اُسکے پاس پہونچا اور وہ آٹا گوندہ رہی تھی۔ کہا کہ جب میں نے زینب کو دیکھا تو میرے دل میں بھاری گذرا یہانتک کہ میں اُسکی طرف نظر نکر سکا تو میں نے اُس سے پیٹھ پھیری اور اپنی ایڑیوں پر پیچھے ہٹا اور میں نے کہا اے زینب حضرت نے مجھکو تیرے پاس بھیجا ہے تجھے نکاح کا پیغام کرتے ہیں تو زینب نے کہا کہ میں کچھ نہیں کرنے کی یہانتک کہ میں اپنے رب سے اذن لوں پھر وہ اپنی مسجد میں نماز کو کھڑی ہوئی اور قرآن اترا تو حضرت بغیر اذن کے اسپر داخل ہوئے پھر ہمنے اپنے تئیں دیکھا کہ حضرت نے ہمکو روٹی گوشت

ساتھ میرے مصاحب لڑکیاں تھین یعنے اُس نے مجھکو بلایا تو مین اُسکے پاس آئی مین نہ جانتی کہ اُسکا مجھ سے کیا مطلب ہے پہر اُس نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھکو گھر کے دروازے پر کھڑا کیا تو ناگاہ کیا دیکھتی ہون کہ گھر مین کچھ انصار کی عورتین ہین تو انہون نے کہا کہ خیر اور برکت ہے اور نیک بخت پر تو میری مان نے مجھکو اُنکے سپرد کیا تو انہون نے مجھکو سنوارا مین گھبرائی کہ یکایک حضرت میرے پاس تشریف لائے تو انہون نے مجھکو حضرت کے سپرد کیا اور مین اُسدن نو برس کی لڑکی تھی ترمذی کے سوا پانچون اس کے راوی ہین تمزق الشعر جبکہ کسی بیماری یا علت سے بال گر پڑین۔

حفصۃ ؓ
حفصہ ؓ کا ذکر

(۱) **عن** ابن عمر رضی اللّٰہ تعالی عنہما ان عمر حین تأیمت حفصۃ من خنیس بن حذافۃ
السہمی ؓ وکان من اصحاب النبی صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم ممن شہد بدرا وتوفی بالمدینۃ
فقال عمر فلقیت عثمان بن عفان فعرضت علیہ حفصۃ فقلت ان شئت انکحتک حفصۃ بنت عمر فقال سانظر فی امری فلبثت لیالی ثم لقیتہ فعرضت علیہ فقال قد بدا لی ان لا اتزوج فلقیت ابا بکر ؓ فقلت لہ ان شئت انکحتک حفصۃ ابنۃ عمر فصمت ولم یرجع الی شیئا فکنت علیہ اوجد منی علی عثمان فلبثت لیالی ثم خطبہا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فانکحتہا ایاہ فلقینی ابو بکر فقال لعلک وجدت علی حین عرضت علی حفصۃ فلم ارجع الیک شیئا فقلت نعم فقال فانہ لم یمنعنی ان ارجع الیک فیما عرضت علی الا انی کنت علمت ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قد ذکرہا فلم اکن لافشی سر رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ولو ترکہا لقبلتہا اخرجہ البخاری والنسائی تأیمت المرأۃ اذا مات زوجہا او فارقہا وقیل الایم التی لا زوج لہا تزوجت او لم تتزوج والرجل ایضا ایم ترجمہ ابن عمر ؓ سے روایت ہے کہ حفصہ ؓ یعنے عمر ؓ کی بیٹی خنیس بن حذافہ سہمی کے نکاح مین تھین اور وہ بدری صحابی ہے اور وہ مدینے مین فوت ہوا تو عمر ؓ نے کہا کہ جب حفصہ ؓ بیوہ ہوئین تو مین عثمان بن عفان سے ملا تو مینے انکے آگے حفصہ ؓ کے نکاح کا ذکر کیا۔ مینے کہا کہ اگر تو چاہے تو مین تجھ سے حفصہ ؓ کا نکاح کر دون تو عثمان نے کہا کہ مین اپنے دل مین سوچون گا یعنے سوچ کر بتلاؤن گا تو مین چند روز ٹہیرا پہر مین اُس سے ملا اور مین نے اُس سے حفصہ کے نکاح کو کہا تو عثمان ؓ نے کہا کہ البتہ میرے واسطے ظاہر ہوا یعنی میرے دل مین یہی بات ٹہیری کہ نکاح نہ کرون پہر مین ابو بکر صدیق سے ملا تو مین نے اُس سے کہا کہ اگر تو چاہے تو مین تجھسے حفصہ ؓ کا نکاح کر دون ابو بکر صدیق چپ ہو رہے اور مجھکو کچھہ جواب نہ دیا یعنے نہ ہان کی نہ انکار کیا تو مین اُنپر عثمان ؓ سے زیادہ غصے تھا پہر مین کچھہ دن ٹہیرا پہر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُسکے نکاح کا پیغام کیا تو مین نے حفصہ ؓ کا نکاح حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کر دیا پہر مجھکو ابو بکر صدیق ملے تو اُنہون نے کہا کہ شاید تو مجھپر ناراض ہوا ہوگا جبکہ تو نے مجھسے حفصہ ؓ کے نکاح کرنے کو کہا اور مین نے تجھ کو کچھ جواب نہ دیا مینے کہا کہ ہان ابو بکر صدیق ؓ نے کہا کہ مینے جو تجھ کو حفصہ کے نکاح کا کچھ جواب نہ دیا تو مجھکو اُس سے اس بات نے روکا کہ مقرر مینے معلوم کیا تھا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حفصہ ؓ کا ذکر کیا تھا سو مین ایسا نہ تھا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھید ظاہر کرتا اور اگر حضرت اُسکو نکاح نہ کرتے تو مین اُسکو قبول کرتا بخاری اور نسائی اُسکے راوی ہین متیمہ وہ عورت ہے جسکا خاوند مرجائے یا اُسکو چھوڑ دے اور بعضون نے کہا متیمہ وہ عورت ہے جسکا خاوند نہ ہو نکاح کیا ہو یا نہ۔

(۲) **وعن** عمر بن الخطاب ؓ ان النبی صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم طلق حفصۃ ثم راجعہا اخرجہ ابو داؤد والترمذی ترجمہ عمر بن خطاب سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حفصہ ؓ کو طلاق دی پہر اس سے رجوع کر لیا ابو داؤد اور ترمذی اسکے راوی ہین۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي كِتَابَتِهَا قَالَتْ عَائِشَةُ رض فَلَمَّا قَامَتْ عَلَى الْبَابِ وَرَأَيْتُهَا كَرِهْتُ مَكَانَهَا وَعَرَفْتُ أَنَّ
رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيَرَى مِنْهَا مِثْلَ الَّذِي رَأَيْتُ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنَا جُوَيْرِيَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ
وَإِنَّهُ كَانَ مِنْ أَمْرِي مَا لَا يَخْفَى عَلَيْكَ وَإِنِّي وَقَعْتُ فِي سَهْمِ ثَابِتِ ابْنِ قَيْسٍ وَإِنِّي كَاتَبْتُ عَلَى نَفْسِي وَجِئْتُكَ
تُعِينُنِي فَقَالَ لَهَا فَهَلْ لَكِ فِيمَا هُوَ خَيْرٌ لَكِ قَالَتْ وَمَا هُوَ قَالَ أُؤَدِّي عَنْكِ كِتَابَتَكِ وَأَتَزَوَّجُكِ قَالَتْ
قَدْ فَعَلْتُ فَلَمَّا تَسَامَعَ النَّاسُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَدْ تَزَوَّجَ جُوَيْرِيَةَ أَرْسَلُوا مَا بِأَيْدِيهِمْ
مِنَ السَّبْيِ وَأَعْتَقُوهُمْ وَقَالُوا أَصْهَارُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فَمَا رَأَيْنَا امْرَأَةً كَانَتْ أَعْظَمَ
بَرَكَةً عَلَى قَوْمِهَا مِنْهَا أُعْتِقَ فِي سَبَبِهَا أَكْثَرُ مِنْ مِائَةِ أَهْلِ بَيْتٍ مِنْ بَنِي الْمُصْطَلِقِ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ
الْمَلَاحَةُ بِمَعْنَى الْمَلِيحَةِ وَهٰذَا الْبِنَاءُ لِلْمُبَالَغَةِ فِي الْمَلَاحَةِ وَالْمُكَاتَبَةُ أَنْ يَشْتَرِيَ الْمَمْلُوكُ نَفْسَهُ مِنْ
مَوْلَاهُ لِيُؤَدِّيَ ثَمَنَهُ إِلَيْهِ مِنْ كَسْبِهِ **ترجمہ** عائشہؓ سے روایت ہے کہ کہا کہ جویریہ حارث کی بیٹی قوم بنی مصطلق سے ثابت
بن قیس کے حصے مین آئین اور وہ خوب صورت عورت تھی اُس کی آنکھ مین حصہ تھا۔ یعنے اور اُس نے ثابت بن قیس سے تحریر کروا لیا۔
تھا کہ اگر مین اسقدر روپیہ تمکو ادا کر دونگی تو آزاد ہو جاؤن گی سو وہ اپنی کتابت مین مدد مانگنے کو حضرتؐ کے پاس آئی۔ کہا
عائشہؓ نے پھر جب وہ دروازے مین آکر کھڑی ہوئی اور مینے اوسکو دیکھا تو مینے اُسکے ٹھیرنے کو بُرا جانا۔ اور مین نے پہچان
لیا کہ حضرتؐ اُس کی خوبصورتی دیکھ کر مائل ہونگے جیسے مین نے دیکھی یعنے تو شاید اُس سے نکاح کا ارادہ کرینگے پس تو اُس نے کہا حضرت
مین جویریہ ہون حارث کی بیٹی اور تحقیق شان یہ ہے کہ میرا حال آپ سے پوشیدہ نہین اور مقرر مین ثابت بن قیس کے حصے مین پڑی
ہون اور مینے اپنے اوپر مکاتبت کی ہے اور مین بدل کتابت مین آپ سے مدد مانگنے کو آئی ہون پھر حضرتؐ نے اُس سے فرمایا کیا
تو اپنی بہتری چاہتی ہے اُس نے کہا وہ کیا ہے فرمایا مین تیرا بدل کتابت تیری طرف سے ادا کر دیتا ہون اور تجھ سے نکاح
کرلون گا اُس نے کہا البتہ مینے منظور کیا پھر جب لوگون نے ایک دوسرے سے سُنا کہ حضرتؐ نے جویریہؓ سے نکاح کر لیا ہے
تو اُنہون نے اپنے بندیون کو جو اُنکے ہاتھ مین تھے چھوڑ دیا اور آزاد کر دیا اور کہا کہ یہ حضرتؐ کے سُسرال والے ہین۔ عائشہؓ نے
کہا سو مینے اُسکی برکت اوسکی قوم پر سب سے زیادہ تر دیکھی کہ اُس کی قوم بنی مصطلق کے بندے سو گھر والون سے
زیادہ آزاد ہوئے۔ ابو داؤد اس کے راوی ہین۔ اور ملاحہ کے معنے ہین بہت ملاحت والے مبالغہ ہے اور مکاتبت
یہ ہے کہ غلام اپنی جان کو اپنے مالک سے خرید لیوے تاکہ کما کر اپنا مول اسکو ادا کر دیوے۔

اِبْنَةُ الْجَوْنِ
جون کی بیٹی کا بیان

(۱) **عَنْ** عَائِشَةَ رض قَالَتْ لَمَّا دَخَلَتْ ابْنَةُ الْجَوْنِ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
قَالَتْ أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ فَقَالَ لَهَا لَقَدْ عُذْتِ بِعَظِيمٍ الْحَقِي بِأَهْلِكِ أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ
وَالنَّسَائِيُّ **ترجمہ** عائشہؓ سے روایت ہے کہا کہ جب جون کی بیٹی حضرتؐ کے پاس آئی تو اُس نے یون
کہا کہ مین تُمسے خدا کی پناہ چاہتی ہون تو حضرتؐ نے اُس سے فرمایا کہ البتہ تو نے بڑے مالک کی پناہ مانگی اپنے گھر کے لوگون
مین جا مل بخاری و نسائی اسکے راوی ہین۔ **ف** حضرت نے جب جون کی بیٹی سے نکاح کیا تو کسی بی بی نے اُس سے
یون کہا کہ جب حضرت تیرے پاس آوین تو یون کہنا کہ مین تمسے خدا کی پناہ چاہتی ہون تو حضرت تجھ سے بہت پیار کرینگے
جب حضرت اس کے پاس تشریف لائے تو اُس نے اسیطرح کہا تو حضرتؐ نے فرمایا کہ تو اپنے گھر جا۔ یہ اشارہ ہے طلاق کا۔

اُمُّ شَرِيكٍ
ام شریک کا بیان

(۱) **عَنْ** عَائِشَةَ رض أَنَّهَا كَانَتْ مِمَّنْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ **ترجمہ** عائشہؓ سے روایت ہے کہ ام شریک ان عورتون مین تھی جنہون نے اپنی جان

کہلایا یہان تک کہ دن دراز ہوا اور لوگ کہانا کہا کر نکلے اور کچھ لوگ باتین کرتے گہر مین باقی رہے پہر حضرت باہر تشریف لائے اور مین آپکے پیچھے نکلا اور حضرت اپنی عورتون کے حجرے ڈہونڈنے لگے انپر سلام کرتے تہے اور وہ حضرت سے کہتی تہین کہ یا رسول اللہ آپنے اپنی بی بی کو کسطرح پایا۔ کہا انس نے مین نہین جانتا کہ مینے حضرت کو خبر دی یا کسی اور نے کہ وہ لوگ گہر سے نکل گئے پہر حضرت چلے یہانتک کہ گہر مین داخل ہوئے تو مین بہی آپکے ساتہہ اندر داخل ہونے لگا تو آپنے میرے اور اپنے درمیان پردہ ڈالا اور پردے کی آیتین اترین اور نصیحت کیے گئے لوگ ساتہہ اوس چیز کے کہ نصیحت کیے گئے اور حجاب کی آیتین یہ ہین اے ایمان والو نہ داخل ہو نبی کے گہرون مین اس قول تک کہ اللہ نہین شرماتا حق بات کہنے سے مسلم و نسائی اس کے راوی ہین اور بخاری اور ترمذی مین اسکے معنے ہین۔

اُمِّ حَبِیبَہؓ
حضرت ام حبیبہ کا ذکر

عَنْہَا رضہ اِنَّہَا کَانَتْ تَحْتَ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ جَحْشٍ فَمَاتَ بِاَرْضِ الْحَبْشَۃِ فَزَوَّجَہَا النَّجَاشِیُّ رَحِمَہُ اللّٰہُ مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَمْہَرَہَا اَرْبَعَۃَ اٰلَافِ دِرْہَمٍ وَبَعَثَ بِہَا اِلَیْہِ مَعَ شُرَحْبِیْلِ بْنِ حَسَنَۃَ فَقَبِلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ۔ اَخْرَجَہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ ترجمہ ام حبیبہ سے روایت ہے کہ وہ عبید بن جحش کے نکاح مین تہین سو وہ حبش کی زمین پر مرگیا تو نجاشی حبش کے بادشاہ نے اُسکا نکاح حضرت سے کردیا اور اُسکو چار ہزار درہم مہر دیا یعنے اپنے پاس سے اور اسکو شرجیل کے ساتہہ حضرت کے پاس بہیجا تو حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اسکو قبول کیا۔ ابوداؤد و نسائی اسکے راوی ہین۔

صَفِیَّہؓ
حضرت صفیہ کا ذکر

(۱) عَنْ اَنَسٍ رضہ قَالَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ خَیْبَرَ فَتَحَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ ذُکِرَ لَہٗ جَمَالُ صَفِیَّۃَ بِنْتِ حُیَیِّ بْنِ اَخْطَبَ وَقَدْ قُتِلَ زَوْجُہَا وَکَانَتْ عَرُوْسًا فَاصْطَفَاہَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَغْنَمِ وَخَرَجَ بِہَا حَتّٰی بَلَغَ الرَّوْحَاءَ فَبَنٰی بِہَا ثُمَّ صَنَعَ حَیْسًا فِیْ نِطْعٍ صَغِیْرٍ ثُمَّ قَالَ لِیْ اٰذِنْ مَنْ حَوْلَکَ فَکَانَتْ تِلْکَ وَلِیْمَۃُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی صَفِیَّۃَ ثُمَّ خَرَجْنَا اِلَی الْمَدِیْنَۃِ فَکَانَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُحَوِّیْ لَہَا وَرَاءَہٗ بِعَبَاءَۃٍ ثُمَّ یَجْلِسُ عِنْدَ بَعِیْرِہٖ فَیَضَعُ رُکْبَتَہٗ فَتَضَعُ صَفِیَّۃُ رضہ رِجْلَہَا عَلٰی رُکْبَتِہٖ حَتّٰی تَرْکَبَ اَخْرَجَہُ الْخَمْسَۃُ اِلَّا التِّرْمِذِیَّ قَوْلُہٗ یُحَوِّیْ اَلْحَوِیَّۃُ کِسَاءٌ یُعْمَلُ حَوْلَ سَنَامِ الْبَعِیْرِ لِیُرْکَبَ عَلَیْہِ ترجمہ انس رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم خیبر مین گئے پہر جب خدانے خیبر کو آپ پر فتح کیا تو صفیہ کی خوبصورتی حضرت کے پاس ذکر کی گئی اور البتہ اسکا خاوند مارا گیا تہا اور وہ دولہن تہی سو حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اسکو غنیمت مین سے اپنے واسطے چن لیا اور اُسکو لے نکلے یہانتک کہ روحا مین پہنچے[1] تو حضرت نے وہان اُس کے ساتہہ خلوت کی پہر حلوا تیار کیا چمڑے کے چہوٹے دسترخوان مین ڈالا پہر فرمایا کہ اپنے گرد والون کو اجازت دے سو یہ حضرت کا ولیمہ ہوا صفیہ پر پہر ہم مدینے کی طرف نکلے تو حضرت اُس کے واسطے اپنے پیچھے چادر سے پردہ کیا کرتے تہے پہر اپنے اونٹ کے پاس بیٹہتے اور اپنا گہٹنا کہڑا کرتے اور صفیہ اپنا پاؤن حضرت کے گہٹنے پر رکہتین تاکہ سوار ہوں ترمذی کے سوا پانچون اسکے راوی ہین یہہ جو کہا یحوی تو حویہ ایک چادر ہوتی ہے کہ ڈولی کی طرح پہیلا کر اونٹ کی کوہان کے گرد باندہی جاتی ہے پردے کے واسطے تاکہ اوسپر سواری کی جاوے۔ ف حیس وہ حلوا ہے جو کہجور اور پنیر اور گہی سے بنایا جاتا ہے

جُوَیْرِیَہؓ
حضرت جویریہ کا بیان

(۱) عَنْ عَائِشَۃَ رضہ قَالَتْ وَقَعَتْ جُوَیْرِیَۃُ بِنْتُ الْحَارِثِ مِنْ بَنِی الْمُصْطَلِقِ فِیْ سَہْمِ ثَابِتِ ابْنِ قَیْسِ بْنِ شَمَّاسٍ وَکَانَتْ اِمْرَاَۃً مَلَاحَۃً لَہَا فِی الْعَیْنِ حَظٌّ فَجَاءَتْ فَسَاَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ

[1] ایک جگہہ ہے درمیان مدینے اور خیبر کے ۔۔

عائشہ رضہ نے کہا یا رسول اللہ وہ کیا ہے تو آپنے اسکو آیت پڑھ سنائی تو عائشہ رضہ نے کہا یا رسول اللہ کیا مین آپکے حق مین اپنے ماں باپ سے مشورہ لون یعنے اس مین ماں باپ کی صلاح کی کچھ حاجت نہین بلکہ مینے اللہ اور رسول کو اور آخرت کو اختیار کیا اور مین آپسے سوال کرتی ہون کہ میری بات اپنی کسی بی بی سے نہ کہین حضرت نے فرمایا جو بی بی مجھسے پوچھے گی مین اسکو خبر کردونگا خدا نے مجھکو نہین بھیجا ہے تنگ کرنیوالا اور سختی کرنیوالا ولیکن مجھکو بھیجا ہے سکھانیوالا اور آسانی کرنے والا یعنے میرا کام تو یہی ہے کہ آسانی کرون اور سکھلاؤن اور سختی نکرون جو بی بی مجھسے پوچھیگی سو عائشہ نے قبول کیا ہے تو مین بتلادونگا تاکہ وہ بھی قبول کرلیوے مسلم اسکے راوی ہین کہتے ہین وَجَاْتُ تُعْنِقُ فُلَانٌ جبکہ تو اوسکی گردن پاؤن وغیرہ سے دباوے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فِی الْحَثِّ عَلَی النِّکَاحِ وَالتَّرْغِیْبِ فِیْهِ

دوسری فصل

نکاح کی ترغیب کے بیان مین

(۱) **عَنْ** مَعْقِلِ بْنِ یَسَارٍ رضہ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّیْ اَصَبْتُ امْرَاَةً ذَاتَ حَسَبٍ وَجَمَالٍ وَاِنَّهَا لَا تَلِدُ اَفَاَتَزَوَّجُهَا قَالَ لَا ثُمَّ اَتَاهُ الثَّانِیَةَ فَنَهَاهُ ثُمَّ اَتَاهُ الثَّالِثَةَ فَقَالَ تَزَوَّجُوا الْوَدُوْدَ الْوَلُوْدَ فَاِنِّیْ مُکَاثِرٌ بِکُمُ الْاُمَمَ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِیُّ ترجمہ معقل بن یسار سے روایت ہے کہا کہ ایک مرد حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور کہا یا حضرت مینے ایک عورت عمدہ ذات والی خوبصورت پائی ہے لیکن وہ اولاد جنتی نہین یعنے بانجھ ہے کیا مین اُس سے نکاح کرون حضرت نے فرمایا کہ نہ پھر وہ دوسری بار حضرت کے پاس آیا حضرت نے اُسکو منع کیا پھر وہ تیسری بار آپکے پاس آیا تو آپنے فرمایا کہ نکاح کرو اُن عورتون سے جو بہت دوستی کرنیوالی بہت جننے والی ہون اسواسطے کہ مین تمہاری کثرت کے سبب اور امتون پر فخر کرونگا ابوداؤد و نسائی اسکے راوی ہین۔ **ف** یعنے بچہ جننے والی عورت سے نکاح کیا کرو بانجھ عورت سے نکاح کرنا مکروہ ہے۔

(۲) **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَلدُّنْیَا مَتَاعٌ وَخَیْرُ مَتَاعِ الدُّنْیَا الْمَرْاَةُ الصَّالِحَةُ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِیُّ ترجمہ ابن عمرو بن عاص رضہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دنیا فائدہ اٹھانے کی چیز ہے اور دنیا کی بہتر پونجی اور نفع اُٹھانے کی چیز نیک عورت ہے مسلم و نسائی اسکے راوی ہین **ف** نیک عورت اسواسطے بہتر ہے کہ خدا و رسول کا حکم مانتی ہے اپنے خاوند کی تابعداری کرتی ہے اس کے خلاف مرضی نہین کرتی تو مرد کی زندگی بخوبی بسر ہوتی ہے اور اگر عورت بد ہو تو مرد کی زندگی تلخ ہو جاتی ہے **ف** یہ جو فرمایا کہ دنیا فائدہ اُٹھانے کی چیز ہے یعنی تہوڑا نفع اُٹھانے کی چیز ہے اور اسکا فائدہ عنقریب دور ہونیوالا ہے۔

(۳) **وَعَنْ** اِبْنِ اَبِیْ نَجِیْحٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِسْکِیْنٌ مِسْکِیْنٌ رَجُلٌ لَیْسَتْ لَهٗ امْرَاَةٌ قَالُوْا وَاِنْ کَانَ کَثِیْرَ الْمَالِ قَالَ وَاِنْ کَانَ کَثِیْرَ الْمَالِ مِسْکِیْنَةٌ مِسْکِیْنَةٌ اِمْرَاَةٌ لَا زَوْجَ لَهَا قَالُوْا وَاِنْ کَانَتْ کَثِیْرَةَ الْمَالِ قَالَ وَاِنْ کَانَتْ کَثِیْرَةَ الْمَالِ اَخْرَجَهُ رَزِیْنٌ ترجمہ ابن ابی نجیح رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ محتاج ہے محتاج ہے وہ مرد جسکی عورت نہو لوگون نے کہا اگرچہ بہت مالدار ہو فرمایا اگرچہ بہت مالدار ہو فرمایا مسکین ہے مسکین ہے وہ عورت جسکا خاوند نہو۔ لوگون نے کہا اگرچہ بہت مالدار ہو فرمایا اگرچہ بہت

حضرت کو بخشی نسائی اُسکے راوی ہین۔

(۲) **وعن** ثابت رحمہ اللہ تعالی قال کنت عند انس وعندہ بنت لہ فقال انس جاءت امرأۃ الی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تعرض نفسہا علیہ فقالت یا رسول اللہ الک بی حاجۃ فقالت بنت انس ما اقل حیاءہا واسوأتاہ فقال ہی خیر منک رغبت فی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فعرضت نفسہا علیہ اخرجہ البخاری والنسائی ترجمہ ثابت سے روایت ہے کہا مین انس کے پاس بیٹھا تہا اور اُنکے پاس انکی ایک لڑکی تہی تو انس نے کہا کہ ایک عورت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئی اور اپنے تئین حضرت کے سامنے کیا اور کہا یا حضرت کیا آپ کو میری حاجت ہے تو انس کی بیٹی نے کہا کہ وہ کیا بے شرم تہی ہائے افسوس ہائے افسوس تو انس نے کہا کہ وہ تجہسے بہتر تہی کہ اُس نے حضرت کے نکاح کی خواہش کی اور اپنے تئین آپکے پیش کیا بخاری اور نسائی اس کے راوی ہین۔

(۳) **وعن** جابر رض ان ابا بکر رض جاء یستاذن علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فوجد الناس

حضرت ... ببابہ جلوسا لم یؤذن لہم فاذن لہ فدخل فوجدہ جالسا حولہ نساؤہ وہو ساکت ثم استاذن عمر

... وہو کذلک فقال ابو بکر لاقولن قولا اضحک بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول

اخرجہ ابو ... ابنۃ خارجۃ سألتنی النفقۃ فقمت الیہا فوجأت عنقہا فضحک رسول اللہ صلی اللہ علیہ

مرگیا تو نجاشی حبش ... وقال ہن حولی کما تری یسألننی النفقۃ فقام عمر رض الی حفصۃ رض یجأ عنقہا وقام ابو

کے ساتھ حضرت کے پا ... بکر الی عائشۃ رض یجأ عنقہا کلاہما یقول تسألن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما لیس عندہ فقلن واللہ لا

صفیۃ رض

حضرت صفیہ کا ذکر

نسألہ شیئا ابدا لیس عندہ ثم اعتزلہن شہرا ثم نزلت ہذہ الآیۃ یا ایہا النبی قل لازواجک حتی بلغ للمحسنات منکن اجرا عظیما قال فبدأ بعائشۃ رض فقال انی ارید ان اعرض علیک امرا احب ان لا تعجلی فیہ حتی تستشیری ابویک قالت ما ہو یا رسول اللہ فتلا علیہا الآیۃ فقالت افیک استشیر ابوی

حیسا فی نطع صفحہ ... بل اختار اللہ ورسولہ والدار الآخرۃ واسألک ان لا تخبر امرأۃ من نسائک بالذی قلت لک قال

صفیۃ علی خرج ... لا تسألنی امرأۃ منہن الا اخبرتہا لم یبعثنی اللہ تعالی معنتا ولا متعنتا ولکن بعثنی معلما ومیسرا

فیصنع ... اخرجہ مسلم وجاءت عنق فلان اذا دستہا برجلک ونحو ذلک ترجمہ جابر رض سے روایت ہے کہا کہ ابو بکر رض صدیق آئے حضرت سے اندر آنے کی پروانگی مانگتے تہے تو انہون نے لوگون کو آپکے دروازے پر بیٹہے پایا انکو پروانگی نہ ملی تہی سو انکو پروانگی ملی وہ اندر گئے اور حضرت کو بیٹہے پایا آپ کی بیبیان آپکے گرد بیٹہی تہین اور آپ چپ تہے پہر عمر فاروق نے پروانگی مانگی اُنکو بہی پروانگی ملی اور وہ بہی اُسیطرح آکر چپ ہو رہے تو ابو بکر رض نے کہا کہ البتہ مین ایک بات کہون گا کہ مین اُس سے حضرت کو ہنساؤنگا تو کہا یا حضرت اگر مین دیکہون کہ خارجہ کی بیٹی میری بی بی مجہسے خرچ مانگے تو مین اُٹہہ کہڑا ہون اور اُسکی گردن کو دابون تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہنسنے لگے اور فرمایا میرے گرد والی سب جیسی تو دیکہتا ہے مجہسے زیادہ خرچ مانگتی ہین سو عمر رض تو اُٹہہ کر حفصہ رض (اپنی بیٹی) کی گردن کو دابنے لگے ابو بکر رض اُٹہہ کر عائشہ رض کی گردن کو دابنے لگے دونو کہتے تہے کیا تم حضرت سے مانگتی ہو جو آپکے پاس نہین تو اُنہون نے کہا کہ قسم اللہ کی ہم حضرت سے کبہی نہین مانگین گی جو آپکے پاس نہ ہو پہر ایک مہینہ حضرت اُن سے الگ ہو رہے۔ پہر یہ آیت اُتری اے نبی کہدے اپنی بیبیون سے یہانتک کہ اجرا عظیما تک پڑہی کہا سو حضرت اول عائشہ رض سے شروع ہوئے سو فرمایا مین چاہتا ہون کہ ایک بات تجہسے کہون سو تجہکو اُس کے جواب مین جلدی کرنا مناسب نہین ہے جبتک اپنے ماں باپ کی صلاح لیے

(۲) وَعَنْ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رض قَالَ عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ خُطْبَةَ الْحَاجَةِ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ
نَسْتَعِیْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَ
مَنْ یُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِیَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْ تَسَاءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰهَ کَانَ عَلَیْکُمْ رَقِیْبًا - یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهٖ
وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا یُّصْلِحْ لَکُمْ اَعْمَالَکُمْ وَ
یَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِیْمًا اَخْرَجَهُ اَصْحَابُ السُّنَنِ ترجمہ ابن مسعود
سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمکو حاجت کی خطبہ سکھایا یعنے نکاح وغیرہ مین ان الحمد للہ سے عظیما تک یعنی
ہر قسم کی تعریف واسطے اللہ کے ہے ہم اُس سے مدد مانگتے ہین اور اسی سے بخشش چاہتے ہین اور ہم خدا کی پناہ مانگتے ہین اپنے
نفسون کی بدی سے اور اپنے بدعملون سے جسکو اللہ راہ دکہائے اُسکو کوئی گمراہ کرنیوالا نہین اور جسکو وہ گمراہ کرے اُسکو
کوئی راہ دکہانے والا نہین
اور مین گواہی دیتا ہون اسکی کہ کوئی لائق بندگی کے نہین سوائے خدا کے اور مین گواہی دیتا ہون
کہ بیشک محمد اسکے بندے ہین اور رسول ہین اے ایمان والو ڈرتے رہو اللہ سے جسکے نام سے تم آپس مین سوال کرتے
ہو اور بچو قطع رحمی سے بیشک اللہ ہے تمہر نگہبان اے ایمان والو ڈرو اللہ سے حق ڈرنے کا اور نہ مرو مگر اس حال مین
کہ تم مسلمان ہو اے ایمان والو ڈرو اللہ سے اور کہو بات صحیح وط خدا تمہارے عملون کو سنوارے گا اور تمہارے گناہ
بخشیگا جسنے اللہ اور اسکے رسول کی اطاعت کی اُسنے پائی بڑی مراد - اصحاب سنن اسکے راوی ہین -
(۳) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کُلُّ خُطْبَةٍ لَیْسَ فِیْهَا تَشَهُّدٌ فَهِیَ
کَالْیَدِ الْجَذْمَاءِ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
کہ جس خطبے مین حمد و ثنا نہ ہو وہ کٹے ہاتہہ کی طرح ہے ترمذی اسکے راوی ہین ف جذماء سے مراد با جذام ہے یعنی جس
خطبے مین خدا کی حمد اور ثنا نہو اُس مین کچھ فائدہ نہین -
(۴) وَعَنْ رَجُلٍ مِّنْ بَنِیْ سُلَیْمٍ قَالَ خَطَبْتُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اُمَامَةَ بِنْتَ
عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَاَنْکَحَنِیْ مِنْ غَیْرِ اَنْ یَّتَشَهَّدَ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاؤدَ ترجمہ بنی سلیم کے ایک مرد سے روایت ہے کہ مین نے
حضرت کی طرف امامہ بنت عبد المطلب کے نکاح کا پیغام کیا تو حضرت نے مجہسے اسکا نکاح کر دیا بغیر خطبہ اور حمد و ثنا کے -
ابوداؤد اسکے راوی ہین -
(۵) وَعَنْ جَابِرٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا خَطَبَ اَحَدُکُمُ الْمَرْاَةَ فَاِنِ اسْتَطَاعَ
اَنْ یَّنْظُرَ مِنْهَا اِلٰی مَا یَدْعُوْهُ اِلٰی نِکَاحِهَا فَلْیَفْعَلْ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاؤدَ ترجمہ جابر رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی کسی عورت کو نکاح کا پیغام کرے پہر اگر وہ اسکا ہاتہہ منہ دیکہہ سکے جو اسکو اسکے
نکاح کا باعث ہو تو چاہیے کہ اُسکو دیکہہ لیوے ابوداؤد اسکے راوی ہین -
(۶) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض قَالَ تَزَوَّجَ رَجُلٌ امْرَاَةً مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ لَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ
اَنَظَرْتَ اِلَیْهَا قَالَ لَا قَالَ فَاذْهَبْ فَانْظُرْ اِلَیْهَا فَاِنَّ فِیْ اَعْیُنِ الْاَنْصَارِ شَیْئًا اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِیُّ
ترجمہ ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ ایک مرد نے ایک انصاری عورت سے نکاح کا ارادہ کیا تو حضرت نے اُسکو فرمایا کیا

الدار ہو زرین اسکے راوی ہین

(۴) وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تُنْکَحُ الْمَرْاَۃُ لِاَرْبَعٍ لِمَالِہَا وَلِحَسَبِہَا وَلِجَمَالِہَا وَلِدِیْنِہَا فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّیْنِ تَرِبَتْ یَدَاکَ اَخْرَجَہُ الْخَمْسَۃُ اِلَّا التِّرْمِذِیَّ حَسَبُ الْاِنْسَانِ مَا یَعُدُّہٗ مِنْ مَفَاخِرِ اٰبَائِہٖ وَقِیْلَ ھُوَ شَرَفُ النَّفْسِ وَفَضْلُہَا وَقَوْلُہٗ تَرِبَتْ یَدَاکَ اَیْ اِلْتَصَقَتْ بِالتُّرَابِ مِنَ الْفَقْرِ وَھٰذَا الدُّعَاءُ وَاَمْثَالُہٗ کَانَ یَرِدُ مِنَ الْعَرَبِ بِغَیْرِ قَصْدِ الدُّعَاءِ بَلْ فِیْ مَعْرَضِ الْمُبَالَغَۃِ فِی التَّحْرِیْضِ عَلَی الشَّیْءِ وَالتَّعَجُّبِ مِنْہُ وَنَحْوِ ذٰلِکَ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نکاح کیا جاتا ہے عورت کا چار سبب سے اوسکے مال کے سبب سے اور اسکی ذات کے سبب سے اور اسکی خوبصورتی کے سبب سے اور اسکو دین کے سبب سے سو تو دیندار عورت کو طلب کر تیرے ہاتھون مین خاک اگر تو نے دیندار کو چھوڑا۔ ترمذی کے سوا پانچون اسکے راوی ہین حسب نسب آدمی کی وہ چیز ہے جو باپ دادون کے فخر سے گنی جاوے اور بعض نے کہا کہ وہ شرافت اور بزرگی نفس کی ہے اور مراد خاک آلودہ ہونے سے محتاجی اور فقر ہے اور یہ لفظ عرب کی زبان مین بلا قصد جاری ہوتا ہے اور اُس سے بددعا مقصود نہین ہوتی بلکہ مراد مبالغہ ہوتا ہے کسی چیز کی رغبت دلانے مین یا تعجب وغیرہ۔

(۵) وَعَنْ جَابِرٍ رضہ قَالَ لَمَّا تَزَوَّجْتُ فَقَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا تَزَوَّجْتَ قُلْتُ تَزَوَّجْتُ ثَیِّبًا فَقَالَ ھَلَّا بِکْرًا تُلَاعِبُہَا وَتُلَاعِبُکَ اَخْرَجَہُ الْخَمْسَۃُ **ترجمہ** جابر رضہ سے روایت ہے کہا کہ جب مینے نکاح کیا تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھسے فرمایا کہ تو نے نکاح کیا ہے مینے کہا کہ نکاح کیا شوہر دیدہ عورت سے فرمایا تو نے کنواری عورت سے نکاح کیون نہ کیا کہ تو اُس سے کھیلتا اور وہ تجھ سے کھیلتی پانچون اس کے راوی ہین۔

(۶) وَعَنْہُ رضہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَرْاَۃَ تُقْبِلُ فِیْ صُوْرَۃِ شَیْطَانٍ وَتُدْبِرُ فِیْ صُوْرَۃِ شَیْطَانٍ فَاِذَا رَاٰی اَحَدُکُمْ مِنِ امْرَاَۃٍ مَا یُعْجِبُہٗ فَلْیَاْتِ اَھْلَہٗ فَاِنَّ ذٰلِکَ یَرُدُّ مَا فِیْ نَفْسِہٖ اَخْرَجَہُ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِیُّ **ترجمہ** جابر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک عورت شیطان کی صورت مین سامنے آتی ہے اور شیطان کی صورت مین پھر جاتی ہے سو جب کوئی کسی عورت سے ایسی چیز دیکھے جو اسکو خوش لگے تو چاہیے کہ اپنی عورت سے صحبت کرلے اسواسطے کہ یہ جماع کرنا اُس کے دل کے خطرہ کو دور کردیگا مسلم اور ابوداؤد اور نسائی اسکے راوی ہین۔ **ف** عورت کو شیطان کی صورت اسواسطے فرمایا کہ وہ شیطان کی طرح مرد کو بہکاتی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فِی الْخِطْبَۃِ وَالْخُطْبَۃِ وَالنَّظَرِ

تیسری فصل

پیغام نکاح اور خطبہ اور دیکھنے کے بیان مین

(۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَنْ یَخْطُبَ الرَّجُلُ عَلٰی خِطْبَۃِ اَخِیْہِ حَتّٰی یَتْرُکَ الْخَاطِبُ قَبْلَہٗ اَوْ یَاْذَنَ لَہٗ اَخْرَجَہُ السِّتَّۃُ وَھٰذَا لَفْظُ مَالِکٍ وَالنَّسَائِیِّ وَالْبَاقُوْنَ بِمَعْنَاہُ **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے کہا منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ کہ نکاح کا پیغام کرے کوئی مرد اپنے بھائی کے پیغام پر یہان تک کہ پہلا پیغام کرنیوالا چھوڑدے یا اسکو اذن دے چھیون اسکے راوی ہین اور یہ الفاظ مالک اور نسائی کے ہین اور باقی اماموں نے اسکے معنے روایت کیے ہین۔

کر اوسکے کوہان کی چوٹی پکڑے اور چاہیے کہ اسیطرح کہے ابوداؤد اس کے راوی ہین۔

(۵) وعن زید بن اسلم ان رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم قال اذا تزوج احدکم المرأة او اشتری خادما فلیاخذ بناصیتها ولیدع بالبرکة واذا اشتری البعیر فلیاخذ بذروة سنامه فلیستعذ بالله من الشیطان الرجیم اخرجه مالک ترجمہ زید بن اسلم سے روایت ہے کہ تحقیق رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی عورت سے نکاح کرے یا غلام خریدے تو چاہیے کہ اُس کی پیشانی پکڑے اور برکت کی دعا کرے اور جب کوئی اونٹ خریدے تو چاہیے کہ اُس کی کوہان کی چوٹی پکڑے اور چاہیے کہ خدا کی پناہ مانگے شیطان مردود سے مالک اس کے راوی ہین۔

(۶) وعن ابی هریرة رض قال کان رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم اذا رفاء الانسان اذا تزوج بارک الله لک وبارک علیک وجمع بینکما فی خیر اخرجه ابوداؤد والترمذی ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم کا دستور تہا کہ جب کوئی شخص خوش گذران ہوتا جب نکاح کرتا تو فرماتے خدا تیرے واسطے برکت کرے اور تجھپر برکت کرے اور تم دونون کو خیر مین جمع کرے ابوداؤد و ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۷) وعن الحسن قال تزوج عقیل بن ابی طالب امرأة من بنی جشم فقالوا بالرفاء والبنین فقال قولوا کما قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم بارک الله فیکم وبارک لکم اخرجه النسائی الرفاء الموافقة وحسن المعاشرة وانما نهی عنه لانه کان من شعار الجاهلیة ترجمہ حسن سے روایت ہے کہ عقیل بن ابی طالب نے قبیلہ بنی جشم کی ایک عورت سے نکاح کیا تو لوگون نے کہا کہ تو خوش گذران رہے اور تیرے بیٹے ہون تو عقیل نے کہا تم کہو جیسے حضرت نے فرمایا کہ خدا تم مین برکت کرے اور تمہارے واسطے برکت کرے نسائی اس کے راوی ہین۔ رفا کے معنے ہین موافقت اور اچھی گذران اور اس سے منع اس واسطے کیا کہ یہہ کفر کی رسم تہی۔

(۸) وعن عائشة رض قالت تزوجنی رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم فی شوال ودخل بی فی شوال فای نسائه کان احظی عنده منی وکانت تستحب ان تدخل نساءها فی شوال اخرجه مسلم والترمذی والنسائی ترجمہ عائشہ صدیقہ رضی الله تعالی عنہا سے روایت ہے کہ رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم نے مجھسے نکاح کیا شوال کے مہینے مین اور خلوت کی مجھسے شوال مین سو کوئی بی بی حضرت کے نزدیک مجھسے زیادہ تر محبوب نہ تہی اور عائشہ مستحب جانتی تہین کہ انکی قوم کی عورتین شوال مین گہر مین لائی جاوین مسلم اور ترمذی اور نسائی اسکے راوی ہین

(۹) وعن ابن عباس رضی الله تعالی عنهما قال قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم اما لو ان احدکم اذا اراد ان یاتی اهله قال بسم الله اللهم جنبنا الشیطان وجنب الشیطان ما رزقتنا ثم قدر بینهما فی ذلک ولد لم یضره الشیطان ابدا اخرجه الخمسة الا النسائی ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم نے فرمایا کہ خبردار رہو اگر تم مین سے کوئی جب اپنی بی بی سے صحبت کا ارادہ کرے اور یہ دعا پڑہے بسم الله سے ما رزقتنا تک یعنے شروع الله کے نام سے الہی بچا رکہہ ہمکو شیطان سے اور بچا شیطان سے ہماری اولاد کو پہر اگر مرد اور عورت کے درمیان اُس صحبت مین کوئی لڑکا قسمت مین ہوگا تو شیطان اسکو کبہی ضرر نہ پہونچا سکے گا۔ پانچون اس کے راوی ہین سوائے نسائی کے ف معلوم ہوا کہ صحبت داری سے غرض اولاد رکہے صرف شہوت رانی ہی مقصود نہو اور سنت ہے کہ اس دعا کو سوقت پڑہلیا کرے اگر اولاد ہوگی تو بابرکت ہوگی۔

تونے اسکو دیکھہ لیا ہے اُسنے کہا نہیں فرمایا جا اُسکو دیکھہ لے اسواسطے کہ انصاریون کی آنکھہ مین کچہ عیب ہے مسلم و نسائی اُس کے راوی ہین۔

(۷) وَعَنِ الْمُغِيرَةِ رض اَنَّهُ خَطَبَ امْرَأَةً فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اُنْظُرْ اِلَيْهَا فَاِنَّهُ اَحْرٰى اَنْ يُؤْدَمَ بَيْنَكُمَا اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ اَحْرٰى اَيْ اَجْدَرُ اَنْ يُؤْدَمَ اَيْ يَجْتَمِعَ بَيْنَكُمَا وَتَتَّفِقَا عَلٰى مَا فِيْهِ صَلَاحُ اَمْرِكُمَا ترجمہ مغیرہ رض سے روایت ہے کہ اُس نے ایک عورت کو نکاح کا پیغام کیا تو حضرت نے اسکو فرمایا کہ اُسکو دیکھہ لے کہ وہ قریب تر ہے کہ تمہارے درمیان الفت ڈالے ترمذی و نسائی اسکے راوی ہین۔ احری یعنی لائق تر ان یودم یعنے تمکو جمع کرے اور دونون اسی بات پر متفق ہون جسمین دونون کی بہتری ہو۔

اَلْفَصْلُ الرَّابِعُ فِيْ آدَابِ النِّكَاحِ

چوتھی فصل

آداب نکاح کے بیان مین۔

(۱) عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَعْلِنُوْا هٰذَا النِّكَاحَ وَاجْعَلُوْهُ فِي الْمَسَاجِدِ وَاضْرِبُوْا عَلَيْهِ بِالدُّفُوْفِ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ عائشہ رض سے روایت ہے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اس نکاح کو ظاہر و مشہور کرو۔ اور کرو اُسکو مسجدون مین اور اُسپر دف بجاؤ۔ ترمذی اسکے راوی ہین

(۲) وَعَنْهَا رض قَالَتْ زَفَفْنَا امْرَأَةً اِلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ اَمَا كَانَ مَعَكُمْ لَهْوٌ فَاِنَّ الْاَنْصَارَ يُعْجِبُهُمُ اللَّهْوُ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ ترجمہ اور عائشہ رض سے روایت ہے کہا کہ ہمنے ایک عورت کو آراستہ کرکے ایک انصاری مرد کے پاس بھیجا یعنے بعد نکاح کے تو حضرت نے فرمایا اے عائشہ کیا تمہارے پاس کھیل نتھی اسواسطے کہ انصاریون کو کھیل پسند ہے۔ بخاری اس کے راوی ہین۔

(۳) وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبٍ الْجُمَحِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَصْلُ مَا بَيْنَ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ الدُّفُّ وَالصَّوْتُ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَزَادَ فِي النِّكَاحِ ترجمہ محمد بن حاطب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حلال اور حرام کے درمیان فرق دف اور آواز ہے۔ ترمذی اور نسائی اسکو راوی ہین اور زیادہ کیا ہے نسائی نے نکاح مین۔

(۴) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا تَزَوَّجَ اَحَدُكُمْ امْرَأَةً اَوِ اشْتَرٰى خَادِمًا فَلْيَقُلْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ وَاِنِ اشْتَرٰى بَعِيْرًا فَلْيَاْخُذْ بِذِرْوَةِ سَنَامِهٖ وَلْيَقُلْ مِثْلَ ذٰلِكَ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاؤُدَ ترجمہ عمرو بن شعیب سے روایت ہے اُس نے اپنے باپ سے اُس نے اپنے دادا سے روایت کی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم مین کوئی عورت سے نکاح کرے یا غلام خریدے تو چاہیے کہ کہے یعنے یہ دعا کرے کہ الٰہی مین تجھسے مانگتا ہون بہتری اُسکی اور بہتری اس چیز کی جسپر تونے اسکو پیدا کیا اور مین تیری پناہ مانگتا ہون اُس کی بدی سے اور بدی اس چیز کی سے جسپر تونے اُسکو پیدا کیا اور اگر اونٹ خریدے تو چاہیے

سے روایت ہے کہا کہ ہم حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے اور ابوبکر کے زمانے مین چند روز تک نکاح متعہ کیا کرتے تھے ایک مٹھی کھجور اور آٹے پر یہانتک کہ عمر رضہ نے اس سے منع کیا عمرو بن حریث کے مقدمے مین مسلم اس کے راوی ہین۔

(۶) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَنِ الشِّغَارِ وَهُوَ اَنْ يُّزَوِّجَ الرَّجُلُ اِبْنَتَهٗ اَوْ اُخْتَهٗ مِنَ الرَّجُلِ عَلٰى اَنْ يُّزَوِّجَهٗ اِبْنَتَهٗ اَوْ اُخْتَهٗ وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا صَدَاقٌ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ

ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا نکاح شغار سے اور وہ یہہ ہے کہ مرد اپنی بیٹی یا بہن کسی مرد کو نکاح کر دے اس شرط پر کہ وہ اپنی بیٹی یا بہن اسکو نکاح کر دے اور انکے درمیان کچھ مہر نہ ہو۔ چھیون اسکے راوی ہین ف لیکن اگر مہر معین ہو تو جائز ہے۔

(۷) وَعَنْ عُرْوَةَ قَالَ اَخْبَرَتْنِيْ عَائِشَةُ رض اَنَّ النِّكَاحَ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ عَلٰى اَرْبَعَةِ اَنْحَاءٍ فَنِكَاحٌ مِنْهَا نِكَاحُ النَّاسِ الْيَوْمَ يَخْطُبُ الرَّجُلُ اِلَى الرَّجُلِ اِبْنَتَهٗ اَوْ وَلِيَّتَهٗ فَيُصْدِقُهَا ثُمَّ يَنْكِحُهَا وَنِكَاحٌ اٰخَرُ كَانَ الرَّجُلُ يَقُوْلُ لِامْرَاَتِهٖ اِذَا طَهُرَتْ مِنْ طَمْثِهَا اَرْسِلِيْ اِلٰى فُلَانٍ فَاسْتَبْضِعِيْ مِنْهُ وَيَعْتَزِلُهَا زَوْجُهَا وَلَا يَمَسُّهَا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ حَمْلُهَا مِنْ ذٰلِكَ الرَّجُلِ الَّذِيْ تَسْتَبْضِعُ مِنْهُ فَاِذَا تَبَيَّنَ حَمْلُهَا اَصَابَهَا زَوْجُهَا اِذَا اَحَبَّ وَاِنَّمَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ رَغْبَةً فِيْ نَجَابَةِ الْوَلَدِ فَكَانَ يُسَمّٰى نِكَاحَ الْاِسْتِبْضَاعِ وَنِكَاحٌ اٰخَرُ يَجْتَمِعُ الرَّهْطُ مَا دُوْنَ الْعَشَرَةِ فَيَدْخُلُوْنَ عَلَى الْمَرْاَةِ كُلُّهُمْ يُصِيْبُوْنَهَا فَاِذَا حَمَلَتْ وَوَضَعَتْ وَمَرَّ لَيَالٍ بَعْدَ اَنْ تَضَعَ اَرْسَلَتْ اِلَيْهِمْ فَلَمْ يَسْتَطِعْ رَجُلٌ مِّنْهُمْ اَنْ يَّمْتَنِعَ حَتّٰى يَجْتَمِعُوْا عِنْدَهَا فَتَقُوْلُ لَهُمْ قَدْ عَرَفْتُمُ الَّذِيْ كَانَ مِنْ اَمْرِكُمْ وَقَدْ وَلَدْتُ فَهُوَ اِبْنُكَ يَا فُلَانُ تُلْحِقُهٗ بِمَنْ اَحَبَّتْ فَلَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يَّمْتَنِعَ وَنِكَاحٌ اٰخَرُ رَابِعٌ يَجْتَمِعُ النَّاسُ الْكَثِيْرُ فَيَدْخُلُوْنَ عَلَى الْمَرْاَةِ فَلَا تَمْتَنِعُ مِمَّنْ جَاءَهَا وَهُنَّ الْبَغَايَا كُنَّ يَنْصِبْنَ عَلٰى اَبْوَابِهِنَّ الرَّايَاتِ فَمَنْ اَرَادَهُنَّ دَخَلَ عَلَيْهِنَّ فَاِذَا حَمَلَتْ اِحْدَاهُنَّ وَوَضَعَتْ حَمْلَهَا جَمَعُوْا لَهَا وَدَعَوْا لَهَا الْقَافَةَ فَاَلْحَقُوْا وَلَدَهَا بِالَّذِيْ يَرَوْنَ فَالْتَاطَ بِهٖ وَدُعِيَ اِبْنَهٗ لَا يَمْتَنِعُ مِنْهُ فَلَمَّا بُعِثَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ هَدَمَ نِكَاحَ الْجَاهِلِيَّةِ كُلَّهٗ اِلَّا نِكَاحَ النَّاسِ الْيَوْمَ۔ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالْاِسْتِبْضَاعُ طَلَبُ الْمَرْاَةِ نِكَاحَ الرَّجُلِ لِتَنَالَ مِنْهُ الْوَلَدَ وَالْبَغَايَا الزَّوَانِيْ وَالْقَافَةُ الَّذِيْنَ يُشَبِّهُوْنَ بَيْنَ النَّاسِ فَيُلْحِقُوْنَ الْوَلَدَ بِالشَّبْهِ وَالْتَاطَ بِهٖ اَيْ اَلْصَقَهٗ بِنَفْسِهٖ وَجَعَلَهٗ وَلَدَهٗ

ترجمہ عروہ سے روایت ہے کہا کہ عائشہ رضہ نے مجھکو خبر دی کہ کفر کے وقت مین نکاح چار طرح پر ہوا کرتا تھا۔ ان مین سے ایک قسم تو یہہ نکاح ہے جو آج لوگ کرتے ہین کہ ایک مرد دوسرے مرد کو اُس کی بیٹی یا بہن وغیرہ کے نکاح کا پیغام کرتا ہے سو اُسکو مہر دیتا پہر اُس سے نکاح کرتا ہے اور ایک قسم نکاح کی یہہ کہ مرد اپنی عورت سے کہتا جبکہ وہ حیض سے پاک ہوئی کہ فلانے کو بلا بھیج اور اُس سے صحبت کروا۔ پہر اُسکا خاوند اُس سے الگ رہتا اُس سے صحبت نہ کرتا تہا یہانتک کہ ظاہر ہوتا حمل اُسکا اُس مرد سے جس سے وہ صحبت کرانا چاہتی اور جب اُس مرد سے اسکا حمل ظاہر ہو جاتا تو پہر اُسکا خاوند اُس سے صحبت کرتا جب چاہتا اور یہ نکاح تو صرف نجابت اولاد کے لیے کیا جاتا تہا تاکہ اولاد شریف خاندان سے ہو اور ایک نکاح یہہ تہا کہ دس سے کم آدمی جمع ہوتے پہر وہ سب ایک عورت سے صحبت کرتے پہر جب وہ عورت حاملہ ہوتی اور بچہ جنتی اور جننے کے بعد چند راتین گذرتین تو وہ ان سب کو بلا بھیجتی تو اُن مین سے کوئی آدمی باز نہ رہ سکتا تہا۔ یہانتک کہ سب اُس کے پاس جمع ہوتے تو وہ اُن سے کہتی کہ البتہ تم اپنا کام جانتے ہو جو تمنے کیا تہا اور البتہ مینے بچہ جنا ہے سو وہ تیرا بیٹا ہے اے فلانے جسکے ساتھ چاہتی بلاتی سو

اَلْبَابُ الثَّانِی فِی اَرْکَانِ النِّکَاحِ وَفِیْهِ فَصْلَانِ

دوسرا باب ارکان نکاح کے بیان میں اور اس میں دو فصل ہیں۔

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فِی الْعَقْدِ

پہلی فصل

عقد کرنے کے بیان میں

(۱) عَنْ اِبْنِ مَسْعُوْدٍ رضہ قَالَ کُنَّا نَغْزُوْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَلَیْسَ مَعَنَا نِسَاءٌ فَقُلْنَا اَلَا نَخْتَصِیْ فَنَهَانَا عَنْ ذٰلِکَ ثُمَّ رَخَّصَ لَنَا اَنْ نَسْتَمْتِعَ فَکَانَ اَحَدُنَا یَنْکِحُ الْمَرْاَۃَ بِالثَّوْبِ اِلٰی اَجَلٍ اَخْرَجَهُ الشَّیْخَانِ ترجمہ ابن مسعود سے روایت ہے کہا ہم حضرت کے ہمراہ جہاد کیا کرتے تھے تو ہمنے کہا کیا ہم خصی نہ ہوجاوینگے تو حضرت نے ہمکو اس منع کیا پھر ہمکو رخصت دی متعہ کرنے کی تو ہم میں سے کوئی نکاح کرتا تھا عورت سے کپڑے پر مدت معین تک شیخین اسکے راوی ہیں کپڑے کے بدلے کپڑا مہر ٹھہرتا۔

(۲) وَعَنْ سَلَمَۃَ ابْنِ الْاَکْوَعِ رضہ قَالَ رَخَّصَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ عَامَ اَوْطَاسٍ فِی الْمُتْعَۃِ ثُمَّ نَهٰی عَنْهَا اَخْرَجَهُ الشَّیْخَانِ ترجمہ سلمہ بن اکوع سے روایت ہے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنگ اوطاس کے دن نکاح متعہ کی رخصت دی پھر اس سے منع کیا شیخین اسکے راوی ہیں۔ ف نکاح متعہ یہ ہے کہ کوئی مرد کسی عورت سے نکاح کرے کچھ چیز مہر دیکر اور مدت ٹھہرا یوے کہ مثلاً ایک مہینہ یا ایک سال تک تیرے پاس ہونگا۔ سو اسطرح کا نکاح ابتدا اسلام میں بعض جنگوں میں ایک دو بار ضرورت کے واسطے مباح ہوا تھا پھر قیامت تک ہمیشہ کو حرام ہوگیا۔ اب ایسا نکاح کرنا حرام ہے اور زنا۔

(۳) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضہ قَالَ اِنَّمَا کَانَتِ الْمُتْعَۃُ فِی اَوَّلِ الْاِسْلَامِ کَانَ الرَّجُلُ یَقْدَمُ الْبَلْدَۃَ لَیْسَ لَهٗ فِیْهَا مَعْرِفَۃٌ فَیَتَزَوَّجُ الْمَرْاَۃَ بِقَدْرِ مَا یَرٰی اَنَّهٗ یُقِیْمُ فَتَحْفَظُ لَهٗ مَتَاعَهٗ وَتُصْلِحُ لَهٗ شَاْنَهٗ حَتّٰی نَزَلَتْ اِلَّا عَلٰی اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَکَتْ اَیْمَانُهُمْ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُمَا فَکُلُّ فَرْجٍ سِوَاهُمَا فَهُوَ حَرَامٌ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہا کہ نکاح متعہ اول اسلام میں مباح تھا کہ کوئی مرد کسی شہر میں جاتا تھا جسمیں اسکی کوئی پہچان نہ ہوتی تھی سو وہ کسی عورت سے نکاح کر لیتا تھا جتنے دنوں جانتا کہ میں ٹھیروں گا۔ سو وہ اسکے اسباب کو نگاہ رکھتی اور اسکے حال کو سنوارتی یہانتک کہ یہ آیت اتری کہ اپنی بی بیوں اور لونڈیوں کے سوائے اور کسی سے صحبت کرنا جائز نہیں تو ابن عباس نے کہا کہ جو فرج ان دونوں کے سوائے ہے سو حرام ہے ترمذی اس کے راوی ہیں

(۴) وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِیَّۃِ اَنَّ عَلِیًّا رضہ قَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ رضہ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ مُتْعَۃِ النِّسَاءِ یَوْمَ خَیْبَرَ وَعَنْ اَکْلِ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاِنْسِیَّۃِ اَخْرَجَهُ السِّتَّۃُ اِلَّا اَبَا دَاوٗدَ ترجمہ محمد بن حنفیہ سے روایت ہے کہ علی مرتضی نے ابن عباس سے فرمایا کہ بیشک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنگ خیبر کے دن نکاح متعہ سے اور گھر کے پلے ہوئے گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا ہے۔ چھیوں اسکے راوی ہیں سوائے ابو داؤد کے۔

(۵) وَعَنْ جَابِرٍ رضہ قَالَ کُنَّا نَسْتَمْتِعُ بِالْقَبْضَۃِ مِنَ التَّمْرِ وَالدَّقِیْقِ الْاَیَّامَ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَاَبِیْ بَکْرٍ رضہ حَتّٰی نَهٰی عَنْهُ عُمَرُ رضہ فِیْ شَاْنِ عَمْرِو بْنِ حُرَیْثٍ رضہ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ ترجمہ جابر رضہ

(۴) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اَلْاَيِّمُ اَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا وَالْبِكْرُ تُسْتَاْذَنُ فِيْ نَفْسِهَا وَاِذْنُهَا صُمَاتُهَا اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ اِلَّا الْبُخَارِيَّ ترجمہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بیوہ عورت اپنی جان کی خود مختار ہے بہ نسبت اپنے ولی کے یعنے ولی کو اسپر جبر نہیں ہو سکتا نکاح مین اور کنواری عورت سے نکاح کی اجازت مانگنا چاہیے اور اسکا چپ رہنا ہی اجازت ہے چہیون اسکے راوی ہین بغیر بخاری کے۔

(۵) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُنْكَحُ الْاَيِّمُ حَتّٰى تُسْتَاْمَرَ وَلَا الْبِكْرُ حَتّٰى تُسْتَاْذَنَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ اِذْنُهَا قَالَ اَنْ تَسْكُتَ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نکاح نہ کیا جاوے شوہر دیدہ عورت کا جبتک اُس سے حکم نہ لیا جاوے اور نہ نکاح کیا جاوے کنواری عورت کا جبتک اسکا اذن نہ لیا جاوے لوگون نے کہا یا رسول اللہ کنواری کا اذن کس طرح ہو یعنے وہ شرم سے کیون تبلاوے گی فرمایا کہ اُسکا چپ رہنا ہی اذن ہے پانچون اسکے راوی ہین۔ ف یعنے کنواری سے یون کہا جاوے کہ تیرا نکاح فلانے شخص سے ہم کرتے ہین اگر وہ صاف اجازت دے تو بہتر ہے نہین اسکا چپ رہنا ہی اجازت ہے لیکن اگر شوہر دیدہ عورت ہو تو ضرور ہے کہ اُسکا صریح حکم لیوے امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک چہوٹی لڑکی کا ولی مختار ہے مطلق اور جوان عورت خود مختار ہے اور امام شافعی کے نزدیک بیوہ مطلق مختار ہے اور کنواری مطلق غیر مختار ہے امرکا اختیار ولی کو ہے۔

(۶) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ جَارِيَةً بِكْرًا ذَكَرَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اَنَّ اَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهِيَ كَارِهَةٌ فَخَيَّرَهَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاؤُدَ ترجمہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہا کہ ایک کنواری لڑکی نے حضرتؐ کے پاس ذکر کیا کہ اسکے باپ نے اسکا جبراً نکاح کر دیا ہے اور حالانکہ وہ ناراض تہی تو حضرتؐ نے اُسکو اختیار دیدیا۔ ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

(۷) وَعَنْ عَائِشَةَ رض اَنَّ فَتَاةً قَالَتْ تَعْنِيْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ اِنَّ اَبِيْ زَوَّجَنِيْ مِنِ ابْنِ اَخِيْهِ لِيَرْفَعَ بِيْ خَسِيْسَتَهُ وَاَنَا كَارِهَةٌ فَاَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اِلٰى اَبِيْهَا فَجَاءَ فَجَعَلَ الْاَمْرَ اِلَيْهَا فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ قَدْ اَجَزْتُ مَا صَنَعَ اَبِيْ وَلٰكِنْ اَرَدْتُ اَنْ اَعْلَمَ النِّسَاءَ اَنْ لَيْسَ لِلْاٰبَاءِ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ لِيَرْفَعَ بِيْ خَسِيْسَتَهُ الْخَسَاسَةُ الدَّنَاءَةُ وَالْخَسِيْسَةُ الْحَالَةُ الَّتِيْ يَكُوْنُ عَلَيْهِ الْخَسِيْسُ وَهُوَ الدَّنِيُّ اَيْ لِيَرْفَعَنِيْ ترجمہ عائشہؓ سے روایت ہے کہ ایک جوان عورت نے حضرتؐ سے کہا کہ میرے باپ نے میرا نکاح اپنے بہتیجے سے کر دیا ہے تاکہ میرے سبب سے اسکی خست کو بلند کرے یعنی وہ رذیل ہے چاہتا ہے کہ اوسکو میرے سبب سے شریف بناوے اور مین ناراض ہون تو حضرت نے اسکے باپ کو بلا بہیجا وہ آیا تو حضرتؐ نے عورت کو مختار ٹہیرایا پہر اُسنے کہا یا رسول اللہ یعنے اپنے باپ کا نکاح جائز رکہا لیکن مین نے چاہا تہا کہ عورتین معلوم کرلین کہ باپون کا عورتون پر کچہ اختیار نہین۔ نسائی اسکے راوی ہین خساست کے معنے ہین کمینگی اور خسیست وہ حالت ہے جسپر خسیس ہو اور وہ نیچ قوم ہوتا ہے یعنے وہ نیچ ہے چاہتا ہے کہ اسکو اونچا کرے۔

(۸) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اٰمِرُوا النِّسَاءَ فِيْ بَنَاتِهِنَّ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالْاَمْرُ بِذٰلِكَ لِلْاِسْتِحْبَابِ ترجمہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ صلاح لو عورتون سے انکی بیٹیون کے حق مین ابوداؤد اسکے راوی ہین اور یہ امر استحباب کے واسطے ہے۔

اَلْكَفَاءَةُ۔ کفو کا بیان (۱) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

وہ کچہ عذر نہ کرسکتا تہا۔ اور ایک ورجہ تہا نکاح یہ ہے کہ بہت لوگ جمع ہوتے اور ایک عورت پر داخل ہوتے سو جو اُس پاس آتا
کسی کو نہ روکتی اور وہ جو حرام کار عورتین تہین اپنے دروازون پر نشان کہڑے کر لی تہین جو چاہتا اُنپر داخل ہوتا پہر ان
مین سے جب کوئی حاملہ ہولی اور بچہ جنتی تو سب اُس کے پاس جمع ہوتے اور قیافہ دان کو بلاتے پہر جسکے ساتہہ مناسب
دیکہتے اُسکا لڑکا ملاتے تو وہ اُسکو اپنے ساتہہ لیتا اور اُسکا بیٹا بلایا جاتا اُس سے ہٹ نہ سکتا پہر جب محمد صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم پیغمبر ہوئے تو کفر کے زمانے کے سب نکاح موقوف کیئے گئے مگر جو نکاح کہ سوقت لوگ کرتے ہین ثابت رہا
بخاری اور ابوداؤد اُس کے راوی ہین۔ استبضاع کے معنے ہین کہ عورت مرد سے نکاح کرنا چاہے تاکہ اُس سے اولاد
پائے اور بغایا حرام کار عورتین ہین اور قافہ وہ لوگ ہین جو ایک دوسرے کی شکل ٹہیراتے ہین اور ہم شکل ہونے سے
بچے کو اُس کے ساتہہ ملاتے ہین اور التاط یعنی اُسکو اپنے ساتہہ ملا لیتا اور اُسکو اپنی اولاد ٹہیراتا۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فِي الْاَوْلِيَاءِ وَالشُّهُوْدِ

دوسری فصل

ولیون اور گواہون کے بیان مین

(۱) عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَيُّمَا امْرَاَةٍ نُكِحَتْ بِغَيْرِ اِذْنِ وَلِيِّهَا فَاِنَّ نِكَاحَهَا بَاطِلٌ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَاِنْ دَخَلَ بِهَا فَالْمَهْرُ لَهَا بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِهَا فَاِنِ اشْتَجَرُوْا فَالسُّلْطَانُ وَلِيُّ لَهٗ اَخْرَجَهٗ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُمَا عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نِكَاحَ اِلَّا بِوَلِيٍّ وَالْمُرَادُ بِالْاِشْتِجَارِ هٰهُنَا الْمَنْعُ مِنَ الْعَقْدِ دُوْنَ الْمُشَاحَّةِ فِي السَّبْقِ اِلَيْهِ ترجمہ
عائشہ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو عورت نکاح کرے بدون اذن اپنے ولی کے تو بیشک
اُسکا نکاح باطل ہے یہ تین بار فرمایا اور اگر وہ اُس سے صحبت کرے تو اُس کے واسطے مہر ہے بسبب اسکے کہ اُسنے اُسکی
فرج کو حلال کیا اور اگر اسکے ولی جہگڑا کرین تو بادشاہ ولی ہے اُسکا جسکا کوئی ولی نہین یعنے جہگڑا کرنے کو وقت ولایت
کالعدم ہو جاتی ہے ابوداؤد و ترمذی اسکے راوی ہین۔ اور اُن کی ایک روایت مین ابوموسی سے آیا ہے کہ رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہین صحیح ہے نکاح مگر ولی کی اجازت سے اور مراد جہگڑا کرنے سے یہان مطلق نکاح سے
منع کرنا ہے بدون اعتراض کرنے کے۔ پیشدستی مین۔

(۲) وَعَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَيُّمَا امْرَاَةٍ زَوَّجَهَا وَلِيَّانِ فَهِيَ لِلْاَوَّلِ مِنْهُمَا وَاَيُّمَا رَجُلٍ بَاعَ بَيْعًا مِنْ رَجُلَيْنِ فَهُوَ لِلْاَوَّلِ مِنْهُمَا اَخْرَجَهٗ اَصْحَابُ السُّنَنِ ترجمہ سمرہ سے روایت
ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس عورت کو دو ولی نکاح کردین تو وہ اُن مین سے پہلے خاوند کی
ہوئی یعنے صرف پہلے کا نکاح صحیح ہوگا۔ اور جو شخص دو آدمیون کے ہاتہہ کچہ چیز بیچے تو وہ چیز اُسکی ہوئی جس کے ہاتہہ پہلے
بیچی اصحاب سنن اسکے راوی ہین۔

(۳) وَعَنْ جَابِرٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَا عَبْدٍ تَزَوَّجَ بِغَيْرِ اِذْنِ مَوَالِيْهِ فَهُوَ عَاهِرٌ اَخْرَجَهٗ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ جابر رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
کہ جو غلام بدون اذن اپنے مالکون کے نکاح کرے وہ زانی ہے ابوداؤد ترمذی اسکے راوی ہین۔

پہلی فصل

دائمی حرمت کے بیان مین۔

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَرُمَ مِنَ النَّسَبِ سَبْعٌ وَمِنَ الصِّهْرِ سَبْعٌ ثُمَّ قَرَأَ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ الآيَةَ أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ ترجمہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہا کہ سات عورتین نسب سے حرام ہین اور سات عورتین سسرال سے حرام ہین پھر یہ آیت پڑھی کہ حرام کی گئین تمپر مائین تمہاری آخر آیت تک بخاری اسکے راوی ہین۔

(٢) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا رَجُلٍ نَكَحَ امْرَأَةً فَدَخَلَ بِهَا فَلَا يَحِلُّ لَهُ نِكَاحُ ابْنَتِهَا وَإِنْ لَمْ يَكُنْ دَخَلَ بِهَا فَلْيَنْكِحْ ابْنَتَهَا وَأَيُّمَا رَجُلٍ نَكَحَ امْرَأَةً فَلَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَنْكِحَ أُمَّهَا دَخَلَ بِهَا أَوْ لَمْ يَدْخُلْ بِهَا أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ عمرو بن شعیب سے روایت ہے اُس نے اپنے باپ سے اُس نے اپنے دادا سے روایت کی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو مرد کسی عورت سے نکاح کرے اور اس سے صحبت کرے تو اسکو اُس عورت کی بیٹی سے نکاح کرنا حلال نہین اور اگر اُس سے صحبت نہ کی ہو تو چاہیے کہ اس کی بیٹی سے نکاح کرلے اور جو مرد کسی عورت سے نکاح کرے تو اسکو اسکی مان سے نکاح کرنا حلال نہین خواہ اُس کے ساتھ صحبت کی ہو یا نہ کی ہو ترمذی اُس کے راوی ہین ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بیوی کی مان یعنی ساس مطلق نکاح کرنے سے حرام ہوجاتی ہے خواہ بی بی سے صحبت کرے یا نہ کرے اگر اپنی عورت کو صحبت سے پہلے طلاق دیدے پھر بھی اُس کو اُسکی مان سے نکاح کرنا حلال نہین۔

(٣) وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ لَا تُحَرَّمُ أُمَّهَاتُ النِّسَاءِ إِلَّا بِانْضِمَامِ الْوَطْءِ إِلَى الْعَقْدِ فِي الْإِبْنَةِ وَلَا تُحَرَّمُ الْإِبْنَةُ إِلَّا بِالدُّخُولِ عَلَى الْأُمِّ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ علی مرتضی سے روایت ہے کہ حرام نہین ہوتین مائین عورتون کی مگر ساتھ جوڑنے صحبت کے ساتھ عقد نکاح کے بیٹی مین یعنے جب کسی عورت سے نکاح کرے تو جب تک اس سے صحبت نہ کرلے تبتک اُس عورت کی مان اُسپر حرام نہین ہوتی اور نہین حرام ہوتی بیٹی مگر ساتھ صحبت کرنے کے اس کی مان سے ترمذی اس کے راوی ہین ف یہ قول حضرت علی کا جمہور صحابہ کے مخالف ہے۔

الرَّضَاعُ
دودھ پینے کا بیان

(١) عَنْ عَلِيٍّ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ مِنَ الرَّضَاعِ مَا حَرَّمَ مِنَ النَّسَبِ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ علی مرتضی سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر اللہ نے حرام کی دودھ پینے سے وہ عورت جو حرام کی نسب کی جہت سے یعنے جو عورتین نسب کے ناتے سے حرام ہین وہ دودھ کے پینے سے بھی حرام ہوجاتی ہین۔ ترمذی اسکے راوی ہین۔

(٢) وَعَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ اسْتَأْذَنَ عَلَيَّ أَفْلَحُ أَخُو أَبِي الْقُعَيْسِ بَعْدَمَا نَزَلَ الْحِجَابُ قُلْتُ وَاللّٰهِ لَا آذَنُ لَهُ حَتَّى أَسْتَأْذِنَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ أَخَا أَبِي الْقُعَيْسِ لَيْسَ هُوَ أَرْضَعَنِي وَلٰكِنْ أَرْضَعَتْنِي امْرَأَةُ أَبِي الْقُعَيْسِ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ الرَّجُلَ لَيْسَ هُوَ أَرْضَعَنِي وَلٰكِنْ أَرْضَعَتْنِي امْرَأَتُهُ فَقَالَ ائْذَنِي لَهُ فَإِنَّهُ عَمُّكِ تَرِبَتْ يَمِينُكِ قِيلَ لِذٰلِكَ كَانَتْ عَائِشَةُ تَقُولُ حَرِّمُوا مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ أَخْرَجَهُ السِّتَّةُ ترجمہ عائشہؓ سے روایت ہے کہا کہ افلح ابو قعیس کا بھائی میرے دروازے پر آیا اور اُس نے گھر اندر آنے کی اجازت مانگی بعد اس کے کہ عورتون کو پردہ کا حکم اترا مینے کہا واللہ مین اُسکو اجازت نہ دونگی جبتک کہ مین حضرت سے اذن نہ لے لون اسواسطے کہ مجھکو ابو قعیس نے دودھ

إِذَا خَطَبَ إِلَيْكُمْ مَنْ تَرْضَوْنَ دِينَهُ وَخُلُقَهُ فَزَوِّجُوهُ إِلَّا تَفْعَلُوهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْأَرْضِ وَفَسَادٌ عَرِيضٌ۔ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب تمکو نکاح کا پیغام کرے جسکا دین اور خو تمکو پسند ہو تو اپنی بہن بیٹی اسکو نکاح کردو اگر نہ کروگے تو زمین مین بڑا فتنہ فساد ہوگا ترمذی اسکے راوی ہین ف یعنے اسواسطے کہ اگر تم محض حسب نسب اور مال تلاش کروگے تو بہت مرد عورتین بے نکاح رہ جائینگے پھر زنا بہت ہوگا اور فتنہ فساد واقع ہوگا۔

(۲) وَعَنْهُ رض قَالَ حَجَمَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَبُو هِنْدٍ فِي الْيَافُوخِ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ يَا بَنِي بَيَاضَةَ أَنْكِحُوا أَبَا هِنْدٍ وَأَنْكِحُوا إِلَيْهِ وَإِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ مِمَّا تَدَاوُونَ بِهِ خَيْرٌ فَالْحِجَامَةُ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ سینگی لگائی حضرت کو ابوہند نے درمیان سر کے پھر مینے حضرت سے سنا کہ فرماتے تھے کہ اے بیاضہ کی اولاد نکاح کردو ابوہند کو اور نکاح کرو طرف اسکی اور اگر کسی چیز مین جس سے تم دوا کرتے ہو بہتری ہے تو سینگی کھچوانے مین ہے ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

(۳) وَعَنْ بُرَيْدَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحْسَابَ أَهْلِ الدُّنْيَا الَّذِينَ يَذْهَبُونَ إِلَيْهِ الْمَالُ أَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ ترجمہ بریدہ سے روایت ہے کہا کہ حضرت نے فرمایا کہ دنیا دارون کے ذات جسکی طرف وہ جاتے ہین مال ہے۔ نسائی اسکے راوی ہین یعنی اور مال کی حسب نسب کا کچھ اعتبار نہین۔

(۴) وَعَنْ عَائِشَةَ رض أَنَّ أَبَا حُذَيْفَةَ بْنَ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا تَبَنَّى سَالِمًا فَأَنْكَحَهُ ابْنَةَ أَخِيهِ هِنْدَ بِنْتَ الْوَلِيدِ بْنِ رَبِيعَةَ وَهُوَ مَوْلًى لِامْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ كَمَا تَبَنَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ زَيْدًا رض وَكَانَ مَنْ تَبَنَّى رَجُلًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ دَعَاهُ النَّاسُ إِلَيْهِ فَوَرِثَ مِنْ مِيرَاثِهِ حَتَّى نَزَلَ قَوْلُهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى ادْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ ترجمہ عائشہ رض سے روایت ہے کہ ابو حذیفہ بن ربیعہ نے اور وہ صحابی بدریون سے ہے سالم کو متبنے یعنے منہ بولا بیٹا بنایا اور اپنے بھائی کی بیٹی ہند اسے نکاح کردی اور سالم ایک انصاری عورت کا غلام آزاد تھا جیسے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زید کو متبنے بنایا تھا اور کفر کے وقت دستور تھا کہ جو کسی کو متبنے بناتا لوگ اسکو اسکا بیٹا کہتے تھے اور وہ اسکی میراث کا وارث ہوتا تھا یہانتک کہ یہ آیت اتری کہ انکو انکے باپون کے نام سے پکارو بخاری نسائی اسکے راوی ہین ف یعنے تو اس آیت سے متبنے کا وارث ہونا موقوف ہوا۔

(۵) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْكِحُ الزَّانِي الْمَجْلُودُ إِلَّا مِثْلَهُ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نکاح نہ کرے زانی حد مارا ہوا مگر آپ جیسے سے ابوداؤد اسکے راوی ہین ف ان حدیثون سے معلوم ہوا کہ شرافت خاندانی کا کچھ اعتبار نہین بلکہ کفو دینی کا اعتبار ہے جو شخص دیندار پرہیزگار ہو اس سے نکاح کرنا جائز ہے خواہ قوم کا کیسا ہی نیچ ہو۔

اَلْبَابُ الثَّالِثُ فِي مَوَانِعِ النِّكَاحِ وَفِيهِ فَصْلَانِ

تیسرا باب نکاح منع کرنے والی چیزون کے بیان مین اور اس مین دو فصل ہین

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ فِي الْحُرْمَةِ الْمُؤَبَّدَةِ

نے حدیث بیان کی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک دو بار دودھ چوسنا نکاح کو حرام نہیں کرتا نسائی اسکے راوی ہین۔

(۷) **وعن** عائشۃ رضی قالت کان فیما انزل من القرآن عشر رضعات معلومات یحرمن ثم نسخن بخمس معلومات فتوفی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وھن فیما یقرأ من القرآن اخرجہ الستۃ الا البخاری ترجمہ عائشہ سے روایت ہے کہا کہ اول قرآن مین یہ حکم اترا تھا کہ دس بار معین دودھ پینا نکاح کو حرام کرتا ہے پہر وہ حکم پانچ بار معین سے منسوخ ہوا سو حضرت فوت ہوئے اور حالانکہ پانچ بار دودھ پینے کا حکم قرآن مین پڑھا جاتا تہا چھیون اسکے راوی ہین سوائے بخاری کے۔ یعنے بعضے لوگ پڑھتے تھے جنکو انکا منسوخ ہونا نہین پہونچا تہا۔ نہین تو پانچ بار کی تلاوت بہی منسوخ ہے اور شاید عائشہ کے نزدیک انکا حکم باقی ہے واللہ اعلم

(۸) **وعن** ابن عباس قال ما کان فی الحولین وان کانت مصۃ واحدۃ وھو یحرم اخرجہ مالک ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہا کہ جو دودھ دو برس کے اندر پیوے وہ حرام کرتا ہے اگرچہ ایک گھونٹ ہو۔ مالک اسکو راوی ہین۔

(۹) **وعن** عبد اللہ ابن دینار قال سأل رجل ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما عن رضاعۃ الکبیر فقال جاء رجل الی عمر رض فقال کانت لی ولیدۃ اطؤھا فعمدت امرأتی فارضعتھا ثم قالت لی دونک فقد واللہ ارضعتھا فقال لہ عمر رض اوجعھا وات جاریتک فانما الرضاعۃ فی الصغر اخرجہ مالک ترجمہ عبد اللہ بن دینار سے روایت ہے کہا کہ ایک مرد نے ابن عمر سے جوان کے دودھ پینے کا حکم پوچھا ابن عمر نے کہا کہ ایک مرد عمر کے پاس آیا تو اس نے کہا کہ میری ایک لونڈی تہی کہ مین اس سے صحبت کیا کرتا تہا سو میری عورت نے اسکو قصداً دودھ پلا دیا ہے پہر اس نے مجھسے کہا لے واللہ مین نے اسکو دودھ پلا دیا ہے تو عمر فاروق نے فرمایا کہ اسکو مار اور درد پہونچا اور اپنی لونڈی سے صحبت کر سو سمجھ کہ دودھ پینے کا اعتبار تو صرف چہوٹی عمر مین ہے یعنے دو برس کے اندر مالک اسکو راوی ہین۔

(۱۰) **وعن** یحیی بن سعید قال سأل رجل ابا موسی رض فقال انی مصصت من ثدی امرأتی لبنا فذھب فی بطنی فقال ابو موسی لا اراھا الا قد حرمت علیک فقال ابن مسعود انظر ما تفتی بہ الرجل فقال ما تقول انت فقال لا رضاعۃ الا ما کان فی الحولین فقال ابو موسی لا تسئلونی عن شیء ما دام ھذا الحبر بین اظھرکم اخرجہ مالک وابو داؤد ترجمہ یحیی بن سعید سے روایت ہے کہا کہ ایک مرد نے ابو موسی سے پوچھا سو کہا کہ مینے اپنی عورت کے پستان سے دودھ پیا ہے اور میرے پیٹ مین چلا گیا ابو موسی نے کہا کہ میرے قیاس مین وہ تجہپر حرام ہوئی تو ابن مسعود نے کہا دیکہہ تو مرد کو کیا فتوی دیتا ہے ابو موسی نے کہا تو کیا کہتا ہے ابن مسعود نے کہا نہین ہے دودھ پینا معتبر مگر جو دو برس کے اندر ہو تو ابو موسی نے کہا کہ مجھسے مت پوچھا کرو جبتک کہ یہ عالم تمہارے درمیان موجود ہے مالک وابو داؤد اس کے راوی ہین۔

(۱۱) **وعن** ام سلمۃ رض قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لا یحرم من الرضاع الا ما فتق الامعاء فی الثدی وکان قبل الفطام اخرجہ الترمذی ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہین حرام کرتا دودھ پینا مگر جو پہاڑے انتڑیون کو اور ہو پستان مین اور ہو دودھ چھوڑانے کی مدت سے پہلے ترمذی اسکے راوی ہین **ف** پہاڑے رگون کو یعنے لڑکے کے پیٹ مین جائے مثل طعام کی اور غذا ہیرے اور یہ بات تو شیر خوارگی کے وقت ہی مین ہوتی ہے اور پستان سے پینا شرط نہین ہے بلکہ اگر عورت کا دودھ کسی برتن مین دوہکر پیوے تو بہی نکاح کو حرام کر دیتا ہے۔

نہین پلایا بلکہ ابو قعیس کی عورت نے مجھکو دودہ پلایا ہے پہر حضرت گہر مین تشریف لائے تو مین نے کہا یا حضرت مرد نے مجھکو دودہ نہین پلایا ولیکن اُس کی عورت نے مجھکو دودہ پلایا ہے تو حضرت نے فرمایا کہ اسکو اندر آنے کی اجازت دے ہو اسطے کہ وہ تیرا دودہ کے رشتہ سے چچا ہے تیرا داہنا ہاتہ خاک آلودہ ہو اگر تو حکم نہ مانے اسی واسطے عائشہؓ فرماتی تہین کہ حرام جانو دودہ پینے کو ناتے سے جو حرام ہے نسب سے۔ چہیون اسکے راوی ہین **ف** معلوم ہوا کہ دائی کے خاوند اور اُس کے بہائی اور دائی کی اولاد سے عورت کو پردہ کرنا ضرور نہین کہ وے محرم ہوگئے۔

(۳) **وَعَنْ** عَلِيٍّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَالَكَ تَتَوَّقُ فِي قُرَيْشٍ وَتَدَعُنَا فَقَالَ وَعِنْدَكُمْ شَيْءٌ قُلْتُ نَعَمْ بِنْتُ حَمْزَةَ قَالَ إِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِي إِنَّهَا ابْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ اَلتَّتَوُّقُ اَلْمَيْلُ إِلَى الشَّيْءِ وَالرَّغْبَةُ فِيهِ ترجمہ علی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے مینے کہا یا حضرت کیا سبب ہے کہ آپ قریش مین جہکتے ہین اور ہمکو چہوڑتے ہین یعنے آپ قریش کی عورتون سے نکاح کرتے ہین اور ہم بنی ہاشم مین نکاح نہین کرتے فرمایا اور تمہارے پاس بہی کچہ ہے یعنی کوئی عورت ہے مین نے کہا ہان حمزہ کی بیٹی موجود ہے فرمایا مقرر حمزہ کی بیٹی مجھکو حلال نہین کہ وہ تو میری دودہ شریک بہائی کی بیٹی ہے مسلم نسائی اسکے راوی ہین۔ تتوق کے معنے ہین کسی چیز کی طرف جہکنا اور اس مین رغبت کرنا **ف** امیر حمزہ حضرت کے چچا تہے لیکن حمزہ اور حضرت نے ایک عورت کا دودہ پیا تہا تو وہ دودہ کے رشتے کے بہائی ہوگئے اور انکی بیٹی بہتیجی حضرت کی ہوگئی اور بہتیجی حرام ہے۔

(۴) **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدِي رَجُلٌ قَاعِدٌ فَاشْتَدَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِ فَرَأَيْتُ الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّهُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ فَقَالَ انْظُرْنَ مَنْ إِخْوَانُكُنَّ مِنَ الرَّضَاعَةِ فَإِنَّمَا الرَّضَاعَةُ مِنَ الْمَجَاعَةِ أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ إِلَّا التِّرْمِذِيُّ ترجمہ عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس اندر تشریف لائے اور میرے پاس ایک مرد بیٹہا تہا تو یہ بات حضرت کو ناگوار گذری تو مینے آپکے چہرے مین غصے کا اثر دیکھا تو مینے کہا یا حضرت وہ میرا بہائی ہے دودہ کے رشتے سے فرمایا سوچا کرو کون تمہاری بہائی ہین دودہ کے ناتے سے اسواسطے کہ دودہ پینا تو صرف بہوک سے ہے پانچون اسکے راوی ہین سوائے ترمذی کے **ف** یعنے دودہ پینا شرع مین وہی معتبر ہے جو شیر خوارگی کی عمر مین ہو دو برس کے اندر کہ چہوٹے لڑکے کی بہوک بے دودہ پئے نہین جاتی اور اگر جوان آدمی کسی عورت کا دودہ پیوے تو اسکا کچہ اعتبار نہین وہ نکاح کو نہین روکتا۔

(۵) **وَعَنْهَا** قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّةُ وَالْمَصَّتَانِ أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ إِلَّا الْبُخَارِيَّ ترجمہ عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایک دوبار دودہ چوسنا نکاح کو حرام نہین کرتا۔ بخاری کے سوائے پانچون اسکے راوی ہین **ف** یعنی اگر کوئی لڑکا ایک دو گہونٹ کسی عورت کا دودہ پی لیوے تو اس سے نکاح حرام نہین ہوتا۔

(۶) **وَعَنْ** قَتَادَةَ قَالَ كَتَبْتُ إِلَى إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ أَسْأَلُهُ عَنِ الرَّضَاعِ فَكَتَبَ أَنَّ شُرَيْحًا حَدَّثَنَا أَنَّ عَلِيًّا وَابْنَ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَا يَقُولَانِ يُحَرِّمُ مِنَ الرَّضَاعِ قَلِيلُهُ وَكَثِيرُهُ وَإِنَّ أَبَا الشَّعْثَاءِ الْمُحَارِبِيَّ قَالَ إِنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُحَرِّمُ الْخَطْفَةُ وَالْخَطْفَتَانِ أَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ ترجمہ قتادہؓ سے روایت ہے کہا کہ مین نے ابراہیم نخعی کی طرف لکہا اُس سے دودہ کا حکم پوچہنے کو تو اُس نے لکہا کہ شریح نے ہمسے حدیث بیان کی کہ علیؓ اور ابن مسعودؓ کہتے تہے کہ حرام کرتا ہے یعنے نکاح کو دودہ پینا خواہ تہوڑا ہو یا بہت اور مقرر ابو شعثا نے کہا کہ عائشہؓ

بیٹے جابر سے سنا کہتا تہا کہ منع فرمایا حضرتؐ نے یہ کہ نکاح کی جاوے عورت اپنی پہوپہی پر یا خالہ پر سو ہم یہ سمجہتے ہین کہ باپ کی خالہ اور پہوپہی کا بہی یہی حکم ہے۔

(۳) وَعَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ فَيْرُوزَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَسْلَمْتُ وَتَحْتِيْ اُخْتَانِ قَالَ طَلِّقْ اَيَّتَهُمَا شِئْتَ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ ضحاک بن فیروز سے روایت ہے کہ اُس نے اپنے باپ سے روایت کی کہ بیٹے کہا یا حضرت مین مسلمان ہوا ہون اور میرے نکاح مین دو بہنین ہین فرمایا دونون مین سے جسکو چاہے طلاق دیدے ابو داؤد اور ترمذی اس کے راوی ہین۔

(۴) وَعَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ عَنْ اُخْتَيْنِ مَمْلُوْكَتَيْنِ هَلْ يُجْمَعُ بَيْنَهُمَا قَالَ اَحَلَّتْهُمَا اٰيَةٌ وَحَرَّمَتْهُمَا اٰيَةٌ وَاَمَّا اَنَا فَلَا اُحِبُّ اَنْ اَصْنَعَ ذٰلِكَ فَخَرَجَ مِنْ عِنْدِهٖ فَلَقِيَ رَجُلًا مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ اَمَّا اَنَا فَلَوْ كَانَ لِيْ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ ثُمَّ وَجَدْتُ اَحَدًا فَعَلَ ذٰلِكَ لَجَعَلْتُهُ نَكَالًا قَالَ ابْنُ شِهَابٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى اُرَاهُ عَلِيَّ ابْنَ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ مَالِكٌ وَبَلَغَنِيْ عَنِ الزُّبَيْرِ مِثْلُ ذٰلِكَ اَخْرَجَهُ مَالِكٌ اَلْاٰيَةُ الَّتِيْ اَحَلَّتْهُمَا هِيَ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ وَالْاٰيَةُ الَّتِيْ حَرَّمَتْهُمَا وَاَنْ تَجْمَعُوْا بَيْنَ الْاُخْتَيْنِ وَالنَّكَالُ الْعُقُوْبَةُ وَالشُّهْرَةُ وَالْهَوَانُ وَالْجَمْعُ بَيْنَ الْاُخْتَيْنِ بِالْمِلْكِ حَرَامٌ ترجمہ قبیصہ بن ذویب سے روایت ہے کہا ایک مرد نے عثمان بن عفان سے پوچہا حکم دو بہنون کا کہ کنیز ہون کہ کیا دونون کو جمع کیا جاوے کہا کہ ایک آیت نے انکو حلال کیا ہے اور ایک آیت نے انکو حرام کیا ہے لیکن مین تو نہین چاہتا کہ یہ کام کرون پہر وہ انکے پاس سے نکلا اور حضرتؐ کے اصحاب سے ایک مرد کو ملا اور اُس سے یہ مسئلہ پوچہا تو اُس اصحابی نے کہا کہ اگر میرا کچہ اختیار ہوتا اور میرے سامنے کوئی یہہ کام کرتا تو مین اُسکو سزا دیتا ابن شہاب نے کہا کہ میرے گمان مین وہ علی مرتضیٰ تہے اور کہا مالک نے کہ مجہکو ابن زبیر سے بہی یہی خبر پہونچی ہے مالک اس کے راوی ہین اور جس آیت نے دونون کو حلال کیا ہے وہ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ہے یعنے حلال ہین تمپر تمہارے لونڈیان اور جس آیت نے دونون کو حرام کیا ہے وہ اَنْ تَجْمَعُوْا بَيْنَ الْاُخْتَيْنِ ہے یعنے حرام ہے جمع کرنا دو بہنون کا اور نکال کے معنے ہین سزا اور مشہور اور ذلیل کرنا ہے اور ملک مین دو بہنون کو اکٹہا کرنا حرام ہے۔

(۵) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ طَلَّقَ رَجُلٌ اِمْرَاَتَهٗ ثَلٰثًا فَتَزَوَّجَهَا رَجُلٌ ثُمَّ طَلَّقَهَا قَبْلَ الْمَسِيْسِ فَسُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ لَا حَتّٰى يَذُوْقَ الْاٰخَرُ مِنْ عُسَيْلَتِهَا مَا ذَاقَ الْاَوَّلُ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ اَلْعُسَيْلَةُ كِنَايَةٌ عَنِ الْجِمَاعِ وَاَنَّثَهُ لِاَنَّ مِنَ الْعَرَبِ مَنْ يُؤَنِّثُ الْعَسَلَ ترجمہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہا کہ ایک مرد نے اپنی عورت کو تین طلاقین دین پہر اوس سے اور مرد نے نکاح کیا پہر اس نے اُسکو طلاق دی ہاتہہ لگائے بغیر یعنے صحبت سے پہلے پہر کسی نے حضرتؐ سے یہ مسئلہ پوچہا تو حضرتؐ نے فرمایا کہ اس عورت سے نکاح کرنا جائز نہین یہانتک کہ دوسرا خاوند اسکا کچہ شہد چکہے جو پہلے نے چکہا چہیون اسکے راوی ہین اور مراد عسیلہ سے جماع ہے اور مؤنث اسواسطے ہے کہ عرب لوگ شہد کو مؤنث جانتے ہین۔

(۶) وَعَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الزَّبِيْرِ الْقُرَظِيِّ اَنَّ رِفَاعَةَ بْنَ سِمْوَالٍ طَلَّقَ اِمْرَاَتَهٗ ثَلٰثًا فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَنَكَحَتْ بَعْدَهٗ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الزَّبِيْرِ فَاعْتَرَضَ عَنْهَا فَلَمْ يَسْتَطِعْ اَنْ يَّمَسَّهَا فَفَارَقَهَا فَاَرَادَ رِفَاعَةُ اَنْ يَّنْكِحَهَا وَهُوَ زَوْجُهَا الْاَوَّلُ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَنَهَاهُ عَنْ تَزْوِيْجِهَا وَقَالَ لَا تَحِلُّ لَكَ حَتّٰى تَذُوْقَ الْعُسَيْلَةَ اَخْرَجَهُ مَالِكٌ ترجمہ زبیر بن عبد الرحمن بن زبیر قرظی سے روایت ہے کہ رفاعہ بن سموال نے اپنی عورت کو تین طلاقین دین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین پس نکاح کیا اس عورت نے اُسکے بعد عبد الرحمن بن زبیر سے

(۱۲) وَعَنْ عُقْبَةَ ابْنِ الْحَارِثِ رض اَنَّهُ تَزَوَّجَ بِنْتًا لِاَبِیْ اِهَابِ بْنِ عَزِیْزٍ فَاَتَتْهُ اِمْرَاَةٌ فَقَالَتْ اِنِّیْ اَرْضَعْتُ عُقْبَةَ وَالَّتِیْ تَزَوَّجَ بِهَا فَقَالَ لَهَا عُقْبَةُ مَا اَعْلَمُ اِنَّكِ اَرْضَعْتِنِیْ وَلَا اَخْبَرْتِنِیْ فَرَكِبَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِالْمَدِیْنَةِ فَقَالَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَیْفَ وَقَدْ قِیْلَ فَفَارَقَهَا عُقْبَةُ وَنَكَحَتْ زَوْجًا غَیْرَهٗ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا مُسْلِمًا **ترجمہ** عقبہ بن حارث سے روایت ہے کہ اُس نے ابو اہاب کی بیٹی سے نکاح کیا پھر اُس کے پاس ایک عورت آئی تو اُس نے کہا کہ مینے عقبہ کو اور اُس عورت کو جس سے اُس نے نکاح کیا دودہ پلایا ہے تو عقبہ نے کہا مجھکو معلوم نہین کہ تو نے مجھکو دودہ پلایا ہے اور نہ تو نے مجھکو خبر کی تو سوار ہو کر مدینے مین حضرت کے پاس گیا تو حضرت نے فرمایا تو اُسکو کیونکر نکاح مین رکھ سکیگا اور حالانکہ یہ بات کہی گئی تو عقبہ نے اُسکو چھوڑ دیا اور اس عورت نے اور مرد سے نکاح کیا مسلم کے سوا پانچون اُسکے راوی ہین **ف** اس حدیث کی موجب امام مالک کے نزدیک ایک عورت کی گواہی سے رضاعت ثابت ہوجاتی ہے اور دوسرے امامون کے نزدیک یہ حکم بطور احتیاط اور تقوی کے ہے

(۱۳) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا اَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ لَهُ اِمْرَاَتَانِ اَرْضَعَتْ اِحْدٰهُمَا جَارِیَةً وَالْاُخْرٰی غُلَامًا اَیَحِلُّ لِلْغُلَامِ اَنْ یَنْكِحَ الْجَارِیَةَ قَالَ لَا اَللِّقَاحُ وَاحِدٌ اَخْرَجَهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِیُّ اَللِّقَاحُ مَاءُ الْفَحْلِ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے کہ کسی نے اُن سے پوچھا حکم اُس مرد کا جسکی دو عورتین ہون دونون سے ایک نے تو ایک لڑکی کو دودہ پلایا ہو اور دوسری نے ایک لڑکے کو کیا اُس لڑکے کو اُس لڑکی سے نکاح کرنا حلال ہے ابن عباس نے کہا کہ نہین اسواسطے کہ حمل ایک ہی کا ہے مالک اور ترمذی اسکے راوی ہین۔ لقاح نر کی منی کو کہتے ہین۔

(۱۴) وَعَنْ حَجَّاجِ بْنِ حَجَّاجٍ عَنْ اَبِیْهِ رض قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا یُذْهِبُ عَنِّیْ مَذَمَّةَ الرَّضَاعِ قَالَ غُرَّةٌ عَبْدٌ اَوْ اَمَةٌ اَخْرَجَهُ اَصْحَابُ السُّنَنِ وَصَحَّحَهُ التِّرْمِذِیُّ وَمَذَمَّةُ الرَّضَاعِ حَقُّهٗ وَحُرْمَتُهُ الَّتِیْ یُذَمُّ مُضِیْعُهَا **ترجمہ** حجاج بن حجاج سے روایت ہے اُس نے اپنے باپ سے روایت کی کہا مینے کہا یا حضرت کیا چیز ہے کہ دور کرے مجھسے حق شیر خوارگی کہ یعنے دودہ پینے کا حق کیونکر ادا ہو۔ فرمایا ایک بردہ غلام یا لونڈی دے جو اس کی خدمت کرے اصحاب سنن اسکے راوی ہین صحیح کہا ہے اسکو ترمذی نے مذمۃ الرضاع اُسکا حق اور حرمت ہے کہ اُسکا ضائع کرنے والا مذمت کیا جاتا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فِیْمَا لَا یُوْجِبُ حُرْمَةً مُؤَبَّدَةً

دوسری فصل

دائمی حرام کرنیوالی چیزون کے بیان مین۔

(۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَرِهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنْ یُّجْمَعَ بَیْنَ الْعَمَّةِ وَالْخَالَةِ وَبَیْنَ الْعَمَّتَیْنِ وَالْخَالَتَیْنِ اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَلَفْظُهٗ نَهٰی اَنْ تُزَوَّجَ الْمَرْاَةُ عَلٰی عَمَّتِهَا اَوْ عَلٰی خَالَتِهَا **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہی کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے برا جانا ہے کہ نکاح مین پھوپھی اور خالہ کو جمع کیا جاوے اور دو پھوپھیون کو کیا جاوے ابوداود اور ترمذی اس کے راوی ہین۔ اور ترمذی کے الفاظ یہ ہین کہ منع کیا یہکہ نکاح کی جاوے عورت اپنی پھوپھی پر یا خالہ پر۔

(۲) وَعَنِ الشَّعْبِیِّ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا یَقُوْلُ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنْ تُنْكَحَ الْمَرْاَةُ عَلٰی عَمَّتِهَا اَوْ عَلٰی خَالَتِهَا اَخْرَجَهُ الْبُخَارِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَلِلسِّتَّةِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنْ تُنْكَحَ الْمَرْاَةُ عَلٰی عَمَّتِهَا وَالْمَرْاَةُ عَلٰی خَالَتِهَا فَنُرٰی خَالَةَ اَبِیْهَا وَعَمَّةَ اَبِیْهَا بِتِلْكَ الْمَنْزِلَةِ **ترجمہ** شعبی سے روایت ہے کہا

کہ بنی ہشام بن مغیرہ کی اولاد مجھسے اجازت مانگتے ہین اس کی کہ اپنی بیٹی علی بن ابی طالب سے نکاح کر دین سو مین انکو اجازت نہین دیتا مگر یہ کہ ابوطالب کا بیٹا یہ چاہے کہ میری بیٹی کو طلاق دیوے اور انکی بیٹی سے نکاح کر لیوے سو میری بیٹی تو میرے بدن کا ایک ٹکڑا ہے جو چیز اسکو رنج دے وہ مجھکو رنج دیتی ہے اور جو اُسکو تکلیف دے وہ مجھکو تکلیف دیتی ہے پانچون اسکے راوی ہین بضعہ گوشت کا ٹکڑا ہے۔

(۱۱) وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ اَهْدٰى لِعُثْمَانَ رض جَارِيَةً اِشْتَرَاهَا بِالْبَصْرَةِ وَلَهَا زَوْجٌ فَقَالَ عُثْمَانُ لَا اَقْرَبُهَا وَلَهَا زَوْجٌ فَاَرْضٰى ابْنُ عَامِرٍ زَوْجَهَا فَفَارَقَهَا اَخْرَجَهُ مَالِكٌ ترجمہ ابن شہاب سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عامر نے عثمان کو ایک لونڈی تحفہ بہیجا جسکو بصرے مین خرید کیا تہا اور وہ خاوند والی تہی تو حضرت عثمان نے کہا مین اُس سے صحبت نہین کرتا اور حالانکہ وہ خاوند والی ہے تو ابن عامر نے اس کے خاوند کو راضی کیا تو اس نے اسکو طلاق دی۔ مالک اس کے راوی ہین۔

(۱۲) وَعَنْ مَالِكٍ اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَابْنَ عُمَرَ رض سُئِلَا عَنْ رَجُلٍ كَانَ تَحْتَهُ حُرَّةٌ فَاَرَادَ اَنْ يَنْكِحَ عَلَيْهَا اَمَةً فَكَرِهَا اَنْ يَجْمَعَ بَيْنَهُمَا ترجمہ مالک سے روایت ہے انکو یہہ حدیث پہونچی کہ ابن عباس اور ابن عمر پوچہے گئے ایک مرد کے حکم سے کہ اس کے نکاح مین آزاد عورت تہی تو اُس نے چاہا کہ پہر لونڈی سے نکاح کرے تو انہون نے دونون کے جمع ہونے کو برا جانا۔

اَلْبَابُ الرَّابِعُ فِيْ اَحْكَامٍ مُتَفَرِّقَةٍ لِلنِّكَاحِ وَفِيْهِ خَمْسَةُ فُصُوْلٍ

چوتھا باب نکاح کے متفرق احکام کے بیان ہین۔ اور اس مین پانچ فصل ہین

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فِيْمَا يَفْسَخُ النِّكَاحَ وَمَا لَا يَفْسَخُهُ

پہلی فصل نکاح توڑنیوالی اور نہ توڑنیوالی چیزون کے بیان ہین

(۱) عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ عُمَرَ رض قَالَ اَيُّمَا رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَاَةً وَبِهَا جُنُوْنٌ اَوْ جُذَامٌ اَوْ بَرَصٌ فَمَسَّهَا فَلَهَا صَدَاقُهَا كَامِلًا وَذٰلِكَ لِزَوْجِهَا غُرْمٌ عَلٰى وَلِيِّهَا اَخْرَجَهُ مَالِكٌ ترجمہ ابن مسیب سے روایت ہے کہ عمر فاروق نے کہا کہ جو مرد کسی جنون یا جذام یا سفید داغ والی عورت سے نکاح کرے پہر اس سے صحبت کر لے تو اُس عورت کو پورا مہر ملیگا۔ اور یہہ اُس کے خاوند کے واسطے تاوان ہے اُس عورت کے والی پر یعنے وہ تاوان اُسکا والی بہرے گا جسنے دہوکا کیا مالک اس کے راوی ہین۔

(۲) وَعَنْهُ اَنَّ عُمَرَ رض قَالَ اَيُّمَا امْرَاَةٍ فَقَدَتْ زَوْجَهَا فَلَمْ تَدْرِ اَيْنَ هُوَ فَاِنَّهَا تَنْتَظِرُ اَرْبَعَ سِنِيْنَ ثُمَّ تَعْتَدُّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا ثُمَّ تَحِلُّ اَخْرَجَهُ مَالِكٌ ترجمہ اور انہین سے روایت ہے کہ عمر نے کہا کہ جو عورت اپنے خاوند کو گم کرے یعنے گم ہو جاوے اور نہ جانے کہ وہ کہان ہے تو وہ چار برس انتظار رہے پہر چار مہینے دس دن عدت بیٹھے پہر حلال ہو جاتی ہے یعنے اُسکو نکاح کر لینا جائز ہے مالک اس کے راوی ہین۔

(۳) وَعَنْهُ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ نَضْرَةُ بْنُ الْاَكْثَمِ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

پہر نہین انکو اجازت نہین دیتا پہر نہین انکو اجازت نہین دیتا-

وہ اُس سے بیمار ہوا اور اُس سے صحبت نہ کرسکا تو اُس نے اس عورت کو چھوڑ دیا پھر رفاعہ یعنی اُس کے پہلے خاوند نے اُس سے نکاح کرنا چاہا پھر یہ بات حضرت کے آگے ذکر کی گئی تو حضرت نے اُنکو اُس کے نکاح کرنے سے منع کیا اور فرمایا کہ وہ تجھکو حلال نہیں یہانتک کہ اُسکا مزہ چکھے مالک اس کے راوی ہین۔

(۷) وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رض أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ الْأَمَةَ ثَلٰثًا ثُمَّ يَشْتَرِيهَا أَنَّهَا لَا تَحِلُّ لَهُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ أَخْرَجَهُ مَالِكٌ ترجمہ زید بن ثابت سے روایت ہے کہ وہ کہتے تھے اُس مرد کے حق مین جو لونڈی کو تین طلاقین دے پھر اُسکو خریدے کہ وہ اسکے واسطے حلال نہین یہانتک کہ اُسکے سوائے اور خاوند سے نکاح کرے مالک اس کے راوی ہین

(۸) وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِيَاسٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَأَبَا هُرَيْرَةَ وَابْنَ الْعَاصِ سُئِلُوا عَنِ الْبِكْرِ يُطَلِّقُهَا زَوْجُهَا ثَلٰثًا قَبْلَ الدُّخُولِ فَكُلُّهُمْ قَالَ لَا تَحِلُّ لَهُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ أَخْرَجَهُ مَالِكٌ ترجمہ محمد بن ایاس سے روایت ہے کہ ابن عباس اور ابوہریرہ اور ابن العاص پوچھے گئے کنواری عورت کے حکم سے کہ اُسکا خاوند اسکو تین طلاقین دے صحبت کرنے سے پہلے تو سب نے کہا کہ وہ اُسکو حلال نہین یہانتک کہ اور خاوند سے نکاح کرے یعنی اور وہ اس سے صحبت کرکے اُسکو طلاق دے مالک اُس کے راوی ہین۔

(۹) وَعَنْ عَلِيٍّ وَجَابِرٍ وَابْنِ مَسْعُودٍ رض قَالُوا لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ الْمُحَلِّلَ وَالْمُحَلَّلَ لَهُ أَخْرَجَهُ أَصْحَابُ السُّنَنِ وَصَحَّحَهُ التِّرْمِذِيُّ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ترجمہ علی اور جابر رض اور ابن مسعود سے روایت ہے کہا کہ لعنت کی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حلالہ کرانے والے پر اور جسکے واسطے حلالہ کرایا گیا۔ اصحاب سنن اُسکے راوی ہین۔ اور صحیح کہا ہے اسکو ترمذی نے ابن مسعود سے۔

(۱۰) وَعَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ خَطَبَ عَلِيٌّ بِنْتَ أَبِي جَهْلٍ وَعِنْدَهُ فَاطِمَةُ رض فَسَمِعَتْ بِذٰلِكَ قَالَ فَأَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَزْعُمُ قَوْمُكَ أَنَّكَ لَا تَغْضَبُ لِبَنَاتِكَ وَهٰذَا عَلِيٌّ نَاكِحٌ ابْنَةَ أَبِي جَهْلٍ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَتَشَهَّدَ وَقَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي أَنْكَحْتُ أَبَا الْعَاصِ بْنَ الرَّبِيعِ فَحَدَّثَنِي وَصَدَقَنِي وَإِنَّ فَاطِمَةَ بَضْعَةٌ مِنِّي يَرِيبُنِي مَا يَرِيبُهَا وَاللّٰهِ لَا يَجْتَمِعُ بِنْتُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِنْتُ عَدُوِّ اللّٰهِ أَبَدًا قَالَ فَتَرَكَ عَلِيٌّ الْخِطْبَةَ وَفِي أُخْرٰى قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ إِنَّ بَنِي هِشَامِ بْنِ الْمُغِيرَةِ اسْتَأْذَنُونِي فِي أَنْ يُنْكِحُوا ابْنَتَهُمْ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فَلَا آذَنُ ثُمَّ لَا آذَنُ ثُمَّ لَا آذَنُ إِلَّا أَنْ يُرِيدَ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ أَنْ يُطَلِّقَ ابْنَتِي وَيَنْكِحَ ابْنَتَهُمْ فَإِنَّمَا هِيَ بَضْعَةٌ مِنِّي يَرِيبُنِي مَا رَابَهَا وَيُؤْذِينِي مَا آذَاهَا أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ إِلَّا النَّسَائِيَّ الْبَضْعَةُ الْقِطْعَةُ مِنَ اللَّحْمِ وَيَرِيبُنِي بِفَتْحِ أَوَّلِهٖ أَيْ يَسُوؤُنِي مَا سَاءَهَا ترجمہ مسور بن مخرمہ سے روایت ہے کہ علی مرتضی نے ابوجہل کی بیٹی کو نکاح کا پیغام کیا اور فاطمہ زہرا رض انکے نکاح مین تہین فاطمہ زہرا نے یہ بات سنی تو وہ حضرت کے پاس آئین اور کہا کہ آپ کی قوم گمان کرتی ہے کہ آپ اپنی بیٹیون کے واسطے ناراض نہین ہوتے یعنی انکی خاطر کسی پر غصہ نہین کرتے اور یہ علی ہین ابوجہل کی بیٹی سے نکاح کرنا چاہتے ہین تو حضرت اُٹھ کھڑے ہوئے اور خدا کی حمد اور ثنا کی پھر فرمایا حمد و صلوۃ کے بعد بات یہ ہے کہ مینے ابوالعاص کو اپنی بیٹی نکاح کر دی تہی سو اُس نے مجھسے بات کہی اور سچ کہا اور مقرر فاطمہ میرا ایک ٹکڑا ہے جو چیز اُسکو رنجہ دے وہ مجھکو بھی رنج دیتی ہے اللہ کی قسم اللہ کے رسول کی بیٹی اور اللہ کے دشمن کی بیٹی کبھی جمع نہین ہونگی تو حضرت علی نے نکاح کا پیغام چھوڑ دیا اور دوسری روایت مین ہے کہا کہ مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ممبر پر فرماتے تھے

ردّ النبی ﷺ ابنتہ زینب علی ابی العاص بنکاحٍ جدیدٍ ومہرٍ جدیدٍ اخرجہ الترمذی ترجمہ عمرو بن شعیب سے روایت ہے انہون نے اپنے باپ سے انہون نے اپنے دادا سے روایت کی کہا کہ حضرت نے تو زینب کو اپنے خاوند پر نئے نکاح اور نئے مہر سے پہیر دیا تہا یعنے نکاح بہی نیا ہوا تہا اور مہر بہی نیا ترمذی اسکے راوی ہین ف پہلی حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر میان بیوی دونون کافر ہون پہر بیوی خاوند سے پہلے مسلمان ہوجاوے تو نکاح نہین ٹوٹتا پہر اگر اسکے بعد خاوند مسلمان ہوجاوے تو وہی پہلا نکاح ثابت رہتا ہے کتنی ہی مدت کے بعد خاوند مسلمان ہو اور دوسری حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ نیا نکاح کرنا ضرور ہے تو یہ حدیث ناسخ ہے پہلی حدیث کی یا یہ افضلیت اور اولویت پر محمول ہے لیکن اسمین شک نہین کہ احتیاط نکاح کرنے مین ہے۔

(۹) وَعَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ بَلَغَنِیْ اَنَّ نِسَاءً کُنَّ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ یُسْلِمْنَ بِاَرْضِهِنَّ وَهُنَّ غَیْرُ مُهَاجِرَاتٍ وَاَزْوَاجُهُنَّ حِیْنَ اَسْلَمْنَ کُفَّارٌ مِنْهُنَّ بِنْتُ الْوَلِیْدِ بْنِ الْمُغِیْرَةِ وَکَانَتْ تَحْتَ صَفْوَانَ بْنِ اُمَیَّةَ فَاَسْلَمَتْ یَوْمَ الْفَتْحِ وَهَرَبَ صَفْوَانُ مِنَ الْاِسْلَامِ فَبَعَثَ اِلَیْهِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ابْنَ عَمِّهٖ وَهْبَ بْنَ عُمَیْرٍ بِرِدَائِهٖ اَمَانًا لَهٗ وَقَالَ اِنْ رَضِیَ اَمْرًا قَبِلَهٗ وَاِلَّا سَیَّرَهٗ شَهْرَیْنِ فَلَمَّا قَدِمَ صَفْوَانُ نَادٰی عَلٰی صَوْتِهٖ یَا مُحَمَّدُ هٰذَا وَهْبُ بْنُ عُمَیْرٍ جَاءَنِیْ بِرِدَائِكَ وَزَعَمَ اَنَّكَ دَعَوْتَنِیْ اِلَی الْقُدُوْمِ عَلَیْكَ فَاِنْ رَضِیْتُ اَمْرًا قَبِلْتُهٗ وَاِلَّا سَیَّرْتَنِیْ شَهْرَیْنِ فَقَالَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ انْزِلْ اَبَا وَهْبٍ فَقَالَ لَا وَاللّٰهِ لَا اَنْزِلُ حَتّٰی تُبَیِّنَ لِیْ فَقَالَ لَهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بَلْ لَكَ تَسْیِیْرُ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ فَخَرَجَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ هَوَازِنَ وَاَرْسَلَ اِلٰی صَفْوَانَ یَسْتَعِیْرُهٗ اَدَاةً وَسِلَاحًا فَقَالَ اَطَوْعًا اَمْ کَرْهًا فَقَالَ بَلْ طَوْعًا فَاَعَارَهُ الْاَدَاةَ وَالسِّلَاحَ ثُمَّ رَجَعَ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَیْهِ السَّلَامُ وَهُوَ کَافِرٌ فَشَهِدَ حُنَیْنًا وَالطَّائِفَ فَهُوَ کَافِرٌ وَامْرَاَتُهٗ مُسْلِمَةٌ وَلَمْ یُفَرِّقْ بَیْنَهُمَا حَتّٰی اَسْلَمَ صَفْوَانُ فَاسْتَقَرَّتْ عِنْدَهُ امْرَاَتُهٗ بِذٰلِكَ النِّکَاحِ وَکَانَ بَیْنَ اِسْلَامِهٖ وَاِسْلَامِ امْرَاَتِهٖ نَحْوًا مِنْ شَهْرَیْنِ۔ اَخْرَجَهٗ مَالِكٌ

ترجمہ ابن شہاب سے روایت ہے کہا مجھکو خبر پہونچی کہ تہاری عورتین حضرت کے وقت اپنی زمین مین مسلمان ہوتی تہین اور حالانکہ انہون نے ہجرت نہین کی ہوتی تہی اور جب وے مسلمان ہوتی تہین اُسوقت انکے خاوند کافر ہوتے تہے ایک ان مین سے ولید بن مغیرہ کی بیٹی ہے کہ صفوان بن امیہ کی نکاح مین تہی سو وہ فتح مکہ کے دن مسلمان ہوئی اور صفوان اسلام سے بہاگا۔ تو حضرت نے اسکا چچیرا بہائی وہب بن عمیر کو اپنے چادر دیکر اُسکی طرف بہیجا اوسکے امان دینے کو اور فرمایا اگر اس دین کو سے راضی ہو تو قبول کرے نہین تو اسکو دو مہینے مہلت ہے زمین مین پہرنے کی پہر جب صفوان آیا تو اُس نے بلند آواز سے پکارا اے محمد یہ وہب بن عمیر تمہارے چادر میرے پاس لایا اور کہا کہ تمنے مجھکو اپنے پاس بلایا ہے پہر اگر مین اس دین سے راضی ہون تو اُسکو قبول کرون نہین تو تم مجھکو دو مہینے مہلت دوگے تو حضرت نے فرمایا اُتر اے ابو وہب یعنی مسلمان ہوجا تو اُس نے کہا واللہ مین نہین اُترون گا یہانتک کہ میرے واسطے ظاہر ہو کہ دین اسلام حق ہے تو حضرت نے فرمایا بلکہ تجھکو مہلت ہے چار مہینے کی پہر حضرت جنگ ہوازن کی طرف نکلے اور صفوان کی طرف ہتہیار مانگنے کو کہلا بہیجا تو اُس نے کہا کہ خوشی سے یا زور سے حضرت نے فرمایا کہ نہین بلکہ خوشی سے تو صفوان نے آپ کو ہتہیار مانگے دیے اور آپ بہی حضرت کے ساتہہ گیا پہر حضرت کے ساتہہ پہرا حالانکہ کافر تہا پہر حضرت کے ساتہہ جنگ حنین اور طائف مین حاضر ہوا حالانکہ کافر ہی تہا اور اُس کی عورت مسلمان تہی اور حضرت نے دونون کے درمیان جدائی نہ کی یہانتک کہ صفوان مسلمان ہوا تو اسکی عورت اُسکے پاس پہلے نکاح سے برقرار رہی یعنی نیا نکاح نہ پڑہایا گیا اور اس کے مسلمان ہونے اور اُسکی عورت کے مسلمان ہونے کے درمیان بقدر دو مہینے کے فاصلہ تہا

قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً عَلَى أَنَّهَا بِكْرٌ فَدَخَلْتُ عَلَيْهَا فَإِذَا هِيَ حُبْلَى فَقَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَهَا الصَّدَاقُ
بِمَا اسْتَحْلَلْتَ مِنْ فَرْجِهَا وَالْوَلَدُ عَبْدٌ لَكَ وَفَرَّقَ بَيْنَنَا وَقَالَ إِذَا وَضَعَتْ فَحُدُّوْهَا أَخْرَجَهُ أَبُوْدَاوُدَ قَدْ قَالَ
الْخَطَّابِيُّ هٰذَا الْحَدِيْثُ مُرْسَلٌ لَا أَعْلَمُ أَحَدًا مِنَ الْفُقَهَاءِ قَالَ بِهِ لِأَنَّ وَلَدَ الزِّنَا مِنَ الْحُرَّةِ حُرٌّ وَيُشْبِهُ أَنْ
يَكُوْنَ مَعْنَاهُ إِنْ ثَبَتَ الْخَبَرُ أَنَّهُ أَوْصَاهُ بِهِ خَيْرًا وَأَمَرَهُ بِتَرْبِيَتِهِ وَاقْتِنَائِهِ لِيَنْتَفِعَ بِخِدْمَتِهِ إِذَا بَلَغَ
فَيَكُوْنَ لَهُ كَالْعَبْدِ لَهُ فِي الطَّاعَةِ مُكَافَاةً لَهُ عَلَى إِحْسَانِهِ وَيُحْتَمَلُ إِنْ صَحَّ الْحَدِيْثُ أَنْ يَكُوْنَ مَنْسُوْخًا ترجمہ
ہوا ابہین سے وایت ہے وہ روایت کرتے ہین ایک انصاری مرد سے جسکو نضرہ بن اکثم کہا جاتا تہا۔ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
اصحاب میں سے کہا کہ مین نے ایک عورت سے نکاح کیا اس خیال سے کہ وہ کنواری ہے سو مین اسپر داخل ہوا تو ناگہان کیا دیکہتا
ہون کہ وہ حاملہ ہے تو حضرت نے فرمایا کہ اُسکو مہر ملیگا بسبب اسکے کہ حلال کی تو نے شرمگاہ اُسکی اور بچہ تیرا غلام ہے اور
آپنے ہمارے درمیان جدائی کی اور فرمایا جب بچہ جنے تو اس عورت کو حد مارو کہا ابوداؤد نے کہ خطابی نے کہا کہ یہ حدیث مرسل
ہے مین کسی عالم کو اسکا قائل نہین دیکہتا اسواسطے کہ ولد زنا آزاد عورت کا آزاد ہے اور اگر یہ حدیث ثابت ہو تو احتمال
ہے کہ اسکے معنے یہ ہون کہ آپنے نیکی کی وصیت کی اور اُسکو حکم کیا اسکی تربیت اور پرورش کا تا کہ اُس کی خدمت سے نفع پاوے
بعد بالغ ہونیکے تو گویا کہ ہوگا وہ مانند غلام کے فرمان برداری مین اُس کے احسان کے عوض مین اور اگر حدیث صحیح ہو تو یہہ بہی
احتمال ہے کہ منسوخ ہو۔
(۴) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ إِذَا أَسْلَمَتِ النَّصْرَانِيَّةُ تَحْتَ الذِّمِّيِّ قَبْلَ زَوْجِهَا بِسَاعَةٍ حَرُمَتْ
عَلَيْهِ أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی کہ کہا جب نصرانی عورت ذمی کافر کے نکاح مین ہو اور اپنے خاوند
سے ایک ساعت پہلے اسلام لاوے تو خاوند پر حرام ہو جاتی ہے۔ بخاری اسکے راوی ہین۔
(۵) وَعَنْهُ رض أَنَّ رَجُلًا جَاءَ مُسْلِمًا ثُمَّ جَاءَتْ امْرَأَتُهُ بَعْدَهُ مُسْلِمَةً فَقَالَ زَوْجُهَا يَا رَسُوْلَ اللهِ إِنَّهَا
كَانَتْ قَدْ أَسْلَمَتْ مَعِيَ فَرَدَّهَا عَلَيْهِ أَخْرَجَهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ نیز ابن عباس سے روایت ہے کہ ایک
مرد مسلمان ہوکر آیا پہر اُس کے بعد اُسکی عورت بہی مسلمان ہو کر آئی تو اس کے خاوند نے کہا یا حضرت البتہ یہ میرے ساتھ
مسلمان ہوئی تہی تو حضرت نے اسکو دوسرے خاوند کے نکاح سے نکال کر پہلے خاوند کو پہیر دی۔ ابوداؤد اس کے راوی ہین
(۶) وَعَنْهُ رض قَالَ أَسْلَمَتِ امْرَأَةٌ فَتَزَوَّجَتْ فَجَاءَ زَوْجُهَا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ إِنِّيْ كُنْتُ قَدْ أَسْلَمْتُ
وَعَلِمَتْ بِإِسْلَامِيْ فَانْتَزَعَهَا مِنْ زَوْجِهَا الْآخِرِ وَرَدَّهَا عَلَى الْأَوَّلِ أَخْرَجَهُ أَبُوْدَاوُدَ ترجمہ نیز ابن عباس
سے روایت ہے کہا کہ ایک عورت مسلمان ہوئی اور اس نے کسی سے نکاح کر لیا پہر اُسکا پہلا خاوند آیا تو اُس نے کہا یا رسول اللہ مقرر
مین مسلمان ہو چکا ہون اور میرا مسلمان ہونا اسکو معلوم تہا تو حضرت نے اسکو دوسرے خاوند کے نکاح سے نکال لیا اور پہلے خاوند
کو پہیر دی ابوداؤد اس کے راوی ہین۔
(۷) وَعَنْهُ رض قَالَ رَدَّ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ابْنَتَهُ زَيْنَبَ عَلَى أَبِي الْعَاصِ بِالنِّكَاحِ الْأَوَّلِ
بَعْدَ سِتِّ سِنِيْنَ وَلَمْ يُحْدِثْ شَيْئًا أَخْرَجَهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ نیز ابن عباس سے روایت ہی کہ حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی بیٹی زینب ابو العاص کو پہلے نکاح سے پہیر دی بعد چہہ سال کے اور نیا نکاح نہ پڑہا۔
ابوداؤد اس کے راوی ہین۔
(۸) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ رض أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا رَدَّ زَيْنَبَ

(۴) وَعَنْهَا رض قَالَتْ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَرَضِهٖ اِلَى نِسَائِهٖ فَاجْتَمَعْنَ فَقَالَ اِنِّيْ لَا اَسْتَطِيْعُ اَنْ اَدُوْرَ بَيْنَكُنَّ فَاِنْ رَاَيْتُنَّ اَنْ تَاْذَنَّ لِيْ اَنْ اَكُوْنَ عِنْدَ عَائِشَةَ فَعَلْتُنَّ فَاَذِنَّ لَهٗ اَخْرَجَهٗ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ اور عائشہ سے روایت ہے کہا کہ حضرت نے اپنے مرض الموت میں اپنی بیبیوں کو بلا بھیجا وہ جمع ہوئیں تو فرمایا کہ میں تمہارے درمیان گھومنے کی طاقت نہیں رکھتا سو اگر تم مجھکو عائشہ رض کے پاس رہنے کی اجازت دینا مناسب سمجھو تو کرو۔ تو بیبیوں نے آپکو اجازت دی ابوداؤد اس کے راوی ہیں۔ ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر اپنی بیبیوں کے درمیان باری ٹھیراوے تو پھر بدون اجازت ایک کی باری میں دوسری کے پاس نہ جائے۔

(۵) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ تِسْعُ نِسْوَةٍ وَكَانَ اِذَا قَسَمَ بَيْنَهُنَّ لَا يَنْتَهِيْ اِلَى الْمَرْاَةِ الْاُوْلٰى اِلَّا فِيْ تِسْعٍ فَكُنَّ يَجْتَمِعْنَ فِيْ كُلِّ لَيْلَةٍ فِيْ بَيْتِ الَّتِيْ يَاْتِيْهَا فَكَانَ فِيْ بَيْتِ عَائِشَةَ فَجَاءَتْ زَيْنَبُ فَمَدَّ يَدَهٗ اِلَيْهَا فَقَالَتْ هٰذِهٖ زَيْنَبُ فَكَفَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَدَهٗ فَتَقَاوَلَتَا حَتّٰى اسْتَخَبَتَا وَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَمَرَّ اَبُوْبَكْرٍ رض فَسَمِعَ اَصْوَاتَهُمَا فَقَالَ اُخْرُجْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاحْثُ فِيْ اَفْوَاهِهِنَّ التُّرَابَ فَخَرَجَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْرَجَهٗ مُسْلِمٌ اِسْتَخَبَتَا اَيْ رَمَتْ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا فِيْ وَجْهِ صَاحِبَتِهَا التُّرَابَ ترجمہ انس سے روایت ہے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے نکاح میں نو بیبیاں تھیں اور جب اُنکے درمیان باری ٹھیراتے تھے تو پہلی عورت کے پاس یعنی جس کی باری پہلے ٹھیرتی نویں دن جاتے سو ہر رات بیبیاں حضرت کے پاس جمع ہوتی تھیں جسکے گھر حضرت ہوتے تو حضرت ایک دن عائشہ کے گھر میں تھے سو زینب آئی تو حضرت نے اُس کی طرف ہاتھ دراز کیا عائشہ رض نے کہا یہ زینب ہے تو آپ نے اپنا ہاتھ روک لیا تو دونو جھگڑنے لگیں یہانتک کہ ایک نے دوسری کے منہ میں خاک ڈالی اور نماز کی تکبیر ہوئی تو وہان ابوبکر صدیق گذرے اُنہوں نے دونوں کی آواز سنی تو کہا یا حضرت باہر تشریف لے چلئے اور انکے منہ میں خاک ڈالیے تو حضرت باہر تشریف لائے مسلم اسکے راوی ہیں استخبتا یعنے دونوں میں سے ہر ایک نے دوسرے کے منہ میں خاک ڈالی۔

(۶) وَعَنْهُ رض قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَدُوْرُ عَلٰى نِسَائِهٖ فِي السَّاعَةِ الْوَاحِدَةِ مِنَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُنَّ اِحْدٰى عَشْرَةَ قِيْلَ لِاَنَسٍ وَكَانَ يُطِيْقُهٗ قَالَ كُنَّا نَتَحَدَّثُ اَنَّهٗ اُعْطِيَ قُوَّةَ ثَلٰثِيْنَ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ ترجمہ اور انس سے روایت ہے کہا کبھی حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم رات دن کی ایک گھڑی میں اپنی سب بیبیوں پر گھوما کرتے تھے یعنے ایک ساعت میں سب سے جماع کیا کرتے تھے اور حالانکہ وہ گیارہ تھیں کسی نے انس سے پوچھا کہ حضرت اسکی طاقت رکھتے تھے کہا ہم میں چرچا ہوتا تھا کہ حضرت تیس مردوں کی قوت دیے گئے ہیں۔ بخاری و نسائی اس کے راوی ہیں۔

(۷) وَعَنْهُ رض قَالَ مِنَ السُّنَّةِ اِذَا تَزَوَّجَ الْبِكْرَ عَلَى الثَّيِّبِ اَقَامَ عِنْدَهَا سَبْعًا ثُمَّ قَسَمَ وَاِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ اَقَامَ عِنْدَهَا ثَلٰثًا ثُمَّ قَسَمَ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ اِلَّا النَّسَائِيَّ ترجمہ اور انس سے روایت ہے کہ سنت یہ ہے کہ جب شوہر دیدہ کے بعد کنواری سے نکاح کرے تو اُس کے پاس سات دن ٹھیرے پھر باری ٹھیرائے اور جب بیوہ سے نکاح کرے تو اسکے پاس تین دن ٹھیرے پھر باری ٹھیرائے۔ چھوں اسکے راوی ہیں

(۸) وَعَنْهُ قَالَ لَمَّا اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ صَفِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَقَامَ عِنْدَهَا ثَلٰثًا وَكَانَتْ ثَيِّبًا اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ اور انس سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے صفیہ کو لیا تو اُس کے پاس تین روز ٹھیرے اور وہ شوہر دیدہ تھیں ابوداؤد اس کے راوی ہیں۔

مالک اسکے راوی ہین۔

(۱۰) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رض اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ فِي الْاَمَةِ تَكُوْنُ تَحْتَ الْعَبْدِ فَتُعْتَقُ اَنَّ لَهَا الْخِيَارُ مَا لَمْ يَمَسَّهَا اَخْرَجَهُ مَالِكٌ ترجمہ ابن عمر رض سے روایت ہے کہ وہ کہتے تھے اُس لونڈی کے حق مین جو غلام کے نکاح مین ہو پھر لونڈی آزاد ہو جاے کہ اُسکو اختیار ہے صحبت کرنے سے پہلے یعنے خواہ اُسکے پاس رہے یا اور خاوند کرلے مالک اس کے راوی ہین ف اس سے معلوم ہوا کہ اگر آزاد ہونے کے بعد خاوند اس سے صحبت کرلے تو لونڈی کو پھر کچھ اختیار نہین رہتا۔

(۱۱) وَعَنْ مَالِكٍ اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ عُمَرَ رض اَوْ عُثْمَانَ رض قَضٰى فِيْ اَمَةٍ غَرَّتْ رَجُلًا بِنَفْسِهَا اَنَّهَا حُرَّةٌ فَتَزَوَّجَهَا فَوَلَدَتْ لَهُ اَوْلَادًا اَنْ تَفْدِيَ اَوْلَادَهُ بِمِثْلِهِمْ مِنَ الْعَبِيْدِ قَالَ مَالِكٌ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَتِلْكَ الْقِيْمَةُ اَعْدَلُ عِنْدِيْ اَخْرَجَهُ رَزِيْنٌ ترجمہ مالک سے روایت ہے انکو خبر پہونچی کہ حضرت عمر رض یا عثمان نے حکم کیا ہے اُس لونڈی کے حق مین جس نے کسی مرد کو اپنی جان سے فریب دیا یعنے کہا کہ مین آزاد عورت ہون تو اُس مرد نے اُس سے نکاح کیا اور وہ اس کے نطفے سے اولاد جنی حکم کیا یہ کہ اُس کی اولاد غلامون کے برابر ہے اُنکا بدلا ہو گی مالک رحمہ اللہ نے کہا کہ یہ میرے نزدیک بہت انصاف کی قیمت ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فِي الْعَدْلِ بَيْنَ النِّسَاءِ

دوسری فصل

عورتون کے درمیان انصاف کے نیکے بیان مین

(۱) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهُ امْرَاَتَانِ وَلَمْ يَعْدِلْ بَيْنَهُمَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَشِقُّهُ سَاقِطٌ وَفِيْ اُخْرٰى مَائِلٌ اَخْرَجَهُ اَصْحَابُ السُّنَنِ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جسکی دو عورتین ہون اور دونون کے درمیان انصاف نکرے کہ وہ قیامت کے دن آویگا اس حال مین کہ اُسکا آدہا دہڑ نہ ہوگا اور دوسری روایت مین ہے کہ اُسکا آدہا دھڑ جُھکا ہوا ہوگا اصحاب سُنن اُسکو راوی ہین ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کسی کے نکاح مین ایک سے زیادہ عورتین ہون تو اُنکے درمیان انصاف کرنا فرض ہے۔

(۲) وَعَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ وَيَعْدِلُ وَيَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ هٰذَا قَسْمِيْ فِيْمَا اَمْلِكُ فَلَا تَلُمْنِيْ فِيْمَا تَمْلِكُ وَلَا اَمْلِكُ يَعْنِي الْقَلْبَ اَخْرَجَهُ اَصْحَابُ السُّنَنِ ترجمہ عائشہ رض سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی بی بیون کے درمیان باری ٹھیراتے تھے اور انصاف فرماتے تھے اور کہتے تھے الٰہی یہ میری تقسیم ہے جسکی مین طاقت رکھتا ہون سو ملامت کر تو مجکو اُس چیز مین جو تیرے اختیار مین ہے اور میرے اختیار مین نہین یعنے دل کی محبت مین۔ اصحاب سنن اسکے راوی ہین۔

(۳) وَعَنْهَا رض اَنَّ سَوْدَةَ بِنْتَ زَمْعَةَ رض وَهَبَتْ يَوْمَهَا لِعَائِشَةَ رض فَكَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ لِعَائِشَةَ يَوْمَهَا وَيَوْمَ سَوْدَةَ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ ترجمہ اور عائشہ رض سے روایت ہے کہ سودہ بنت زمعہ نے اپنی باری کا دن عائشہ رض کو بخشدیا تہا۔ تو پہر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم عائشہ رض کا دن اور سودہ کا دن عائشہ رض کے واسطے تقسیم کیا کرتے تہے یعنے عائشہ رض کے پاس دو دن رہا کرتے تہے ایک دن انکی اپنی باری اور دوسرا دن سودہ کی باری کا شیخین اسکے راوی ہین

اَلْفَصْلُ الرَّابِعُ فِي النُّشُوْزِ

چوتھی فصل

نافرمانی کے بیان مین۔

(۱) عَنْ عَائِشَةَ رض فِي قَوْلِهِ تَعَالَى وَاِنِ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوْزًا اَوْ اِعْرَاضًا قَالَتْ نَزَلَتْ فِي الْمَرْأَةِ تَكُوْنُ عِنْدَ الرَّجُلِ لَا يَسْتَكْثِرُ مِنْهَا فَيُرِيْدُ طَلَاقَهَا فَيَتَزَوَّجُ غَيْرَهَا فَتَقُوْلُ اَمْسِكْنِي لَا تُطَلِّقْنِي ثُمَّ تَزَوَّجْ غَيْرِي وَاَنْتَ فِي حِلٍّ مِنَ النَّفَقَةِ عَلَيَّ وَالْقَسْمِ لِي فَذَالِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا اَنْ يُصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا وَالصُّلْحُ خَيْرٌ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ نُشُوْزُ الْمَرْأَةِ بُغْضُهَا زَوْجَهَا وَاسْتِعْصَاؤُهَا عَلَيْهِ وَنُشُوْزُ الزَّوْجِ ضَرْبُهَا وَجَفَاؤُهَا ترجمہ عائشہ رض سے روایت ہے اس آیت کی تفسیر مین اگر کوئی عورت اپنے خاوند کے مارنے اور منہ پھیرنے سے ڈرے۔ عائشہ رض نے کہا کہ یہ آیت اُتری اُس عورت کے حق مین کہ کسی مرد کے نکاح مین ہو وہ اسکو بہت نہ چاہے اور اسکو طلاق دینے کا ارادہ کرتا ہو پہر اور عورت سے نکاح کرلے تو وہ کہتی ہو کہ مجہکو اپنے پاس رہنے دے طلاق ندے پہر میرے سوائے اور عورت سے نکاح کرلے مین نے تجہکو اپنا خرچ اور باری معاف کردی سو یہی مطلب ہے خدا کے اُس قول کا کہ نہین ہے دونون پر کچہ گناہ کہ دونون آپس مین صلح کرلین اور صلح بہتر ہے شیخین اسکے راوی ہین نشوز عورت کے معنی ہین کہ اپنے خاوند سے دل مین دشمنی رکہے اور اسکا حکم نہ مانے اور خاوند کا نشوز یہہ ہے کہ عورت کو مارے اور اُسپر ظلم کرے۔

اَلْفَصْلُ الْخَامِسُ فِي لَوَاحِقِ الْبَابِ

پانچوین فصل

باب سے ملتی چیزون کے بیان مین۔

(۱) عَنْ عُمَرَ رض قَالَ اِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ الْمَرْأَةَ وَشَرَطَ لَهَا اَنْ لَا يُخْرِجَهَا مِنْ مِصْرِهَا فَلَيْسَ لَهُ اَنْ يُخْرِجَهَا بِغَيْرِ رِضَاهَا اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ عمر رض سے روایت ہے کہا کہ جب مرد عورت سے نکاح کرے اور عورت کے ساتہہ یہ شرط کرے کہ تجہکو تیرے شہر سے نکالکر اور جگہہ نہ لے جاؤن گا۔ تو مرد کو جائز نہین کہ بدون اُسکے رضامندی کے اسکو شہر سے نکالے ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۲) وَعَنْ عَلِيٍّ رض اَنَّهُ سُئِلَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ شَرْطُ اللّٰهِ تَعَالَى قَبْلَ شَرْطِهَا وَالشَّارِطِ لَهَا اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ علی رض سے روایت ہے کہ کسی نے ان سے یہ مسئلہ پوچہا تو انہون نے فرمایا خدا کی شرط عورت کی شرط سے پہلے ہے اور شرط اسکو واسطے ہے۔ ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۳) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ امْرَأَتِي لَا تَرُدُّ يَدَ لَامِسٍ فَقَالَ غَرِّبْهَا فَقَالَ اِنِّي اَخَافُ اَنْ تَتْبَعَهَا نَفْسِي قَالَ فَاسْتَمْتِعْ بِهَا اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ۔ قَوْلُهُ لَا تَرُدُّ يَدَ لَامِسٍ يَعْنِي اَنَّهَا مُطَاوِعَةٌ لِمَنْ طَلَبَ مِنْهَا الرِّيْبَةَ وَالْفَاحِشَةَ وَقَوْلُهُ غَرِّبْهَا اَيْ طَلِّقْهَا وَقَوْلُهُ اسْتَمْتِعْ بِهَا كِنَايَةٌ عَنْ اِمْسَاكِهَا بِقَدْرِ مَا يَقْضِي مِنْهَا مُتْعَةَ النَّفْسِ وَوَطَرَهَا ترجمہ ابن عباس رض سے روایت ہے کہ کہا ایک مرد حضرت کے پاس آیا تو اُس نے کہا یا رسول اللہ مقرر میری عورت کسی چہونے والے کا ہاتہ

(٩) وَعَنْ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا قَالَتْ لَمَّا تَزَوَّجَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَقَامَ عِنْدِیْ ثَلٰثًا وَقَالَ اِنَّہٗ لَیْسَ بِکِ ہَوَانٌ عَلٰی اَہْلِکِ اِنْ شِئْتِ سَبَّعْتُ لَکِ وَاِنْ سَبَّعْتُ لَکِ سَبَّعْتُ لِنِسَائِیْ اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ وَمَالِکٌ وَاَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِیُّ ترجمہ ابی بکر بن عبد الرحمن سے روایت ہے اُس نے روایت کی ام سلمہ سے کہا کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھسے نکاح کیا تو میرے پاس تین دن رہے اور فرمایا کہ تو اپنے خاوند یعنے میرے نزدیک کچھ خوار اور بے قدر نہیں اگر تو چاہے تو سات دن تیرے پاس رہوں اور اگر تیرے پاس سات دن رہوں گا تو اپنی اور بیبیوں کے پاس بھی سات سات دن رہونگا مسلم و مالک اسکے راوی ہیں

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جسکی کئی بیبیاں ہوں وہ سب کی باری برابر رکھے نہیں تو گنہگار ہوگا۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فِی الْعَزْلِ وَالْغِیْلَۃِ

تیسری فصل

عزل اور غیلہ کے بیان میں

(١) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ غَزْوَۃِ بَنِی الْمُصْطَلِقِ فَاَصَبْنَا سَبْیًا مِّنْ سَبْیِ الْعَرَبِ فَاشْتَہَیْنَا النِّسَاءَ وَاشْتَدَّتْ عَلَیْنَا الْعُزْبَۃُ وَاَحْبَبْنَا الْعَزْلَ فَقُلْنَا نَعْزِلُ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بَیْنَ اَظْہُرِنَا قَبْلَ اَنْ نَّسْاَلَہٗ فَسَاَلْنَاہُ فَقَالَ لَا عَلَیْکُمْ اَنْ لَّا تَفْعَلُوْا مَا مِنْ نَسَمَۃٍ کَائِنَۃٍ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ اِلَّا وَہِیَ کَائِنَۃٌ اَخْرَجَہُ السِّتَّۃُ ترجمہ ابو سعید سے روایت ہے کہا کہ ہم حضرت کے ہمراہ جنگ بنی مصطلق میں نکلے تو ہمنے عرب کے قیدیوں سے بندی پائی سو ہم کو عورتوں کی خواہش ہوئی مجرد رہنا ہمپر سخت گذرا اور ہمنے چاہا کہ عزل کریں یعنے صحبت کرکے انزال کے وقت عورت سے الگ ہو جایا کریں تو ہمنے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے درمیان موجود ہیں اور ہم بے پوچھے آپ سے عزل کرتے ہیں پھر ہمنے حضرت سے پوچھا تو حضرت نے فرمایا کہ تمپر اس میں کچھ مضائقہ نہیں کیا کرو کہ کوئی روح قیامت تک ہونے والی نہیں مگر وہ اس جہان میں پیدا ہوگی چھیتوں اس کیکر اکی ہیں اصحاب نے عرض کی کہ ہم نہیں چاہتے کہ لونڈیوں سے اولاد پیدا ہو اگر حکم ہو تو ہم صحبت کیا کریں اور انزال کے وقت ذکر کو فرج سے باہر نکال کر منی ڈالیں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے یہہ تمہارا خیال خام ہے جو روح ہونیوالی ہے وہ ضرور پیدا ہوگی۔ اور تمہاری تدبیر کچھ کام نہ آوے گی۔

(٢) وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ یَزِیْدَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَکُمْ سِرًّا فَاِنَّ الْغَیْلَ یُدْرِکُ الْفَارِسَ فَیُدَعْثِرُہٗ عَنْ فَرَسِہٖ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاؤدَ یُقَالُ دَعْثَرْتُ الْحَوْضَ اِذَا ہَدَمْتَہٗ وَالْغَیْلُ اَنْ یُّجَامِعَ الرَّجُلُ امْرَاَتَہٗ وَہِیَ تُرْضِعُ فَتَضْعُفُ لِذٰلِکَ قُوَی الرَّضِیْعِ فَاِذَا بَلَغَ مَبْلَغَ الرِّجَالِ ضَعُفَ عَنْ مُّقَاوَاۃِ نَظِیْرِہٖ فِی الْحَرْبِ فَانْکَسَرَ بِسَبَبِ ذٰلِکَ ترجمہ اسماء یزید کی بیٹی سے روایت ہے کہا کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ نہ قتل کیا کرو اپنی اولاد کو پوشیدہ اسواسطے کہ غیل سوار کو ضرر پہونچاتا ہے سو اسکو گھوڑے سے گراتا ہے ابو داؤد اسکے راوی ہیں کہا جاتا ہے دعثرت الحوض اسکو ڈھا دیوے اور غیل کے معنے یہ ہیں کہ مراد اپنی عورت سے جماع کرے اس حال میں کہ وہ بچے کو دودھ پلاتی ہو تو اس سبب سے شیرخوار لڑکے کی قوتیں کمزور ہوجاتی ہیں پھر جب بالغ ہو تو لڑائی میں اپنے جیسے سے مقابلہ نہیں کرسکتا اور اس سبب سے ٹوٹ جاتا ہے۔

پہلی فصل

منع نذر کے بیان میں

(۱) عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يَقُولُ اَوَلَمْ تُنْهَوْا عَنِ النَّذْرِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اِنَّ النَّذْرَ لَا يُقَدِّمُ شَيْئًا وَلَا يُؤَخِّرُهُ وَاِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا التِّرْمِذِيَّ ترجمہ سعید بن حارث سے روایت ہے کہا کہ مینے ابن عمرؓ سے سنا کہتے تھے کہ کیا تم نذر ماننے سے روکے نہین گئے ہو کیونکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر نذر نہ کسی چیز کو آگے کرتی ہے نہ پیچھے ڈالتی ہے یعنی تقدیر کو کچھ نہین ٹالتی اور نذر کے سبب سے تو البتہ بخیل کا مال خرچ ہوتا ہے ترمذی کے سوائے پانچون اُسکے راوی ہین۔

(۲) وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اِنَّ النَّذْرَ لَا يُقَرِّبُ مِنِ ابْنِ آدَمَ شَيْئًا لَمْ يَكُنِ اللّٰهُ قَدَّرَهُ لَهُ وَلٰكِنِ النَّذْرُ يُوَافِقُ الْقَدَرَ يُخْرَجُ بِذٰلِكَ مِنَ الْبَخِيلِ مَا لَمْ يَكُنِ الْبَخِيلُ يُرِيدُ اَنْ يُخْرِجَ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ ترجمہ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو چیز خدا نے آدمی کی تقدیر مین نہ لکھی ہو اسکو نذر آدمی کے نزدیک نہین کرتی لیکن کبھی نذر تقدیر کے موافق پڑ جاتی ہے تو اس سبب سے بخیل کا مال خرچ ہوتا ہے جسکے خرچ کرنے کا بخیل ارادہ نہ کرتا تہا۔ پانچون اسکے راوی ہین اور لفظ مسلم کے ہین۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِي فِي نَذْرِ الطَّاعَةِ

دوسری فصل

نذر طاعت کے بیان مین

(۱) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ نَذَرَ اَنْ يُطِيعَ اللّٰهَ تَعَالَى فَلْيُطِعْهُ وَمَنْ نَذَرَ اَنْ يَعْصِيَ اللّٰهَ تَعَالَى فَلَا يَعْصِهِ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ اِلَّا مُسْلِمًا ترجمہ عائشہؓ سے روایت ہے کہا کہ مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ جو نذر مانے خدا کی اطاعت کی تو چاہیے کہ اُسکی اطاعت کرے یعنے اپنی نذر ادا کرے اور جو نذر مانے خدا کے گناہ کی۔ تو اُس کی نافرمانی نہ کرے یعنی اسکو ادا نکرے مسلم کے سوائے چہون اسکے راوی ہین **ف** یعنی نذر اگر شرع کے موافق ہو جیسے نماز روزہ حج اور خیرات تو اسکا ادا کرنا واجب ہے اگر خلاف شرع کے نذر اور منت مانے یعنے جیسے قبرون پر جہنڈے نشان غلاف چڑھانا وہان چراغ کرنا پیر کی چوٹی سر پر رکھنا محرم مین لڑکون کو فقیر بنانا تعزیہ کے سامنے رات بہر کہڑے رہنا ڈہول بجاکر تماشے کرنا اسیطرح اور خرافات کرنا سراسر خلاف شرع ہین اول تو ان کامون کی منت نہ مانے اور اگر غلطی اور جہالت سے انکی منت مانی ہو تو ہرگز ہرگز ادا نکرے۔

نَذْرُ الصَّلٰوةِ

نماز کی منت ماننے کا بیان

(۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ امْرَاَةً اشْتَكَتْ شَكْوًى فَقَالَتْ اِنْ شَفَانِيَ اللّٰهُ تَعَالَى لَاَخْرُجَنَّ وَلَاُصَلِّيَنَّ فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَبَرَاَتْ ثُمَّ تَجَهَّزَتْ تُرِيدُ الْخُرُوجَ فَجَاءَتْ مَيْمُونَةَ تُسَلِّمُ عَلَيْهَا فَاَخْبَرَتْهَا بِذٰلِكَ فَقَالَتْ لَهَا اجْلِسِي فَكُلِي مَا صَنَعْتِ وَصَلِّي فِي مَسْجِدِ الرَّسُولِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَاِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ صَلٰوةٌ فِيهِ اَفْضَلُ مِنْ اَلْفِ صَلٰوةٍ فِيمَا سِوَاهُ

نہین پہیرتی یعنی جو چاہتا ہے اُس سے زنا کرتا ہے یا جو کچہہ مانگتا ہے دیدیتی ہے حضرت نے فرمایا اُسکو طلاق دیدی اُس نے کہا میں ڈرتا ہون کہ میرا نفس اُسکے پیچہے جائے یعنی اُسکی جدائی کا غم لگے حضرت نے فرمایا پہر اُس سے فائدہ اُٹھا ابوداؤد و نسائی اُسکے راوی ہین کہ نزدیک لامس یعنی جو شخص اُس سے بیحیائی کرنا چاہے وہ اُسکا حکم مان لیتی ہے اور غرض یہ ہے کہ اُسکو طلاق دے اور یہہ جو فرمایا کہ اُس سے فائدہ اُٹھا تو مراد یہہ ہے کہ اُسکو اپنے پاس رکھہ بقدر اسکے کہ نفس کی حاجت اُس سے ادا ہو۔

(۴) وعن ابن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم لا تباشر المرأة المرأة فتنعتها لزوجها كأنه ينظر اليها اخرجه ابوداؤد والترمذي ترجمہ ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ نہ ننگا بدن لگاوے ایک عورت دوسری عورت سے پہر بیان کرے اُسکی صفت اپنے خاوند سے گویا کہ وہ اُسکو دیکہتا ہے ابوداؤد و ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۵) وعن عطاء ابن يسار قال جهز رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فاطمة رضي الله عنها في خميل وقربة ووسادة حشوها اذخر اخرجه النسائي الخميل كساء له خمل ترجمہ عطا بن یسار سے روایت ہے کہ جہیز دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فاطمہ زہرا کو ایک چادر بیل دار اور ایک مشک اور ایک تکیہ جسمین اذخر کی گہاس بہری تہی نسائی اسکے راوی ہین خمیل اون کی چادر ہوتی ہے جسکے کنارون مین بیل ہوتے ہین۔

(۶) وعن ابي هريرة رضه قال قلت يا رسول الله اني رجل شاب واخاف العنت ولا اجد ما اتزوج به الا اختصي فسكت عني ثم قلت له فسكت عني ثم قال يا ابا هريرة جف القلم بما انت لاق فاختص على ذلك او ذر اخرجه البخاري والنسائي ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ مین نے کہا یا رسول اللہ مین جوان مرد ہون اور مین زنا سے ڈرتا ہون اور میرے پاس نکاح کا سامان موجود نہین تو کیا مین خصی نہ ہو جاؤن تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مجہسے چپ رہے پہر مینے آپ سے کہا پہر بہی چپ ہی پہر فرمایا ای ابوہریرہ رضہ خشک ہو چکا قلم اوپر جس سے تو ملنے والا ہی سو خصی ہو اسبات پر یا چہوڑ خصی ہونے کو بخاری اور ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۷) وعن معمر قال قال لي الثوري رحمة الله تعالى هل سمعت في الرجل يجمع لاهله قوت سنتهم او بعض السنة فلم يحضرني ما اقول ثم ذكرت حديثا حدثناه ابن شهاب عن مالك بن اوس عن عمر رضه ان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم كان يبيع نخل بني النضير ويحبس لاهله قوت سنتهم اخرجه رزين ترجمہ معمر سے روایت ہے کہ ثوری نے مجہسے کہا کیا تو نے کچہہ سنا ہے اُس مرد کے حق مین جو اپنے گہر والون کے واسطے سال بہر کا یا کچہہ سال کا خرچ جمع کرے سو مجہکو نہ سوجہا کہ کہون پہر مجہکو حدیث یاد پڑی جو ابن شہاب نے ہمسے بیان کی مالک بن اوس سے اُس نے عمر رضہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بنی نضیر کے کہجورون کے پہل بیچکر اپنے گہر والون کے واسطے سال بہر کا خرچ جمع کرتے تہے رزین اُسکے راوی ہین۔

كتاب النذر وفيه ثلثة فصول

کتاب ہے نذرون کے بیان مین اور اس مین تین فصل ہین ✣

الفصل الاول في النهي عنه

مین آوے اور پوے اور اپنا روزہ پورا کرے بخاری اور مالک اور ابوداؤد اس کے راوی ہین ۔

(۳) **وَعَنْ** ابْنِ عُمَرَؓ اَنَّ عُمَرَؓ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ اَنْ اَعْتَكِفَ يَوْمًا وَفِيْ رِوَايَةٍ لَيْلَةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ قَالَ اَوْفِ بِنَذْرِكَ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ ترجمہ ابن عمرؓ سے روایت ہی کہ عمرؓ نے کہا یا حضرت مینے کفر کے وقت نذر مانی تھی کہ ایک دن اعتکاف کرون اور ایک روایت مین ہے کہ ایک رات خانہ کعبے کی مسجد مین اعتکاف کرون یعنے فرمایا اپنی نذر پوری کر پانچون اسکے راوی ہین ۔

نَذْرُ الْحَجِّ
حج کی نذر ماننے کا بیان

(۱) **عَنْ** عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍؓ قَالَ نَذَرَتْ اُخْتِيْ اَنْ تَمْشِيَ اِلٰى بَيْتِ اللّٰهِ الْحَرَامِ حَافِيَةً فَاَمَرَتْنِيْ اَنْ اَسْتَفْتِيَ لَهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِتَمْشِ وَلْتَرْكَبْ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ وَزَادَ فِيْ رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ حَافِيَةً غَيْرَ مُخْتَمِرَةٍ فَقَالَ مُرُوْهَا فَلْتَخْتَمِرْ وَلْتَرْكَبْ وَالْتَصُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ ترجمہ عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہا کہ میری بہن نے نذر مانی کہ ننگے پاؤن چلکر خانہ کعبہ کا حج کرے تو اُس نے مجھکو حکم کیا کہ مین اُس کے واسطے حضرت سے فتویٰ لون تو حضرت نے فرمایا کہ چاہیے کہ پیادہ چلے اور سوار ہووے یعنے پیادہ چلنا ضرور نہین سوار ہونا بھی جائز ہے ۔ پانچون اسکے راوی ہین ۔ ترمذی کی روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ خانہ کعبہ تک ننگے پاؤن اور ننگے سر چلے تو حضرت نے فرمایا کہ اُس سے کہدو سو چاہیے کہ سر ڈھانکے اور سوار ہووے اور تین روزے رکھے **ف** یعنے پے در پے روزے رکھے اگر ہو کفارہ قسم کا نہین تو جسطرح چاہے رکھے اور سر ڈھانکے اسواسطے کہ عورت کو سر کا ننگا کرنا گناہ ہے اور سوار ہونے کو اسواسطے فرمایا کہ وہ پیادہ چلنے سے عاجز تھی ۔

(۲) **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍؓ اَنَّ اُخْتَ عُقْبَةَ نَذَرَتْ الْحَجَّ مَاشِيَةً وَذَكَرَ عُقْبَةُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا لَا تُطِيْقُ ذٰلِكَ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنْ مَشْيِ اُخْتِكَ فَلْتَرْكَبْ وَلْتُهْدِ بَدَنَةً وَفِيْ رِوَايَةٍ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَصْنَعُ بِمَشْيِ اُخْتِكَ اِلَى الْبَيْتِ شَيْئًا اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاؤدَ ترجمہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ عقبہ کی بہن نے پیادہ چلکر حج کرنے کی نذر مانی اور عقبہ نے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ذکر کیا کہ وہ پیادہ نہین چل سکتی تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک خدا تیری بہن کے پیادہ چلنے سے بے پروا ہے سو چاہیے کہ سوار ہووے اور اونٹ قربانی کرے اور ایک روایت مین ہے کہ مقرر اللہ نہین کرتا ساتھ چلنے بہن تیری کے خانہ کعبہ تک کچھ چیز یعنے کچھ ثواب نہین دیتا ابوداؤد اسکے راوی ہین ۔

(۳) **وَعَنْ** اَنَسٍؓ قَالَ رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ شَيْخًا يُهَادٰى بَيْنَ اِبْنَيْهِ فَقَالَ مَا بَالُ هٰذَا قَالُوْا نَذَرَ اَنْ يَمْشِيَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ عَنْ تَعْذِيْبِ هٰذَا نَفْسَهٗ لَغَنِيٌّ وَاَمَرَهٗ اَنْ يَرْكَبَ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ يُهَادٰى بَيْنَ اِبْنَيْهِ اَيْ يَمْشِيْ بَيْنَهُمَا مُتَّكِئًا عَلَيْهِمَا مِنْ ضُعْفِهٖ ترجمہ انسؓ سے روایت ہی کہ کہا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک بڈھا دیکھا جو اپنے دونون بیٹون کے درمیان تکیہ کرکے چلتا تھا تو فرمایا کیا حال ہے اُسکا یعنے کیون اتنی تکلیف اُٹھاتا ہے لوگون نے کہا کہ اُسنے پیادہ چلنے کی نذر مانی ہے تو فرمایا کہ بیشک خدا اس کی اپنی جان کو تکلیف دینے سے بے پروا ہے پانچون اسکے راوی ہین يُهَادٰى بَيْنَ اِبْنَيْهِ یعنے ضعف کے سبب سے دونو کندھون پر ہاتھ رکھکر چلتا ہے **ف** یعنے اُس نے جو اپنی جان کو تکلیف مین ڈالا ہے تو خدا کو اسکی کچھ حاجت نہین یعنے اگر پیادہ نہین چلسکتا تو سوار ہووے اگرچہ نذر مانی ہو ۔

مِنَ الْمَسَاجِدِ اِلَّا مَسْجِدُ الْكَعْبَةِ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ ایک عورت بیمار ہوئی تو اُس نے کہا کہ اگر خدا نے مجھکو شفا دی تو البتہ مین نکلون گی یعنی سفر کرون گی اور بیت المقدس مین نماز پڑھون گی۔ سو وہ تندرست ہو گئی تو اپنے سفر کا سامان تیار کیا تو وہ میمونہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بی بی کے پاس آئی سلام کرنے کو اور انکو اس حال سے خبر دی تو میمونہ نے اُس سے کہا کہ بیٹھ جا اور کہا جو تیار کیا تو نے اور حضرت کی مسجد مین نماز پڑھ اسواسطے کہ مین نے سنا ہے فرماتے تھے کہ اس مین ایک نماز افضل ہے ہزار نماز سے اور مسجدون مین سوائے مسجد خانے کعبے کے مسلم اسکے راوی ہین

(۲) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَامَ رَجُلٌ يَوْمَ الْفَتْحِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ نَذَرْتُ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اِنْ فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْكَ مَكَّةَ اَنْ اُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ فِيْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَقَالَ صَلِّ هٰهُنَا ثُمَّ اَعَادَ عَلَيْهِ فَقَالَ صَلِّ هٰهُنَا ثُمَّ اَعَادَ عَلَيْهِ فَقَالَ فَشَأْنَكَ اِذًا اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاؤدَ ترجمہ جابر رضہ سے روایت ہے کہا کہ ایک مرد فتح مکہ کے دن کھڑا ہوا تو اُس نے کہا یا حضرت مینے اللہ کی نذر مانی ہے کہ اگر خدا نے مکہ کو آپ پر فتح کیا تو مین دو رکعت نماز بیت المقدس مین پڑھون گا تو حضرت نے فرمایا کہ اسی جگہہ پڑھ لے پھر اُس نے دوبارہ کر پوچھا فرمایا کہ اسی جگہہ پڑھ لے اُس نے پھر آپ سے پوچھا تو حضرت نے فرمایا کہ اب تیرا اختیار ہے ابوداؤد اس کے راوی ہین **ف** اسی جگہہ یعنے خانہ کعبہ کی مسجد مین پڑھ لے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی نذر مانے مسجد اقصے مین نماز پڑھنے کی پھر خانہ کعبہ کی مسجد مین یا حضرت کی مسجد مین نماز پڑھ لے تو نذر ادا ہو جاتی ہے اور اسی اگر مسجد نبوی مین نماز پڑھنے کی نذر مانے پھر خانہ کعبہ کی مسجد مین نماز پڑھ لے تو نذر ادا ہو جاتی ہے۔

نَذْرُ الصَّوْمِ
روزے کی نذر ماننے کے بیان مین

(۱) عَنْ حَكِيْمِ بْنِ اَبِيْ حُرَّةَ الْاَسْلَمِيِّ اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ رضہ يَقُوْلُ فِيْ رَجُلٍ نَذَرَ اَنْ لَّا يَاْتِيَ عَلَيْهِ يَوْمٌ سَمَّاهُ اِلَّا صَامَهُ فَوَافَقَ يَوْمَ اَضْحٰى اَوْ فِطْرٍ فَقَالَ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لَمْ يَكُنْ يَصُوْمُ يَوْمَ الْاَضْحٰى وَلَا الْفِطْرِ وَلَا يَرٰى صِيَامَهُمَا فَاَعَادَ عَلَيْهِ فَقَالَ اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِوَفَاءِ النَّذْرِ وَنَهٰى عَنْ صِيَامِ يَوْمِ الْعِيْدَيْنِ فَاَعَادَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَزِدْ عَلٰى هٰذَا اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ ترجمہ حکیم بن ابی حرہ سے روایت ہے اسنے ابن عمر سے سنا کہتے تھے ایک مرد کے حق مین جس نے ایک معین دن کے روزہ کی منت مانی تھی سو وہ بقر عید یا عید فطر کے دن کے موافق پڑا یعنے جسدن اُس نے روزہ رکھنے کی نذر مانی تھی اتفاقاً وہی عید کا دن ہوا تو ابن عمر رضہ نے کہا کہ البتہ تمکو رسول کی چال چلنی بہتر ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ بقر عید کے دن روزہ رکھا کرتے تھے اور نہ عید فطر کے دن اور نہ جائز دیکھتے تھے روزہ اُن کا اُس نے پھر یہ مسئلہ پوچھا تو ابن عمر نے کہا کہ حضرت نے نذر پورا کرنے کا حکم کیا ہے اور دونون عید کے روزے سے منع کیا ہے پھر اوسنے اُن سے یہہ مسئلہ پوچھا تو انہون نے جواب مین اس سے زیادہ کچھ نہ کہا شیخین اسکے راوی ہین **ف** معلوم ہوا کہ عید کے دن روزہ رکھنا درست نہین اگرچہ نذر مانی ہو

(۲) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ اِذْ هُوَ بِرَجُلٍ قَائِمٍ فِي الشَّمْسِ فَسَاَلَ عَنْهُ فَقَالُوْا هٰذَا اَبُوْ اِسْرَائِيْلَ نَذَرَ اَنْ يَّقُوْمَ فِي الشَّمْسِ وَيَصُوْمَ وَلَا يُفْطِرَ وَلَا يَسْتَظِلَّ وَلَا يَتَكَلَّمَ فَقَالَ مُرُوْهُ فَلْيَسْتَظِلَّ وَلْيَتَكَلَّمْ وَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَمَالِكٌ وَاَبُوْدَاؤدَ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہا جس حالت مین کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ پڑھتے تھے ناگاہ کیا دیکھتے ہین کہ ایک مرد دھوپ مین کھڑا ہے تو آپ نے اُسکا حال پوچھا لوگون نے کہا یہ ابو اسرائیل ہے اُس نے نذر مانی ہے کہ دھوپ مین کھڑا رہے اور روزہ رکھے اور کھولے نہین اور نہ سایہ مین آوے نہ کلام کرے تو فرمایا اس سے کہدو کہ سایے

تیسری فصل

نذر گناہ کے بیان میں

(۱) عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا نَذْرَ فِیْ مَعْصِیَۃٍ وَکَفَّارَتُہٗ کَفَّارَۃُ یَمِیْنٍ اَخْرَجَہٗ اَصْحَابُ السُّنَنِ ترجمہ عائشہؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں صحیح ہے نذر گناہ میں اور اسکا کفارہ قسم کا کفارہ ہے۔ اصحاب سنن اسکے راوی ہیں۔

(۲) وَعَنْ اِبْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا نَذْرَ اِلَّا فِیْمَا یُبْتَغٰی بِہٖ وَجْہُ اللّٰہِ تَعَالٰی وَلَا یَمِیْنَ فِیْ قَطِیْعَۃِ رَحِمٍ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ ابن عمرو بن عاص سے روایت ہے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں صحیح ہے نذر مگر اس چیز میں جس سے خدا کی رضامندی مقصود ہو اور نہیں نذر قطع رحمی میں ابوداود اس کے راوی ہیں۔ ف یعنے اگر نذر مانے کہ میں رشتہ داروں سے سلوک نہیں کروں گا تو یہ نذر صحیح نہیں ہے۔

(۳) وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لَا نَذْرَ فِیْ مَعْصِیَۃٍ وَلَا فِیْمَا لَا یَمْلِکُ ابْنُ اٰدَمَ اَخْرَجَہُ النَّسَائِیُّ ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں صحیح ہے نذر گناہ میں اور نہ اس چیز میں جو آدمی کی ملکیت میں نہ ہو نسائی اس کے راوی ہیں۔

(۴) وَعَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ یَقُوْلُ اَتَتِ امْرَاَۃٌ اِلَی ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَتْ اِنِّیْ نَذَرْتُ اَنْ اَنْحَرَ ابْنِیْ قَالَ لَا تَنْحَرِیْ ابْنَکِ وَکَفِّرِیْ عَنْ یَمِیْنِکِ فَقَالَ شَیْخٌ کَیْفَ یَکُوْنُ فِیْ ھٰذَا کَفَّارَۃٌ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی قَالَ وَالَّذِیْنَ یُظٰھِرُوْنَ مِنْ نِّسَائِھِمْ ثُمَّ جَعَلَ فِیْہِ مِنَ الْکَفَّارَۃِ مَا رَاَیْتَ اَخْرَجَہٗ مَالِکٌ ترجمہ یحیی بن سعید سے روایت ہے کہا کہ میں نے قاسم بن محمد سے سنا کہتا تھا کہ ایک عورت ابن عباسؓ کے پاس آئی سو اسنے کہا میں نے نذر مانی ہے کہ اپنے بیٹے کو ذبح کروں تو ابن عباسؓ نے کہا تو اپنے بیٹے کو ذبح نہ کر اور اپنی قسم کا کفارہ دے تو ایک بوڑھے نے کہا کہ اس میں کفارہ کیونکر کافی ہوگا کہا ابن عباسؓ نے کہ مقرر خدا نے فرمایا ہے کہ جو لوگ ظہار کرتے ہیں اپنی عورتوں سے پھر اس میں کفارہ ٹھیرایا جو تو نے دیکھا یعنے جیسا اس میں کفارہ کفایت کرتا ہے ویسا ہی یہاں بھی کفایت کرتا ہے مالک اسکے راوی ہیں۔

(۵) وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ اَنَّ رَجُلًا نَذَرَ اَنْ یَّنْحَرَ نَفْسَہٗ اِذَا اَنْجَاہُ اللّٰہُ تَعَالٰی مِنْ عَدُوِّہٖ فَسَاَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فَقَالَ سَلْ مَسْرُوْقًا فَسَاَلَہٗ فَقَالَ لَا تَنْحَرْ نَفْسَکَ فَاِنَّکَ اِنْ کُنْتَ مُؤْمِنًا قَتَلْتَ نَفْسًا مُؤْمِنَۃً وَاِنْ کُنْتَ کَافِرًا تَعَجَّلْتَ اِلَی النَّارِ وَاشْتَرِ کَبْشًا فَاذْبَحْہُ لِلْمَسَاکِیْنِ فَاِنَّ اِسْحَاقَ عَلَیْہِ السَّلَامُ خَیْرٌ مِّنْکَ وَفُدِیَ بِکَبْشٍ فَاَخْبَرَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فَقَالَ ھٰکَذَا اَرَدْتُّ اَنْ اُفْتِیَکَ اَخْرَجَہٗ رَزِیْنٌ ترجمہ محمد بن منتشر سے روایت ہے کہ ایک مرد نے نذر مانی کہ اگر خدا نے مجھکو دشمن سے چھوڑالیا تو میں اپنے تئیں ذبح کر ڈالونگا سو اس نے ابن عباسؓ سے یہ مسئلہ پوچھا انہوں نے کہا کہ مسروق یعنے میرے خادم سے پوچھ اسنے اس سے پوچھا تو مسروق نے کہا کہ اپنے تئیں ذبح مت کر اسواسطے کہ اگر تو مومن ہے تو تو نے ایماندار جان کو قتل کیا اور

نذر المال
مال کی نذر ماننے کا بیان

(۱) عن عائشةَ رض انها قالت من قال مالي في رتاج الكعبة فانما كفارته يمين ومن عين من ماله صدقةً لزمه اخراجه ولو كان اكثر من الثلث اخرجه مالك الى قوله كفارته يمين واخرجه بطوله رزين الرتاج الباب والمراد به الكعبة ترجمہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہا کہ جو کہے کہ میرا تمام مال کعبے کے دروازے میں ہے تو اس میں قسم کا کفارہ آتا ہے اور جو اپنے مال میں سے صدقہ معین کرے تو اسکو اسکا نکالنا لازم ہے اگرچہ تہائی سے زیادہ ہو مالک اسکے راوی ہیں کفارہ یمین تک اور نکالا ہے اسکو پورے طور پر رزین نے رتاج کے معنے ہیں دروازہ اور مراد اس سے کعبہ ہے ف یعنے جو نذر مانے کہ میں اپنا تمام مال کعبہ میں داخل کرونگا تو اس میں تمام مال کا داخل کرنا نہیں لازم آتا بلکہ کفارہ قسم کا دیوے۔

(۲) وعن مالك انه سئل عن رجل قال كل مالي صدقة في سبيل الله تعالى فقال يجعل ثلثه لان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم امر ابا لبابة رض حين قال اهجر دار قومي التي اصبت فيها الذنب واجاورك وانخلع من مالي صدقة الى الله تعالى والى رسوله فقال يجزئك من ذلك الثلث ترجمہ مالک سے روایت ہے کہ وہ ایک مرد کے حکم سے پوچھے گئے جسنے کہا تھا یعنے نذر مانی تھی کہ میرا تمام مال خدا کی راہ میں خیرات ہے تو کہا کہ تہائی مال خدا کی راہ میں خیرات کرے اسواسطے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابو لبابہ کو حکم کیا جبکہ اس نے کہا کہ میں چھوڑتا ہوں اپنی قوم کی زمین کو جسمیں مجھسے گناہ ہوا اور آپکے پاس ٹھیرتا ہوں اور اپنے مال سے نکلتا ہوں یعنے اپنے تمام مال کو خدا اور رسول کی راہ میں خیرات کرتا ہوں تو حضرت نے فرمایا کہ تجھکو اس سے تہائی مال خرچ کرنا کفایت کرتا ہے۔

(۳) وعن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده ان امرأة قالت يا رسول الله اني نذرت ان اضرب على رأسك بالدف قال اوفي بنذرك اخرجه ابو داود وزاد رزين قالت يا رسول الله اني نذرت اذا انصرفت من غزوتك سالما غانما ان اضرب عليك بالدف قال ان كنت نذرت فاوفي بنذرك والا فلا ترجمہ عمرو بن شعیب سے روایت ہے اس نے اپنے باپ سے اس نے اپنے دادا سے روایت کی کہ ایک عورت نے کہا یا رسول اللہ میںنے نذر مانی ہے کہ آپکے سر پر دف بجاؤں حضرت نے فرمایا کہ اپنی نذر پوری کر۔ ابوداؤد اسکے راوی ہیں اور زیادہ کیا ہے رزین نے کہ ایک عورت نے کہا یا رسول اللہ میںنے نذر مانی تھی کہ جب آپ جہاد سے سلامت باغنیمت پھرینگے تو میں آپکے سر پر دف بجاؤں گی تو فرمایا کہ اگر تو نے نذر مانی ہے تو اپنی نذر پوری کر نہیں تو کچھ حاجت نہیں۔

(۴) وعن ثابت بن الضحاك قال قال رجل لرسول الله صلى الله عليه وآله وسلم اني نذرت ان اذبح بمكان كذا وكذا مكان يذبح فيه اهل الجاهلية فقال هل كان بذلك المكان وثن من اوثان الجاهلية يعبد قال لا قال فهل كان فيه عيد من اعيادهم قال لا قال اوف بنذرك اخرجه ابو داود ترجمہ ثابت بن ضحاک سے روایت ہے کہا کہ ایک مرد نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کہ میںنے نذر مانی ہے کہ فلانی جگہ میں جانور ذبح کروں جہاں کفر کے وقت لوگ ذبح کیا کرتے تھے تو فرمایا کیا کفر کے وقت وہاں کوئی بت پوجا جاتا تھا اسنے کہا کہ نہیں فرمایا کیا وہاں کوئی کفر کے میلوں میں سے میلا ہوا کرتا تھا اسنے کہا کہ نہیں فرمایا اپنی نذر پوری کر ابوداؤد اسکے راوی ہیں

الفصل الثالث في نذر المعصية

اللہ لِمَنْ قَالَ لِلّٰہِ تَعَالٰی وَلِکِتَابِہٖ وَلِرَسُوْلِہٖ وَلِاَئِمَّۃِ الْمُسْلِمِیْنَ وَعَامَّتِہِمْ اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیْ
ترجمہ تمیم داری سے روایت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دین خیر خواہی کا نام ہے ہم اصحاب نے کہا یا رسول
اللہ کسکی خیر خواہی کا نام دین ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کی خیر خواہی اور اسکے رسول کی اور اسکی کتاب
کی اور مسلمانون کے حاکمون کی اور تمام عام مسلمانون کی مسلم و ابوداؤد و نسائی اسکے راوی ہین ف اللہ کی خیر خواہی یہہ
کہ اسپر ایمان لاوے اسکو وحدہ لاشریک جانے اسکے ساتہہ کسی چیز کو شریک نہیراوے اور رسول کی خیر خواہی یہ کہ اسکی تصدیق
کرے اور اسکو سچا جانے سنت پر چلے بدعت سے بچے اور قرآن کی خیر خواہی یہ کہ اسکو تعظیم سے پڑہے اور اسکے حکمون پر عمل
کرے اور حاکمون کی خیر خواہی یہ کہ شرع کے موافق انکا حکم مانے مخالفت سے بچے۔۔۔ اور عام مسلمانون کی خیر خواہی یہ کہ مقدور
بہر انکو فائدہ پہونچاوے رنج نہ دیوے نیک کام سکہلاوے برے کام سے رد کرے۔

(۲) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَنْ اُفْتِیَ بِغَیْرِ عِلْمٍ کَانَ اِثْمُہٗ عَلَی
الَّذِیْ اَفْتَاہُ وَمَنْ اَشَارَ عَلٰی اَخِیْہِ بِاَمْرٍ یَعْلَمُ اَنَّ الرُّشْدَ فِیْ غَیْرِہٖ فَقَدْ خَانَہٗ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ ابوہریرہ
سے روایت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو فتوی دیوے بدون علم کے تو اسکا گناہ فتوی دینے والے پر ہے
اور جو مشورہ دے اپنے بہائی مسلمان کو برے کام کا جانتا ہو کہ اسکی بہلائی اس کے خلاف مین ہے تو اس نے اسکی خیانت
کی ابوداؤد اسکے راوی ہین ف یعنے اپنے بہائی مسلمان کو کسی بات کی صلاح دیوے اور جانتا ہو کہ یہہ کام اس کے
حق مین بہتر نہین۔ تو وہ خائن ہے۔

(۳) وَعَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ وَاَبِیْ هُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ
اَلْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاوٗدَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ وَالتِّرْمِذِیُّ عَنْہُمَا ترجمہ ام سلمہؓ اور ابوہریرہؓ سے روایت
ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس سے صلاح طلب کی جاوے وہ امانت دار ہے یعنی مقدور بہر اسکو
نیک صلاح دے بری صلاح نہ دے ابوداؤد اسکے راوی ہین۔ ابوہریرہ سے اور ترمذی دونون سے۔

کِتَابُ النَّوْمِ وَهَیْئَتِہٖ وَالْاِنْتِبَاہِ

کتاب

سونے اور جاگنے کے بیان مین

(۱) عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِیْمٍ عَنْ عَمِّہٖ اَنَّہٗ اَبْصَرَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مُضْطَجِعًا فِی الْمَسْجِدِ رَافِعًا
اِحْدٰی رِجْلَیْہِ عَلَی الْاُخْرٰی اَخْرَجَہُ السِّتَّۃُ وَزَادَ مَالِكٌ فَقَالَ بَلَغَنِیْ عَنِ ابْنِ الْمُسَیَّبِ اَنَّ عُمَرَ وَعُثْمَانَ کَانَا
یَفْعَلَانِ ذٰلِكَ ترجمہ عباد بن تمیم سے روایت ہے اسنے اپنے چچا سے روایت کی کہ اس نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مسجد
مین لیٹے دیکہا ایک پاؤن کو اٹہا کر دوسرے پاؤن پر رکہا ہوا تہا چہیون اسکے راوی ہین اور مالک نے زیادہ کیا ہے کہا مجکو
حدیث پہونچی ابن مسیب سے کہ عمر اور عثمان دونون یہہ کام کیا کرتے تہے یعنے اسی طرح سوتے تہے ف معلوم ہوا کہ ایک
پاؤن کو دوسرے پر رکہہ کر سونا جائز ہے۔

(۲) وَعَنْ جَابِرٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لَا یَسْتَلْقِ اَحَدُکُمْ ثُمَّ یَضَعُ اِحْدٰی
رِجْلَیْہِ عَلَی الْاُخْرٰی اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّهْیُ عَنْ ذٰلِكَ لِمَنْ کَانَ لِبَاسُہُ الْاِزَارُ

اگر تو کافر ہے تو تو نے صرف ذبح کی طرف جلدی کی سو تو دنبہ خرید اور محتاجون کو واسطے ذبح کر سو اسکو کہ اسحاق مجھسے بہتر ہین اور انکے بدلے دنبہ ذبح کیا گیا پہر ابن عباس کو خبر ہوئی تو انہون نے کہا کہ مینے بہی تجھکو یہی فتوی دینے کا ارادہ کیا تہا رزین اسکے راوی ہین ۔

(۶) وعن عقبة بن عامر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال كفارة النذر اذا لم يسم شيئا كفارة يمين اخرجه الخمسة الا مسلما

ترجمہ عقبہ بن عامر سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر مطلق نذر مانے کسی چیز کا نام نہ لے تو اسکا کفارہ قسم کا کفارہ ہے

(۷) وعن عمران بن حصين قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم النذر نذران فمن كان نذره في طاعة الله تعالى فذلك لله وفيه الوفاء ومن كان نذره في معصية الله تعالى فذلك للشيطان ولا وفاء فيه ويكفره ما يكفر اليمين اخرجه النسائي ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نذر دو قسم ہے جسکی نذر خدا کی فرمانبرداری مین ہو تو وہی نذر خدا کے واسطے ہے اور اسکو پورا کرنا جائز ہے اور جسکی نذر خدا کے گناہ مین ہو تو وہ نذر شیطان کے واسطے ہے اور اسکا پورا کرنا جائز نہین اور اسکا اوتار قسم کا اوتار ہے ۔ نسائی اسکے راوی ہین ۔

كتاب النية والاخلاص

کتاب ہے نیت اور خلاص کے بیان مین

(۱) عن عمر رضہ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انما الاعمال بالنيات وانما لكل امرء ما نوى فمن كانت هجرته الى الله ورسوله فهجرته الى الله ورسوله ومن كانت هجرته الى دنيا يصيبها او امراة ينكحها فهجرته الى ما هاجر اليه اخرجه الخمسة ترجمہ عمر رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سوائے اسکے کچھ نہین کہ عملون کا اعتبار نیتون پر ہے اور ہر مرد کو واسطے وہی ہے جو اسنے نیت کی یعنی کوئی عمل بدون نیت کے ثواب کے لائق نہین سو جسکی ہجرت اللہ اور اسکے رسول کے واسطے ہوئی تو اسکی ہجرت خدا اور رسول کے واسطے ہو چکی یعنے اسکا ثواب پاویگا اور جسکی ہجرت دنیا کے واسطے ہوئی کہ اسکو پاوے یا کسی عورت کے واسطے کہ اس سے نکاح کرے تو اسکی ہجرت اسکی طرف ہوئی جسکے واسطے اسنے ہجرت کی یعنی دنیا اور عورت پانچون اسکے راوی ہین ف نیت ارادہ اور قصد دلی کا نام ہے زبان سے کہنے کی کچھ حاجت نہین اگر مثلاً نماز کی نیت دل مین کی زبان سے نہ نکلی تو کچھ مضائقہ نہین اور ہر چند ہجرت دین مین نہایت عمدہ عبادت ہے لیکن بدون خالص نیت کے اسکی بہی کچھ حقیقت نہین اسی طرح علم اور درویشی اور ہر قسم کی عبادت کو قیاس کیا چاہیے کہ اگر محض خدا کے واسطے ہے تو ثواب ہے ورنہ کچھ ثواب نہین ۔ غرض کہ یہ حدیث اخلاص عمل اور درستی نیت مین اصل ہے اور بدنیتی اور ریا کاری کی بیخ کن ہے ۔

(۲) وعن ابن عمر رضہ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا انزل الله تعالى بقوم عذابا اصاب العذاب من كان فيهم ثم بعثوا على نياتهم اخرجه الشيخان ترجمہ ابن عمر رضہ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ کسی قوم پر عذاب اتارتا ہے تو سبکو عذاب پہونچتا ہے جو ان مین ہین پہر اپنی نیتون پر اٹہائے جاوینگے یعنی قیامت کو شیخین اسکے راوی ہین ۔

(۳) وعن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اخلص لله اربعين صباحا ظهرت ينابيع الحكمة من قلبه على لسانه اخرجه رزين ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہا کہ حضرت نے فرمایا کہ جو چالیس دن خالص دل سے اللہ کی عبادت کرے تو حکمت کے چشمے اسکے دل سے اسکی زبان پر ظاہر ہوتے ہین ۔ رزین اسکے راوی ہین ۔

كتاب النصح والمشورة

کتاب ہے

نصیحت اور مشورے کے بیان مین

(۱) عن تميم الداري رضہ قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم الدين النصيحة قلنا يا رسول

كِتَابُ النِّفَاقِ

کتاب ہے نفاق کے بیان میں

(۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا وَمَنْ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ حَتّٰى يَدَعَهَا اِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ وَاِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَاِذَا عَاهَدَ غَدَرَ وَاِذَا خَاصَمَ فَجَرَ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اَلْفُجُوْرُ الْكِذْبُ وَالْفِسْقُ وَالْمُرَادُ بِهٖ هٰهُنَا الْفُحْشُ ترجمہ ابن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ چار خصلتیں ہیں کہ جسمیں وے چارون ہونگی وہ منافق ہے اور جسمین ان چارون سے ایک خصلت ہوگی تو اُس مین ایک ہی نفاق کی خصلت ہوگی یہانتک کہ اسکو چھوڑ دے ایک تو یہہ کہ جب اُسکے پاس امانت رکھی جاوے تو اُس مین خیانت کرے یعنے بالکل منکر ہوجاوے یا کچہ امانت سے انکار کرے دوسری یہہ کہ جب بات کہے تو جھوٹ بولے تیسری یہ کہ جب قول و اقرار کرے تو اُسکے خلاف کرے چوتھی یہہ کہ جب جھگڑا کرے تو ناحق پر چلے اور بہتان باندہے۔ پانچون اسکے راوی ہین فجور کذب اور گناہ کو کہتے ہین اور مراد اس جگہہ بیہودہ بات ہے۔

ف منافق دو قسم کے ہین ایک یہ کہ دل مین کفر ہو صرف زبان سے اسلام کا اقرار کرے حضرتؐ کے وقت مین اسی قسم کے منافق تہے دوسری یہہ کہ دل مین کفر نہو بلکہ اسلام ہو لیکن سست اعتقاد اور گناہون مین گرفتار ہو سو اس حدیث مین دوسری قسم کا نفاق مراد ہے یعنے جب اسلام کا اثر اس مین کچہ ظاہر نہ ہوا تو گویا منافق ہے۔

(۲) وَعَنْ حُذَيْفَةَ رض قَالَ اِنَّمَا كَانَ النِّفَاقُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَاَمَّا الْيَوْمَ فَاِنَّمَا هُوَ الْكُفْرُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ ترجمہ حذیفہ رض سے روایت ہی کہا کہ نفاق تو صرف حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے مین تہا لیکن آج سو وہ کفر ہے بعد ایمان کے بخاری اسکے راوی ہین۔

(۳) وَعَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ كُنَّا فِيْ حَلْقَةِ عَبْدِ اللّٰهِ رض فَجَاءَ حُذَيْفَةُ رض حَتّٰى قَامَ عَلَيْنَا فَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لَقَدْ اُنْزِلَ النِّفَاقُ عَلٰى قَوْمٍ خَيْرٍ مِنْكُمْ فَقُلْتُ سُبْحَانَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُوْلُ اِنَّ الْمُنَافِقِيْنَ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ فَتَبَسَّمَ عَبْدُ اللّٰهِ وَجَلَسَ حُذَيْفَةُ فِيْ نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَلَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ وَتَفَرَّقَ اَصْحَابُهٗ رَمَانِيْ بِالْحَصَا فَاَتَيْتُهٗ فَقَالَ عَجِبْتُ مِنْ ضَحِكِهٖ وَقَدْ عَرَفَ مَا قُلْتُ لَقَدْ اُنْزِلَ النِّفَاقُ عَلٰى قَوْمٍ خَيْرٍ مِنْكُمْ ثُمَّ تَابُوْا فَتَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَمَقْصُوْدُ حُذَيْفَةَ بِهٰذَا اَنَّ جَمَاعَةً مِنَ الْمُنَافِقِيْنَ صَلَحُوْا وَاسْتَقَامُوْا وَكَانُوْا خَيْرًا مِنْ اُولٰئِكَ التَّابِعِيْنَ الَّذِيْنَ خَاطَبَهُمْ لِمَكَانِ الصُّحْبَةِ وَالصَّلَاحِ كَيَزِيْدَ وَمُجَمِّعٍ اِبْنَيْ حَارِثَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَكَاَنَّهٗ اَشَارَ بِالْحَدِيْثِ اِلٰى تَقَلُّبِ الْقُلُوْبِ ترجمہ اسود سے روایت ہی کہا کہ ہم عبد اللہ بن مسعودؓ کے حلقے مین بیٹہے تہے سو حذیفہ آئے یہان تک کہ ہمپر کہڑے ہو کر کہا کہ البتہ اُتارا گیا نفاق اُن لوگون پر جو تمسے بہتر تہے تو ہمنے کہا کہ اللہ پاک ہے اللہ تعالی تو فرماتا ہے کہ بیشک منافق لوگ آگ کے نیچے طبقے مین ہونگے تو عبد اللہ ہنسے اور حذیفہ مسجد کے ایک کونے مین بیٹھ گئے پہر جب عبد اللہ اُٹھے اور انکے ساتھی بہاگ گئے تو حذیفہ نے مجھکو کنکر مارے یعنی مجھکو بلایا تو مین انکے پاس آیا انکو کہا کہ مین عبد اللہ کے ہنسنے سے متعجب ہوا اور البتہ مین نے پہچانا جو مینے کہا کہ البتہ اتارا گیا نفاق اُن لوگون پر جو تمسے بہتر تہے پہر انہون نے توبہ کی تو خدا نے انکی توبہ قبول کی بخاری اسکے راوی ہین اور حذیفہ کا مقصود اُس سے یہہ تہا کہ منافقون مین سے ایک جماعت درست ہوگئی اور پکے ہوئے اور ہوگئے بہتر اُن تابعین سے جنکو خطاب کیا واسطے موجود نے

دُونَ السَّرَاوِيْلِ خَوْفًا مِنْ اِنْكِشَافِ الْعَوْرَةِ فَاَمَّا مَعَ سُبُوْغِ الْاِزَارِ وَلُبْسِ السَّرَاوِيْلِ فَلَا وَبِهٖ يَصِحُّ الْجَمْعُ بَيْنَ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَالَّذِيْ قَبْلَهٗ ترجمہ جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہ چت لیٹے کوئی تم میں پھر اپنا ایک پاؤں دوسرے پر رکھے مسلم ابوداؤد ترمذی اسکے راوی ہیں اور یہ منع اس شخص کے حق میں ہے جو تہ بند پہنے ہو سوائے پاجامے کے واسطے خوف کھل جانے ستر کے اور اگر تہ بند اور پاجامہ دونو پہنے ہو تو منع نہیں ہے اور ساتھ اس کے صحیح ہوگی تطبیق درمیان اس حدیث اور پہلی حدیث کے۔

(۳) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ رَجُلًا مُضْطَجِعًا عَلٰى بَطْنِهٖ فَقَالَ اِنَّ هٰذِهٖ ضِجْعَةٌ لَا يُحِبُّهَا اللّٰهُ تَعَالٰى اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مرد کو پیٹ پر لیٹے دیکھا تو فرمایا یہ شیطان کا لیٹنا ہے خدا اسکو دوست نہیں رکھتا ترمذی اس کے راوی ہیں۔

(۴) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنْ يَّنَامَ الرَّجُلُ عَلٰى سَطْحٍ لَيْسَ بِمَحْجُوْرٍ عَلَيْهِ الْمَحْجُوْرُ عَلَيْهِ الَّذِيْ لَهٗ حَائِطٌ يَمْنَعُهٗ مِنَ السُّقُوْطِ ترجمہ جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا آدمی کو سونے سے ایسی چھت پر جس پر کوئی دیوار نہ ہو ترمذی اس کے راوی ہیں محجور علیہ وہ چھت ہے جس پر دیوار ہو جو گرنے سے روکے۔

(۵) وَعَنْ بَعْضِ اٰلِ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَ كَانَ فِرَاشُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نَحْوًا مِّمَّا يُوْضَعُ الْاِنْسَانُ فِيْ قَبْرِهٖ وَكَانَ الْمَسْجِدُ عِنْدَ رَاْسِهٖ اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاؤُدَ ترجمہ بعض آل ام سلمہ سے روایت ہے کہا کہ تھا بچھونا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جیسے آدمی قبر میں رکھا جاتا ہے یعنے چت لیٹے تھے اور تھی مسجد نزدیک سر آپ کے ابوداؤد اسکو راوی ہیں۔

(۶) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ فَقَضٰى حَاجَتَهٗ يَعْنِيْ بَالَ فَغَسَلَ وَجْهَهٗ وَيَدَيْهِ ثُمَّ نَامَ۔ اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاؤُدَ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رات کو اٹھے اور اپنی حاجت روا کی یعنے پیشاب کیا۔ اور اپنے منہ اور دونو ہاتھ کو دھویا پھر سو رہے ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔

(۷) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَؓ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِفِنَاءِ الْكَعْبَةِ مُحْتَبِيًا بِيَدَيْهِ هٰكَذَا وَوَصَفَ الْاِحْتِبَاءَ وَهُوَ الْقُرْفُصَاءُ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ ترجمہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا خانہ کعبہ کے صحن میں اپنے دونوں ہاتھ سے اس طرح احتبا کرنے والے اور بیان کیا احتباء کو اور وہ قرفصا ہے یعنے اپنے دونو ہاتھ سے دونو گھٹنوں کے گرد حلقہ کیے ہوئے تھے۔ ابوداؤد اس کے راوی ہیں۔

(۸) وَعَنْ عَائِشَةَؓ اَنَّهَا كَانَتْ تَكْرَهُ اَنْ يَّجْعَلَ الرَّجُلُ يَدَهٗ عَلٰى خَاصِرَتِهٖ وَكَانَتْ تَقُوْلُ اِنَّ الْيَهُوْدَ تَفْعَلُهٗ اَخْرَجَهُ رَزِيْنٌ قُلْتُ وَعَلَّقَهُ الْبُخَارِيُّ فِيْ تَرْجَمَةٍ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ ترجمہ عائشہؓ سے روایت ہے کہ وہ مکروہ جانتی تھیں یہ کہ رکھے مرد ہاتھ اپنا اپنی کوکھ پر اور کہتی تھیں کہ یہود یہ کام کرتے ہیں رزین اسکے راوی ہیں میں کہتا ہوں اور معلق بیان کیا ہے اسکو بخاری نے ترجمہ باب میں۔

مین سخت حکم بیان فرمایا تو اس سبب سے کہ عرب لوگ فعل کو تارون کی طرف منسوب کرتے تھے یعنی مینہہ کو تارون کی تاثیر سے جانتے تھے لیکن جو شخص مینہہ کو خدا کے فعل سے ٹھیرا دے تو مراد اسکی قول سے مطرنا بنوء کذا یہ ہے کہ فلانے وقت مین مینہہ برسا اور یہ فلانا تارا ہے تو ایسا کہنا جائز ہے **ف** طیبی نے لکھا ہے کہ جو شخص مینہہ کو تارون کی تاثیر سے سمجھے اور انکو فاعل ہر مینہہ کا پیدا کرنیوالا جانے جیسا کہ مرزا قادیانی کہتا ہے تو وہ شخص کافر ہے اسکے کفر مین کچہ شک نہین اور یہی قول ہے شافعی اور جمہور علما کا۔ اور اگر مینہہ کو خدا کے فضل و رحمت سے جانے اور تارون کو مینہہ کی نشانی سمجھے تو یہ کافر نہین لیکن یہہ بہی مکروہ ہے۔

(۳) **وَعَنْ** اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّمَ لَوْ اَمْسَکَ اللّٰہُ تَعَالٰی الْقَطْرَ عَنْ عِبَادِہٖ خَمْسَ سِنِیْنَ ثُمَّ اَرْسَلَہٗ لَاَصْبَحَتْ طَائِفَۃٌ مِّنَ النَّاسِ کَافِرِیْنَ یَقُوْلُوْنَ سُقِیْنَا بِنَوْءِ الْمِجْدَحِ اَخْرَجَہُ النَّسَائِیُّ - اَلْمِجْدَحُ بِکَسْرِ الْمِیْمِ وَسُکُوْنِ الْجِیْمِ وَاٰخِرُہٗ حَاءٌ مُّھْمَلَۃٌ نَجْمٌ یُقَالُ لَہُ الدَّبَرَانُ وَبَعْضُھُمْ یَضُمُّ الْمِیْمَ **ترجمہ** ابو سعید سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر خدا تعالی مینہہ کو اپنے بندون سے پانچ سال روک لے پہر مینہہ برسا وے تو البتہ آدمیون سے ایک گروہ کافر ہوجاتا ہے کہتے ہین کہ مجدح ستارے نے ہمپر مینہ برسایا نسائی اسکے راوی ہین مجدح ایک ستارہ ہے کہ لوگ اسکو دبران کہتے ہین۔

(۴) **وَعَنْ** قَتَادَۃَ رض قَالَ خَلَقَ اللّٰہُ ھٰذِہِ النُّجُوْمَ لِثَلٰثٍ جَعَلَھَا زِیْنَۃً لِّلسَّمَآءِ وَرُجُوْمًا لِّلشَّیَاطِیْنِ وَعَلَامَاتٍ یُّھْتَدٰی بِھَا فَمَنْ تَاَوَّلَ فِیْھَا غَیْرَ ھٰذَا فَقَدْ اَخْطَاَ حَظَّہٗ وَاَضَاعَ نَصِیْبَہٗ وَتَکَلَّفَ مَا لَا یَعْنِیْہِ وَمَا لَا عِلْمَ لَہٗ بِہٖ وَمَا عَجَزَ عَنْ عِلْمِہِ الْاَنْبِیَاءُ وَالْمَلٰٓئِکَۃُ صَلَوَاتُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْنَ وَعَنِ الرَّبِیْعِ مِثْلُہٗ وَزَادَ وَاللّٰہِ مَا جَعَلَ اللّٰہُ فِیْ نَجْمٍ حَیٰوۃَ اَحَدٍ وَلَا مَوْتَہٗ وَلَا رِزْقَہٗ اِنَّمَا یَفْتَرُوْنَ عَلَی اللّٰہِ الْکَذِبَ وَیَتَعَلَّلُوْنَ بِالنُّجُوْمِ اَخْرَجَہٗ رَزِیْنٌ قُلْتُ وَعَلَّقَ مِنْہُ الْبُخَارِیُّ مِنْ اَوَّلِہٖ اِلٰی قَوْلِہٖ مَا لَا عِلْمَ لَہٗ بِہٖ وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ **ترجمہ** قتادہ سے روایت ہے کہا کہ خدا نے ان تارون کو تین چیزون کے واسطے پیدا کیا ہے زینت آسمانون کی اور پہینک مار شیطانون کی اور نشانیان جنسے راہ معلوم ہوتی ہے سو جو اسکے سوا ان مین کچہ اور مراد لے تو اس نے اپنے حصے سے خطا کی اور اپنا نصیب ضائع کیا اور تکلف کیا اس چیز مین جو نہ فائدہ دے اوسکو اور جسکا اوسکو علم نہین اور جسکے علم سے انبیا اور فرشتے عاجز ہین اور ربیع سے بہی اسیطرح روایت آئی ہے اور زیادہ کیا ہے واللہ خدا نے کسی تارے مین نہ کسی کی زندگی ٹھیرائی ہے اور نہ موت اور نہ روزی سوائے اسکے کچہہ نہین کہ اللہ پر بہتان باندہتے ہین اور تارون کو موثر جانتے رزین اسکے راوی ہین مین کہتا ہون اور معلق بیان کیا ہے اسکو بخاری نے اول سے ما لا علم لہ تک اور اللہ خوب جانتا ہے۔

صحبت حضرت کی مثل یزید اور محمع دونون بیٹون عامر حضرت کے اللہ ان سے راضی ہو تو گویا کہ اشارہ کیا ساتھ حدیث کی طرف بدلنے دلون کے

(۴) وعن ابن ابی ملیکۃ قال ادرکت ثلثین من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ممن شھد بدرا کلھم یخاف النفاق علی نفسہ لا یامن المکر علی دینہ ما منھم احد یقول انہ علی ایمان جبریل ومیکائیل علیھما السلام اخرجہ البخاری فی ترجمۃ ترجمہ ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے کہ مینے حضرت کے تیس اصحاب کو پایا جو جنگ بدر مین حاضر تھے کہ وہ سب اپنے نفس پر نفاق سے ڈرتے تھے اور نڈر نہ تھے اپنے دین پر مکر شیطان سے اون مین سے کوئی ایسا نہ تھا جو کہتا کہ اسکا ایمان جبرئیل ومیکائیل کے ایمان کے برابر ہے۔ بخاری اسکے راوی ہین ترجمہ باب مین

کتاب النجوم

کتاب ہے،

علم نجوم کے بیان مین

(۱) عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنھما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من اقتبس بابا من علم النجوم لغیر ما ذکر اللہ فقد اقتبس شعبۃ من السحر المنجم کاھن والکاھن ساحر والساحر کافر اخرجہ رزین وفی روایۃ من اقتبس علما من النجوم اقتبس شعبۃ من السحر زاد ما زاد اخرجہ ابوداود ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو حاصل کرے ایک دروازہ علم نجوم سے واسطے غیر اس چیز کے کہ ذکر کی اللہ تعالی نے تو اس نے حاصل کی ایک شاخ جادو کی نجومی کاہن ہے اور کاہن جادوگر ہے اور جادوگر کافر ہے زرین اسکے راوی ہین ملیک روایت مین ہے کہ جس نے نجوم کا علم حاصل کیا اس نے ایک شاخ جادو کی حاصل کی۔ زیادہ کیا جو زیادہ کیا یعنے جتنا نجوم زیادہ سیکھا اتنا جادو زیادہ کیا ابوداود اس کے راوی ہین۔

(۲) وعن زید بن خالد قال صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الصبح بالحدیبیۃ فی اثر سماء کانت من اللیل فلما انصرف اقبل علی الناس فقال ھل تدرون ماذا قال ربکم قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال قال اصبح من عبادی مؤمن بی وکافر فاما من قال مطرنا بفضل اللہ ورحمتہ فذلک مؤمن بی کافر بالکوکب ومن قال مطرنا بنوء کذا وکذا فذلک کافر بی مؤمن بالکوکب اخرجہ الستۃ الا الترمذی النوء ھو طلوع نجم وھو غروب اخر وانما غلظ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی امرھا لان العرب کانت تنسب الفعل الیھا فاما من جعل المطر من فعل اللہ واراد بقولہ مطرنا بنوء کذا ای فی وقت کذا وھذا ھو النوء الفلانی فذلک جائز ترجمہ زید بن خالد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حدیبیہ مین صبح کی نماز پڑہی مینہ کے نشان مین جو اس رات کو برساتھا پہر جب نماز سے پہرے تو لوگون پر متوجہ ہوئے اور فرمایا کیا تم جانتے ہو تمہارے رب نے کیا کہا۔ اصحاب نے کہا اللہ اور اسکا رسول دانا تر ہے کہا خدا تعالی نے فرمایا کہ میرے بندون مین سے بعضے مجہپر ایمان لائے اور بعضے مجہسے کافر ہوگئے سو جسنے کہا کہ ہمپر مینہہ برسا خدا کے فضل اور رحمت سے تو مجہپر ایمان لایا اور تارے سے منکر ہوا اور جسنے کہا کہ ہمپر مینہہ برسا فلانے تارے کی تاثیر سے تو وہ مجہسے منکر ہوا تارے پر ایمان لایا چہیون اسکے راوی ہین سوائے ترمذی کے نوء کے معنے ہین ایک تارے کا چڑہنا اور دوسرے کا ڈوبنا جانا اور حضرت نے جو تارون کی باب

ساتھہ نکلا اوس کا سول لینے کو تو میرے باپنے اُن سے کہا اے ابو بکر خبر دو مجھکو کہ کس طرح تمنے کیا اوس رات کو کہ تم حضرت کے ساتھہ چلے یعنے جب تم غار سے نکلکر مدینے کو ہجرت کر کے چلے تہے ابو بکر صدیق نے کہا ہان بتلاؤن کہ ہم چلے تمام رات یہانتک کہ ٹہیک دوپہر ہوئی اور سورج کہڑا ہوا اور راہ خالی ہوئی کہ اس مین کوئی نہ گذرتا تہا یہانتک کہ ہم کو ایک دراز پتہر سائے دار نظر آیا اسپر ابہی سورج کی دہوپ آئی تہی سو ہم اُسکے پاس اُترے پہر مین پتہر کے پاس آیا سو مین نے اپنے ہاتھہ سے ایک جگہہ برابر کی اسکے سائے مین کہ اُس مین حضرت سووین پہر مینے اُسپر پوستین بچہائی پہر مینے کہا یا رسول اللہ آپ سوئیے اور مین نگہبانی کرون گا گرد تمہارے اور ادہر اُدہر دیکہتا رہون گا پہر حضرت سو گئے اور مین آپکے گرد نگہبانی کرنے لگا سو اچانک کیا دیکہتا ہون کہ ایک چرواہا اپنی بکریان لیے پتہر کی طرف سامنے آتا ہے ارادہ کرتا ہے اُس سے جو ہمنے ارادہ کیا یعنے سایہ چاہتا ہے مینے کہا اے لڑکے تو کسکا ہے کہا کہ مکے والون سے ایک مرد کا مینے کہا کیا تیری بکریون مین دودہ ہے اُس نے کہا کہ ہان ہے مینے کہا کیا تو میرے واسطے دودہ دوہیگا اُس نے کہا ہان پہر اُس نے ایک بکری ۔ ۔ ۔ ۔ پکڑی مین نے کہا تہن کو بالون اور مٹی میل سے جہاڑ لے اُس نے ویسا کیا اپنے کاٹہہ کے پیلے مین تہوڑا سا دودہ دوہا اور میرے ساتھہ پانی کی چہاگل تہی کہ حضرت اُس سے سیراب ہوتے تہے تو مین حضرت پاس آیا۔ اور حالانکہ آپ سوتے تہے تو مینے بُرا جانا کہ آپکو جگاؤن سو مین ٹہیرا یہانتک کہ حضرت جاگے تو مین نے دودہ پر پانی ڈالا یہانتک کہ سب ٹہنڈا ہو گیا تو مین نے کہا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ یا حضرت پیجیے حضرت نے پیا تو مین راضی ہوا پہر حضرت نے مجہسے فرمایا کہ کیا ابہی کوچ کا وقت نہین آیا سو ہمنے سورج ڈہلنے کے بعد کوچ کیا اور سراقہ بن مالک ہمارے پیچہے لگا اور ہم سخت زمین مین تہے تو مینے کہا یا حضرت دشمن تمہارے پاس پہونچا فرمایا غم مت کر مقرر خدا ہمارے ساتھہ ہے تو حضرت نے اُس کے حق مین بد دعا کی تو اُس کے گہوڑے کے پاؤن پیٹ تک زمین مین گہس گئے تو سراقہ نے کہا مینے جان لیا کہ تمنے مجہپر بد دعا کی سو میرے واسطے دعا کرو خدا مجہکو نجات دے کہ مین اللہ کو گواہ کرتا ہون تمہارے واسطے یہ کہ مین پہیر دونگا تمسے کفار کے ڈہونڈنے والون کو تو حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اسکے واسطے دعا کی تو اُس نے خلاصی پائی اور پلٹ گیا اور کہا تلاش نکرو مین تلاش کر چکا ہون یہان نہین ہے اور ہر وہ شخص کہ اُنکو تلاش کرتے ہوا اور جسکو ملتا تہا اُسکو پہیر دیتا تہا اور اُس نے ہمارے قول وا قرار کو پورا کیا۔ شیخین اسکے راوی ہین جلد ارض سخت زمین کو کہتے ہین اور تطمت یعنی گہس گیا زمین مین اور نہ قریب تہا کہ خلاص ہو۔

(۲) **وَعَنْ** اَبِی بَکْرٍ رضہ قَالَ نَظَرْتُ اِلٰی اَقْدَامِ الْمُشْرِکِیْنَ وَنَحْنُ فِی الْغَارِ وَهُمْ عَلٰی رُؤُسِنَا فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ اَنَّ اَحَدَهُمْ نَظَرَ اِلٰی قَدَمَیْهِ لَاَبْصَرَنَا تَحْتَ قَدَمَیْهِ فَقَالَ یَا اَبَا بَکْرٍ مَا ظَنُّكَ بِاثْنَیْنِ اللّٰهُ ثَالِثُهُمَا اَخْرَجَهُ الشَّیْخَانِ وَالتِّرْمِذِیُّ ترجمہ ابو بکر رضہ سے روایت ہے کہا کہ مینے کافرون کے پاؤن کو دیکہا اور حالانکہ ہم پہاڑ کی غار مین چہپے تہے اور وہ ہمارے سر پر تہے تو مینے کہا یا رسول اللہ اگر ان مین سے کوئی اپنے پاؤن کی طرف نظر کرے تو ہمکو دیکہہ لے فرمایا ای ابو بکر رضہ کیا گمان ہے تیرا ساتھہ ان دو شخصون کے کہ انکا تیسرا اللہ ہے یعنے اللہ اُن کے ساتھہ ہے شیخین و ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۳) **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّعْدِیِّ رضہ قَالَ وَفَدْنَا عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ تَرَکْتُ قَوْمًا مِنْ خَلْفِیْ وَهُمْ یَزْعُمُوْنَ اَنَّ الْهِجْرَةَ قَدِ انْقَطَعَتْ فَقَالَ لَنْ تَنْقَطِعَ الْهِجْرَةُ مَا قُوْتِلَ الْکُفَّارُ اَخْرَجَهُ النَّسَائِیُّ ترجمہ عبد اللہ بن سعدی سے روایت ہے کہا کہ ایلچی ہوئے ہم طرف حضرت کے سو مینے کہا یا حضرت مینے اپنے پیچہے کچہ لوگ چہوڑے ہین وہ گمان کرتے ہین کہ ہجرت بند ہو چکی یعنے اب ہجرت کا ثواب نہین ہے تو حضرت نے

حرف الهاء وفيه ثلثة كتب

حرف ھ کے بیان مین اور اس مین تین کتابین ہین ۔

الهبة	الهدية	الهجرتين
ہبہ کا بیان	تحفہ کا بیان	دو ہجرتون کا بیان

كتاب الهجرتين

کتاب ہے دو ہجرتون کے بیان مین

(۱) عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ جَاءَ اَبُوْبَكْرٍ رض اِلٰى اَبِيْ فِيْ مَنْزِلِهٖ فَاشْتَرٰى مِنْهُ رَحْلًا وَقَالَ لِعَازِبٍ اِبْعَثْ مَعِيَ ابْنَكَ يَحْمِلُهٗ اِلٰى مَنْزِلِيْ فَقَالَ لِيْ اِحْمِلْهُ فَحَمَلْتُهٗ وَخَرَجَ اَبِيْ مَعَهٗ يَنْتَقِدُ ثَمَنَهٗ فَقَالَ لَهٗ اَبِيْ يَا اَبَا بَكْرٍ كَيْفَ صَنَعْتُمَا لَيْلَةَ سَرَيْتَ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ اَسْرَيْنَا لَيْلَتَنَا حَتّٰى قَامَ قَائِمُ الظَّهِيْرَةِ وَخَلَا الطَّرِيْقُ فَلَا يَمُرُّ فِيْهِ اَحَدٌ حَتّٰى رُفِعَتْ لَنَا صَخْرَةٌ طَوِيْلَةٌ لَهَا ظِلٌّ لَمْ تَاْتِ عَلَيْهَا الشَّمْسُ بَعْدُ فَنَزَلْنَا عِنْدَهَا فَاَتَيْتُ الصَّخْرَةَ فَسَوَّيْتُ بِيَدَيَّ مَكَانًا يَنَامُ فِيْهِ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ ظِلِّهَا ثُمَّ بَسَطْتُ عَلَيْهِ فَرْوَةً ثُمَّ قُلْتُ نَمْ يَا رَسُوْلَ اللهِ وَاَنَا اَنْفُضُ لَكَ مَا حَوْلَكَ فَنَامَ وَخَرَجْتُ اَنْفُضُ مَا حَوْلَهٗ فَاِذَا اَنَا بِرَاعٍ مُقْبِلٍ بِغَنَمِهٖ اِلَى الصَّخْرَةِ يُرِيْدُ مِنْهَا الَّذِيْ اَرَدْنَا فَقُلْتُ لِمَنْ اَنْتَ يَا غُلَامُ فَقَالَ لِرَجُلٍ مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ اَيْ مَدِيْنَةِ مَكَّةَ فَقُلْتُ اَفِيْ غَنَمِكَ لَبَنٌ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ اَفَتَحْلِبُ لِيْ قَالَ نَعَمْ فَاَخَذَ شَاةً فَقُلْتُ اُنْفُضِ الضَّرْعَ مِنَ الشَّعْرِ وَالتُّرَابِ وَالْقَذٰى فَفَعَلَ وَحَلَبَ فِيْ قَعْبٍ مَعَهٗ كُثْبَةً مِنْ لَبَنٍ وَمَعِيْ اِدَاوَةٌ اَرْتَوِيْ فِيْهَا فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَهُوَ نَائِمٌ فَكَرِهْتُ اَنْ اُوْقِظَهٗ فَوَقَفْتُ حَتَّى اسْتَيْقَظَ فَصَبَبْتُ عَلَى اللَّبَنِ مِنَ الْمَاءِ حَتّٰى بَرَدَ اَسْفَلُهٗ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ اِشْرَبْ فَشَرِبَ حَتّٰى رَضِيْتُ ثُمَّ قَالَ اَلَمْ يَاْنِ لِلرَّحِيْلِ فَارْتَحَلْنَا بَعْدَ مَا زَالَتِ الشَّمْسُ وَاتَّبَعَنَا سُرَاقَةُ ابْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ وَنَحْنُ فِيْ جَلَدٍ مِنَ الْاَرْضِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ اُتِيْنَا فَقَالَ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللهَ مَعَنَا فَدَعَا عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَارْتَطَمَتْ بِهٖ فَرَسُهٗ اِلٰى بَطْنِهَا فَقَالَ اِنِّيْ قَدْ عَلِمْتُ اَنَّكُمَا دَعَوْتُمَا عَلَيَّ فَادْعُوَا لِيْ وَاللهِ لَكُمَا اَنْ اَرُدَّ عَنْكُمَا الطَّلَبَ فَدَعَا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَهٗ فَنَجَا فَرَجَعَ لَا يَلْقٰى اَحَدًا اِلَّا قَالَ قَدْ كُفِيْتُمْ مَا هٰهُنَا وَلَا يَلْقٰى اَحَدًا اِلَّا رَدَّهٗ وَوَفٰى لَنَا اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ اَلْجَلَدُ الْاَرْضُ الْغَلِيْظَةُ الصُّلْبَةُ وَارْتَطَمَتْ نَشِبَتْ فِي الْاَرْضِ وَلَمْ تَكَدْ تَتَخَلَّصُ ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہے کہا کہ ابوبکر صدیق میرے باپ کے پاس گہر مین لئے اور اُس سے کجاوہ خرید ا اور عازب سے کہا کہ اپنے بیٹے کو میرے ساتھہ بہیجو کہ اسکو میرے گہر تک اٹہا لے چلے تو اُس نے مجھ سے کہا کہ اسکو اٹہا لے مینے اسکو اٹہا لیا اور میرا باپ اُس کے

ترجمہ عیاض بن حمار سے روایت ہے کہا کہ مینے حضرتؐ کو ایک تحفہ بہیجا تو حضرتؐ نے فرمایا کیا تو مسلمان ہو گیا ہے مینے کہا کہ نہین فرمایا سو مین منع کیا گیا ہون مشرکون کے تحفے اور عطا سے ابو داؤد و ترمذی اسکے راوی ہین۔ زبد کے معنے ہین بخشش اور عطا۔

(۶) وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ اَنَّ اَعْرَابِیًّا اَهْدٰی لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَکْرَةً فَعَوَّضَهُ عَنْهَا سِتَّ بَکَرَاتٍ فَتَسَخَّطَ فَبَلَغَهُ ذٰلِكَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰی عَلَیْهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ فُلَانًا اَهْدٰی اِلَیَّ بَکْرَةً فَعَوَّضْتُهُ مِنْهَا سِتَّ بَکَرَاتٍ فَظَلَّ سَاخِطًا لَهَا لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ لَّا اَقْبَلَ هَدِیَّةً اِلَّا مِنْ قُرَشِیٍّ اَوْ اَنْصَارِیٍّ اَوْ ثَقَفِیٍّ اَوْ دَوْسِیٍّ اَخْرَجَهُ اَصْحَابُ السُّنَنِ ترجمہ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک گنوار نے حضرت کو ایک ڈنٹنی تحفہ بہیجا تو حضرتؐ نے اسکو اسکے بدلے چھ اونٹنیان دین تو وہ غصے ہوے یہ خبر حضرت کو پہونچی تو آپ نے خدا کی حمد و ثنا کی پہر فرمایا کہ فلانے نے مجکو ایک ڈنٹنی تحفہ بہیجی تہی اور مینے اسکو اسکے بدلے چھ اونٹنیان دین تو وہ غصے ہو گیا البتہ مین نے قصد کیا کہ نہ قبول کرون ہدیہ مگر قرشی سے یا انصاری سے یا ثقفی یا دوسی سے اصحاب سنن اسکے راوی ہین

(۷) وَعَنْ اَبِی اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ شَفَعَ لِاَحَدٍ شَفَاعَةً فَاَهْدٰی لَهُ هَدِیَّةً عَلَیْهَا فَقَبِلَهَا فَقَدْ اَتٰی بَابًا عَظِیْمًا مِّنْ اَبْوَابِ الرِّبٰوا اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ ابو امامہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ جو کسی کی سفارش کرے اور وہ اسکو اسپر تحفہ بہیجے وہ قبول کرلے تو وہ بیاج کے ایک بڑے دروازے مین داخل ہوا۔ ابو داؤد اسکے راوی ہین

(۸) وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ عَلَّمْتُ نَاسًا مِّنْ اَهْلِ الصُّفَّةِ الْکِتَابَ وَالْقُرْاٰنَ فَاَهْدٰی اِلَیَّ رَجُلٌ مِّنْهُمْ قَوْسًا فَقُلْتُ لَیْسَتْ لِیْ بِمَالٍ وَّاَرْمِیْ عَلَیْهَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی لَاٰتِیَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَلَاَسْئَلَنَّهُ فَاَتَیْتُهُ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَجُلٌ اَهْدٰی اِلَیَّ قَوْسًا مِّمَّنْ کُنْتُ اُعَلِّمُهُ الْکِتٰبَ وَالْقُرْاٰنَ وَلَیْسَتْ لِیْ بِمَالٍ وَّاَرْمِیْ عَلَیْهَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَقَالَ اِنْ کُنْتَ تُحِبُّ اَنْ تُطَوَّقَ طَوْقًا مِّنْ نَّارٍ فَاقْبَلْهَا اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ عبادہ بن صامت سے روایت ہے کہ مینے اہل صفہ مین سے بعض لوگون کو قرآن سکہایا تو ان مین سے ایک مرد نے مجکو کمان تحفہ بہیجا مینے کہا کہ میرے پاس مال نہین اور مین اس سے خدا کی راہ مین تیر مارونگا البتہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس جاؤن گا اور آپ سے پوچہون گا پہر مین حضرتؐ کے پاس آیا تو مین نے کہا یا حضرت مینے بعضے لوگون کو کتاب اور قرآن سکہایا تہا تو ان مین سے ایک نے مجکو کمان تحفہ بہیجا ہے اور میرے پاس مال نہین اور مین اس سے خدا کی راہ مین تیر مارونگا تو حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر تو چاہے کہ آگ کا حلقہ تیرے گلے مین ڈالا جاوے تو اسکو قبول کرلے۔ ابو داؤد اسکے راوی ہین۔

کِتَابُ الْهِبَةِ

کتاب ہے

ہبہ کے بیان مین

(۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا یَحِلُّ لِرَجُلٍ اَنْ یُّعْطِیَ عَطِیَّةً اَوْ یَهَبَ هِبَةً ثُمَّ یَرْجِعَ فِیْهَا اِلَّا الْوَالِدُ فِیْمَا یُعْطِیْ وَلَدَهٗ وَفِیْ رِوَایَةٍ الَّذِیْ یَرْجِعُ فِیْ عَطِیَّتِهٖ اَوْ هِبَتِهٖ کَالْکَلْبِ یَعُوْدُ فِیْ قَیْئِهٖ اَخْرَجَهُ اَصْحَابُ السُّنَنِ وَالْخَمْسَةُ عَنْهُ مَرْفُوْعًا لَیْسَ لَنَا مَثَلُ السَّوْءِ الَّذِیْ یَعُوْدُ فِیْ هِبَتِهٖ

فرمایا کہ نہیں بند ہوگی ہجرت جبتک کافرون سے جہاد ہوتا ہے گا۔ نسائی اسکے راوی ہین۔

(۴) وَعَنْ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ رض قَالَ جِئْتُ بِاَبِي اُمَيَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ بَايِعْ اَبِي عَلَى الْهِجْرَةِ فَقَالَ اُبَايِعُهُ عَلَى الْجِهَادِ وَقَدِ انْقَطَعَتِ الْهِجْرَةُ اَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ ترجمہ یعلے بن امیہ سے روایت ہے کہا کہ مین اپنے باپ امیہ کو فتح مکہ کے دن لایا سو مین نے کہا یا حضرت میرے باپ سے ہجرت کی بیعت لیجئے فرمایا مین اُس سے جہاد پر بیعت کرتا ہون اور ہجرت بند ہوچکی ہے نسائی اسکے راوی ہین۔

(۵) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رض قَالَ مَا عَدُّوْا مِنْ مَبْعَثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَلَا مِنْ وَفَاتِهٖ مَا عَدُّوْا اِلَّا مِنْ مَقْدَمِهِ الْمَدِيْنَةَ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ ترجمہ سہل بن سعد سے روایت ہی کہا کہ نہین گنا انہون نے حضرت کے پیغمبر ہونے سے اور نہ آپ کی وفات سے جو گنا انہون نے ہجرت کی نے حضرت کے سے طرف مدینے کی یعنے ہجرت کا ذکر بہت ہی۔ بخاری اسکے راوی ہین۔

كِتَابُ الْهَدِيَّةِ

کتاب ہے

تحفہ بھیجنے کے بیان مین

(۱) عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ تَهَادُوْا فَاِنَّ الْهَدِيَّةَ تُذْهِبُ وَحَرَ الصَّدْرِ وَلَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا وَلَوْ شِقَّ فِرْسِنِ شَاةٍ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَحَرُ الصَّدْرِ غِشُّهٗ وَوَسَاوِسُهٗ وَفِرْسِنُ الشَّاةِ ظِلْفُهَا ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایک دوسرے کو تحفہ بھیجا کرو اسواسطے کہ تحفہ دور کرتا ہے دل کے کینے کو اور نہ حقیر جانے کوئی ہمسایہ اپنے ہمسائے کو اگرچہ بکری کے کہر کا ٹکڑا ہو ترمذی اسکے راوی ہین وحرالصدر دل کی میل اور وسوسون کو کہتی ہین اور فرسن کہر کو کہتے ہین۔

(۲) وَعَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبَلُ الْهَدِيَّةَ وَيُثِيْبُ عَلَيْهَا اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ عائشہؓ سے روایت ہی کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دستور تہا کہ ہدیہ قبول کرتے تہے اور اسکا بدلہ دیتے تہے بخاری وابوداؤد وترمذی اسکے راوی ہین۔

(۳) وَعَنْ اَنَسٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ لَوْ اُهْدِيَ اِلَيَّ كُرَاعٌ لَقَبِلْتُ وَلَوْ دُعِيْتُ اِلَيْهِ لَاَجَبْتُ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ انسؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر بکری کا کہر میری طرف بہیجا جائے تو مین قبول کرون اور اگر مین اُسکی طرف بلایا جاؤن تو کہا ماؤن۔ ترمذی اسکے راوی ہے۔

(۴) وَعَنْ عَلِيٍّ رض قَالَ اَهْدٰى كِسْرٰى اِلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ هَدِيَّةً فَقَبِلَ مِنْهُ وَاِنَّ الْمُلُوْكَ اَهْدَوْا اِلَيْهِ فَقَبِلَ مِنْهُمْ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ علیؓ سے روایت ہے کہا کہ ایران کے بادشاہ نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تحفہ بہیجا تو حضرت نے قبول کیا اور بادشاہون نے آپکی طرف تحفے بہیجے تو حضرت نے انکے تحفے قبول کیے۔ ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۵) وَعَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ رض قَالَ اَهْدَيْتُ لِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ هَدِيَّةً فَقَالَ اَسْلَمْتَ فَقُلْتُ لَا قَالَ فَاِنِّيْ نُهِيْتُ عَنْ زَبْدِ الْمُشْرِكِيْنَ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ اَلزَّبْدُ بِسُكُوْنِ الْبَاءِ الْمُوَحَّدَةِ الرِّفْدُ وَالْعَطَاءُ

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں لائق ہے مسلمان مرد کو جسکے پاس کوئی چیز وصیت کرنے کی ہو یہ کہ دو راتین کاٹے مگر کہ اسکا وصیت نامہ اسکے پاس لکھا ہو۔ چھیون اسکے راوی ہین۔

(۲) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض فِي قَوْلِهِ تَعَالَى اِنْ تَرَكَ خَيْرًا اِنِ الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَكَانَتِ الْوَصِيَّةُ كَذٰلِكَ حَتّٰى نَسَخَتْهَا اٰيَةُ الْمِيْرَاثِ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے اس آیت کی تفسیر مین کہ اگر چھوڑے مال تو وصیت کرنا ہے واسطے مان باپ کے اور قرابتیون کے موافق دستور کے اور اسیطرح وصیت جاری رہی یہانتک کہ میراث کی آیت نے اُسکو منسوخ کیا ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

وَقْتُهَا
وصیت کے وقت کا بیان

(۱) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ قِيْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَيُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ قَالَ اَنْ تَصَدَّقَ وَاَنْتَ صَحِيْحٌ شَحِيْحٌ تَاْمُلُ الْغِنٰى وَتَخْشَى الْفَقْرَ وَلَا تُمْهِلْ حَتّٰى اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ قُلْتَ لِفُلَانٍ كَذَا وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا التِّرْمِذِيَّ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ کسی نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ کون سی خیرات افضل ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ افضل صدقہ یہ ہے کہ تو خیرات کرے جس حالت مین کہ تندرست اور حریص ہو مالداری کی امید رکھتا ہو اور محتاجی سے ڈرتا ہو اور خیرات کرنے مین دیر مت کر یہانتک کہ جب تو مرنے لگے اور روح حلق مین پہنچے تو اسوقت تو یون کہے کہ فلانے کو اتنا دینا اور فلانے کو اتنا اور وہ تو فلانے وارث کا ہو چکا پانچون اسکے راوی ہین **ف** یعنے خیرات کرنا صحت کی حالت مین افضل ہے کہ مال دینے کو جی نہ چاہے زندگی کی امید ہو اور یہ نہین کہ جب جان نکلنے لگی تو وصیت شروع کرے کہ فلانے کو اتنا مال دینا اور فلانے کو اتنا اسوقت اگر کسی کو نہ دیگا تو بھی اُسکے ہاتھ سے گیا اور غیرون کو ملا یعنے وارثون کو۔

مِقْدَارُهَا
وصیت کی مقدار کا بیان۔

(۱) عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ رض قَالَ جَاءَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَعُوْدُنِيْ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ مِنْ وَجَعٍ اشْتَدَّ بِيْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بَلَغَ بِيْ مِنَ الْوَجَعِ مَا تَرٰى وَاَنَا ذُوْ مَالٍ وَلَا يَرِثُنِيْ اِلَّا ابْنَةٌ لِيْ اَفَاَتَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ مَالِيْ قَالَ لَا قُلْتُ فَالشَّطْرُ قَالَ لَا فَالثُّلُثُ قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ اِنَّكَ اِنْ تَذَرْ وَرَثَتَكَ اَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ اَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُوْنَ النَّاسَ وَاِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِيْ بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ تَعَالٰى عَزَّ وَجَلَّ اِلَّا اُجِرْتَ بِهَا حَتّٰى مَا تَجْعَلُ فِيْ فِيْ امْرَاَتِكَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُخَلَّفُ بَعْدَ اَصْحَابِيْ قَالَ اِنَّكَ لَنْ تُخَلَّفَ فَتَعْمَلَ عَمَلًا تَبْتَغِيْ بِهٖ وَجْهَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اِلَّا ازْدَدْتَ بِهٖ دَرَجَةً وَرِفْعَةً وَلَعَلَّكَ اَنْ تُخَلَّفَ حَتّٰى يَنْفَعَ اللّٰهُ بِكَ اَقْوَامًا وَيُضَرَّ بِكَ اٰخَرُوْنَ اَللّٰهُمَّ اَمْضِ لِاَصْحَابِيْ هِجْرَتَهُمْ وَلَا تَرُدَّهُمْ عَلٰى اَعْقَابِهِمْ لٰكِنَّ الْبَائِسَ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ يَرْثِيْ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنْ مَاتَ بِمَكَّةَ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ قَوْلُهٗ يَرْثِيْ لَهٗ اِلٰى اٰخِرِهٖ مُدْرَجٌ فِي الْحَدِيْثِ ترجمہ سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ مین حجۃ الوداع مین سخت بیمار ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری خبر کو آئے تو مینے کہا یارسول اللہ میری بیماری حد کو پہنچی جو آپ دیکھتے ہین مینے اب زندگی کی امید نہین اور مین مالدار ہون اور میری صرف ایک بیٹی ہے اسکے سوائے کوئی میراوارث نہین حکم ہو تو ایک حصہ بیٹی کو دون اور دو حصے خیرات کردون حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہین پھر مینے کہا آدھا مال خیرات کردون فرمایا کہ نہین پھر مینے کہا کہ تہائی مال خیرات کردون فرمایا تہائی خیرات کر اور تہائی بھی خیرات کے واسطے بہت ہے سو اگر تو اپنے وارثون کو مالدار چھوڑے تو بہتر ہے اس سے کہ انکو محتاج چھوڑے کہ مانگین لوگون سے ہاتھ پھیلا کر اور جو کچھ تو خرچ کرے گا خدا کی رضامندی کے واسطے اُسکا ثواب پاویگا یہانتک کہ جو تو بھی

كَالْكَلْبِ يَقِيْئُ ثُمَّ يَرْجِعُ فِيْ قَيْئِهٖ ترجمہ ابن عباسؓ اور ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کسی مرد کے واسطے حلال نہین کہ کوئی چیز عطا کرے یا بخشے پھر اس مین رجوع کرے یعنی پھیر لے لیکن اگر باپ اپنی اولاد کو کچھ دیکر پھیر لے تو جائز ہے ایک روایت یہ ہے کہ جو اپنی عطا کی یا ہبہ کی چیز کو پھیر لے تو وہ مثل کتے کی ہے کہ اپنی قے کی چیز کو پھر کھا وے اصحاب سنن اسکے راوی ہین۔ اور پانچون کے واسطے ابن عباسؓ کی روایت ہے کہ ہمارے واسطے بری کہاوت نہین کہ جو اپنی ہبہ کی چیز کو پھیر لے وہ کتے کی مانند ہے کہ اپنی قے کی چیز کو پھر کھا لیوے۔

(۲) وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ اَنَّ اَبَاهُ اَتٰى بِهٖ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ نَحَلْتُ ابْنِيْ هٰذَا غُلَامًا فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَكُلَّ وَلَدِكَ نَحَلْتَهٗ مِثْلَ هٰذَا قَالَ لَا قَالَ فَارْجِعْهُ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ اَلنَّحْلَةُ الْعَطِيَّةُ وَالْهِبَةُ ترجمہ نعمان بن بشیر سے روایت ہے کہ اسکا باپ اسکو حضرتؐ کے پاس لایا اور کہا یا رسول اللہ مینے اپنے اس لڑکے کو غلام بخشا ہے تو حضرتؐ نے فرمایا کیا تو نے اپنی سب اولاد کو اسکی مثل عطا کیا ہے اس نے کہا کہ نہین فرمایا پس اسکو پھیر لے چھیون اسکے راوی ہین۔ نحلہ عطا اور ہبہ کو کہتے ہین۔

(۳) وَعَنِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا فَتَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَكَّةَ قَامَ خَطِيْبًا فَقَالَ اَلَا لَا يَجُوْزُ لِامْرَاَةٍ عَطِيَّةٌ اِلَّا بِاِذْنِ زَوْجِهَا وَفِيْ رِوَايَةٍ لَا يَجُوْزُ لِامْرَاَةٍ اَمْرٌ فِيْ مَالِهَا اِذَا مَلَكَ زَوْجُهَا عِصْمَتَهَا اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِيُّ ترجمہ ابن عمرو سے روایت ہے کہا کہ جب حضرتؐ نے مکہ کو فتح کیا تو خطبہ پڑھنے کو کھڑے ہوئے سو فرمایا کہ خبردار ہو کہ کسی عورت کے واسطے ہبہ کرنا جائز نہین بدون اذن اپنے خاوند کے یعنی بدون اسکے اذن کے کسی کو کچھ نہ دے اور ایک روایت مین ہے کہ کسی عورت کو اپنے مال مین اختیار نہین جبکہ اسکا خاوند اسکے پردے کا مالک ہو۔ ابوداؤد و نسائی اسکے راوی ہین۔

حَرْفُ الْوَاوِ وَفِيْهِ اَرْبَعَةُ كُتُبٍ

حرف واو کا بیان اور اس مین چار کتابین ہین

اَلْوَقْفُ	اَلْوَكَالَةُ	اَلْوَعْدُ	اَلْوَصِيَّةُ
وقف کرنا	وکیل ہونا	وعدہ کرنا	وصیت کرنا

كِتَابُ الْوَصِيَّةِ وَالْحَثِّ عَلَيْهَا

کتاب ہے وصیت اور اسکی ترغیب کے بیان مین

(۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَهٗ شَيْءٌ يُوْصِيْ فِيْهِ اَنْ يَبِيْتَ لَيْلَتَيْنِ اِلَّا وَوَصِيَّتُهٗ مَكْتُوْبَةٌ عِنْدَهٗ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ ترجمہ ابن عمرؓ سے روایت ہے

کہ فوت ہو گئے سو کس وقت وصیت کی آپنے علی کو شیخین و نسائی اسکے راوی ہین ماتخنات کے معنے ہین او لٹنا اور ٹوٹ جانا مراد یہ ہے کہ حضرت ڈھیلے ہوئے تو آپکے جوڑ چھوٹ گئے ۔

(۴) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ الْعَاصَ بْنَ وَائِلٍ السَّهْمِيَّ أَوْصَى أَنْ يُعْتَقَ عَنْهُ مِائَةُ رَقَبَةٍ فَأَعْتَقَ عَنْهُ ابْنُهُ هِشَامٌ خَمْسِينَ وَأَرَادَ ابْنُهُ عَمْرٌو أَنْ يُعْتِقَ عَنْهُ الْخَمْسِينَ الْبَاقِيَةَ فَقَالَ حَتَّى أَسْأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَأَتَاهُ فَسَأَلَهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبِي أَوْصَى أَنْ يُعْتَقَ عَنْهُ مِائَةُ رَقَبَةٍ وَإِنَّ هِشَامًا أَعْتَقَ عَنْهُ خَمْسِينَ وَبَقِيَتْ عَلَيْهِ خَمْسُونَ أَفَأُعْتِقُ فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ لَوْ كَانَ مُسْلِمًا فَأَعْتَقْتُمْ عَنْهُ أَوْ تَصَدَّقْتُمْ عَنْهُ أَوْ حَجَجْتُمْ عَنْهُ بَلَغَهُ ذَلِكَ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ ترجمہ عمرو بن شعیب سے روایت ہے اُس نے اپنے باپ دسنے اپنے داد اسے روایت کی کہ عاص بن وائل نے وصیت کی کہ اسکی طرف سے سو غلام آزاد کیے جاوین تو اُس کے بیٹے ہشام نے اُسکی طرف سے پچاس غلام آزاد کیے اور اُس کے بیٹے عمرو نے ارادہ کیا کہ اُسکی طرف سے باقی پچاس کو ادا کرے سو اُس نے کہا مین حضرت سے پوچھ لون اُس نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا تو کہا یا رسول اللہ میرے باپ نے وصیت کی تھی کہ اُس کی طرف سے سو غلام آزاد کیے جاوین اور مقرر ہشام نے اُس کی طرف سے پچاس غلام آزاد کر دیے ہین اور مجھپر پچاس باقی ہین تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر وہ مسلمان ہوتا اور تم اُس کی طرف سے غلام آزاد کرتے یا خیرات کرتے یا حج کرتے تو اُسکو اُسکا ثواب پہونچتا یعنے وہ کافر مرا ہے اور کافر کو خیرات کا ثواب نہین پہونچتا ابو داؤد اُس کے راوی ہین ۔

اَلْوَصِيُّ فِي الْيَتِيمِ

یتیم کے وصی کا بیان

(۱) عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا ذَرٍّ إِنِّي أَرَاكَ ضَعِيفًا وَإِنِّي أُحِبُّ لَكَ مَا أُحِبُّ لِنَفْسِي لَا تَأَمَّرَنَّ عَلَى اثْنَيْنِ وَلَا تَوَلَّيَنَّ مَالَ يَتِيمٍ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ ترجمہ ابوذر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابوذر مین تجھکو کمزور دیکھتا ہون اور مین تیرے واسطے چاہتا ہون جو اپنے جان کے لیے چاہتا ہون سو تو دو آدمیون پر سردار نہ بنیو اور یتیم کے مال کا متولی نہ بنیو ابو داؤد اور نسائی اسکے راوی ہین ۔

(۲) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ أَتَى رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي فَقِيرٌ وَلَيْسَ لِي شَيْءٌ وَلِي يَتِيمٌ فَقَالَ كُلْ مِنْ مَالِ يَتِيمِكَ غَيْرَ مُسْرِفٍ وَلَا مُبَادِرٍ وَلَا مُتَأَثِّلٍ مَالًا أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ الْمُبَادِرُ الْمُسَارِعُ ترجمہ عمرو بن شعیب سے روایت ہے اُسنے اپنے باپ سے اُس نے اپنے داد اسے روایت کی کہ ایک مرد حضرت کے پاس آیا سو اُس نے کہا کہ مین محتاج ہون اور میرے پاس کچھہ نہین ہے اور مین ایک یتیم کا والی ہون فرمایا کہ اپنے یتیم کے مال سے کہا بدون اسراف اور جلدی اور جمع کرنے کے ابو داؤد و نسائی اسکے راوی ہین ۔

(۳) وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ حَفِظْتُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اثْنَتَيْنِ لَا يُتْمَ بَعْدَ احْتِلَامٍ وَلَا صُمَاتَ يَوْمٍ إِلَى اللَّيْلِ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ ترجمہ علی مرتضی سے روایت ہے کہا کہ مینے دو چیزین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یاد رکھی ہین کہ نہین ہے یتیمی بعد بالغ ہونیکے اور نہین ہے چپ رہنا ایک دن کا رات تک ابو داؤد اسکے راوی ہین یعنے تمام دن سکوت کا روزہ رکھنا جائز نہین ۔

كِتَابُ الْوَعْدِ

کتاب ہے وعدہ کرنے کے بیان مین

بیوی کے مُنہ مین ڈالیگا یعنے اُسکا بہی ثواب پاویگا پہر مینے کہا یا رسُول اللہ کیا مین چہوڑ دیا جاؤن گا بعد اپنے ساتہیون کے چلے جانے کے حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا اگر تو بیماری کے سبب سے مکے مین چہوڑا جائیگا اور کوئی خدا کی رضامندی کا کام کرتا رہے گا تو بیشک تیرا درجہ بلند اور اونچا ہوگا۔ اور شاید کہ تو پیچہے چہوڑا جائے گا یعنے تیری زندگی بہت ہوگی یہانتک کہ نفع پاوینگے تجہسے بہت گروہ اور ضرر پاوینگے تجہسے اور لوگ یعنے تیرے جہاد سے مسلمانون کو قوت ہوگی اور کافرون کو ضرر لے اللہ قائم رکھ میری اصحاب کی ہجرت کو اور نہ پہیر انکو ایڑیون پر لیکن نہایت محتاج سعد بن خولہ ہے حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اسکے واسطے مرثیہ کہتے تہے کہ باوجود ہجرت کے مکے مین آکر مرا۔ چہیون اسکے راوی ہین قول اُسکا برئی سے اخیر تک مدرج ہے حدیث مین۔

وَصِيَّةُ الْوَارِثِ

وارث کی وصیت کا بیان۔

(۱) عَنْ عَمْرِو بْنِ خَارِجَةَ رض قَالَ خَطَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى نَاقَتِهِ وَاَنَا تَحْتَ جِرَانِهَا وَهِيَ تَقْصَعُ بِجِرَّتِهَا وَاِنَّ لُعَابَهَا لَيَسِيلُ بَيْنَ كَتِفَيَّ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى اَعْطَى كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ وَلَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ اَخْرَجَهُ اَصْحَابُ السُّنَنِ لٰكِنْ رِوَايَةُ اَبِي دَاوُدَ عَنْ اَبِي اُمَامَةَ اَلْجِرَانُ بَاطِنُ الْعُنُقِ مِمَّا يَلِي الْاَرْضَ اَلْقَصْعُ شِدَّةُ الْمَضْغِ وَالْجِرَّةُ مَا يُخْرِجُهُ الْبَعِيرُ مِنْ بَطْنِهِ لِيَجْتَرَّهُ وَاِنَّمَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ الْبَعِيرُ اِذَا كَانَ مُطْمَئِنًّا فَاِذَا خَافَ شَيْئًا قَطَعَ الْجِرَّةَ ترجمہ عمرو بن خارجہ سے روایت ہی کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اپنی اونٹنی پر خطبہ پڑہا اور حالانکہ مین اونٹنی کی گردن کے نیچے تہا اور وہ جگالی کرتی تہی اپنے پیٹ کی نکالی چیز سے اور اسکا لعاب میرے دونو مونڈہون کے درمیان بہتا تہا سو مینے حضرت سے سُنا فرماتے تہے کہ مقرر خدا نے ہر حقدار کو اپنا حق دیدیا ہے سو نہین صحیح ہے وصیت واسطے وارث کے اصحاب سُنن اُسکے راوی ہین لیکن روایت ابوداؤد ابوامامہ سے ہے۔ جران گردن کے نیچے کی طرف کو کہتے ہین جو زمین سے ملی ہوتی ہے اور قصع سخت چبانے کو کہتے ہین اور جرہ وہ چیز ہے جو اونٹ اپنے پیٹ سے نکالتا ہے جگالی کرنے کو اور اونٹ جگالی اُسوقت کرتا ہے جبکہ اُسکو اطمینان ہو اور جب ڈرے تو جگالی چہوڑ دیتا ہے۔

(۲) وَعَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ اَبِي اَوْفَى رض هَلْ اَوْصَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا قُلْتُ فَكَيْفَ كُتِبَ عَلَى النَّاسِ الْوَصِيَّةُ اَوْ اُمِرَ بِهَا وَلَمْ يُوصِ قَالَ اَوْصَى بِكِتَابِ اللّٰهِ تَعَالَى اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا اَبَا دَاوُدَ ترجمہ طلحہ بن مصرف سے روایت ہے کہ مین نے ابن ابی اوفی سے پوچہا کہ کیا حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے وصیت کی ہے اُس نے کہا کہ نہین مینے کہا پہر لوگون پر کسطرح وصیت لکہی گئی یا کسطرح اُسکا حکم ہوا حالانکہ وصیت نہین کی کہا کہ وصیت کی ساتہہ عمل کرنے کے خدا کی کتاب پر ابوداؤد کے سوائے پانچون اس کے راوی ہین

(۳) وَعَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ ذَكَرُوا عِنْدَ عَائِشَةَ رض اَنَّ عَلِيًّا رض كَانَ وَصِيًّا لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ مَتَى اَوْصَى اِلَيْهِ وَقَدْ كُنْتُ مُسْنِدَتَهُ اِلَى صَدْرِي فَدَعَا بِالطَّسْتِ فَلَقَدِ انْخَنَثَ فِي حِجْرِي وَمَا شَعَرْتُ اَنَّهُ مَاتَ فَمَتَى اَوْصَى اِلَيْهِ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالنَّسَائِيُّ اَلْاِنْخِنَاثُ الْاِنْثِنَاءُ وَالْاِنْكِسَارُ اَرَادَتْ اَنَّهُ اسْتَرْخَى فَانْثَنَتْ اَعْضَاؤُهُ ترجمہ اسود بن یزید سے روایت ہی کہ لوگون نے عائشہ رض کے پاس ذکر کیا کہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے علی رض کے حق مین وصیّت کی ہے عائشہ رض نے کہا کسوقت علی رض کو وصیت کی اور حالانکہ آپ میرے سینے سے تکیہ کیے تہی پہر آپ نے طشت منگایا سو البتہ ڈہیلے ہوئے اور جہک گئے میری گود مین اور مینے معلوم نہ کیا کہ

دیکر بھیجا تاکہ میں آپکے واسطے اُس سے قربانی خرید دوں سو مینے اشرفی سے دنبہ خریدا پھر مینے اُسکو دو اشرفیوں سے بیچ ڈالا پھر مین پھرا اور مینے ایک اشرفی سے ایک دنبہ خریدا تو مین حضرت کے پاس قربانی اور اشرفی لایا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اشرفی خیرات کردی اور میرے واسطے میری تجارت مین برکت کی دعا کی ابو داؤد و ترمذی اُسکے راوی ہین ۔ ف معلوم ہوا کہ وکیل کرنا اپنے کاروبار مین درست ہے۔

كِتَابُ الْوَقْفِ

کتاب ہے

وقف کرنیکے بیان مین

(۱) عَنْ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ اَصَابَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَرْضًا بِخَيْبَرَ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ اَصَبْتُ اَرْضًا بِخَيْبَرَ لَمْ اُصِبْ مَالًا قَطُّ اَنْفَسَ عِنْدِيْ مِنْهُ فَكَيْفَ تَأْمُرُنِيْ بِهٖ فَقَالَ اِنْ شِئْتَ حَبَسْتَ اَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتَ بِهَا فَتَصَدَّقَ بِهَا عُمَرُ رض اَنَّهَا لَا يُبَاعُ اَصْلُهَا وَلَا يُوْهَبُ وَلَا يُوْرَثُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْقُرْبٰى وَالرِّقَابِ وَفِيْ سَبِيْلِ اللهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ زَادَ فِيْ رِوَايَةٍ وَالضَّيْفِ ثُمَّ اتَّفَقُوْا لَا جُنَاحَ عَلٰى مَنْ وَلِيَهَا اَنْ يَّاْكُلَ مِنْهَا بِالْمَعْرُوْفِ وَيُطْعِمَ صَدِيْقًا غَيْرَ مُتَاَثِّلٍ مَالًا اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اَلْمُتَاَثِّلُ الَّذِيْ يَدَّخِرُ الْمَالَ وَيَقْتَنِيْهِ ترجمہ ابن عمر رض سے روایت ہے کہ کہا عمر فاروق نے خیبر مین زمین پائی تو وہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے اور کہا یا رسول اللہ مینے خیبر مین زمین پائی ہے کہ مینے اپنے نزدیک اُس سے زیادہ تر عمدہ مال کبھی نہین پایا سو آپ مجھ کو اسکا کسطرح حکم کرتے ہین یعنے کس طرح اور کہان خیرات کرون فرمایا اگر تو چاہے تو اسکے اصل کو روک رکھ اور اسکی پیداوار کو خیرات کر یعنے اسکو وقف کردے کہ اصل زمین قائم رہے اور اسکا حاصل خدا کی راہ مین خیرات ہوا کرے تو عمر فاروق نے اسکو وقف کیا اسطور پر کہ اصل زمین نہ بیچی جاوے نہ ہبہ کیجاوے نہ اسکا کوئی وارث بنے خیرات کیا اسکو واسطے محتاجون کے اور قرابت والون کے اور غلام آزاد کرنے کے اور خدا کی راہ مین اور واسطے مسافرون کے اور ایک روایت مین زیادہ ہے اور مہمانون کے پھر اتفاق کیا راویون نے کہ نہین گناہ اس کے مہتمم پر یہ کہ کہاوے اُس سے موافق دستور کے اور کہلاوے دوست کو اس حال مین کہ نہ جمع کرنیوالا ہو مال کو۔ پانچون اسکے راوی ہین۔ متاثل وہ ہے جو مال کو جمع کرے۔

(۲) وَعَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ نَسَخَ لِيْ عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ صَدَقَةَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ هٰذَا مَا كَتَبَ عَبْدُ اللهِ عُمَرُ فِيْ ثَمْغٍ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ وَفِيْهَا فَمَا عَفَا عَنْهُ مِنْ ثَمَرِهٖ فَهُوَ لِلسَّائِلِ وَالْمَحْرُوْمِ وَاِنْ شَاءَ وَلِيُّ ثَمْغٍ اشْتَرٰى مِنْ ثَمَرِهٖ رَقِيْقًا لِعَمَلِهٖ وَكَتَبَ مُعَيْقِيْبُ وَشَهِدَ عَبْدُ اللهِ ابْنُ الْاَرْقَمِ هٰذَا مَا اَوْصٰى بِهٖ عَبْدُ اللهِ عُمَرُ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنَّهٗ اِنْ حَدَثَ بِهٖ حَدَثٌ اَنَّ ثَمْغًا وَصِرْمَةَ ابْنِ الْاَكْوَعِ وَالْعَبْدَ الَّذِيْ فِيْهِ وَالْمِائَةَ السَّهْمَ الَّذِيْ بِخَيْبَرَ وَرَقِيْقَهُ الَّذِيْ فِيْهِ وَالْمِائَةَ الَّتِيْ اَطْعَمَهٗ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِالْوَادِيْ تَلِيْهِ حَفْصَةُ مَا عَاشَتْ ثُمَّ يَلِيْهِ ذُو الرَّاْيِ مِنْ اَهْلِهَا اَنْ لَا يُبَاعَ وَلَا يُشْتَرٰى يُنْفِقُهٗ حَيْثُ شَاءَ مِنَ السَّائِلِ وَالْمَحْرُوْمِ وَذَوِي الْقُرْبٰى وَلَا حَرَجَ عَلٰى مَنْ وَلِيَهٗ اِذَا اَكَلَ اَوْ اٰكَلَ اَوِ اشْتَرٰى رَقِيْقًا مِنْهُ اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاوٗدَ عَفَا اَيْ زَادَ وَفَضَلَ وَالْمَحْرُوْمُ الْمَمْنُوْعُ الَّذِيْ صُرِفَ

(۱) عَنْ عبدِاللہِ بنِ اَبی الحمساءِ رض قال بایعتُ رسولَ اللہِ صلّی اللہُ علیہِ وَاٰلہٖ وسلّم ببیعٍ قبل اَنْ یُبعثَ فبقیت لہٗ بقیّۃٌ فوعدتُہٗ اَنْ اٰتیہٖ بھا فی مکانہٖ فنسیتُ ثُمَّ ذکرتُ بعدَ ثلٰثٍ فجئتُ فاِذا ھو فی مکانہٖ فقال یا فتیٰ لقد شققتَ علیَّ اَنا ھٰھنا منذ ثلٰثٍ انتظرُکَ اخرجہُ ابوداؤد ترجمہ عبداللہ بن ابی حماء سے روایت ہے کہا کہ مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کچھ چیز خریدی پیغمبر ہونے سے پہلے سو آپکا میری طرف کچھ مول باقی رہا سو مینے آپ سے وعدہ کیا کہ اسکو آپکے پاس فلانی جگہہ لاؤنگا سو مین بہول گیا پہر تین دن کے بعد مجھکو یاد آیا پہر مین آپکے پاس گیا سو کیا دیکہتا ہون کہ حضرت اس جگہہ مین بیٹھے ہین تو فرمایا اے جوان البتہ تو نے مجہ پر مشقت ڈالی۔ مین تین دن سے یہان تیری انتظار کر رہا ہون ابوداؤد اس کے راوی ہین۔

(۲) وَعَنْ جابرٍ رض قال قال لی رسولُ اللہِ صلّی اللہُ علیہِ وَاٰلہٖ وسلّم لو قد جاء مالُ البحرینِ اعطیتُک ھٰکذا وھٰکذا فلم یجئْ مالُ البحرینِ حتّٰی قُبِضَ صلّی اللہُ علیہِ وَاٰلہٖ وسلّم فجاءَ مالُ البحرینِ اَبا بکرٍ فنادیٰ منادی اَبی بکرٍ الا من کان لہٗ علیٰ رسولِ اللہِ صلّی اللہُ علیہِ وَاٰلہٖ وسلّم عِدۃٌ اَو دَینٌ فلیأتنا فاتیتہٗ فاخبرتُہٗ فقال حقٌّ ولم یعطنی ثُمَّ اتیتُہٗ فقال مثلہٗ ثُمَّ اتیتُہٗ الثالثۃَ فقلتُ سألتُک فلم تعطنی ثُمَّ سألتُک فلم تعطنی فاِمّا اَنْ تعطینی واِمّا اَنْ تبخلَ عنّی فقال اَقلتَ تبخلُ عنّی واَیُّ داءٍ اَدوأُ من البخلِ ما رددتُک من مرّۃٍ الّا واَنا اُریدُ اَنْ اُعطیک فحثیٰ لی حثیۃً بکفّیہِ جمیعًا وقال عُدَّھا فوجدتُّھا خمسمائۃٍ قال فخذ مثلَھا مرّتینِ اخرجہ الشیخانِ ترجمہ جابر رض سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر بحرین سے مال آوے گا تو مین تجھکو دونگا اسطرح اور اسطرح یعنے دونو ہاتھ بہر بہر کر تین بار تجھکو دونگا سو حضرت کی زندگی مین بحرین کے ملک سے مال نہ آیا یہانتک کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فوت ہوئے پہر بحرین کا مال ابوبکر کے پاس آیا تو ابوبکر کے پکارنے والے نے پکارا کہ خبردار ہو کہ جس سے حضرت نے کچہ دینے کا وعدہ کیا ہو یا جسکا حضرت پر قرض ہو وہ ہمارے پاس آوے تو مین ابوبکر صدیق کے پاس گیا اور مین نے انکو خبر دی۔ سو ابوبکر نے کہا یہانتک درست ہے مجھکو کچہ نہ دیا پہر مین انکے پاس آیا تو انہون نے اسیطرح کہا پہر مین تیسری بار انکے پاس آیا تو مینے کہا کہ مینے تمسے مال مانگا تہا تمنے مجھکو نہین دیا سو یا تو تم مجھکو دیدو اور یا تم مجہ سے بخل کرتے ہو تو انہون نے کہا کہ بخل سے زیادہ تر کون بیماری ہے مینے تجھکو کسی بار نہین پہیرا مگر کہ میرا ارادہ تجھکو دینے کا تہا تو انہون نے میرے واسطے اکٹہے دونون ہاتہہ سے انجل بہرا اور کہا کہ گن اور مینے انکو پانچسو درہم پایا پہر فرمایا کہ دو بار اتنا اور لے لے یعنے ہزار درہم لے شیخین اسکے راوی ہین۔

کِتَابُ الْوَکَالَۃِ

کتاب ہے وکیل ہونیکے بیان مین

(۱) عَنْ حکیمِ بنِ حزامٍ رض اَنَّ رسولَ اللہِ صلّی اللہُ تعالیٰ علیہِ وَاٰلہٖ وسلّم بعث معہٗ بدینارٍ یشتری لہٗ بہٖ اُضحیۃً فاشتریٰ کبشًا بدینارٍ وباعہٗ بدینارینِ فرجع واشتریٰ اُضحیۃً بدینارٍ فجاءہٗ بالاُضحیۃِ والدینارِ فتصدّق رسولُ اللہِ صلّی اللہُ علیہِ وَاٰلہٖ وسلّم بالدینارِ ودعا لہٗ اَنْ یُبارَکَ لہٗ فی تجارتہٖ اخرجہ ابوداؤد والترمذیُّ ترجمہ حکیم بن حزام سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھکو ایک اشرفی

(۲) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ اَكْثَرُ مَا كَانَ يَحْلِفُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا وَمُقَلِّبِ الْقُلُوْبِ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ اِلَّا مُسْلِمًا ترجمہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ اکثر اوقات حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یون قسم کہایا کرتے تھے یون نہین قسم ہے دلون کے پہیرنیوالے کی مسلم کے سواے چہون اسکے راوی ہین۔

(۳) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رض قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا اجْتَهَدَ فِي الْيَمِيْنِ قَالَ لَا وَالَّذِيْ نَفْسُ اَبِي الْقَاسِمِ بِيَدِهٖ اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاوٗدَ ترجمہ ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دستور تہا کہ جب قسم مین نہایت کوشش کرتے یعنے نہایت اہتمام منظور ہوتا تو یون فرماتے یون نہین قسم ہے اسکی جسکے قابو مین محمد کی جان ہے۔ ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

(۴) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ كَانَتْ يَمِيْنُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا حَلَفَ لَا وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ تَعَالٰى اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاوٗدَ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ تہی قسم حضرت کی بیکہ قسم کہانا چاہتے یون نہین اور مین خدا سے بخشش چاہتا ہون ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

(۵) وَعَنْ قُتَيْلَةَ امْرَاَةٍ مِّنْ جُهَيْنَةَ رض قَالَتْ اَنَّ يَهُوْدِيًّا اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّكُمْ تُنَدِّدُوْنَ وَتُشْرِكُوْنَ تَقُوْلُوْنَ مَا شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَشِئْتَ وَتَقُوْلُوْنَ وَالْكَعْبَةِ فَاَمَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادُوْا اَنْ يَحْلِفُوْا اَنْ يَقُوْلُوْا وَرَبِّ الْكَعْبَةِ وَيَقُوْلُ اَحَدُهُمْ مَا شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى ثُمَّ شِئْتَ اَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ ترجمہ قتیلہ قوم جہینہ کی ایک عورت سے روایت ہے کہ ایک یہودی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا تو اسنے کہا کہ تم نذر مانتے ہو اور شرک کرتے ہو تم کہتے ہو کہ جو اللہ چاہے اور تو چاہے اور تم کہتے ہو کہ قسم ہے کعبہ کی تو حضرت نے اصحاب کو حکم کیا کہ جب قسم کہایا چاہین تو یون کہا کرین اور قسم ہے رب کعبے کی اور کہے ان مین سے کوئی کہ جو اللہ نے چاہا پہر تو نے چاہا نسائی اسکے راوی ہین۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فِيْمَا نُهِيَ عَنِ الْحَلْفِ بِهٖ

دوسری فصل منع قسم کے بیان مین

(۱) عَنْ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ سَمِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عُمَرَ يَحْلِفُ بِاَبِيْهِ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَنْهَاكُمْ اَنْ تَحْلِفُوْا بِاٰبَائِكُمْ فَمَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللّٰهِ تَعَالٰى اَوْ لِيَصْمُتْ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ ترجمہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عمر کو سنا قسم کہاتے ہوئے اپنے باپ کی تو فرمایا کہ بیشک خدا تمکو منع کرتا ہے اپنے باپ دادون کی قسم کہانے سے سو جو قسم کہایا چاہے تو اللہ کی قسم کہاوے یا چپ رہے چہون اسکے راوی ہین

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سواے خدا کے کسی کی قسم درست نہین نہ قرآن کی نہ باپ دادون کی چنانچہ اور حدیث مین صاف منع کیا ہے۔

(۲) وَعَنْ بُرَيْدَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ بِالْاَمَانَةِ فَلَيْسَ مِنَّا اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاوٗدَ ترجمہ بریدہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو امانت کی قسم کہاوے وہ ہم مین سے نہین ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

(۳) وَعَنْ اِبْرَاهِيْمَ يَعْنِي النَّخَعِيَّ قَالَ كَانُوْا يَنْهَوْنَنَا وَنَحْنُ غِلْمَانٌ اَنْ نَحْلِفَ بِالشَّهَادَةِ وَالْعَهْدِ اَخْرَجَهُ

عَنْهُ الیَتَرِقَ وَنَمْغُ وَصِرْمَةُ اِبْنِ الْاَکْوَعِ مَالَانِ بِالْمَدِیْنَةِ مَعْرُوْفَانِ کَانَا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَوَقَفَهُمَا ترجمہ یحیی بن سعید سے روایت ہے کہا کہ نقل کیا مجھسے واسطے عبد الحمید بن عبد اللہ نے وقف نامہ عمر کا شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے یہ وہ چیز ہے جو لکھی اللہ کے بندے عمر نے ثمغ کے باب مین پہر ذکر کی شل حدیث ابن عمر کی اور اُس مین یہہ ہی کہ جو زیادہ ہو میوہ اُسکا تو وہ واسطے سائل و محتاج کے ہی اور اگر ثمغ کا والی چاہے تو اُس کے پہل سے اُس کے کام کے واسطے غلام خریدے اور لکھا معیقیب نے اور گواہ ہوئے عبد اللہ بن ارقم یہ وہ چیز ہے جو وصیت کی ساتہہ اس کے اللہ کے بندے عمر نے جو مسلمانون کا سردار ہی کہ اگر اسپر کوئی مصیبت آوی تو ثمغ اور صرمہ ابن اکوع اور وہ غلام جو اس مین ہے اور سو حصہ جو خیبر مین ہے اور اُسکا غلام جو اس مین ہے اور وہ سو حصہ جو حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اُسکو دیا ہے نامے مین اُسکی والی حفصہ ہے یعنی انکی بیٹی جبتک کہ وہ زندہ رہے پہر اُس کے والی عقل والے لوگ ہونگے اس کے گہر والون سے وقف ہی اسطور پر کہ نہ بیچا جاوے نہ خریدا جاوے خرچ کرے اُسکو مہتمم جس جگہہ چاہے سائل اور محرومین اور قرابتیون سے نہین کوئی حرج اُس کے مہتمم پر جبکہ دیوے یا کہاوے یا اُس سے غلام خریدے ابو داؤد اُس کے راوی ہین عفا کے معنے زیادہ ہوا اور بڑہے سا اور محروم وہ ہے جس سے رزق پہیر گیا یعنے محتاج اور ثمغ اور صرمہ دو مال ہین مدینے مین کہ معروف ہین وہ حضرت عمر کے ملک مین تہے تو عمر فاروق نے انکو وقف کر دیا۔

حَرْفُ الْیَاءِ وَفِیْهِ کِتَابٌ وَّاحِدٌ

حرف یا مثناۃ تحتیہ اور اس مین ایک ہی کتاب ہے

کِتَابُ الْیَمِیْنِ وَفِیْهِ ثَمَانِیَةُ فُصُوْلٍ

کتاب ہے قسمون کے بیان مین اور اُس مین آٹھ فصل ہین

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فِیْ لَفْظِ الْیَمِیْنِ فِیْ مَا یُحْلَفُ بِهٖ

پہلی فصل لفظ قسم اور جائز قسم کے بیان مین۔

(۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ حَلَّفَهُ اِحْلِفْ بِاللّٰهِ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ مَا لَهٗ عِنْدَكَ شَیْءٌ یَعْنِیْ لِلْمُدَّعِیْ اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاوٗدَ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ایک مرد سے جسنے قسم دی کہ قسم کہا اسطرح کہ مین قسم کہاتا ہون اس اللہ کی جسکے سوائے کوئی لائق عبادت کے نہین کہ تیرے پاس مدعی کی کچہ چیز نہین ابو داؤد اسکے راوی ہین۔

اَلْفَصْلُ الرَّابِعُ فِیْ مَوْضِعِ الْیَمِیْنِ

چوتھی فصل

قسم کی جگہہ کے بیان مین

(۱) عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لَا یَحْلِفُ اَحَدٌ عِنْدَ مِنْبَرِیْ ھٰذَا عَلٰی یَمِیْنٍ اٰثِمَۃٍ وَلَوْ عَلٰی سِوَاکٍ اَخْضَرَ اِلَّا تَبَوَّاَ مَقْعَدَہٗ مِنَ النَّارِ اَخْرَجَہٗ مَالِکٌ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَھٰذَا لَفْظُہٗ **ترجمہ** جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ جو میرے اس منبر کے پاس جہوٹی قسم کہاویگا اگرچہ سبز مسواک پر ہو۔ اُسنے اپنی جگہہ دوزخ مین بنائی۔ مالک اور ابو داؤد اس کے راوی ہین۔ اور یہ لفظ ابو داؤد کے ہین۔

اَلْفَصْلُ الْخَامِسُ فِی الْاِسْتِثْنَاءِ فِی الْیَمِیْنِ

پانچوین فصل

قسم مین انشاء اللہ کہنے کے بیان مین

(۱) عَنْ ابْنِ عُمَرَ رضہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلٰی یَمِیْنٍ فَقَالَ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی فَقَدِ اسْتَثْنٰی فَاِنْ شَاءَ رَجَعَ وَاِنْ شَاءَ تَرَکَ مِنْ غَیْرِ حِنْثٍ اَخْرَجَہُ الْاَرْبَعَۃُ **ترجمہ** ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ جو کسی چیز مین قسم کہاوے اور اسکے ساتھہ انشاء اللہ کہے تو اُس نے استثناء کیا پہر اگر چاہے تو قسم بجا لاوے اور اگر چاہے تو چہوڑ دے بدون کفارہ یعنے اُس مین کفارہ نہین آتا چارون اسکے راوی ہین۔

(۲) وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ سُلَیْمٰنُ عَلَیْہِ السَّلَامُ لَاَطُوْفَنَّ اللَّیْلَۃَ عَلٰی تِسْعِیْنَ امْرَاَۃً تَاْتِیْ کُلُّ امْرَاَۃٍ بِفَارِسٍ یُجَاھِدُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ تع فَقَالَ لَہُ الْمَلَکُ قُلْ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی فَلَمْ یَقُلْ فَلَمْ تَحْمِلْ مِنْھُنَّ اِلَّا امْرَاَۃٌ وَاحِدَۃٌ جَاءَتْ بِشِقِّ رَجُلٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَایْمُ الَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَوْ قَالَ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی لَجَاھَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی فُرْسَانًا اَجْمَعُوْنَ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَالنَّسَائِیُّ **ترجمہ** ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ سلیمان علیہ السلام نے کہا کہ البتہ مین آج رات کو نوّے عورت پر گہومونگا یعنے اُن سے صحبت کرونگا کہ اُن مین سے ہر عورت لڑکا جنے گی جو سوار ہوکر راہ خدا مین جہاد کرے گا تو فرشتے نے اُس سے کہا کہ کہہ انشاء اللہ یعنے اگر اللہ چاہیگا تو انہون نے انشاء اللہ نہ کہا یعنی بہول گئے تو اُن مین سے کوئی عورت حاملہ نہ ہوئی مگر ایک عورت کہ آدہا آدمی لائی یعنے ادہورا لڑکا جنا تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قسم ہے اسکی جسکے قابو مین میری جان ہے کہ اگر سلیمان علیہ السلام انشاء اللہ کہتے تو سب سوار ہوکر خدا کی راہ مین جہاد کرتے شیخین و نسائی اسکے راوی ہین **ف** معلوم ہوا کہ جب کسی کام کا ارادہ کرے تو انشاء اللہ ضرور کہہ لیوے اسواسطے کہ بدون خدا کی مدد کے کوئی کام نہین ہوسکتا۔ پیغمبر ہو یا ولی حکیم ہو یا بادشاہ۔

اَلْفَصْلُ السَّادِسُ فِیْ نَقْضِ الْیَمِیْنِ

چھٹی فصل قسم توڑنے کے بیان مین۔

البخاری فی ترجمۃ **ترجمہ** ابراہیم نخعی سے روایت ہی کہا کہ ہمکو منع کیا کرتے تھے۔ اور ہم لڑکے تھے شہادت اور عہد کی قسم کہانے سے بخاری اسکے راوی ہین ترجمہ باب مین۔

(۴) **وعن** بریدۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من حلف فقال انی بریٔ من الاسلام فان کان کاذبا فھو کما قال وان کان صادقا فلن یرجع الی الاسلام سالما اخرجہ ابوداود والنسائی **ترجمہ** بریدہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو قسم کہاوے سو کہے مین دین اسلام سے بیزار ہون پس اگر وہ جھوٹا ہو تو وہ ایسا ہی ہوگا جیسا اس نے کہا پھر اگر وہ قسم مین سچا ہو تو بہی اسلام کی طرف کبہی سلامت نہیں پہریگا۔ ابوداؤد اور نسائی اسکے راوی ہین **ف** یعنی قسم اسطرح کہاے کہ اگر مین ایسا کرون تو مین دین اسلام سے بیزار ہون تو وہ اگرچہ سچا ہی ہو پہر بہی گناہ سے خالی نہین۔

الفصل الثالث فی الیمین الفاجرۃ

تیسری فصل
جہوٹی قسم کے بیان مین

(۱) **عن** عمران بن حصین رضی اللہ تعالی عنھما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من حلف علی یمین مصبورۃ کاذبا فلیتبوأ مقعدہ من النار اخرجہ ابوداود والیمین المصبورۃ ھی اللازمۃ لصاحبھا من جھۃ الحکم **ترجمہ** عمران بن حصین سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو جہوٹی قسم کہاوے لازم قسم مین تو چاہیے کہ اپنا ٹہکانا دوزخ مین بناوے ابوداود اس کے راوی ہین یمین مصبورہ قسم ہے جو قسم کہانیوالے پر لازم ہوجاوے حکم کی جہت سے۔

(۲) **وعن** ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من حلف علی مال امرء مسلم بغیر حق لقی اللہ تعالی وھو علیہ غضبان ثم قرء علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مصداقہ من کتاب اللہ تعالی ان الذین یشترون بعھد اللہ وایمانھم ثمنا قلیلا الآیۃ اخرجہ الخمسۃ الا النسائی **ترجمہ** ابن مسعود سے روایت ہے کہ جو قسم کہا کر مسلمان کا ناحق مال لیوے وہ ملیگا اللہ سے اس حال مین کہ وہ اسپر نہایت غضبناک ہوگا پہر حضرت نے اپنی اس حدیث کا ماخذ قرآن مجید سے پڑہکر بتلایا یعنے جو لوگ اللہ کو درمیان دیکر اور جہوٹی قسمین کہا کر تہوڑا سا مال دبا لیتے ہین ان لوگون کو آخرت مین کچھ حصہ نہین اور خدا ان سے بات نہین کریگا اور رحمت سے انکی طرف نہ دیکھے گا قیامت کے دن آخر آیت تک نسائی کے سواے پانچون اسکے راوی ہین۔

(۳) **وعن** ایاس بن ثعلبۃ الحارثی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من اقتطع حق امرء مسلم بیمینہ حرم اللہ تعالی علیہ الجنۃ واوجب لہ النار قالوا ولو شیئا یسیرا قال ولو کان قضیبا من اراک اخرجہ مسلم ومالک والنسائی **ترجمہ** ایاس بن ثعلبہ سے روایت ہی کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو چہین لے گا حق کسی مسلمان کا جہوٹی قسم کہا کر تو اللہ نے اسپر بہشت حرام کردی اور اسکے واسطے دوزخ کی آگ واجب کی لوگون نے کہا کہ اگر تہوڑی چیز ہو تو بہی حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگرچہ پیلو کی ٹہنی ہو مسلم اور مالک اور نسائی اسکے راوی ہین۔

وسلم ومعنا وائل بن حجر فاخذه عدو له فتحرج القوم ان يحلفوا وحلفت انه اخي فخلوا سبيله فاتينا رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فاخبرته ان القوم تحرجوا ان يحلفوا وحلفت انا انه اخي فقال صدقت المسلم اخو المسلم اخرجه ابو داود والتحرج الهرب من الوقوع في الحرج وهو الاثم **ترجمہ** سوید بن حنظلہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کے ارادے سے نکلے اور ہمارے ساتھ وائل بن حجر تھے سو اس کے دشمن نے اسکو پکڑ لیا تو لوگون نے گناہ سمجھا قسم کہانے کو اور مینے قسم کہائی کہ وہ میرا بہائی ہے تو انہون نے اسکو چہوڑ دیا پہر ہم حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور مینے آپ کو خبر دی کہ لوگون نے گناہ جانا قسم کہانے کو اور مینے قسم کہائی کہ وہ میرا بہائی ہے تو حضرت نے فرمایا تو سچا ہے کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بہائی ہے ابو داود اسکے راوی ہین تحرج کے معنے ہین گناہ مین پڑنے سے بہاگنا **ف** معلوم ہوا کہ قسم مین پردہ کرنا جائز ہے۔

الاخلاص

خالص قسم کہانیکا بیان

(۱) **عن** ابن عباس قال اختصم رجلان الى رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فسأل رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم المدعي البينة فلم يكن له بينة فاستحلف المطلوب فحلف بالله الذي لا اله الا هو ما فعلت فقال صلى الله عليه وآله وسلم بلى قد فعلت ولكن الله تعالى قد غفر لك باخلاص قول لا اله الا الله اخرجه ابو داود **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے کہا کہ دو مرد جہگڑتے ہوئے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس آئے تو حضرت نے مدعی سے گواہ مانگا اُس کے پاس کوئی گواہ نہ تہا پہر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدعا علیہ سے قسم لی سو اُس نے کہا مین قسم کہاتا ہون اُس اللہ کی جسکے سوائے کوئی لائق عبادت نہین مین نے یہ کام نہین کیا تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیون نہین بلکہ البتہ کیا ہے تو نے لیکن خدا نے تجہکو اخلاص کے سبب سے بخشدیا کہ تو نے خالص دل سے لا الہ الا اللہ کہا یعنی تو نے خالص دل سے اسکی توحید کہی۔ ابو داود اسکے راوی ہین

اللجاج

قسم مین اڑنیکا بیان

(۱) **عن** ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم نحن الآخرون السابقون وقال لان يلج احدكم بيمينه في اهله آثم له عند الله تعالى من ان يعطي كفارته التي فرض الله تعالى عليه اخرجه الشيخان يقال لج يلج واستلج في يمينه اذا لج في الاستمرار عليها وترك تكفيرها ورأى انه صادق فيها وقيل هو ان يحلف ويرى ان غيرها خير منها فيقيم على ترك الكفارة والرجوع الى ما هو خير فذاك آثم له اي اكثر اثما من ان يأتي الذي هو خير **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہم پیچہے ہین دنیا مین آگے ہین آخرت مین اور فرمایا کہ البتہ ضد کرنا کسی کا تم مین سے اپنی قسم پر اپنے گہر والون کے حق مین زیادہ تر گناہ ہے اُسکے واسطے نزدیک اللہ کے اُس سے کہ دیوے کفارہ قسم کا جو اللہ نے اُسپر فرض کیا ہے شیخین اسکے راوی ہین کہا جاتا ہے عرب کے بول چال مین یلج فی یمینہ جبکہ قسم پر ہمیشہ اڑا رہے اور ضد کئے جائے اور اُسکا کفارہ نہ دیوے اور جانے کہ مین قسم مین سچا ہون اور بعضون نے کہا لج یہ ہے کہ قسم کہاوے پہر اُس کے غیر کو بہتر جانے پہر اسی پر اڑا رہے کفارہ نہ دیوے اور بہتر کام کی طرف نہ پہرے تو یہ اسکے واسطے زیادہ ہے گناہ مین بہتر چیز کرنے سے یعنے اُسکا گناہ زیادہ تر ہے قسم توڑنے اور کفارہ دینے سے۔

الثامن في الكفارة

آٹہوین فصل کفارہ کے بیان مین

(۱) **عن** ابي هريرة رض قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من حلف منكم فقال في حلفه باللات

(۱) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلٰی یَمِیْنٍ فَرَاٰی غَیْرَهَا خَیْرًا مِّنْهَا فَلْیُکَفِّرْ عَنْ یَمِیْنِهٖ وَلْیَفْعَلِ الَّذِیْ هُوَ خَیْرٌ اَخْرَجَهٗ مُسْلِمٌ وَمَالِكٌ وَالتِّرْمِذِیُّ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو کسی چیز پر قسم کہا بیٹھے پہر اُسکو اُس بات کے سوائے اور بات بہتر معلوم ہوئی تو چاہیے کہ اپنی قسم کو توڑے اور قسم کا کفارہ دے اور چاہیے کہ کرے وہ بات جو بہتر ہے مسلم اور مالک و ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۲) وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰی لَا اَحْلِفُ عَلٰی یَمِیْنٍ فَاَرٰی غَیْرَهَا خَیْرًا مِّنْهَا اِلَّا کَفَّرْتُ عَنْ یَمِیْنِیْ وَاَتَیْتُ الَّذِیْ هُوَ خَیْرٌ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا التِّرْمِذِیَّ ترجمہ ابوموسیٰ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اللہ کی اگر اللہ چاہے مین کسی بات پر قسم نہین کہاؤنگا۔ پہر مین اسکے سوائے اور بات کو بہتر جانون مگر کہ اپنی قسم کا کفارہ دونگا اور جو بات بہتر ہو اُسکو کرونگا پانچون اس کے راوی ہین۔

(۳) وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ اَبَا بَکْرٍ رض لَمْ یَکُنْ یَحْنَثُ قَطُّ فِیْ یَمِیْنٍ حَتّٰی اَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی کَفَّارَةَ الْیَمِیْنِ فَقَالَ لَا اَحْلِفُ عَلٰی یَمِیْنٍ فَرَاَیْتُ غَیْرَهَا خَیْرًا مِّنْهَا اِلَّا اَتَیْتُ الَّذِیْ هُوَ خَیْرٌ وَکَفَّرْتُ عَنْ یَمِیْنِیْ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِیُّ ترجمہ عائشہؓ سے روایت ہی کہ ابوبکر رض صدیق نے کبھی اپنی قسم نہین توڑی یہانتک کہ قسم کا کفارہ اُترا ابوبکرؓ نے کہا کہ مین اگر کسی بات پر قسم کہاؤن پہر اُس کے سوائے اور بات کو بہتر دیکہون تو کرتا ہون اُسکو جو بہتر ہو اور اپنی قسم کا کفارہ دون بخاری اس کے راوی ہین۔

اَلْفَصْلُ السَّابِعُ فِیْ اَحَادِیْثَ مُتَفَرِّقَةٍ

ساتوین فصل

متفرق حدیثون کے بیان مین

اَلنِّیَّةُ
قسم کہانے مین نیت کا بیان

(۱) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَلْیَمِیْنُ عَلٰی نِیَّةِ الْمُسْتَحْلِفِ وَفِیْ اُخْرٰی یَمِیْنُكَ عَلٰی مَا یُصَدِّقُكَ بِهٖ صَاحِبُكَ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِیُّ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قسم کا اعتبار قسم لینے والے کی نیت پر ہے اور دوسری روایت مین ہے کہ تیری قسم کا اعتبار تیرے ساتھی کی تصدیق پر ہے مسلم و ابوداؤد و ترمذی اسکے راوی ہین **ف** یعنی قاضی جس مطلب کی قسم لے وہی معتبر ہے یا قسم کہانیوالا مدعی کی مراد پر قسم کہا وہی تب معتبر ہے اور اگر قسم کہانیوالا کہے کہ مینے قاضی یا مدعی کی نیت پر قسم نہین کہائی مینے کچھ اور ارادہ کر لیا تھا تو اُس کی اُس بات کا کچھ اعتبار نہین

اَللَّغْوُ
قسم لغو کا بیان

(۱) عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ اُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ لَا یُؤَاخِذُکُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِیْ اَیْمَانِکُمْ فِیْ قَوْلِ الرَّجُلِ لَا وَاللّٰهِ وَبَلٰی وَاللّٰهِ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِیُّ وَمَالِكٌ وَاَبُوْدَاؤدَ ترجمہ عائشہؓ سے روایت ہی کہ اُتاری گئی یہ آیت کہ نہین پکڑتا تمکو اللہ تمہاری بیفائدہ قسمون مین اُتری یہ آیت ایک شخص کے اس کہنے مین۔ لا واللہ و بلی واللہ یعنی نہین قسم اللہ کی اور ہان قسم اللہ کی بخاری اور مالک و ابوداؤد اس کے راوی ہین۔ **ف** یعنی جو قسم بلا قصد زبان سے نکلجاوے وہ لغو ہے اس مین کفارہ نہین۔

اَلتَّوْرِیَةُ { قسم مین پردہ کرنے کا بیان } (۱) عَنْ سُوَیْدِ بْنِ حَنْظَلَةَ رض قَالَ خَرَجْنَا نُرِیْدُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

رکہہ خدا تجھکو نگاہ رکہے گا یعنی دنیا اور آخرت کی آفتون سے اور تو اللہ کے حق کو نگاہ رکہہ یعنی ہمیشہ یاد رکہہ کہ تو اُسکو اپنے سامنے پاویگا یا اپنے آگے پاویگا تو خدا کو فراخی مین پہچان خدا تجھکو تنگی مین پہچانے گا اور جب تو کچہ مانگا چاہے تو اللہ ہی سے مانگ اور جب تو مدد چاہے یعنے امور دنیا اور آخرت مین تو مدد طلب کر اللہ سے (اور جان) کہ اگر سب جمع ہون اسپر کہ تجھکو کچہ نفع پہونچاوین جو خدا نے تیری قسمت مین نہین لکہا تو تجھکو نفع نہین پہونچا سکینگے اور اگر سب جمع ہون اسپر کہ تجھکو کچہ ضرر پہونچاوین جو خدا نے تجھپر نہین لکہا تو اسپر قادر نہ ہونگے قلم سوکہہ گئی اور دفتر لپیٹے گئے پہر اگر تجہسے ہوسکے تو عمل کرے کہ واسطے اللہ تعالی کے ساتہہ راضی ہونے کے یقین مین تو کر اور اگر تجہسے نہ ہوسکے تو مقرر تنگی پر صبر کرنے مین بڑی نیکی ہے اور جان کہ صبر کے ساتہہ مدد ہے اور مشکل کے ساتہہ آسانی یعنے جو صبر کرے اسکو مدد الٰہی پہونچتی ہے اور جسکو مشکل پڑے خدا اُسکو آسان کردیتا ہے اور بیشک تنگی کے ساتہہ فراخی ہے اور دو فراخیون پر ایک تنگی کبہی غالب نہین ہوگی[1] رزین اسکے راوی ہین۔ اور ترمذی ساتہہ اختصار کے۔

(۲) **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ یَوْمًا لِاَصْحَابِهٖ مَنْ یَّاْخُذُ هٰؤُلَاءِ الْکَلِمَاتِ فَیَعْمَلُ بِهِنَّ اَوْ یُعَلِّمُ مَنْ یَّعْمَلُ بِهِنَّ قُلْتُ اَنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَخَذَ بِیَدِیْ فَعَدَّ خَمْسًا قَالَ اِتَّقِ الْمَحَارِمَ تَکُنْ اَعْبَدَ النَّاسِ وَارْضَ بِمَا قَسَمَ اللّٰهُ لَکَ تَکُنْ اَغْنَی النَّاسِ وَاَحْسِنْ اِلٰی جَارِکَ تَکُنْ مُؤْمِنًا وَاَحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِکَ تَکُنْ مُسْلِمًا وَلَا تُکْثِرِ الضِّحْکَ فَاِنَّ کَثْرَةَ الضِّحْکِ تُمِیْتُ الْقَلْبَ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ کون ایسا ہے جو مجہسے یہ احکام لیوے یعنی سیکہے اور انپر عمل کرے یا سکہاوے اُسکو جو انپر عمل کرے مین نے کہا یا رسول اللہ مین عمل کرون گا تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرا ہاتہہ پکڑا اور پانچ چیزین گنین فرمایا بچ حرام چیزون سے۔ اگر تو حرام چیزون سے بچیگا تو سب لوگون سے زیادہ تر عابد ہوگا۔ اور راضی رہ اُس چیز پر کہ خدا نے تیری قسمت مین لکہا اگر تو اپنی قسمت پر راضی ہوگا تو سب لوگون سے زیادہ تر بے پروا ہوجائیگا۔ اور اپنے ہمسائے سے احسان کر کہ تو کامل مومن ہوجائیگا۔ اور چاہ لوگون کے واسطے جو اپنے لیے چاہتا ہے کہ تو مسلمان ہوجائیگا۔ اور بہت نہ ہنسا کر اسواسطے کہ بہت ہنسنے سے دل مرجاتا ہے ترمذی اسکے راوی ہین۔ **ف** اس سے معلوم ہوا کہ علم فی نفسہ اشرف اور افضل ہے اگر اسپر عمل کرے تو فہو المراد والّا اگر لوگون کو تعلیم کرے گا تو بہی ثواب پاویگا اگرچہ خود اسپر عمل نہ کرے اور مامور چیزون کی ترک کو اور یہہ سب لوگون سے زیادہ تر عابد ہو اسواسطے ہوا کہ کوئی عبادت اس سے افضل نہین کہ عہدہ فرائض سے نکلے اور عوام لوگ ترک کرتے ہین فرائض کو اور مشغول ہوتے ہین ساتہہ کثرت نوافل کے اصول کو ضائع کرتے ہین اور فضیلتون کو لیتے ہین اور سیّد ابو الحسن نے کہا کہ کیمیا دو باتون مین بند ہے ڈال تو خلق کو اپنی طرف سے اور قطع کر طمع اللہ سے یعنی امید اُسکی کر دیوے تجہہ کو وہ چیز جو تیری قسمت مین نہین۔

(۳) **وَعَنْهُ** رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَمَرَنِیْ رَبِّیْ بِتِسْعٍ خَشْیَةِ اللّٰهِ تَعَالٰی فِی السِّرِّ وَالْعَلَانِیَةِ وَکَلِمَةِ الْعَدْلِ فِی الْغَضَبِ وَالرِّضَاءِ وَالْقَصْدِ فِی الْفَقْرِ وَالْغِنَاءِ وَاَنْ اَصِلَ مَنْ قَطَعَنِیْ وَاُعْطِیَ مَنْ حَرَمَنِیْ وَاَعْفُوَ عَمَّنْ ظَلَمَنِیْ وَاَنْ یَّکُوْنَ صَمْتِیْ فِکْرًا وَنُطْقِیْ ذِکْرًا وَنَظَرِیْ عِبْرَةً وَاٰمُرُ

---

[1] یعنی قرآن مجید مین سورہ الم نشرح مین تنگی کو ایک بار فقط ذکر کیا اور فراخی کو دوبار معلوم ہوا کہ اگر انسان پر تنگی آوے تو فراخی کا انتظار کرے آسانی کی امید رکہے نا امید نہ ہوجاوے ۱۲

وَالْعُزّٰی فَلْیَقُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهٖ تَعَالَ اُقَامِرْكَ فَلْیَتَصَدَّقْ قَالَ اَبُوْدَاوٗدَ یَعْنِیْ بِشَیْءٍ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ قَالَ الْخَطَّابِیُّ اَیْ فَلْیَتَصَدَّقْ بِقَدْرِ مَا كَانَ قَدْ جَعَلَ خَطَرًا فِی الْقِمَارِ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو بھول کر لات اور عزّے کی قسم کہا بیٹھے تو چاہیئے کہ اُس کے بعد لا الہ الا اللہ کہہ لے اور جو اپنے ساتھی سے کہے آ۔ مین تجھسے جوا کھیلون تو چاہیے کہ خیرات کرے ابوداؤد نے کہا یعنی کچھ چیز پانچون اسکے راوی ہین کہا خطابی نے یعنے چاہیے کہ خیرات کرے بقدر اُس چیز کے کہ ٹہیرایا تھا اُسکو جوے مین۔

(۲) وعن سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ كُنَّا نَذْكُرُ بَعْضَ الْاَمْرِ وَاَنَا حَدِیْثُ عَهْدٍ بِالْجَاهِلِیَّةِ فَحَلَفْتُ بِاللَّاتِ وَالْعُزّٰی فَقَالَ لِیْ اَصْحَابِیْ بِئْسَ مَا قُلْتَ قُلْتَ هُجْرًا فَاَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ لَهٗ ذٰلِكَ فَقَالَ قُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَانْفُثْ عَلٰی یَسَارِكَ ثَلٰثًا وَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ ثُمَّ لَا تَعُدْ اَخْرَجَهُ النَّسَآئِیُّ ترجمہ سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہا کہ ہم کسی بات کا ذکر کر رہے تہے اور میرے کفر کا زمانہ قریب تہا یعنے مین تازہ مسلمان ہوا تہا سو مینے لات اور عزی کی قسم کہائی تو میرے ساتھیون نے مجھسے کہا کہ تونے بری بات کہی تونے بیہودہ کلمہ کہا پہر مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور مینے آپ سے یہ بات ذکر کی تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہہ لا الہ الا اللہ قدیر تک یعنی کوئی لائق عبادت کے نہین سوائے اُس کے اکیلا ہے اُسکا کوئی شریک نہین اُسی کی بادشاہی ہے اور اُسیکو حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اور تین بار اپنی بائین طرف تہوک اور خدا کی پناہ مانگ شیطان مردود سے پہر ایسا نہ کر نسائی اس کے راوی ہین۔

كِتَابُ اللَّوَاحِقِ وَفِیْهِ اَرْبَعَةُ فُصُوْلٍ

کتاب ہے ملتی چیزون کے بیان مین۔ اور اُس مین چار فصل ہین۔

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فِیْ اَحَادِیْثَ مُشْتَرَكَةٍ فِیْ اٰدَابِ النَّفْسِ

پہلی فصل

احادیث مشترکہ اور آداب نفس کے بیان مین

(۱) عن ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنْتُ رَدِیْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا غُلَامُ اِحْفَظِ اللّٰهَ یَحْفَظْكَ اِحْفَظِ اللّٰهَ تَعَالٰی تَجِدْهُ تُجَاهَكَ اَوْ قَالَ اَمَامَكَ تَعَرَّفْ اِلَی اللّٰهِ تَعَالٰی فِی الرَّخَاءِ یَعْرِفْكَ فِی الشِّدَّةِ وَاِذَا سَاَلْتَ فَاسْاَلِ اللّٰهَ تَعَالٰی وَاِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ تَعَالٰی فَاِنَّ الْعِبَادَ لَوِ اجْتَمَعُوْا عَلٰی اَنْ یَّنْفَعُوْكَ بِشَیْءٍ لَمْ یَكْتُبْهُ اللّٰهُ تَعَالٰی لَكَ لَمْ یَقْدِرُوْا عَلٰی ذٰلِكَ وَلَوِ اجْتَمَعُوْا عَلٰی اَنْ یَّضُرُّوْكَ بِشَیْءٍ لَمْ یَكْتُبْهُ اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْكَ لَمْ یَقْدِرُوْا عَلٰی ذٰلِكَ جَفَّتِ الْاَقْلَامُ وَطُوِیَتِ الصُّحُفُ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَعْمَلَ لِلّٰهِ تَعَالٰی بِالرِّضَاءِ فِی الْیَقِیْنِ فَافْعَلْ فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَاِنَّ فِی الصَّبْرِ عَلٰی مَا تَكْرَهُ خَیْرًا كَثِیْرًا وَاعْلَمْ اَنَّ النَّصْرَ مَعَ الصَّبْرِ وَاَنَّ الْفَرَجَ مَعَ الْكَرْبِ وَاَنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا وَلَنْ یَّغْلِبَ عُسْرٌ یُسْرَیْنِ اَخْرَجَهُ رَزِیْنٌ بِهٰذَا اللَّفْظِ وَالتِّرْمِذِیُّ بِاخْتِصَارٍ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہا کہ مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے سوار تہا تو فرمایا اے لڑکے تو خدا کے امر ونہی کو نگاہ

وَالتَّعَطُّرُ وَالنِّكَاحُ وَالسِّوَاكُ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابو ایوب سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ
چار چیزین پیغمبرون کی سنتون سے ہین شرمانا اور خوشبو لگانا اور نکاح کرنا اور سواک کرنا۔ ترمذی اس کے راوی ہین

(۸) وَعَن عَبْدِ الْمُهَيْمِنِ بْنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَلْاَنَاةُ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالْعَجَلَةُ مِنَ الشَّيْطَانِ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ عبد المہیمن بن سہل بن سعد سے اُسنے اپنے باپ سے
اس نے اپنے دادا سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ توقف اور دیر کرنا کامون مین اللہ کی طرف
سے ہے یعنے اسکے الہام سے اور شتابی کرنا شیطان کی طرف سے ہے ترمذی اسکے راوی ہین۔ ف یعنے دنیا کے کام مین
بدون غور کے شتابی اور جلد بازی کرنا جائز نہین کہ یہہ شیطان کا کام ہے لیکن عبادتون مین جلدی کرنا جائز ہے۔

(۹) وَعَن ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَشَجِّ عَبْدِ الْقَيْسِ اِنَّ
فِيْكَ خَصْلَتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللّٰهُ تَعَالٰى وَرَسُوْلُهُ الْحِلْمُ وَالْاَنَاةُ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَزَادَ اَبُوْدَاؤُدَ وَفِيْ
رِوَايَةٍ ذَكَرَ فِيْهَا قِصَّةً طَوِيْلَةً عَنْ زَارِعٍ وَكَانَ فِيْ وَفْدِ عَبْدِ الْقَيْسِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ
لَمَّا قَالَ لَهٗ ذٰلِكَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَا اَتَخَلَّقُ بِهِمَا اَمِ اللّٰهُ تَعَالٰى جَبَلَنِيْ عَلَيْهِمَا قَالَ بَلِ اللّٰهُ جَبَلَكَ فَقَالَ الْحَمْدُ
لِلّٰهِ الَّذِيْ جَبَلَنِيْ عَلٰى خَلَّتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللّٰهُ تَعَالٰى وَرَسُوْلُهٗ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
اشج عبد القیس سے فرمایا کہ تجھ مین دو خصلتین ہین جنکو خدا اور اُسکا رسول دوست رکھتا ہے ایک تو غصہ کا بچاؤ دوسرا درنگ کرنا
ترمذی اور ابوداؤد اس کے راوی ہین اور ابوداؤد نے ایک روایت مین زیادہ کیا ہے کہ ذکر کیا اُس مین قصہ دراز۔ زارع سے
یعنے جسکا اشج عبد القیس لقب تہا اور وہ عبد القیس کے ایلچیون مین تہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب اُس سے
یہہ فرمایا تو اُس نے کہا یا رسول اللہ مین تکلف ان دو خصلتون کو اختیار کرتا ہون یا خدا نے مجکو انپر پیدا کیا ہے حضرت صلعم نے فرمایا
بلکہ اللہ نے تجھکو انپر پیدا کیا ہے تو اُس نے کہا سب تعریف اللہ کو جس نے مجھکو دو خصلتون پر پیدا کیا ہے جنکو خدا اور اسکا
رسول دوست رکھتا ہے۔ ف یعنے ذراسی خلاف مرضی بات مین غصے سے لال ہونا اور ہر کام مین بدون غور کے شتابی
اور جلد بازی کرنا جانورون کی صفت ہے اسواسطے خدا کو غصے کا بچاؤ اور دیر کرنا پسند ہے۔

(۱۰) وَعَن سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَلتُّؤَدَةُ فِيْ كُلِّ شَيْءٍ اِلَّا
فِيْ عَمَلِ الْاٰخِرَةِ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاؤُدَ ترجمہ سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا کہ دیر و درنگ کرنا ہر چیز مین بہتر ہے مگر آخرت کے کام مین درنگ کرنا اچھا نہین یعنے بلکہ جہانتک ہوسکے جلدی
کرے ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

(۱۱) وَعَن ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَعَاذَ بِاللّٰهِ
فَاَعِيْذُوْهُ وَمَنْ سَاَلَ بِاللّٰهِ فَاَعْطُوْهُ وَمَنْ دَعَاكُمْ فَاَجِيْبُوْهُ وَمَنْ صَنَعَ اِلَيْكُمْ مَعْرُوْفًا فَكَافِئُوْهُ فَاِنْ لَمْ تَجِدُوْا
مَا تُكَافِئُوْهُ فَادْعُوْا لَهٗ حَتّٰى تَرَوْا اَنَّكُمْ قَدْ كَافَأْتُمُوْهُ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے
کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو خدا کی پناہ مانگے اُسکو پناہ دو اور جو خدا کے نام سے کچھ مانگے اسکو دو اور جو تم کو
دعوت مین بلاوے اُسکی دعوت قبول کرو اور جو تمہارے ساتھ بہلائی کرے اسکو بدلا دو اور اگر تم بدلا دینے کی چیز نہ پاؤ
تو اُس کے واسطے دعا کرو یہانتک کہ تم دیکھو کہ اُسکا بدلا اتار چکے۔ ابوداؤد اس کے راوی ہین۔

(۱۲) وَعَن جَابِرٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا يَمُوْتَنَّ اَحَدُكُمْ اِلَّا وَهُوَ يُحْسِنُ الظَّنَّ

بِالْمَعْرُوفِ أَخْرَجَهُ رَزِينٌ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھکو نو چیزون کا حکم کیا اللہ سے ڈرنا پوشیدہ اور ظاہر مین اور انصاف کی بات کہنا غصے اور رضامندی کی حالت مین اور میانہ روی کرنا محتاجی اور مالداری مین اور یہ کہ مین جوڑون جو مجھسے توڑے اور دون جو مجھکو نہ دے اور معاف کردون جو مجھپر ظلم کرے اور یہ کہ میرا چپ رہنا فکر ہو اور میرا بولنا ذکر ہو اور میرا دیکھنا عبرت ہو اور یہہ کہ مین نیک کام کا حکم کرون۔ رزین اسکے راوی ہین۔

(۴) وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ وَجَدْنَا عَلَىٰ قَائِمِ سَيْفِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اُعْفُ عَمَّنْ ظَلَمَكَ وَصِلْ مَنْ قَطَعَكَ وَأَحْسِنْ إِلَىٰ مَنْ أَسَاءَ إِلَيْكَ وَقُلِ الْحَقَّ وَلَوْ عَلَىٰ نَفْسِكَ أَخْرَجَهُ رَزِينٌ ترجمہ علی مرتضی سے روایت ہے کہ ہمنے پایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تلوار پر لکھا ہوا کہ معاف کر اُس شخص سے جو تجھپر ظلم کرے اور جوڑ جو تجھسے توڑے اور بھلا کر جو تجھسے برا کرے اور کہہ سچ بات اگرچہ اپنے نفس پر ہو رزین اسکے راوی ہین۔

(۵) وَعَنْ زَيْدِ بْنِ الْخَيْرِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لِتُخْبِرْنِي مَا عَلَامَةُ اللّٰهِ فِيمَنْ يُرِيدُهُ وَمَا عَلَامَتُهُ فِيمَنْ لَا يُرِيدُهُ فَقَالَ كَيْفَ أَصْبَحْتَ يَا زَيْدُ قُلْتُ أُحِبُّ الْخَيْرَ وَأَهْلَهُ وَإِنْ قَدَرْتُ عَلَيْهِ بَادَرْتُ إِلَيْهِ وَإِنْ فَاتَنِي حَزِنْتُ عَلَيْهِ وَحَنَنْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَتِلْكَ عَلَامَةُ اللّٰهِ تَعَالَىٰ فِيمَنْ يُرِيدُهُ وَلَوْ أَرَادَكَ لِغَيْرِهَا لَهَيَّأَكَ لَهَا أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ زید خیر سے روایت ہے مینے کہا یا حضرت جس کو خدا چاہے اس مین خدا کی کیا نشانی ہے اور جسکو وہ نہ چاہے اُس مین اسکی کیا نشانی ہے فرمایا اے زید تونے کس حالت مین صبح کی مینے کہا اس حالت مین کہ مین نیکی کو اور نیکی کرنیوالون کو چاہتا ہون اور اگر مین نیکی پر قادر ہون تو اسکو جلدی کرتا ہون اور اگر نیکی مجھسے فوت ہوجاوے تو مین اُسپر غمگین ہوتا ہون اور روتا ہون تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہی ہے خدا کی نشانی اُس شخص مین جو اسکو چاہے اور اگر تجھکو اُس کے غیر کے واسطے چاہے تو تجھکو اُس کے واسطے مستعد کرے ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۶) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ الْقَصْدُ وَالتُّؤَدَةُ وَحُسْنُ السَّمْتِ جُزْءٌ مِنْ خَمْسَةٍ وَعِشْرِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ أَخْرَجَهُ مَالِكٌ وَاللَّفْظُ لَهُ وَأَبُو دَاوُدَ الْقَصْدُ الْوَسْطُ بَيْنَ الطَّرَفَيْنِ وَالتُّؤَدَةُ التَّأَنِّي وَالتَّثَبُّتُ وَالسَّمْتُ الْهَيْئَةُ الْحَسَنَةُ وَالْمُرَادُ أَنَّ هٰذِهِ الْخِصَالَ مِنْ شَمَائِلِ الْأَنْبِيَاءِ وَأَنَّهَا جُزْءٌ مَعْلُومٌ مِنْ أَجْزَاءِ أَفْعَالِهِمْ فَاقْتَدُوا بِهِمْ فِيهَا وَتَابِعُوهُمْ لَا أَنَّ مَنْ جَمَعَ هٰذِهِ الْخِصَالَ كَانَ فِيهِ جُزْءٌ مِنَ النُّبُوَّةِ فَإِنَّ النُّبُوَّةَ غَيْرُ مُكْتَسَبَةٍ وَلَا مُجْتَلَبَةٍ بِالْأَسْبَابِ بَلْ هِيَ كَرَامَةٌ مِنَ اللّٰهِ تَعَالَىٰ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میانہ روی اور آہستگی اور نیک روش اور طریق پسند ایک حصہ ہے نبوت کے پچیس حصون مین سے مالک اسکے راوی ہین اور لفظ اُسیکا ہے اور ابوداود بھی قصد کے معنے ہین دونون طرف کے بیچ مین چلنا۔ اور تودہ کے معنے ہین دیر کرنا شتابی نہ کرنا۔ اور سمت کے معنی ہین نیک شکل اور اچھی ہیئت اور مراد یہ ہے کہ یہ خصلتین پیغمبرون کی خصلتون مین سے ہین اور یہ کہ وہ ایک معین معلوم حصہ ہے اُن کے کامون سے سو تم بھی اُن مین پیغمبرون کی پیروی کرو اور انکے تابعدار ہو یہہ مطلب نہین کہ جسمین یہ خصلتین ہون اس مین نبوت کا ایک حصہ ہوتا ہے اسواسطے کہ نبوت نہین ہے کمائی ہوئی اور نہ حاصل کی گئی ہے اسباب سے بلکہ وہ اللہ تعالی کی طرف سے کرامت اور عطا کی ہوئی چیز ہے۔

(۷) وَعَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعٌ مِنْ سُنَنِ الْمُرْسَلِينَ الْحَيَاءُ

یہی لوگ ہین دانا تر ین اسکے راوی ہین ۔

(۱۶) **وعن** سمرۃ رضہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الحسب المال والکرم التقوی اخرجہ الترمذی ترجمہ سمرہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حسب مال ہے اور کرم پرہیزگاری ہے ترمذی اس کے راوی ہین ۔

(۱۷) **وعن** ابی بکرۃ رضہ قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ای الناس خیر قال من طال عمرہ وحسن عملہ قیل فای الناس شر قال من طال عمرہ وساء عملہ اخرجہ الترمذی ترجمہ ابو بکرہ سے روایت ہے کہ کسی نے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ لوگون مین بہت بہتر کون شخص ہے فرمایا جس کی عمر دراز ہو اور عمل نیک ہو کسی نے کہا کہ لوگون مین بدتر کون آدمی ہے فرمایا جسکی عمر دراز ہو اور بدعمل بہت ہو ۔ ترمذی اس کے راوی ہین ۔

(۱۸) **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الا اخبرکم بخیرکم من شرکم ثلث مرات قالوا بلی قال خیرکم من یرجی خیرہ ویومن شرہ وشرکم من لا یرجی خیرہ ولا یومن شرہ اخرجہ الترمذی ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کیا نہ بتلاؤن مین تمکو تمہارے بہتر اور تمہارے بدتر یعنی جو لوگ تم مین بہتر ہین اور جو لوگ تم مین بدتر ہین تین باریہ فرمایا ۔ اصحاب نے کہا کیون نہین فرمایا تم مین بہت بہتر وہ شخص ہے جسکی بھلائی کی امید ہو اور بدی سے امن ہو اور تم مین بدتر وہ ہے جسکی خیر کی امید نہ ہو اور بدی کی امید ہو ترمذی اسکے راوی ہین

(۱۹) **وعن** ابن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خصلتان من کانتا فیہ کتبہ اللہ تعالی شاکرا صابرا ومن لم تکونا فیہ لم یکتبہ اللہ تعالی لا شاکرا ولا صابرا من نظر فی دینہ الی من ہو فوقہ فاقتدی بہ ونظر فی دنیاہ الی من ہو دونہ فحمد اللہ تعالی علی ما فضلہ بہ علیہ اخرجہ الترمذی ترجمہ ابن عمرو بن عاص سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دو خصلتین ہین جس مین وہ ہونگی خدا اسکو شاکر صابر لکھے گا ۔ اور جسمین وہ نہ ہونگی تو خدا اسکو نہ شاکر لکھے گا نہ صابر جو نظر کرے اپنے دین مین اسکو ۔ ۔ ۔ ۔ جو اس سے اوپر ہو تو اس کی پیروی کرے اور اپنی دنیا مین اسکو نظر کرے جو اس سے نیچے ہو تو خدا کا شکر کرے اسپر کہ خدا نے اسکو اسپر فضیلت دی ترمذی اس کے راوی ہین ۔

(۲۰) **وعن** عقبۃ بن عامر رضہ قال قلت یا رسول اللہ ما النجاۃ قال امسک علیک لسانک ولیسعک بیتک وابک علی خطیئتک اخرجہ الترمذی ترجمہ عقبہ بن عامر سے روایت ہی کہ مینے کہا یا حضرت کیا چیز ہے سبب نجات کا یعنی دنیا اور آخرت مین ۔ فرمایا اپنی زبان کو بند رکھہ اور اپنے گھر مین ٹھکانا پکڑ باہر نہ نکل اور اپنے گناہون پر رو ترمذی اس کے راوی ہین ۔

(۲۱) **وعن** مالک قال بلغنی انہ قیل للقمان الحکیم ما بلغ بک ما نری قال صدق الحدیث واداء الامانۃ وترک ما لا یعنینی وزاد فی روایۃ والوفاء بالعہد ترجمہ مالک سے روایت ہی کہا مجھکو خبر پہونچی کہ کسی نے لقمان حکیم سے کہا کہ کس چیز نے تجھے اس تبے کو پہونچایا جو ہم دیکھتے ہین ۔ فرمایا سچ بولنے نے اور امانت ادا کرنے اور بیفائدہ باتون کے چھوڑنے نے اور ایک روایت مین اتنا زیادہ ہے اور عہد و پیمان کو پورا کرنے نے

(۲۲) **وعن** ابن مسعود رضہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ الا اخبرکم بمن یحرم علی النار

بِاللّٰہِ تَعَالیٰ اَخْرَجَہُ مُسْلِمٌ وَّاَبُوْدَاوٗدَ وَفِیْ اُخْریٰ لِلشَّیْخَیْنِ وَالتِّرْمِذِیِّ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰہُ تَعَالیٰ اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ زَادَ مُسْلِمٌ وَّالتِّرْمِذِیُّ وَاَنَا مَعَہٗ اِذَا دَعَانِیْ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِاَبِیْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیِّ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَیْضًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِنَّ حُسْنَ الظَّنِّ بِاللّٰہِ تَعَالیٰ مِنْ حُسْنِ الْعِبَادَۃِ ترجمہ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہ مرے کوئی مگر اس حالت میں کہ خدا سے نیک گمان رکھتا ہو مسلم ابو داؤد اس کے راوی ہیں۔ اور شیخین اور ترمذی کی دوسری روایت میں ابوہریرہ سے آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ فرماتا ہے کہ میں اپنے بندے کی گمان کے پاس ہوں جیسا گمان کہ میرے ساتھ رکھے۔ اور مسلم اور ترمذی نے زیادہ کیا ہے کہ میں ساتھ اسکے ہوں جبکہ مجھکو بلائے اور ابو داؤد اور ترمذی کی ایک روایت میں ابوہریرہ سے آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کے ساتھ نیک گمان رکھنا نیک عبادت ہے۔ ف ایمان کے وجود میں خوف اور امید حالت صحت اور زندگی میں خوف خدا غالب رکھے تاکہ گناہوں سے بچے اور مرنے کے وقت خوف کو خیال نہ کرے کہ وہ وقت گناہ کرنیکا نہیں بلکہ اسوقت خدا کو رحیم اور کریم اور غفار اور ستار جان کر بخشش کی امید دل میں رکھے تاکہ خوشی سے خدا کی طرف جاوے اور مرنے سے جی نہ چراوے اور جو مسلمان اسوقت موجود ہوں وہ بھی خدا کی رحیمی کریمی کی صفت بیان کریں تاکہ موت کا خیال بند ہے اور خدا سے نیک گمان پیدا اور مضبوط ہو جائے اور حسن یہہ نہیں کہ گناہوں پر اڑ جائے اور یوں کہے کہ خدا غفور و رحیم ہے مجھکو بخشے گا بلکہ یہہ باطل آرزو اور شیطانی ہوس ہے جیسے کوئی بدون جوتے بوئے خرمن کی آرزو رکھے تو سودائی اور دیوانہ گنا جاوے گا۔ پس حسن ظن یہہ ہے کہ نیک عمل کرے اور پھر خدا سے نیک گمان رکھے کہ خدا تعالیٰ مجھکو بخشے گا۔ یعنے خدا کی رحمت سے ناامید نہ ہو جاوے۔

(۱۳) وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِتَّقِ اللّٰہَ تَعَالیٰ حَیْثُ مَا کُنْتَ وَاَتْبِعِ السَّیِّئَۃَ الْحَسَنَۃَ تَمْحُھَا وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ڈرتے رہو اللہ سے جہاں کہ تو ہو اور بدی کے پیچھے نیکی کرو کہ وہ اسکو مٹا دے اور معاملہ کر لوگوں سے ساتھ نیک خو کے ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۱۴) وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ عَنْ اَکْثَرِ مَا یُدْخِلُ النَّاسَ النَّارَ قَالَ الْفَمُ وَالْفَرْجُ وَسُئِلَ عَنْ اَکْثَرِ مَا یُدْخِلُ النَّاسَ الْجَنَّۃَ قَالَ اَلتَّقْوٰی لِلّٰہِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کسی نے حضرت سے پوچھا کہ کون چیز ہے جس کے سبب بہت لوگ دوزخ میں داخل ہونگے فرمایا کہ منہ اور شرمگاہ کے سبب سے پھر کسی نے پوچھا کہ کیا چیز ہے جسکے سبب بہت لوگ بہشت میں داخل ہونگے فرمایا کہ خدا سے ڈرنا اور نیک خو ترمذی اس کے راوی ہیں۔

(۱۵) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَیُّ الْمُؤْمِنِیْنَ اَفْضَلُ قَالَ اَحْسَنُھُمْ خُلُقًا قِیْلَ فَاَیُّ الْمُؤْمِنِیْنَ اَکْیَسُ قَالَ اَکْثَرُھُمْ لِلْمَوْتِ ذِکْرًا وَّاَحْسَنُھُمْ لَہٗ اِسْتِعْدَادًا قَبْلَ نُزُوْلِہٖ بِھِمْ اُوْلٰٓئِکَ ھُمُ الْاَکْیَاسُ اَخْرَجَہُ رَزِیْنٌ ترجمہ انس سے روایت ہے کہ کسی نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ کون شخص مسلمانوں میں افضل ہے فرمایا کہ جو ان میں زیادہ تر نیک خو والا ہو پھر کسی نے کہا کون شخص مسلمانوں میں زیادہ تر دانا ہے فرمایا جو موت کو زیادہ تر یاد کرنیوالا اور اسکے واسطے بہت اچھی تیاری کرنیوالا ہو موت آنے سے پہلے

ہے اور تجہیر سلام ترمذی اسکے راوی ہین **ف** حاصل یہہ ہے کہ ہر کام مین خدا تعالی کی رضامندی مد نظر رکھے خواہ لوگ
راضی ہوین یا ناراض ۔

(۲۸) **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم المؤمن غر کریم والفاجر خب
لئیم اخرجہ ابو داؤد والترمذی غر ای لیس بذی مکر فھو ینخدع لانقیادہ ولینہ وھو ضد الخب
یرید ان المؤمن المحمود من طبعہ الغرارۃ وقلۃ الفطنۃ للشر وترک البحث عنہ کرما وحسن خلق لاجھلا
ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایماندار بھولا بزرگ ہوتا ہے اور گناہ گار سیانا بخیل
بدبخت ہوتا ہے ترمذی اور ابو داؤد اسکے راوی ہین ۔ غر یعنے فریب باز نہین ہوتا سو وہ فریب کہا جاتا ہے فرمانبردار ہونے
اور اپنی نرمی کے سبب سے اور وہ ضد ہے خب کی یعنے فاجر ہوشیار ہوتا ہے اور مراد یہ ہے کہ نیک مومن فریب کہا جاتا ہے
شرارت کو کم سمجھتا ہے اُس سے کرید نہین کرتا کرم اور نیک خو کے سبب سے نہ جہالت اور نادانی سے ۔

(۲۹) **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لا یلدغ المؤمن من جحر مرتین اخرجہ
الشیخان وابو داؤد **ترجمہ** اور ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایماندار نہین کاٹا جاتا
ایک سوراخ سے دو بار شیخین اور ابو داؤد اس کے راوی ہین ۔

(۳۰) **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رغم انف رجل دخل علیہ رمضان ثم انسلخ
ولم یغفر لہ ورغم انف رجل ادرک ابویہ او احدھما وھو حی ولم یدخلاہ الجنۃ ورغم انف
رجل ذکرت عندہ فلم یصل علی اخرجہ الترمذی **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خاک مین ملے ناک اُس شخص کی جسپر رمضان کا مہینہ داخل ہوا اور وہ بخشا نہ گیا ۔ اور خاک مین ملے ناک اُس کی
جسنے اپنے مان باپ ایک کو یا دونون کو زندہ پایا اور دونون نے اسکو بہشت مین داخل نہ کیا اور خاک مین ملے ناک اسکی
جسکے پاس میرا ذکر ہوا اور وہ مجھپر درود نہ پڑھے ترمذی اس کے راوی ہین ۔

(۳۱) **وعن** انس ان رجلا قال یا رسول اللہ این ابی قال فی النار فلما قفا دعاہ فقال ان ابی واباک
فی النار اخرجہ مسلم وابو داؤد ۔ **ترجمہ** انس سے روایت ہے کہ ایک مرد نے کہا یا حضرت
میرا باپ کہان ہے فرمایا آگ مین پھر جب اس نے پیٹھ پھیری تو اسکو بلایا تو فرمایا کہ میرا اور تیرا باپ دونون آگ مین ہین مسلم و ابو داؤد
اس کے راوی ہین ۔

(۳۲) **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رای عیسی علیہ السلام رجلا
یسرق فقال لہ سرقت قال کلا والذی لا الہ الا ھو فقال عیسی علیہ السلام امنت باللہ وکذبت عینی
اخرجہ الشیخان والنسائی **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ عیسی علیہ السلام
نے ایک چور کو چوری کرتے دیکھا تو اُس سے فرمایا کیا تو نے چوری کی تو چور نے کہا کہ نہین صاحب مین قسم کہاتا ہون اُس کی
جسکے سوا کوئی معبود نہین تو عیسی علیہ السلام نے کہا کہ مین اللہ پر ایمان لایا اور مینے اپنی آنکھ کو جھٹلایا شیخین اور نسائی
اسکے راوی ہین ۔ **ف** یعنی واقعی ایماندار چوری نہین کرتا میری آنکھ نے خطا کی سبحان اللہ حسن ظن کے یہہ معنی
ہین ۔ ایک وہ لوگ ہین جو بدون دیکھے تہمت لگاتے ہین اور غل مچاتے ہین اور ایک پاک لوگ ہین کہ آنکھ سے دیکھ کر
بھی بدگمان نہین ہوتے جب اُس نے خدا کی قسم کہا کہ چوری سے انکار کیا تو عیسی علیہ السلام سمجھے ہونگے کہ شاید اس مال مین

وَّتَحْرُمُ عَلَيْهِ النَّارُ عَلٰى كُلِّ قَرِيْبٍ هَيِّنٍ سَهْلٍ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابن مسعودؓ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ کیا مین تمکو نہ بتلاؤن وہ شخص کہ حرام ہے آگ پر اور جسپر دوزخ کی آگ حرام ہے ہر نزدیک ہونیوالے والے نرم طبع نرم خو پر یعنے جو لوگونکے ساتہہ نرمی اور آسانی کے بیش آوے۔ ترمذی اُس کے راوی ہین ۔

(۲۳) وَعَنْ ثَوْبَانَ رضہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ مَّاتَ وَهُوَ بَرِيْءٌ مِّنْ ثَلٰثٍ اَلْكِبْرِ وَالْغُلُوْلِ وَالدَّيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ ثوبان سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ جو مر جاوے اس حال مین کہ تین چیزون سے پاک ہو تکبر سے خیانت سی قرض سے تو وہ بہشت مین داخل ہوگا ترمذی اس کے راوی ہین ۔

(۲۴) وَعَنِ الْخُدْرِيِّ رضہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا حَلِيْمَ اِلَّا ذُوْ عَثْرَةٍ وَلَا حَكِيْمَ اِلَّا ذُوْ تَجْرِبَةٍ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ نہین ہے بُردبار کامل مگر لغزش کہانیوالا اور نہین ہے حکیم مگر تجربہ والا ترمذی اسکے راوی ہین ۔

(۲۵) وَعَنْ حُذَيْفَةَ رضہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا يَكُنْ اَحَدُكُمْ اِمَّعَةً يَقُوْلُ اَنَا مَعَ النَّاسِ اِنْ اَحْسَنَ النَّاسُ اَحْسَنْتُ وَاِنْ اَسَاؤُا اَسَأْتُ وَلٰكِنْ وَطِّنُوْا اَنْفُسَكُمْ اِنْ اَحْسَنَ النَّاسُ اَنْ تُحْسِنُوْا وَاِنْ اَسَاؤُا اَنْ تَجْتَنِبُوْا اِسَاءَتَهُمْ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ اَلْاِمَّعَةُ الَّذِيْ لَا يَثْبُتُ مَعَ اَحَدٍ وَلَا عَلٰى رَاْيٍ لِضُعْفِ رَاْيِهٖ ترجمہ حذیفہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ نہ ہووے تم مین کوئی امعہ یعنی جو کہے کہ مین لوگون کے ساتہہ ہون اگر لوگ نیک کام کرینگے تو مین بہی نیک کام کرونگا اور اگر بُرا کام کرینگے تو مین بہی بُرا کام کرونگا۔ لیکن اپنے تئین ثابت رکہو اگر لوگ اچہا کرین تو اچہا کرو اور اگر بُرا کرین تو انکی بُرائی سے الگ رہو۔ ترمذی اسکے راوی ہین امعہ وہ شخص ہے جو کسی کے ساتہ ثابت نرہے اور نہ کسی عقل فکر پر ٹہیرے اپنی رائے کے کمزور ہونیکے سبب سے یعنی جسکا کسی بات پر یقین نہ ٹہیرے ۔

(۲۶) وَعَنْ حُذَيْفَةَ رضہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا يَنْبَغِيْ لِلْمُؤْمِنِ اَنْ يُّذِلَّ نَفْسَهٗ قَالُوْا وَكَيْفَ يُذِلُّ نَفْسَهٗ قَالَ يَتَعَرَّضُ لِلْبَلَاءِ لِمَا لَا يُطِيْقُ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ حذیفہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ ایماندار کے واسطے لائق نہین کہ اپنے تئین خوار کرے تو لوگون نے کہا اور اپنے تئین کس طرح خوار کرتا ہے فرمایا کہ بلا مین ہاتہہ ڈالے جسکی اُسکو طاقت نہ ہو ترمذی اسکے راوی ہین ۔

(۲۷) وَعَنْ مُعَاوِيَةَ رضہ اَنَّهٗ كَتَبَ اِلٰى عَائِشَةَ رضہ اَنِ اكْتُبِيْ اِلَيَّ كِتَابًا تُوْصِيْنِيْ فِيْهِ وَلَا تُكْثِرِيْ فَكَتَبَتْ سَلَامٌ عَلَيْكَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنِ الْتَمَسَ رِضَى اللّٰهِ بِسَخَطِ النَّاسِ كَفَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى مُؤْنَةَ النَّاسِ وَمَنِ الْتَمَسَ رِضَى النَّاسِ بِسَخَطِ اللّٰهِ وَكَلَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى اِلَى النَّاسِ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ معاویہؓ سے روایت ہے کہ اُس نے عائشہؓ کو لکہا کہ میری طرف خط لکہو کہ مجکو اُس مین وصیت کرنا اور بہت نہ لکہنا یعنے طول کرنا تو حضرت عائشہؓ نے معاویہ کو لکہا کہ تجہکو سلام ہو بعد اسکے بات یون ہے کہ مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے سنا فرماتے تہے کہ جو خدا کی رضامندی ڈہونڈے لوگون کے غصے مین تو خدا اُسکو لوگون کی محنت سے کفایت کرتا ہے اور جو لوگون کی رضامندی ڈہونڈہے خدا کے غصے مین تو خدا اُسکو لوگون کی سپرد کرتا ہے یعنے اپنا ذمہ اُٹہا لیتا

لہ حاصل یہ کہ جب کسی سے گناہ صادر ہوا اور وہ چاہے کہ لوگ میری پردہ پوشی کرین تو وہ دوسرون سے بہی عفو کرتا ہے اور حکمت کے معنے ہر چیز کی حقیقت جاننا یعنے جو چیزون کا نفع و نقصان پہچانے تجربہ سے وہ کامل حکیم ہوا ۱۲

(۲) وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رضہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلَا يَنْظُرُ
إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيْمٌ قَالَهَا ثَلٰثًا قُلْتُ خَابُوْا وَخَسِرُوْا يَا رَسُوْلَ مَنْ هُمْ قَالَ
الْمُسْبِلُ وَالْمَنَّانُ وَالْمُنَفِّقُ سِلْعَتَهٗ بِالْحَلْفِ الْكَاذِبِ أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ إِلَّا الْبُخَارِيَّ الْمُسْبِلُ هُوَ الَّذِيْ يُسْبِلُ
إِزَارَهٗ إِذَا مَشٰى تَكَبُّرًا وَفَخْرًا وَالْمَنَّانُ الَّذِيْ يَمُنُّ بِصَنِيْعِهٖ وَعَطَايَاهُ **ترجمہ** ابوذر رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تین آدمی ہین جن سے خدا قیامت کے دن مین نہ بولیگا اور نہ انکی طرف دیکھے گا اور نہ اُن کو گناہون سے پاک
کرے گا اور اُنکے واسطے عذاب ہے دردناک یہہ حضرتؐ نے تین بار فرمایا مینے کہا ناامید ہوے اور ٹوٹے مین پڑے یا رسول
اللہ وہ کون ہین حضرتؐ نے فرمایا کہ ایک تہ بند لٹکانے والا یعنے جسکا تہ بند یا جامہ ٹخنے سے نیچے رہے دوسرا خیرات کرنیوالا
جو دیکر احسان جتاوے تیسرا بیچنے والا جو اپنی چیز کی گرم بازاری کرے جھوٹی قسم کھاکر پانچون اسکے راوی ہین سوا
بخاریؒ کے مسبل وہ ہے جو چلتے وقت اپنا تہ بند تکبر اور فخر سے نیچے لٹکاوے اور منان وہ ہے جو عطا کرکے احسان جتاوے

(۳) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى
وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيْمٌ شَيْخٌ زَانٍ وَمَلِكٌ كَذَّابٌ وَعَائِلٌ مُسْتَكْبِرٌ أَخْرَجَهُ
مُسْلِمٌ مُخْتَصَرًا وَالنَّسَائِيُّ بِتَمَامِهٖ الْعَائِلُ الَّذِيْ لَهٗ عِيَالٌ يَحْتَاجُ أَنْ يَقُوْمَ بِأَمْرِهِمْ **ترجمہ** ابوہریرہ رضہ سے روایت
ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تین شخص ہین جن سے قیامت کے دن اللہ نہ بولیگا اور نہ انکی طرف رحمت سے دیکھیگا اور
نہ انکو گناہون سے پاک کرے گا اور انکے واسطے عذاب دردناک ہے ایک بوڑھا حرامکار دوسرا جھوٹا بادشاہ تیسرا مغرور محتاج
عیالدار یعنے غرور سے نہ بیت المال سے اپنا حق لیوے نہ کسب سے اپنے جورو لڑکون کی خبرگیری کرے مسلم اسکے راوی ہین بطور
اختصار کے اور نسائی پورے طور پر عائل وہ ہے جو عیالدار ہو اور انکی خبرگیری کا محتاج ہو **ف** ہرچند حرامکاری اور
جھوٹ اور غرور سب کے حق مین بُرا ہے لیکن ان تین شخص کے حق مین نہایت بُرا ہے کہ باوجود بڑھاپے کے حرامکاری سراسر شقاوت
ہے اور باوجود بادشاہی کے جھوٹ بولنا بُرا ہے اور باوجود محتاجی کے غرور کرنا نہایت بُرا ہے۔

(۴) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ تَعَالٰى إِلَيْهِمْ يَوْمَ
الْقِيٰمَةِ الْعَاقُّ لِوَالِدَيْهِ وَالْمَرْأَةُ الْمُتَرَجِّلَةُ وَالدَّيُّوْثُ أَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ وَلَهٗ فِيْ أُخْرٰى ثَلٰثَةٌ لَا يَدْخُلُوْنَ
الْجَنَّةَ الْعَاقُّ لِوَالِدَيْهِ وَمُدْمِنُ الْخَمْرِ وَالْمَنَّانُ بِمَا أَعْطٰى الْمُتَرَجِّلَةُ هِيَ الَّتِيْ تَتَشَبَّهُ بِالرِّجَالِ فِيْ هَيْئَتِهِمْ
وَأَفْعَالِهِمْ وَالدَّيُّوْثُ مِنَ الرِّجَالِ الَّذِيْ لَا غَيْرَةَ لَهٗ وَلَا حَمِيَّةَ **ترجمہ** ابن عمر رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تین شخص ہین کہ جنکی طرف خدا قیامت کے دن نظر رحمت سے نہین دیکھے گا ایک اپنے ماں باپ کا نافرمان
دوسری عورت مردون کا لباس پہننے والی تیسرا دیوث نسائی اسکے راوی ہین اور انکی دوسری روایت مین ہے کہ تین آدمی
بہشت مین داخل نہین ہونگے اپنے ماں باپ کا نافرمان اور ہمیشہ شراب پینے والا اور دیکر احسان جتانیوالا مترجلہ وہ عورت
ہے جو بتکلف مردون کی مانند بنے انکی ڈیل ڈول مین اور اُن کے کامون مین اور دیوث وہ مرد ہے جسکو کوئی غیرت اور حمیت نہو

(۵) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى ثَلٰثَةٌ أَنَا خَصْمُهُمْ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَجُلٌ أَعْطٰى بِيْ ثُمَّ غَدَرَ وَرَجُلٌ بَاعَ حُرًّا ثُمَّ أَكَلَ ثَمَنَهٗ وَرَجُلٌ اسْتَأْجَرَ أَجِيْرًا فَاسْتَوْفٰى مِنْهُ
الْعَمَلَ وَلَمْ يُوَفِّهٖ أَجْرَهٗ أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ خدا
فرماتا ہے کہ تین آدمی ہین کہ مین قیامت مین انکا مدعی دشمن ہوجاؤنگا ایک تو وہ مرد جسنے مجھکو درمیان دیکر پھر دغا کیا۔

اسکا کچھ حق ہوگا یا بطور خوش طبعی کے اُس نے لیا ہے آخر یہہ مال مالک کو دیدیگا۔ یا بہ نیت قرض لیا ہوگا قرض کو ادا کریگا۔ پس مسلمان کو یہی مناسب ہے کہ حسن ظن کیا کرے اور بدگمانی سے بچے۔

(۳۳) وَعَنْ مَالِكٍ قَالَ بَلَغَنِي أَنَّ رَجُلًا كَتَبَ إِلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَلَا إِنَّ لِأَهْلِ التَّقْوٰى عَلَامَاتٍ يُعْرَفُوْنَ بِهَا وَيَعْرِفُوْنَهَا مِنْ أَنْفُسِهِمْ مَنْ رَضِيَ بِالْقَضَاءِ وَشَكَرَ عَلَى النَّعْمَاءِ وَصَبَرَ عَلَى الْبَلَاءِ وَصَدَقَ فِي اللِّسَانِ وَوَفٰى بِالْوَعْدِ وَالْعَهْدِ وَتَلَا الْقُرْاٰنَ وَدَانَ لِحُكْمِ الْقُرْاٰنِ وَإِنَّمَا الْإِمَامُ سُوْقٌ مِنَ الْأَسْوَاقِ فَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْحَقِّ حَمَلَ إِلَيْهِ أَهْلُ الْحَقِّ حَقَّهُمْ وَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْبَاطِلِ حَمَلَ إِلَيْهِ أَهْلُ الْبَاطِلِ بَاطِلَهُمْ أَخْرَجَهُ رَزِيْنٌ **ترجمہ** مالک سے روایت ہے کہا پہونچی مجھکو یہہ حدیث کہ ایک مرد نے ابن زبیر کو لکھا کہ خبردار ہو کہ پرہیزگاروں کے واسطے کئی نشان ہیں کہ وہ اُن سے پہچانے جاتے ہیں اور وہ خود بھی انکو پہچانتے ہیں جو تقدیر الٰہی پر راضی ہوا و نعمتوں پر شکر کرے اور بلا پر صبر کرے اور زبان سے سچ بولے اور وعدے اور عہد و پیمان کو پورا کرے اور قرآن کو پڑہے اور قرآن کے حکم کا تابعدار بنے اور امام تو بازاروں میں سے ایک بازار ہے پہر اگر حق والوں سے ہو تو حق والے اسکی طرف اپنے حق کو اٹھا لے جاتے ہیں اور اگر اہل باطل سے ہو تو جھوٹ والے اپنے جھوٹ کو اسکی طرف اٹھا لیجاتے ہیں رزین اسکے راوی ہیں۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فِيْ اَحَادِيْثَ مُشْتَرَكَةٍ بَيْنَ اٰفَاتِ النَّفْسِ

دوسری فصل

آفات نفس کے درمیان مشترک حدیثوں کا بیان۔

(۱) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللهُ تَعَالٰى يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيْمٌ رَجُلٌ عَلٰى فَضْلِ مَاءٍ بِفَلَاةٍ يَمْنَعُهُ ابْنَ السَّبِيْلِ يَقُوْلُ اللهُ تَعَالٰى يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَهُ الْيَوْمَ أَمْنَعُكَ فَضْلِيْ كَمَا مَنَعْتَ فَضْلَ مَا لَمْ تَعْمَلْ يَدَاكَ وَرَجُلٌ بَايَعَ رَجُلًا بِسِلْعَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ فَحَلَفَ لَهُ بِاللهِ تَعَالٰى لَقَدْ أَخَذَهَا بِكَذَا وَكَذَا فَصَدَّقَهُ فَأَخَذَهَا وَهُوَ عَلٰى غَيْرِ ذٰلِكَ وَرَجُلٌ بَايَعَ إِمَامًا لَا يُبَايِعُهُ إِلَّا لِدُنْيَا فَإِنْ أَعْطَاهُ مِنْهَا مَا يُرِيْدُ وَفٰى لَهُ وَإِنْ لَمْ يُعْطِهِ لَمْ يَفِ لَهُ أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ إِلَّا التِّرْمِذِيَّ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین شخص ہیں جن سے خدا قیامت میں نہ بولیگا اور نہ انکو دیکھیگا اور نہ انکو گناہ سے پاک کرے گا اور اُن کے واسطے عذاب دردناک ہے ایک تو وہ مرد جو بیابان میں حاجت سے زیادہ پانی پر ہوا ور مسافر کو اُس سے روکے خدا تعالی قیامت کے دن اُس سے فرماویگا کہ آج میں تجھکو روکونگا اپنے فضل سے جیسا تو نے حاجت سے زیادہ پانی کو روکا جو تیرے دونو ہاتہہ نے نہیں بنایا تہا۔ اور دوسرا وہ مرد ہے جس نے ایک مرد سے ایک جنس بیچی عصر کی نماز کے بعد پہر اوس سے خدا کی قسم کہائی کہ میں نے اُس جنس کو اتنی اور اتنی قیمت کو لیا تہا سو اُس نے اُسکو سچا جانا اور لیا اور حالانکہ اُس نے اتنی قیمت کو نہ لیا تہا یعنے اُس نے جہوٹی قسم کہائی۔ اور تیسرا وہ مرد ہے جس نے ایک امام سے بیعت کی اور صرف دنیا ہی کے واسطے بیعت کی۔ سو اگر امام نے اُسکو دنیا سے کچھ دیا جو اُس کی مراد تہی تو اوس نے عہد بیعت کا پورا کیا اور اگر اس نے اُسکو دنیا سے کچھ نہ دیا تو اُس نے عہد کو پورا نہ کیا۔ ترمذی کے سوائے پانچوں اسکے راوی ہیں۔

خدا اسکو دکھاویگا شیخین اسکے راوی ہین۔ تتبع یفلان یعنے اسکو فضیحت کرے اور اُس کے چھپے عیبون کو ظاہر کرے اور جو لوگون کے ساتھ ایسا کام کرے خدا بھی اُسکے ساتھ اسی طرح کرے گا۔ یعنی اُس کی ہتک کریگا اور اُس کے عیبون کو دنیا اور آخرت مین لوگون کے آگے ظاہر کرے گا

(۱۱) وعن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من لا یرحم الناس لا یرحمہ اللہ تعالیٰ اخرجہ الترمذی ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو لوگون پر رحم نہ کرے خدا اُسپر رحم نہین کرتا ترمذی اس کے راوی ہین

(۱۲) وعن جابر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتقوا الظلم فان الظلم ظلمات یوم القیمۃ واتقوا الشح فان الشح اھلک من کان قبلکم حملہم علی ان سفکوا دماءھم واستحلوا محارمھم اخرجہ مسلم ترجمہ جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بچو ظلم کرنے سے اسواسطے کہ ظلم سیاہیان ہونگی قیامت کے دن یعنے ظلم کے سبب سے قیامت مین ظالم کے آگے اندہیرے پر اندہیرا ہوگا اور بچو بخیلی سے اسواسطے کہ بخیلی نے تم سے اگلون کو ہلاک کیا انکو باعث ہوا اسپر کہ انہون نے خون بہائے اور حرام کو حلال کیا مسلم اسکے راوی ہین۔

(۱۳) وعن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شر ما فی الرجل شح ھالع وجبن خالع اخرجہ ابوداود والشح اشد البخل والھلع اشد الجزع والمراد ان الشحیح یجزع جزعا شدیدا ویحزن علی درھم یفوتہ او یخرج من یدہ والخالع الذی کانہ خلع فوادہ لشدۃ خوفہ وفزعہ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بدتر چیز جو مرد مین ہے بخل بے قرار کرنیوالا ہے اور نامردی بیدل کرنے والی ابوداود اس کے راوی ہین شح کے معنے ہین سخت بخل۔ اور ہلع سخت گہبرانے کو کہتے ہین اور مراد یہ ہے کہ اگر بخیل کے ہاتھ سے کوئی پیسہ نکلجائے تو بہت گہبراتا ہے اور نہایت غمگین ہوتا ہے اور خالع وہ ہے جسکا دل شدت خوف کے سبب سے ٹہکانے نرہے۔

(۱۴) وعن ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ملعون من ضار مومنا او مکر بہ اخرجہ الترمذی ترجمہ ابوبکر صدیق سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ملعون ہے جو کسی مسلمان کو ضرر دے یا اُس سے فریب کرے ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۱۵) وعن ابی صرمۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من ضار مومنا ضار اللہ تعالیٰ بہ ومن شاق مومنا شاق اللہ تعالیٰ علیہ اخرجہ الترمذی۔ المضارۃ والمشاقۃ النزاع ترجمہ ابو صرمہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو کسی مسلمان کو ضرر دے خدا اسکو ضرر دیگا اور جو اسکو مشقت مین ڈالے خدا اسکو مشقت مین ڈالے گا۔ ترمذی اس کے راوی ہین مضارہ کے معنی ہین ضرر اور مشاقہ کے معنے ہین نزاع یعنے جو کسی مسلمان سے جھگڑے۔

(۱۶) وعن ابی تمیمۃ رضی اللہ عنہ ان اصحابہ قالوا لہ وقد حدثہم عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوصنا فقال ان اول ما ینتن من الانسان بطنہ فمن استطاع ان لا یدخل بطنہ الا طیبا فلیفعل اخرجہ البخاری ترجمہ ابو تمیمہ سے روایت ہے کہ اُس کے ساتھیون نے اُس سے کہا اور حالانکہ اس نے انکو حضرت سے حدیث بیان کی تھی کہ ہمکو وصیت یعنی نصیحت کر تو کہا کہ پہلے پہل آدمی کا پیٹ گندہ ہوتا ہے یعنی قبر مین سو جس سے ہوسکے کہ اپنے

دوسرا وہ مرد جسنے آزاد کو بیچا اور اسکا مول کھایا تیسرا وہ مرد جسنے کسی کو مزدور ٹھہرایا پھر اُس سے پورا کام کروا لیا اور اُسکو پوری مزدوری نہ دی بخاری اسکے راوی ہین۔

(۶) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ يَّضْمَنْ لِّيْ مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ اَضْمَنْ لَهُ الْجَنَّةَ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ سہل بن سعد سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو ضامن ہووے میرے لیے اُس چیز کا جو اُسکے دو نو جبڑون اور دونون پاؤن کے درمیان ہے یعنی زبان اور شرمگاہ تو مین اُسکے واسطے بہشت کا ضامن ہوتا ہون بخاری اور ترمذی اُسکے راوی ہین۔

(۷) وَعَنْ اَبِيْ بَرْزَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ اَكْثَرَ مَا اَخَافُ عَلَيْكُمْ شَهَوَاتُ الْغِنٰى وَبُطُوْنِكُمْ وَفُرُوْجِكُمْ وَمُضِلَّاتُ الْفِتَنِ اَخْرَجَهُ رَزِيْنٌ ترجمہ ابو برزہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر اکثر جس چیز کا مجکو تمپر ڈر لگتا ہے مالداری کی خواہشین ہین اور تمہارے پیٹ اور تمہاری شرمگاہین اور دین کی گمراہ کرنے والی چیزین رزین اس کے راوی ہین

(۸) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ لَا يَزْنِي الزَّانِيْ حِيْنَ يَزْنِيْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ السَّارِقُ حِيْنَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِيْنَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَنْتَهِبُ نُهْبَةً ذَاتَ شَرَفٍ يَرْفَعُ النَّاسُ اِلَيْهِ فِيْهَا اَبْصَارَهُمْ حِيْنَ يَنْتَهِبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ وَقَوْلُهُ ذَاتَ شَرَفٍ اَيْ لَهَا قَدْرٌ فَيَرْفَعُ النَّاسُ اَبْصَارَهُمْ اِلَيْهَا لِعِظَمِ قَدْرِهَا ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہین زنا کرتا حرام کار جسوقت کہ زنا کرتا ہے اور حالانکہ وہ مومن ہو اور نہین چوری کرتا چور جبکہ چوری کرتا ہے اور حالانکہ وہ ایماندار ہو اور نہین شراب پیتا کوئی جبکہ پیتا ہے اُسکو اور حالانکہ وہ مومن ہو اور نہین اچک لیتا کوئی چیز قدر والی جسکی طرف لوگ اپنی آنکھین اٹھاتے ہین جبکہ اُچک لیتا ہے اُسکو اور حالانکہ وہ مومن ہو۔ پانچون اُس کے راوی ہین اور قول آپکا ذات شرف یعنی قدر والی چیز کہ اُسکی بڑی قدر ہونے کے سبب سے لوگ اُس کی طرف اپنی آنکھین اُٹھاتے ہین۔

(۹) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَيْضًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا زَنَى الرَّجُلُ خَرَجَ مِنْهُ الْاِيْمَانُ وَكَانَ عَلٰى رَأْسِهٖ كَالظُّلَّةِ فَاِذَا نَزَعَ عَادَ اِلَيْهِ الْاِيْمَانُ اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ قَالَ مُحَمَّدُ الْبَاقِرُ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى تَفْسِيْرُهُ يَخْرُجُ مِنَ الْاِيْمَانِ اِلَى الْاِسْلَامِ نَزَعَ اَيْ اَقْلَعَ عَنِ الذَّنْبِ وَفَارَقَهُ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی مرد زنا کرتا ہے تو ایمان اس سے نکل جاتا ہے اور چھتری کی طرح اسکے سر پر کھڑا رہتا ہے پھر جب زنا سے الگ ہو تو اسکی طرف ایمان پھر آتا ہی۔ ابوداود اور ترمذی اسکے راوی ہین۔ کہا ترمذی نے محمد باقر نے کہا کہ تفسیر اسکی یہ ہے کہ نکلجاتا ہے ایمان سے طرف اسلام کی۔ نزع یعنے باز رہے گناہ سے اور اُس سے جُدا ہو۔

(۱۰) وَعَنْ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰهُ تَعَالٰى بِهٖ وَمَنْ يُّرَائِيْ يُرَائِي اللّٰهُ تَعَالٰى بِهٖ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ سَمَّعَ بِفُلَانٍ اِذَا اَفْضَحَهُ وَاَظْهَرَ مِنْ عُيُوْبِهٖ مَا كَانَ يَسْتُرُهُ وَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ بِالنَّاسِ فَعَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى بِهٖ مِثْلَهٗ اَيْ يَفْضَحُهٗ وَيَكْشِفُ عُيُوْبَهٗ لِلنَّاسِ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ترجمہ جندب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو لوگون کو سُنائیگا خدا اُسکو سنائیگا اور جو دکھاوے

ہین پہر جب تو اُس سے کوئی چیز پاوے تو کہہ ھُوَ الْاَوَّلُ یعنے وہی اللہ پہلے ہے اور وہی پیچہے اور وہی ظاہر اور وہی باطن ہے اور وہ ہر چیز کو جاننے والا ہے ابو داؤد اس کے راوی ہین۔

(۲۳) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ تَحَلَّمَ بِحُلُمٍ لَمْ یَرَہُ کُلِّفَ اَنْ یَّعْقِدَ بَیْنَ شَعِیْرَتَیْنِ وَلَنْ یَّفْعَلَ وَمَنِ اسْتَمَعَ اِلٰی حَدِیْثِ قَوْمٍ وَّہُمْ لَہٗ کَارِھُوْنَ صُبَّ فِیْ اُذُنَیْہِ الْاٰنُکُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَمَنْ صَوَّرَ صُوْرَۃً عُذِّبَ وَکُلِّفَ اَنْ یَّنْفُخَ فِیْہَا الرُّوْحَ وَلَیْسَ بِنَافِخٍ اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ وَاَبُوْدَاؤدَ اَلْاٰنُکُ بِمَدِّ الْھَمْزَۃِ وَضَمِّ النُّوْنِ الرَّصَاصُ الْاَسْوَدُ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو بے دیکہے اپنی طرف سے خواب بنا کر بیان کرے تو اُسپر یہہ حکم ہوگا یعنے قیامت مین کہ دو جو کو گرہ دیکر جوڑے اور یہہ اُس سے کبہی نہ ہوسکیگا۔ یعنی اور اُس سے عذاب بہی کبہی موقوف نہوگا۔ اور جو کان لگادے کسی قوم کی بات سننے کو اور اُنکا سننا اُنکو بُرا لگتا ہو تو اُس کے دو کان مین پگہلا سیسہ ڈالا جاویگا قیامت کے دن اور جو کوئی تصویر بنادے تو اُسکو عذاب ہوا کرے گا اور اُسکو تکلیف دیجاوے گی۔ اسکی کہ اوسمین جان ڈالے اور وہ اس مین جان نہ ڈال سکیگا۔ یعنے تو عذاب اُس سے موقوف نہ ہوگا بخاری اور ابو داؤد اسکے راوی ہین۔ اور آنک کالے سیسے کو کہتے ہین۔

(۲۴) وَعَنْ وَاثِلَۃَ بْنِ الْاَسْقَعِؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَعْظَمِ الْفِرٰی اَنْ یَّدَّعِیَ الرَّجُلُ اِلٰی غَیْرِ اَبِیْہِ اَوْ یُرِیَ عَیْنَیْہِ مَالَمْ تَرَیَا اَوْ یَقُوْلَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَیْئًا لَمْ یَقُلْ اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ اَلْفِرٰی جَمْعُ فِرْیَۃٍ وَّھِیَ الْکَذِبُ ترجمہ واثلہ بن اسقع سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ البتہ سب سے بڑا بہتان یہہ ہے کہ مرد اپنے باپ کو چہوڑکر غیر کو باپ بتلادے یا اپنی آنکہون کو وہ دکہلاوے جو آنکہون نے نہین دیکہا یعنے جہوٹا خواب بناکر کہے یا خدا کے پیغمبر پر وہ بات کہے جو پیغمبر نے نہین کہی یعنے جہوٹی حدیث بناکر حضرتؐ کی طرف نسبت کرے بخاری اسکے راوی ہین۔ فریہ کے معنے ہین جہوٹ۔

(۲۵) وَعَنْ اَبِیْ قِلَابَۃَؓ اَنَّ ثَابِتَ بْنَ الضَّحَّاکِؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلٰی یَمِیْنٍ بِمِلَّۃٍ غَیْرِ الْاِسْلَامِ کَاذِبًا مُّتَعَمِّدًا فَھُوَ کَمَا قَالَ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَہٗ بِشَیْءٍ عُذِّبَ بِہٖ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَلَیْسَ عَلٰی رَجُلٍ نَذْرٌ فِیْمَا لَا یَمْلِکُ وَلَعْنُ الْمُؤْمِنِ کَقَتْلِہٖ وَمَنْ رَمٰی مُؤْمِنًا بِکُفْرٍ فَھُوَ کَقَتْلِہٖ وَمَنْ ذَبَحَ نَفْسَہٗ بِشَیْءٍ ذُبِحَ بِہٖ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَمَنِ ادَّعٰی دَعْوٰی کَاذِبَۃً لِّیَتَکَثَّرَ بِہَا لَمْ یَزِدْہُ اللّٰہُ تَعَالٰی اِلَّا قِلَّۃً اَخْرَجَہُ الْخَمْسَۃُ وَفِیْ رِوَایَۃِ اَبِیْ دَاؤدَ وَالتِّرْمِذِیِّ اِخْتِصَارًا ترجمہ ابو قلابہ سے روایت ہے کہ ثابت بن ضحاک نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو اسلام کے سوائے کسی اور دین کی جان بوجہ کر جہوٹی قسم کہاوے تو وہ ویسا ہی ہوجاتا ہے جیسا اُس نے کہا یعنے جو جہوٹی قسم اسطرح کہاوے کہ اگر مین ایسا کرون تو یہودی ہون یا نصرانی یا ہندو تو وہ ویسا ہی ہوجاتا ہے اور جو اپنے تئین کسی چیز سے قتل کرے تو وہ اُسی سے قیامت کے دن عذاب کیا جاے گا۔ اور نہین واجب ہوتی آدمی پر نذر اُس چیز مین جسکا وہ مالک نہین اور مومن کو لعنت کرنا اُسکے قتل کرنے کی برابر ہے اور جو کسی مسلمان کو کافر کہے گویا اُسنے اُسکو قتل کیا۔ اور جو اپنے تئین کسی چیز سے ذبح کرے وہ قیامت کے دن اُسی چیز سے ذبح کیا جائیگا اور جو جہوٹا دعوی کرے تاکہ اُس سے مال بڑہاوے تو نہین زیادہ کرتا خدا اُسکو مگر کمی یعنے اُسکا مال کم ہوتا جاتا ہے۔ پانچون اسکے راوی ہین اور ابو داؤد اور ترمذی کی روایت مین اختصار ہے۔

(۲۶) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ مَا ظَھَرَ الْغُلُوْلُ فِیْ قَوْمٍ اِلَّا اَلْقَی اللّٰہُ تَعَالٰی فِیْ قُلُوْبِہِمُ الرُّعْبَ وَلَا فَشَا الزِّنَا

پیٹ مین پاک اور ستھری چیز داخل کرے تو چاہیے کہ پاک چیز کہاوے بخاری اسکے راوی ہین۔

(۱۷) وعن ابی بکرۃ رضہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ما من ذنب احد ان یعجل لصاحبہ العقوبۃ فی الدنیا مع ما یدخر لہ فی الاخرۃ من البغی وقطیعۃ الرحم اخرجہ ابو داؤد والترمذی ترجمہ ابوبکرہ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہین ہے کوئی گناہ لائق تر اسکے کہ اسکے فاعل کو دنیا مین جلد سزا دیجاوے اور آخرت مین بہی اسکے واسطے عذاب جمع رہے سرکشی اور قطع رحمی سے یعنی یہ گناہ اس لائق ہے کہ اسپر دنیا مین بہی عذاب نازل ہو اور آخرت مین بہی ابوداؤد اور ترمذی اس کے راوی ہیں۔

(۱۸) وعن عیاض بن حمار رضہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ان اللہ تعالی اوحی الی ان تواضعوا حتی لا یبغی احد علی احد ولا یفخر احد علی احد اخرجہ ابو داؤد ترجمہ عیاض بن حمار سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خدا نے مجھکو حکم بہیجا ہے کہ تواضع کرو یہانتک کہ کوئی کسی پر سر اُٹھاوے اور کوئی کسی پر فخر کرے ابوداؤد اس کے راوی ہین۔

(۱۹) وعن ابی بکر الصدیق رضہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم النار قریبۃ من کل خب بخیل منان وفی روایۃ لا یدخل الجنۃ خب ولا بخیل ولا منان اخرجہ الترمذی ترجمہ ابوبکر صدیق سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دوزخ کی آگ قریب ہے ہر دغاباز بخیل احسان جتانیوالے سے اور ایک روایت مین ہے کہ بہشت مین نہین داخل ہوگا دغاباز اور نہ بخیل اور نہ دیکر احسان جتانیوالا ترمذی اسکے راوی ہین

(۲۰) وعن ابن عمرو بن العاص قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کلوا وتصدقوا والبسوا بغیر اسراف ولا مخیلۃ اخرجہ النسائی واخرجہ البخاری فی ترجمۃ باب ترجمہ ابن عمرو بن عاص سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کہاؤ اور خیرات کرو اور پہنو بدون اسراف اور تکبر کے نسائی اسکے راوی ہین۔ اور بخاری نے ترجمہ باب مین اس کو نکالا۔

(۲۱) وعن ابن عباس قال قیل یا رسول اللہ ان احدنا یجد فی نفسہ یعرض بشیء لان یکون حممۃ احب الیہ من ان یتکلم بہ فقال اللہ اکبر الحمد للہ الذی رد کیدہ الی الوسوسۃ اخرجہ ابو داؤد ترجمہ ابن عباس سے روایت ہو کہا کسی نے یاحضرت ہم مین سے کسی کے دل مین خیال آتا ہے یہ کہ وہ کسی کو ایسا مارتا ہے کہ البتہ ہوتا اُسکا کوئلا اسکے نزدیک بہتر ہے اس کے ساتہ کلام کرنے سے تو فرمایا اللہ بہت بڑا ہے سب تعریف واسطے اللہ کے کہ اس کے مکر کو وسوسہ کی طرف پہیرا ابوداؤد اسکے راوی ہین۔ یعنے یہ محض شیطانی وسوسہ ہی اُسکا کوئی گناہ نہین۔

(۲۲) وعن ابی زمیل قال قلت لابن عباس ما شیء اجدہ فی صدری قال ما ہو قلت واللہ لا اتکلم بہ فقال اشیء من شک وضحک ثم قال ما نجا من ذلک احد حتی انزل اللہ تعالی فان کنت فی شک مما انزلنا الیک فاسئل الذین یقرؤن الکتاب من قبلک فاذا وجدت شیئا من ذلک فقل ہو الاول والاخر والظاہر والباطن وہو بکل شیء علیم اخرجہ ابو داؤد ترجمہ ابوزمیل سے روایت ہے کہ مینے ابن عباس سے کہا کہ کیا چیز ہے جو مین اپنے سینے مین پاتا ہون اُنہون نے کہا وہ کیا ہے مینے کہا واللہ مین اسکو اپنی بان پر نہین لاسکتا انہون نے کہا کیا کچہ شک کی قسم سے ہے اور ہنسے پہر کہا اس سے کوئی نہین چہوٹا یہانتک کہ خدا نے یہ آیت اتاری پہر اگر تو ہو شک مین اُس چیز سے کہ ہمنے تیری طرف اتاری تو پوچھ لے اُن لوگون سے جو تجہ سے پہلے کتاب کو پڑہتے

(۲۱) وعن ابی الدرداء قال قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم حبك الشیء یعمی ویصم اخرجه ابوداؤد ترجمہ ابو درداؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تیرا کسی چیز سے محبت رکھنا اندھا اور بہرا کردیتا ہے تجھکو ابوداؤد اس کے راوی ہین۔

(۲۲) وعن انس قال قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم ان الشیطان یجری من ابن آدم مجری الدم اخرجه ابوداؤد ترجمہ انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شیطان آدمی کے بدن مین پہرتا ہے لہو کی طرح یعنی رگ رگ مین جہان جہان لہو پہرتا ہے ابوداؤد اس کے راوی ہین ف یعنی شیطان کا آدمی پر خوب قابو ہے بدفعلی کرانے مین۔

(۲۳) وعن مالك انه بلغه ان ام سلمة قالت یا رسول الله انهلك وفینا الصالحون قال نعم اذا کثر الخبث اخرجه مالك ترجمہ مالک سے روایت ہے انکو حدیث پہونچی کہ ام سلمہؓ نے کہا یا رسول اللہ کیا ہم ہلاک ہو جائینگے سب اور حالانکہ ہم مین نیک لوگ بہی موجود ہون گے فرمایا کہ ہان جبکہ گندگی یعنی زنا زیادہ ہو جاوے۔

(۲۴) وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم لیس منا من خبب امرأة علی زوجها او عبدا علی سیده اخرجه ابوداؤد وخبب ای افسد وخدع ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہین ہم مین سے جو عورت کو اپنے خاوند سے بہکاوے یا غلام کو اپنے مالک سے بہکاوے ابوداؤد اسکے راوی ہین خبب یعنی بگاڑے اور بہکاوے اور دہوکا دوے۔

(۲۵) وعنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم الا انبئکم بشرارکم الذی یاکل وحده ویجلد عبده ویمنع رفده اخرجه رزین ترجمہ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا نہ بتلاؤن مین تمکو جو تم مین بدتر ہے وہ جو تنہا کہاوے اور اپنے غلام کو کوڑے مارے اور حاجت سے زیادہ مال کو روکے رزین اسکے راوی ہین۔

الفصل الثالث فی آفات اللسان

تیسری فصل

آفات زبان کے بیان مین

(۱) عن الخدری رفعه قال اذا اصبح ابن آدم فان الاعضاء کلها تکفر اللسان تقول اتق الله فینا فانما نحن بك ان استقمت استقمنا وان اعوججت اعوججنا اخرجه الترمذی ترجمہ خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب آدمی صبح کرتا ہے تو سب اعضا زبان کی روبرو عاجزی کرتے ہین کہتے ہین کہ ڈر تو اللہ سے ہمارے حق مین اسواسطے کہ ہم تیرے ساتھ ہین اگر تو سیدہی رہیگی تو ہم بہی سیدہے رہینگے اور اگر تو ٹیڑہی ہو گئی تو ہم بہی ٹیڑہے ہو جاینگے ترمذی اس کے راوی ہین۔

(۲) وعن سفیان بن عبد الله قال قلت یا رسول الله حدثنی بامر اعتصم به قال قل ربی الله تعالی ثم استقم قلت یا رسول الله ما اخوف ما تخاف علی فاخذ بلسانه ثم قال هذا اخرجه الترمذی ترجمہ سفیان بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ مین نے کہا یا رسول اللہ مجکو ایسی بات بتلائیے کہ مین اسکو پکڑون اور اس پر

فِی قَوْمٍ اِلَّا کَثُرَ فِیْھِمُ الْمَوْتُ وَلَا نَقَصَ قَوْمٌ الْمِکْیَالَ وَالْمِیْزَانَ اِلَّا قُطِعَ عَنْھُمُ الرِّزْقُ وَلَا حَکَمَ قَوْمٌ بِغَیْرِ حَقٍّ اِلَّا فَشَا فِیْھِمُ الدَّمُ وَلَا خَتَرَ قَوْمٌ بِالْعَھْدِ اِلَّا سُلِّطَ عَلَیْھِمُ الْعَدُوُّ فَاَخْرَجَہٗ مَالِکٌ اَلْخَتْرُ اَلْغَدْرُ وَنَقْضُ الْعَھْدِ۔ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہا جس قوم میں خیانت ظاہر ہو خدا انکے دل میں دشمن کا رعب ڈالدیتا ہے اور جن لوگوں میں حرام کاری پھیل جاوے اُن میں موت بہت ہو جاتی ہے اور جو لوگ ماپ تول میں کمی کرتے ہیں یعنے کم ماپتے تولتے ہیں ان سے روزی بند ہو جاتی ہے اور جو لوگ ناحق حکم کرتے ہیں اُن میں خونریزی پھیلتی ہے اور جو لوگ عہد و پیمان توڑتے ہیں اُن پر خدا دشمن غالب کرتا ہے مالک اُس کے راوی ہیں

(۲۷) وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَبْغَضُ النَّاسِ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی ثَلٰثَۃٌ مُلْحِدٌ فِی الْحَرَمِ وَمُبْتَغٍ فِی الْاِسْلَامِ سُنَّۃَ الْجَاھِلِیَّۃِ وَمُطَّلِبُ دَمِ امْرِئٍ بِغَیْرِ حَقٍّ لِیُھَرِیْقَ دَمَہٗ اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ اَلْمُلْحِدُ اَلْمَائِلُ عَنِ الْحَقِّ اَلْحَدُ فِی الْحَرَمِ اِذَا ظَلَمَ فِیْہِ وَتَعَدّٰی ترجمہ اور ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سب لوگوں سے زیادہ تر دشمن خدا کے نزدیک تین شخص ہیں ایک تو حرم مکہ کی زمین میں کجروی کرنیوالا یعنی ٹیڑھی چال چلنے والا دوسرا دین اسلام میں کفر کی راہ رسم طلب کرنیوالا تیسرا ناحق کسی شخص کا خون چاہنے والا تاکہ اُسکا خون بہائے بخاری اُس کے راوی ہیں۔ ملحد۔ وہ ہے جو حق سے باطل کیطرف جھکنے والا ہو اور کجروی حرم میں یہہ ہے کہ اُس میں ظلم اور تعدی کرے۔ ف حرم میں کجروی کرنا یعنے وہ کام کرنا جو وہاں حرام ہیں جیسے قتل لڑائی شکار کرنا یا کجروی سے سب گناہ مراد ہیں کہ جیسے عبادت کا کام میں دونا ثواب ہے ویسے ہی گناہ کا بھی وہاں دونا عذاب ہے اس واسطے کہ حضور میں بےادبی بہت بُری ہے۔

(۲۸) وَعَنِ الْمُغِیْرَۃِ وَکَتَبَ اِلَیْہِ مُعَاوِیَۃُ اَنِ اکْتُبْ اِلَیَّ بِشَیْءٍ سَمِعْتَہٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَکَتَبَ اِلَیْہِ سَمِعْتُہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی کَرِہَ لَکُمْ ثَلٰثًا قِیْلَ وَقَالَ وَاِضَاعَۃَ الْمَالِ وَکَثْرَۃَ السُّؤَالِ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَاَبُوْدَاؤٗدَ ترجمہ مغیرہ سے روایت ہے اور حالانکہ معاویہ نے اسکو لکھا کہ میری طرف کچھ چیز یعنے کوئی حدیث لکھ جو تونے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنی ہے تو مغیرہ نے اُسکی طرف لکھا کہ میں نے حضرت سے سُنا کہ فرماتے تھے کہ مقرر خدا نے تمہارے واسطے تین چیزیں مکروہ رکھی ہیں اول قیل قال یعنے بیفائدہ باتیں کرنا دوسرے بے موقع مال کو ضائع کرنا جیسے ناچ رنگ آتش بازی عمارت وغیرہ بے حاجت باتوں میں مال کو برباد کرنا تیسرے بے احتیاج بہت سوال کرنا یا ناحق باتیں اور بے حاجت مسئلے پوچھنا شیخین اور ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔

(۲۹) وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّہٗ قَالَ اِنَّکُمْ لَتَعْمَلُوْنَ اَعْمَالًا ھِیَ فِیْ اَعْیُنِکُمْ اَدَقُّ مِنَ الشَّعْرِ کُنَّا نَعُدُّھَا عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمُوْبِقَاتِ اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ۔ اَلْمُوْبِقَاتُ اَلْمُھْلِکَاتُ ترجمہ انس سے روایت ہے کہا کہ تم البتہ عمل کرتے ہو جو تمہاری آنکھوں میں بال سے باریک تر ہیں ہم انکو حضرت کے زمانے میں ہلاک کرنے والی چیزوں سے گنتے تھے بخاری اسکے راوی ہیں۔

(۳۰) وَعَنْ وَاثِلَۃَ بْنِ الْاَسْقَعِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُظْھِرِ الشَّمَاتَۃَ بِاَخِیْکَ فَیُعَافِیْہِ اللّٰہُ تَعَالٰی وَیَبْتَلِیْکَ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ واثلہ بن اسقع سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے بھائی کی مصیبت میں خوشی ظاہر نہ کر یعنے خوش نہو کہ اسکو خدا آرام دیویگا اور تجکو مصیبت میں گرفتار کرے گا۔ ترمذی اسکے راوی ہیں۔

فرمایا کہ بل اسواسطے کہ چپ رہنا حرام ہے کفر کا کام ہے پھر اس نے کلام کیا اور کہا کہ تم کون ہو کہا کہ میں مہاجرین میں سے ایک آدمی ہوں اُس نے کہا کون مہاجرین میں سے کہا کہ قریش میں سے کہا کون قریش میں سے فرمایا کہ مقرر تو بہت پوچھنے والی ہے میں ابوبکر ہوں اس عورت نے کہا کب تک ہے زندگی ہماری اس نیک امر پر جو خدا نے ہمکو کفر کے بعد عنایت کیا یعنے ہمارا دین کب تک قائم اور ٹھیک رہیگا فرمایا جبتک تمہارے امام ٹھیک رہیں گے اُس نے کہا کہ امام کون لوگ ہیں فرمایا کیا تیری قوم میں سردار اور رئیس لوگ نہیں جو انکو حکم کرتے ہیں اور وہ انکا حکم مانتے ہیں اُس عورت نے کہا کہ ہاں فرمایا بس امام یہی لوگ ہیں بخاری اس کے راوی ہیں۔

(۸) وعن بریدۃ رضہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لا تقولوا للمنافق سید فانہ ان یک سیدا فقد اسخطتم اللہ تعالی اخرجہ ابوداود ترجمہ بریدہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ منافق کو سردار مت کہو اسواسطے کہ اگر وہ سردار ہو تو تم نے خدا کو ناراض کیا ابوداود اس کے راوی ہیں۔

(۹) وعن ام حبیبۃ رضہ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کل کلام ابن آدم علیہ لا لہ الا امر بمعروف او نہی عن منکر او ذکر اللہ تعالی اخرجہ الترمذی ترجمہ ام حبیبہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی کا ہر کلام اُس پر وبال ہے اسکو نافع نہیں مگر نیک کام بتلانا اور بدکام سے ہٹانا یا اللہ تعالی کا ذکر کرنا ترمذی اس کے راوی ہیں۔

(۱۰) وعن ابن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالی عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ ان اللہ تعالی یبغض البلیغ من الرجال الذی یتخلل بلسانہ کما تتخلل البقرۃ اخرجہ الترمذی ترجمہ ابن عمرو بن عاص رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر خدا دشمن جانتا ہے بلیغ مرد کو جو اپنی زبان کو پھیرتا ہے جیسے گائے پھیرتی ہے ترمذی اس کے راوی ہیں۔

(۱۱) وعن ابی ہریرۃ رضہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ من تعلم صرف الکلام لیسبی بہ قلوب الرجال لم یقبل اللہ منہ یوم القیامۃ صرفا ولا عدلا اخرجہ ابوداود والمراد بصرف الکلام ما یتکلفہ الانسان من الزیادۃ فیہ علی الحاجۃ وانما کرہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ذلک لما یدخلہ من الریاء والتصنع ویخالطہ من الکذب والتزید والاستباء افتعال من السبی کانہ ینہب بکلامہ قلوب السامعین ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو سیکھے پھیرنا کلام کا تاکہ اُس کے ساتھ لوگوں کے دل پھیرے خدا اُس سے قیامت کے دن نہ نفل عبادت قبول کریگا نہ فرض کو ابوداود اسکے راوی ہیں اور مراد صرف لسان سے یہ ہے کہ آدمی اس میں حاجت سے زیادہ تکلف کرے اور حضرت نے اسکو مکروہ اسواسطے کہا کہ اُس میں داخل ہوتا ہے ریا اور بناوٹ اور ملتا ہے اُس میں جھوٹ اور کذب اور استباء افتعال ہے سبی سے گویا کہ اُچک لیتا ہے سننے والوں کے دل کو۔

(۱۲) وعن ابن مسعود رضہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہلک المتنطعون قالہا ثلثا اخرجہ مسلم وابوداود التنطع فی الکلام التعمق فیہ والتفاصح ترجمہ ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہلاک ہوئے سختی کرنے والے یہ حضرت نے تین بار فرمایا مسلم اور ابوداود اسکے راوی ہیں تنطع کے معنے ہیں کلام میں گھسنا اور اس میں بہت غور کرنا۔

عمل کرون فرمایا کہہ میرا رب اللہ ہے پہر اُسپر قائم رہ پہر مینے کہا یا حضرت کونسی چیز زیادہ تر خوفناک ہے جسکا آپکو مجہ پر
خوف ہے تو حضرت نے اپنی زبان پکڑی اور فرمایا کہ اُسکو نگاہ رکہہ ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۳) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْیَقُلْ خَیْرًا اَوْ لِیَصْمُتْ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ وَلَهٗ فِیْ اُخْرٰی عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ صَمَتَ نَجَا ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو
اللہ پر اور پچھلے دن پر ایمان رکہتا ہو تو چاہیے کہ نیک بات بولے یا چپ رہے ترمذی اسکے راوی ہین۔ اور اسکی دوسری
روایت مین ابن عمر سے ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو چپ رہا وہ چھوٹا۔

(۴) وَعَنْ عَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْکُهٗ مَا لَا یَعْنِیْهِ اَخْرَجَهُ مَالِكٌ مُرْسَلًا وَالتِّرْمِذِیُّ مَوْصُوْلًا ترجمہ علی بن حسین سے روایت
ہے اُس نے روایت کی ابوہریرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی کے اسلام کی خوبی سے ہے یہ
بیفائدہ باتون کو چھوڑ دیوے راوی اسکے مالک ہین بطور ارسال کے اور ترمذی بطور موصول کے۔

(۵) وَعَنْ اَنَسٍ رض قَالَ تُوُفِّیَ رَجُلٌ فَقَالَ رَجُلٌ اٰخَرُ لَهٗ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَسْمَعُ اَبْشِرْ بِالْجَنَّةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَمَا یُدْرِیْكَ لَعَلَّهٗ تَکَلَّمَ بِمَا لَا یَعْنِیْهِ اَوْ بَخِلَ بِمَا لَا یُغْنِیْهِ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ انس سے روایت ہے کہ ایک مرد مر گیا اور دوسرے مرد نے اُس کے واسطے کہا کہ تجہکو بہشت کی
خوشخبری ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سنا تو حضرت نے فرمایا تجہکو کیا معلوم ہے شاید اُس نے بیفائدہ بات
کی ہو یا بخل کیا ہو اُس چیز سے جو اُسکو بے پروا نکرے یعنی ادنی چیز سے ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۶) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعَبْدَ لَیَتَکَلَّمُ بِالْکَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللّٰهِ تَعَالٰی لَا یُلْقِیْ لَهَا بَالًا یَرْفَعُهُ اللّٰهُ تَعَالٰی بِهَا فِی الْجَنَّةِ وَاِنَّ الْعَبْدَ لَیَتَکَلَّمُ بِالْکَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللّٰهِ تَعَالٰی لَا یُلْقِیْ لَهَا بَالًا یَهْوِیْ بِهَا فِیْ النَّارِ سَبْعِیْنَ خَرِیْفًا اَخْرَجَهُ الثَّلٰثَةُ وَالتِّرْمِذِیُّ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک بندہ خدا کی رضامندی کی کوئی بات بول جاتا ہے اور دل مین اوسکو کوئی بڑی
چیز نہین سمجہتا حالانکہ اُسی بات کے سبب سے خدا اسکے درجے بہشت مین بلند کرتا ہے اور مقرر بندہ خدا کی ناراضگی کی کوئی بات بولجاتا
ہے دل مین اُسکو کوئی بڑی بات نہین سمجہتا حالانکہ اسی بات کے سبب سے دوزخ مین گرجاتا ہے ستر برس کی راہ اور تینون اور
ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۷) وَعَنْ قَیْسِ بْنِ اَبِیْ حَازِمٍ قَالَ دَخَلَ اَبُوْ بَکْرٍ رض عَلَی امْرَاَةٍ مِنْ اَحْمَسَ یُقَالُ لَهَا زَیْنَبُ فَرَاٰهَا لَا تَتَکَلَّمُ فَقَالَ مَا لَهَا لَا تَتَکَلَّمُ قَالُوْا حَجَّتْ مُصْمِتَةً فَقَالَ لَهَا تَکَلَّمِیْ فَاِنَّ هٰذَا لَا یَحِلُّ هٰذَا مِنْ عَمَلِ الْجَاهِلِیَّةِ فَتَکَلَّمَتْ فَقَالَتْ مَنْ اَنْتَ قَالَ امْرُؤٌ مِنَ الْمُهَاجِرِیْنَ فَقَالَتْ مِنْ اَیِّ الْمُهَاجِرِیْنَ قَالَ مِنْ قُرَیْشٍ قَالَتْ مِنْ اَیِّ قُرَیْشٍ قَالَ اِنَّكِ لَسَؤُوْلٌ اَنَا اَبُوْ بَکْرٍ قَالَتْ مَا بَقَاؤُنَا عَلٰی هٰذَا الْاَمْرِ الصَّالِحِ الَّذِیْ جَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی بِهٖ بَعْدَ الْجَاهِلِیَّةِ قَالَ بَقَاؤُکُمْ مَا اسْتَقَامَتْ اَئِمَّتُکُمْ قَالَتْ وَمَا الْاَئِمَّةُ قَالَ اَمَا کَانَ لِقَوْمِكِ رُؤُوْسٌ وَاَشْرَافٌ یَاْمُرُوْنَهُمْ فَیُطِیْعُوْنَهُمْ قَالَتْ بَلٰی قَالَ فَهُمْ اُولٰئِكَ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِیُّ ترجمہ
قیس بن ابی حازم سے روایت ہے کہ گیا ابوبکر صدیق رض قوم احمس کی ایک عورت کے پاس اندر گئے جسکا نام زینب تہا سو اُسکو دیکہا
کہ وہ بولتی نہین تو فرمایا اُسکو کیا ہے کہ وہ کلام نہین کرتی لوگون نے کہا کہ اُس نے حج کیا ہے چپکے تو حضرت ابوبکر نے اُس سے

کہ انکو یحیی بن سعید سے یہ حدیث پہونچی کہ عیسے علیہ السلام راہ مین ایک سور پر گزرے تو اُس سے کہا کہ گذر جا سلامتی سے
تو کسی نے اُنسے کہا کہ تو کہتا ہے یہ خنزیر سے کہا مین ڈرتا ہون کہ اپنی زبان کو بدگوئی کی عادت ڈالون ۔

(۱۹) وَعَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا بَلَغَهٗ عَنِ الرَّجُلِ شَيْءٌ لَمْ يَقُلْ مَا بَالُ فُلَانٍ يَقُوْلُ وَلٰكِنْ يَقُوْلُ مَا بَالُ اَقْوَامٍ يَقُوْلُوْنَ كَذَا وَكَذَا اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاوٗدَ **ترجمہ** عائشہ رض سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کا دستور تہا کہ جب آپکو کسی مرد کی کچہ بُری خبر پہونچتی تو نہ فرماتے کہ کیا حال ہے فلانیکا لیکن یون فرماتے کہ کیا حال ہے اُن لوگون کا جو ایسا ایسا کہتے ہین ابو داؤد اس کے راوی ہین ۔

(۲۰) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ لَا تُكْثِرُوا الْكَلَامَ فَاِنَّ كَثْرَةَ الْكَلَامِ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى قَسْوَةٌ لِلْقَلْبِ وَاِنَّ اَبْعَدَ النَّاسِ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى اَلْقَاسِيْ الْقَلْبِ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ **ترجمہ** ابن عمر رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ نہ زیادہ کلام کیا کرو بدون ذکر اللہ کے سو اسطرح کہ بہت کلام کرنا بدون ذکر اللہ کے سیاہی دل کا سبب ہے اور سب لوگون مین زیادہ تر دور اللہ سے سیاہ دل والا ہے

(۲۱) وَعَنْ اَبِيْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِيِّ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَرْبَعٌ فِيْ اُمَّتِيْ مِنْ اَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ لَا يَتْرُكُوْنَهُنَّ الْفَخْرُ بِالْاَحْسَابِ وَالطَّعْنُ فِي الْاَنْسَابِ وَالْاِسْتِسْقَاءُ بِالنُّجُوْمِ وَالنِّيَاحَةُ وَقَالَ النَّائِحَةُ اِذَا لَمْ تَتُبْ قَبْلَ مَوْتِهَا تُقَامُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَعَلَيْهَا سِرْبَالٌ مِّنْ قَطِرَانٍ وَّدِرْعٌ مِّنْ جَرَبٍ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ **ترجمہ** ابو مالک اشعری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ چار خصلتین میری امت مین زمانہ کفر کی رسمین ہین کہ اُن کو چہوڑینگے نہین ایک تو فخر کرنا اپنے خاندان پر دوسری عیب لگانا لوگون کی ذاتون مین تیسری مینہ مانگنا ستارون سے یعنی مینہ کو تارون کی تاثیر سے سمجہنا چوتہی نوحہ کرنا یعنے مردیکی خوبیان کرنا اور فرمایا کہ اگر نوحہ کرنیوالی عورت مرنے سے پہلے توبہ نکرے تو قیامت کے دن کہڑی کی جاویگی اور حالانکہ اُسپر پیراہن گندک کا ہوگا اور کرتا ارل کا مسلم اسکے راوی ہین ۔ **ف** فی الحقیقت یہ کفر کی رسمین اس امت مین جاری ہین تمام عوام اعتقاد نجوم اور نوحہ گری مین مبتلا ہین اور خاندان پر فخر کرنا اور لوگون کی ذاتون مین طعنہ کرنا تو اکثر خواص مین بہی موجود ہے خدا پناہ مین رکہے ۔

(۲۲) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اسْتَاْذَنَ رَجُلٌ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ بِئْسَ اَخُو الْعَشِيْرَةِ فَلَمَّا دَخَلَ انْبَسَطَ اِلَيْهِ وَاَلَانَ لَهُ الْقَوْلَ فَلَمَّا خَرَجَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حِيْنَ سَمِعْتَ الرَّجُلَ قُلْتَ كَذَا وَكَذَا ثُمَّ تَطَلَّقْتَ فِيْ وَجْهِهٖ وَانْبَسَطْتَ اِلَيْهِ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ مَتٰى عَهِدْتِّنِيْ فَاحِشًا اِنَّ مِنْ شَرِّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰى مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَنْ تَرَكَهُ النَّاسُ اتِّقَاءَ فُحْشِهٖ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ اِلَّا النَّسَائِيَّ **ترجمہ** عائشہ سے روایت ہے کہ ایک مرد نے حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے اجازت مانگی تو حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ بُرا ہے بہائی قوم کا پہر جب وہ اندر آیا تو آپ نے اُس کے واسطے کشادہ پیشانی کی اور نرم کلام کیا پہر جب نکل گیا تو مینے کہا یا رسول اللہ جب آپ نے اُس مرد کو سُنا تہا تو ایسا ایسا کہا تہا یعنے اُسکو بُرا کہا تہا ۔ پہر آپنے اُس کے روبرو کشادہ پیشانی کی اور نرم باتین کین تو فرمایا اے عائشہ تو نے کب مجہکو فحش بولنے والا پایا تہا سو مقرر سب آدمیون سے بدتر خدا کے نزدیک مرتبے مین قیامت کے دن وہ آدمی ہوگا جسکا لوگ ملنا چہوڑ دین اُسکی بدگوئی اور گالی کے ڈر سے نسائی کے سوا چہیون اسکے راوی ہین **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جائز ہے مدارات اُسکی کہ اُسکی بدگوئی کا ڈر ہو اور مداراۃ یہ ہے

(۱۳) **وعن** ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما قال قدم رجلان من المشرق فخطبا فعجب الناس لبیانہما فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان من البیان لسحرا اخرجہ البخاری ومالک وابوداؤد والترمذی ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ مشرق سے دو مرد آئے تو دونون نے خطبہ پڑہا تو لوگ انکی خوش تقریری سے متعجب ہوے تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بعض بیان جادو ہوتا ہے یعنی جیسے جادو سے آدمی لوٹ پوٹ ہو جاتا ہے ویسے بعض آدمی کی تقریر سے بخاری اور مالک اور ابوداؤد اور ترمذی اسکے راوی ہین۔ **ف** علمائے حدیث نے فرمایا کہ اگر کوئی باطل بات مین خوش تقریری کرے تو حرام ہے اور حق بات مین پسند ہے۔

(۱۴) **وعن** ابی امامۃ رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انا زعیم ببیت فی ربض الجنۃ لمن ترک المراء وان کان محقا وببیت فی وسط الجنۃ لمن ترک الکذب وان کان مازحا وببیت فی اعلی الجنۃ لمن حسن خلقہ اخرجہ ابوداؤد وبہذا اللفظ والترمذی عن انس ربض الجنۃ ما حولہا من العمارۃ والمراء الجدال والخصام ترجمہ ابو امامہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مین ضامن ہون ایک گہر کا گرد بہشت کے اُس کے لیے جو جہگڑا چہوڑ دے اگرچہ حق پر ہو اور مین ضامن ہون ایک گہر کا درمیان بہشت کے اُسکے لیے جو جہوٹ کو چہوڑ دے اگرچہ خوش طبعی سے ہو اور مین ضامن ہون ایک گہر کا بہشت کے اعلے درجے مین اُسکے لیے جو نیک خو ہو راوی اسکے ابوداؤد ہین اس لفظ سے اور ترمذی نے انس رض سے اس کے معنے روایت کیے ہین۔ ربض کے معنے ہین جو بہشت کے گرد عمارت ہے اور مراء لڑائی اور جہگڑے کو کہتے ہین۔

(۱۵) **وعن** ابن عباس رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کفاک اثما ان لا تزال مخاصما اخرجہ الترمذی ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کافی ہے تجہکو یہہ گناہ کہ تو ہمیشہ جہگڑالو رہے ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۱۶) **وعن** ابی بکرۃ رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یقولن احد کم قمت رمضان کلہ او صمتہ قال فلا ادری اکرہ التزکیۃ او قال لا بد من نومۃ او رقدۃ اخرجہ ابوداؤد والنسائی ترجمہ ابوبکرہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی یون نہ کہے کہ مین تمام رمضان کہڑا رہا یعنے عبادت مین یا مین نے اسکا روزہ رکہا سو مین نہین جانتا کہ اپنے تئین پاک کرنے کو مکروہ جانا یا فرمایا کہ سونا اور لیٹنا بہی ضرور ہے۔ ابوداؤد ونسائی اس کے راوی ہین۔

(۱۷) **وعن** سہل بن حنیف رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لا یقولن احدکم خبثت نفسی ولکن لیقل لقست نفسی اخرجہ الشیخان۔ لقست بکسر القاف ای غثت وانما کرہ خبثت ہربا من لفظ الخبث ترجمہ سہل بن حنیف سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی یون نہ کہے کہ میرا نفس نجس ناپاک ہوا ولیکن یون کہے کہ میرا جی بگڑ گیا یا مجہے متلی ہوئی شیخین اسکے راوی ہین۔ لقست کے معنے ہین غثیان ہوا یعنی متلی ہوئی اور اسکو مکروہ تو خبثت کے لفظ سے نفرت کرنی کو رکہا **ف** یعنے خبیث اور پلید کافر کا لقب ہے مسلمان اپنے تئین یہہ برا لفظ نہ کہے اگرچہ دوسرا معنے مراد ہو۔

(۱۸) **وعن** مالک انہ بلغہ عن یحیی بن سعید ان عیسی علیہ السلام مر بخنزیر علی الطریق فقال لہ انفذ بسلام فقیل لہ تقول ہذا لخنزیر فقال انی اخاف ان اعود لسانی النطق بالسوء ترجمہ مالک سے روایت ہے

أَمِيْرٌ أَوْ مَأْمُوْرٌ أَوْ مُخْتَالٌ أَخْرَجَهُ أَبُوْ دَاوُدَ أَرَادَ أَنَّ مَنْ لَمْ يَنْصِبْهُ الْأَمِيْرُ وَخَطَبَ النَّاسَ بِنَفْسِهِ مُسْتَبِدًّا بِذٰلِكَ كَطَلَبِ الرِّيَاسَةِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَأْمُرَهُ أَحَدٌ مِنْ أُولِي الْأَمْرِ بِذٰلِكَ فَهُوَ مُخْتَالٌ أَيْ مُرَاءٍ ترجمہ عوف بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں وعظ سناتا لوگوں کو مگر سردار یا جو حاکم کی طرف سے مامور ہو یا مختال ابو داؤد اسکے راوی ہیں مراد یہ ہے کہ جو حاکم کی طرف سے مامور نہ ہوا اور خود بخود لوگوں پر خطبہ پڑھے خود مستقل ہو کر ساتھ اسکے واسطے طلب ریاست کے بدون حکم کسی حاکم کے تو وہ مختال ہے یعنے دکھلانیوالا یعنے ریاکار۔

اَلْفَصْلُ الرَّابِعُ فِيْ أَنْوَاعٍ مُخْتَلِفَةٍ

چوتھی فصل مختلف قسموں کی حدیثوں میں

عَنْ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا صَلٰوةَ الْعَصْرِ ثُمَّ قَامَ خَطِيْبًا فَلَمْ يَدَعْ شَيْئًا يَكُوْنُ إِلٰى قِيَامِ السَّاعَةِ إِلَّا أَخْبَرَنَا بِهٖ حَفِظَهُ مَنْ حَفِظَهُ وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ وَكَانَ فِيْمَا قَالَ إِنَّ الدُّنْيَا خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ وَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى مُسْتَخْلِفُكُمْ فِيْهَا فَنَاظِرٌ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ أَلَا فَاتَّقُوا الدُّنْيَا وَاتَّقُوا النِّسَاءَ وَقَالَ أَلَا لَا يَمْنَعَنَّ رَجُلًا هَيْبَةُ النَّاسِ أَنْ يَقُوْلَ بِحَقٍّ إِذَا عَلِمَهُ فَبَكٰى أَبُوْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقَالَ قَدْ وَاللّٰهِ رَأَيْنَا أَشْيَاءَ فَهِبْنَا وَكَانَ فِيْمَا قَالَ أَلَا إِنَّهُ يُنْصَبُ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِقَدْرِ غَدْرَتِهٖ وَلَا غَدْرَةَ أَعْظَمُ مِنْ غَدْرَةِ إِمَامِ عَامَّةٍ وَقَالَ إِنَّ بَنِيْ اٰدَمَ خُلِقُوْا عَلٰى طَبَقَاتٍ شَتّٰى فَمِنْهُمْ مَنْ يُوْلَدُ مُؤْمِنًا وَيَحْيٰى مُؤْمِنًا وَيَمُوْتُ مُؤْمِنًا وَمِنْهُمْ مَنْ يُوْلَدُ مُؤْمِنًا وَيَحْيٰى مُؤْمِنًا وَيَمُوْتُ كَافِرًا وَمِنْهُمْ مَنْ يُوْلَدُ كَافِرًا وَيَحْيٰى كَافِرًا وَيَمُوْتُ مُؤْمِنًا وَمِنْهُمْ مَنْ يُوْلَدُ كَافِرًا وَيَحْيٰى كَافِرًا وَيَمُوْتُ كَافِرًا أَلَا وَإِنَّ مِنْهُمُ الْبَطِيْءُ الْغَضَبِ سَرِيْعُ الْفَيْءِ وَالسَّرِيْعُ الْغَضَبِ سَرِيْعُ الْفَيْءِ وَالْبَطِيْءُ الْغَضَبِ بَطِيْءُ الْفَيْءِ فَتِلْكَ بِتِلْكَ أَلَا وَإِنَّ مِنْهُمْ بَطِيْءُ الْفَيْءِ سَرِيْعُ الْغَضَبِ أَلَا وَخَيْرُهُمْ بَطِيْءُ الْغَضَبِ سَرِيْعُ الْفَيْءِ وَشَرُّهُمْ سَرِيْعُ الْغَضَبِ بَطِيْءُ الْفَيْءِ أَلَا وَإِنَّ مِنْهُمْ حَسَنُ الْقَضَاءِ حَسَنُ الطَّلَبِ وَمِنْهُمْ سَيِّئُ الْقَضَاءِ حَسَنُ الطَّلَبِ وَمِنْهُمْ سَيِّئُ الطَّلَبِ حَسَنُ الْقَضَاءِ فَتِلْكَ بِتِلْكَ أَلَا وَإِنَّ مِنْهُمْ سَيِّئُ الْقَضَاءِ وَسَيِّئُ الطَّلَبِ وَخَيْرُهُمُ الْحَسَنُ الْقَضَاءِ الْحَسَنُ الطَّلَبِ وَشَرُّهُمْ سَيِّئُ الْقَضَاءِ سَيِّئُ الطَّلَبِ أَلَا وَإِنَّ الْغَضَبَ جَمْرَةٌ فِيْ قَلْبِ ابْنِ اٰدَمَ أَمَا رَأَيْتُمْ إِلٰى حُمْرَةِ عَيْنَيْهِ وَانْتِفَاخِ أَوْدَاجِهٖ فَمَنْ أَحَسَّ بِشَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ فَلْيَلْصَقْ بِالْأَرْضِ قَالَ وَجَعَلْنَا نَلْتَفِتُ إِلَى الشَّمْسِ هَلْ بَقِيَ مِنَ النَّهَارِ شَيْءٌ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ أَلَا إِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا فِيْمَا مَضٰى مِنْهَا إِلَّا كَمَا بَقِيَ مِنْ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِيْمَا مَضٰى مِنْهُ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ أَلْفَيْءُ الرُّجُوْعُ ترجمہ خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم کو ایک دن عصر کی نماز پڑھائی پھر خطبہ پڑھنے کو کھڑے ہوئے جو چیز قیامت تک ہونیوالی تھی سب کی ہم کو خبر دی یاد رکھا اسکو جسنے یاد رکھا اور بھولا اسکو جو بھولا اور جو کچھ فرمایا اسمین یہی تھا کہ دنیا شیرین اور ہری بھری ہے اور بیشک خدا تمکو خلیفہ کرنے والا ہے دنیا مین پھر دیکھنے والا ہے کہ کیسا کیسا کام کرتے ہو خبردار رہو بچو دنیا سے اور بچو عورتون سے اور فرمایا خبردار نہ روکے کسی مرد کو حق بات کہنے سے ڈر لوگون کا جب کہ اسکو معلوم ہو تو ابو سعید رونے لگے اور کہا قسم ہے ہم نے کئی چیزین دیکھین اور لوگون کے ڈر سے نہین کہین اور جو کچھ آپنے فرمایا اسمین یہ بھی تھا خبردار رہو ہر دغاباز کے لیے قیامت کے دن جھنڈا کھڑا کیا جاویگا بقدر اسکی دغابازی کے یعنی جسقدر دغا ہوگا اُتنا ہی نشان بلند ہوگا اور نہین ہے کوئی زیادہ تر عہد شکنی عام لوگون کے سردار سے اور فرمایا کہ آدمی پیدا کیے گئے مختلف طبقون اور جدے جدے قسمون پر سو اُن مین بعضا وہ شخص ہے کہ مومن پیدا ہوتا ہے اور ایمان سے جیتا ہے اور ایمان سے مرتا ہے اور بعضا وہ شخص ہے کہ ایمان سے پیدا ہوتا ہے اور ایمان سے جیتا ہے اور کافر ہو کر مرتا ہے اور اُن مین سے بعضا وہ شخص ہے کہ کافر پیدا ہوتا ہے اور کافر جیتا ہے

کو دنیا کو دین کے واسطے خرچ کرے اور مداہنت یہ ہے کہ دین کو دنیا کے واسطے بیچے۔

(۲۳) وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ خَطَبَ رَجُلٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَّعْصِهِمَا فَقَدْ غَوٰى فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ بِئْسَ الْخَطِيْبُ اَنْتَ قُلْ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اَخْرَجَهٗ مُسْلِمٌ وَّ اَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ ترجمہ عدی بن حاتم سے روایت ہو کہ ایک مرد نے حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے روبرو خطبہ پڑھا تو اس نے کہا کہ جو خدا اور اوس کے رسول کی اطاعت کرے وہ اوس نے راہ پائی اور جس نے دونون کی نافرمانی کی وہ گمراہ ہوا تو حضرت نے فرمایا کہ تو برا خطیب ہے، یون کہو کہ جو خدا اور اسکے رسول کی نافرمانی کرے گا وہ گمراہ ہوگا مسلم ابوداؤد اور نسائی اسکے راوی ہین ف اُس خطیب کو برا اسواسطے کہا کہ اُس نے خدا اور رسول دونون کو ایک لفظ مین ملا دیا تھا۔ پھر اُسکو سکھایا کہ علیحدہ علیحدہ کہا کرے۔

(۲۴) وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْلُوْا مَا شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَشَاءَ فُلَانٌ وَّلٰكِنْ قُوْلُوْا مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ شَاءَ فُلَانٌ اَخْرَجَهٗ اَبُوْدَاؤُدَ ترجمہ حذیفہ رضہ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ یون نہ کہا کرو کہ جو چاہے اللہ اور چاہے فلانا ولیکن یون کہا کرو کہ جو چاہے اللہ اور پھر چاہے فلانا۔ ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

(۲۵) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا سَمِعْتُمُ الرَّجُلَ يَقُوْلُ هَلَكَ النَّاسُ فَهُوَ اَهْلَكُهُمْ اَخْرَجَهٗ مُسْلِمٌ وَّمَالِكٌ وَّاَبُوْدَاؤُدَ وَرُوِيَ اَهْلَكُهُمْ بِضَمِّ الْكَافِ وَفَتْحِهَا وَمَعْنَاهُ بِالضَّمِّ اَشَدُّهُمْ هَلَاكًا وَّبِالْفَتْحِ اَنَّهٗ هُوَ الَّذِيْ اٰيَسَهُمْ مِّنَ الرَّحْمَةِ بِتَجْرِيَتِهِمْ عَلَى ارْتِكَابِ الذُّنُوْبِ مُقَارَفَةِ الْمَعَاصِيْ ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم کسی مرد کو سنو کہتا ہو کہ ہلاک ہوئے لوگ تو اُس نے انکو ہلاک کیا، مسلم اور مالک اور ابوداؤد اسکے راوی ہین۔ اور اہلکہم پیش کاف اور زبر سے مروی ہے۔ پیش کے ساتھہ یہ معنی ہین کہ وہ ان مین سخت تر ہے ہلاک ہونے مین اور زبر سے یہ معنی کہین کہ وہ شخص ہے جسنے اُن کو گناہون کے ارتکاب کی وجہ سے رحمت سے نا امید کیا۔

(۲۶) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ كُلُّ اُمَّتِيْ مُعَافًى اِلَّا الْمُجَاهِرُوْنَ وَاِنَّ مِنَ الْمُجَاهَرَةِ اَنْ يَّعْمَلَ الرَّجُلُ بِاللَّيْلِ عَمَلًا ثُمَّ يُصْبِحُ وَقَدْ سَتَرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَيَقُوْلُ يَا فُلَانُ عَمِلْتُ الْبَارِحَةَ كَذَا وَكَذَا وَقَدْ بَاتَ يَسْتُرُهٗ رَبُّهٗ فَيُصْبِحُ فَيَكْشِفُ سِتْرَ اللّٰهِ عَلَيْهِ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ میری سب امت عافیت مین ہین مگر جو اپنے چھپے گناہون کو ظاہر کرتے ہین اور البتہ یہ بات بھی اظہار مین داخل ہے کہ بندہ رات کو کوئی برا کام کرے پھر اُسکو صبح اس حالت مین ہو کہ اُس کے رب نے اس کے گناہ کو چھپا ڈالا ہو تو وہ شخص یون کہے کہ او فلانے مین نے رات کو ایسا ایسا کام کیا البتہ رات کو اُس کے رب نے گناہ پر پردہ ڈالا اور وہ صبح کو خدا کے پردے کو کھولتا ہے شیخین اسکے راوی ہین ف اپنے پوشیدہ گناہ کو لوگون کے آگے ظاہر کرنا سخت کبیرہ گناہ ہے اسواسطے کہ اس مین گناہ پر دلیری ثابت ہوتی اور صاف ظاہر ہوا کہ یہ خدا سے نہین ڈرتا اور حدیث مین آیا ہے کہ پوشیدہ گناہ کی پوشیدہ توبہ کرے اور ظاہر گناہ کی ظاہر توبہ کرے تاکہ نیک لوگ خوش ہو کر اُس کی توبہ کے گواہ ہون۔

(۲۷) وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رضہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ لَا يَقُصُّ عَلَى النَّاسِ اِلَّا

مِنْ خَفَا الْبَرْقِ اِذَا لَمَعَ لَمَعَانًا خَفِيفًا وَالشِّنْظِيرُ السَّيِّئُ الْخُلُقِ وَالْفَحَّاشُ الْمُبَالِغُ فِي الْفُحْشِ ترجمہ عیاض بن حمار سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر بیشک رب نے مجھے حکم کیا کہ مین تمکو سکہا وُن جو تم نہین جانتے اُس علم سے جو مجھکو رب نے سکہایا اور خدانے فرمایا کہ جو مال کہ مینے بندی کو دیا ہے سو حلال ہے اور خدانے فرمایا کہ مینے اپنے سب بندون کو حقانی پیدا کیا جو باطل دین کی طرف نہ جہکے پہر اُن کے پاس شیطان آئے سو اُن کو اُنکے پیدائشی دین سے پہیر ڈالا اور اُنپر حرام کیا جو مینے اُنپر حلال کیا تہا اور شیطانون نے اُنکو حکم کیا کہ میرے ساتہ اُس چیز کو شریک ٹہیراوین جسکی مینے کوئی دلیل نہین اُتاری یعنی شیطان اور کفار اگر کسی کو نہ بہکاتے تو ہر آدمی اپنے پیدائشی دین پر رہتا شرک نہ کرتا خدا کے حلال کو حرام نہ ٹہیراتا اور مقرر خدا تعالی نے زمین والون کی طرف نظر کی اور عربیون اور غیر عربیون کو دشمن رکہا سوائے بقایا اہل کتاب کے اور فرمایا سوائے اسکے نہین کہ مینے تجھکو پیغمبر کیا ہے تاکہ تجھکو مبتلا کرون اور تیرے سبب سے اور خلق کو مبتلا کرون اور مین نے تیری طرف کتاب اُتاری ایسی کہ اُسکو پانی نہ دہو سکے کہ تو اُسکو سوتے اور جاگتے پڑہے اور مقرر خدانے مجھکو حکم کیا کہ کفار قریش کو جلا ڈالون تو مینے کہا کہ اے میرے رب اسوقت میرے سر کو کچل ڈالینگے پس چہوڑینگے اُسکو مثل روٹی کے تو خدا تعالی نے فرمایا کہ اُنکو نکالدے جیسے اُنہون نے تجھکو نکالا اور اُن سے جہاد کر ہم تجھکو جہاد کا سامان درست کر دینگے اور خرچ کر ہم تجھپر خرچ کرینگے اور لشکر بہیج کہ ہم اُسکی مانند پانچ لشکر فرشتون کے بہیجینگے اور لڑ ہمراہ اپنے تابعدارون کے اپنے نافرمانون سے اور فرمایا کہ بہشتی تین طرح کے لوگ ہین یعنے جو کہ لائق ہین کہ مقربین کے ساتہ بہشت مین داخل ہون تین ہین۔ ایک تو حاکم عادل احسان کرنے والا لوگون سے توفیق دیا گیا بہلائیون کی اور دوسرا شخص بہت مہربان یعنے چہوٹون پر نرم دل ہر قرابتی پر اور واسطے ہر مسلمان کے یعنے مہربان ہے اپنے بیگانے پر تیسرا بچنے والا اُس چیز سے کہ نہین ہے حلال پرہیز کرنیوالا یعنے سوال سے اور توکل کرنیوالا اللہ پر عیالدار یعنی باوجود عیال کے حرام سوال سے بچتا ہے۔ اور دوزخی پانچ شخص ہین یعنے مستحق عذاب کے ہین بسبب ان بدعملون کے اور مقصود تشدید ہے اول سست عقلوالا کہ اسکو عقل نہین جو اُسکو بد کامون سے روکے وہ لوگ تمہارے تابع اور خادم ہین یعنے تمہارے سرداروں اور مالدارون کے گرد پہرتے ہین نہین مد نظر ہے اُن کو مگر پیٹ بہرنا نہین ڈہونڈہتے ہین اہل کو اور نہ مال حلال کو یعنے حرام کرتے ہین اور حرام کہاتے ہین۔ دوسرا شخص وہ خیانت کرنیوالا ہے کہ جو لالچ کی چیز اُسکے سامنے ظاہر ہوتی ہے اگرچہ تہوڑی سی ہو اُس مین خیانت کرگذرتا ہے تیسرا وہ شخص ہے کہ صبح و شام تجھکو فریب دیتا ہے تیرے اہل اور مال سے یعنی تیرے اہل و مال مین ہر وقت طمع رکہتا ہے ظاہر مین اپنے تئین پرہیزگار دکہلاتا ہے اور باطن مین خیانت کرتا ہے اور ذکر کیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بخیل کو اور جہوٹے کو اور بدخلق فحش گو کو اور مقرر خدانے میری طرف وحی کی کہ آپسمین تواضع کیا کرو یہانتک کہ کوئی کسی پر فخر نہ کرے اور نہ کسی پر زیادتی کرے مسلم اسکے راوی ہین۔ اجتالتہم یعنے شیطانون نے انکی عقل ماری اور انکو دین سے پہیرا۔ اور مراد قریش کو جلانے سے قتل ہے وَيَثْلَغُوا راسی یعنے میرا سر پہوڑ ڈالین۔ اور زبر کے معنے ہین عقل اور لا یخفی ساتہ زبر کے یعنی ظاہر نہین ہوتا یعنے خفا کے معنے پوشیدہ ہی آتا ہے اور ظاہر ہی اور شنظیر بدخلق کو کہتے ہین اور فحاش بہت فحش بکنے والے کو کہتے ہین۔

(۳) وَعَنْ اَبِي اُمَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللهَ قَدْ اَعْطَى كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ

ـــــــ

سلہ یعنے جو حضرت عیسی علیہ السلام کے دین پر قائم رہے ہین ۱۲ سلہ یعنے ساتہ تبلیغ احکام کے اور صبر کرنے کو ایذا کفار پر ۱۲ سلہ یعنے میرے سر کو کوٹ کر روٹی کی طرح چوڑا کر دینگے بعد اسکے کہ گول ہے ۱۲

اور ایمان سے مرتا ہے اور اُن مین سے بعضا وہ ہے کہ کافر پیدا ہوتا ہے اور کافر جیتا ہے اور کافر مرتا ہے خبردار رہو اور ان مین سے بعضا وہ شخص ہے کہ اُسکو دیر سے غصہ آتا ہے اور جلد دور ہو جاتا ہے اور بعضا وہ ہی کہ اسکو جلد غصہ آتا ہے اور جلد دور جاتا ہے اور بعضا وہ ہی کہ اسکو دیر سے غصہ آتا ہے اور دیر سے جاتا ہے پس یہ بدلا دوسرے کا یعنے دیر سے غصہ آنا اچھی خصلت ہے اور دیر سے غصہ جانا بُری خصلت ہے تو اچھی خصلت بُری کا بدلا ہوئی خبردار رہو اور ان مین سے بعض کو جلد غصہ آتا ہے اور دیر سے جاتا ہے خبردار رہو اور ان مین بہتر وہ ہے جسکو دیر سے غصہ آوے اور جلد دور ہو جاوے اور اُن مین بدتر وہ شخص ہے جسکو جلد تر غصہ آوے اور دیر سے جائے خبردار رہو اور اُن مین سے بعضا شخص ہی کہ اچھا ہوتا ہے ادا کرنے مین یعنی جبکہ ہوتا ہے اسپر قرض اور اچھا ہوتا ہے طلب تقاضا کرنے مین یعنے جبکہ اسکا کسی پر قرض ہو اور اُن مین سے بعضا وہ ہی کہ بد ہوتا ہے ادا کرنے مین نیک ہوتا ہے طلب کرنے مین اور بعضا برا ہوتا ہے تقاضا کرنے مین اچھا ہوتا ہے ادا کرنے مین سو یہ نیک خصلت اُس بُری کا بدلا ہو جاتی ہے خبردار رہو اور ان مین سے بعضا بُرا ہوتا ہے ادا کرنے مین بُرا ہوتا ہے تقاضا کرنے مین اور اُن مین بہتر وہ ہے کہ اچھا ہو ادا کرنے مین اچھا ہو تقاضا کرنے مین اور ان مین بدتر وہ ہے جو بدتر ہو ادا کرنے مین اور بدتر ہو تقاضا کرنے مین خبردار ہو مقرر غصہ مانند انگارا آگ کے ہے آدمی کے دل مین کیا تم نہین دیکھتے کہ غصے والے کی دونون آنکھین سرخ ہو جاتی ہین اور اُسکی گردن کی رگین پھول جاتی ہین سو جو شخص کہ اس مین سے کچھ پاوے یعنی اثر غصے کا تو چاہیے کہ لگجاوے زمین سے یعنی لیٹ جائے کہا اور ہم سورج کی طرف مڑکر دیکھنے لگے کیا کچھ دن باقی ہے تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ خبردار ہو کہ نہین باقی رہا دنیا سے بہ نسبت اُس زمانے کے کہ گذر گیا مگر جتنا کہ باقی رہا اس دن تمہارے سے بہ نسبت اُس زمانے کے کہ گذر گیا روایت کی اسکو ترمذی اُس کے راوی ہین ف کے معنے ہین رجوع کرنا ف وقت غصے کے لیٹ جانیکو اسواسطے فرمایا کہ تا یاد آوے اُسکو کہ میری اصل مٹی ہے مجھکو تکبر کرنا نہ چاہیے بلکہ تواضع کرنی چاہیے اور اس لیٹ جانے کو بہت دخل ہے دفع غضب مین۔

(۲) وعن عِیَاضِ بْنِ حِمَارٍ الْمُجَاشِعِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ رَبِّیْ اَمَرَنِیْ اَنْ اُعَلِّمَکُمْ مَا جَہِلْتُمْ مِمَّا عَلَّمَنِیْ وَقَالَ کُلُّ مَالٍ نَحَلْتُہٗ عَبْدًا حَلَالٌ وَقَالَ اِنِّیْ خَلَقْتُ عِبَادِیْ حُنَفَاءَ کُلَّہُمْ فَاَتَتْہُمُ الشَّیَاطِیْنُ فَاجْتَالَتْہُمْ عَنْ دِیْنِہِمْ وَحَرَّمَتْ عَلَیْہِمْ مَا اَحْلَلْتُ لَہُمْ وَاَمَرَتْہُمْ اَنْ یُّشْرِکُوْا بِیْ مَا لَمْ اُنْزِلْ بِہٖ سُلْطَانًا وَاِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی نَظَرَ اِلٰی اَہْلِ الْاَرْضِ فَمَقَتَہُمْ عَرَبَہُمْ وَعَجَمَہُمْ اِلَّا بَقَایَا مِنْ اَہْلِ الْکِتَابِ وَقَالَ اِنَّمَا بَعَثْتُکَ لِاَبْتَلِیَکَ وَاَبْتَلِیَ بِکَ وَاَنْزَلْتُ عَلَیْکَ کِتَابًا لَا یَغْسِلُہُ الْمَاءُ تَقْرَؤُہٗ نَائِمًا وَّیَقْظَانَ وَاِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی اَمَرَنِیْ اَنْ اُحَرِّقَ قُرَیْشًا فَقُلْتُ رَبِّ اِذًا یَّثْلَغُوْا رَأْسِیْ فَیَدَعُوْہُ خُبْزَۃً فَقَالَ اسْتَخْرِجْہُمْ کَمَا اَخْرَجُوْکَ وَاغْزُہُمْ نُغْزِکَ وَاَنْفِقْ فَسَنُنْفِقُ عَلَیْکَ وَابْعَثْ جَیْشًا نَبْعَثْ خَمْسَۃً مِثْلَہٗ وَقَاتِلْ بِمَنْ اَطَاعَکَ مَنْ عَصَاکَ وَقَالَ اَہْلُ الْجَنَّۃِ ثَلٰثَۃٌ ذُوْ سُلْطَانٍ مُقْسِطٌ مُتَصَدِّقٌ مُوَفَّقٌ وَرَجُلٌ رَحِیْمٌ رَقِیْقُ الْقَلْبِ لِکُلِّ ذِیْ قُرْبٰی وَمُسْلِمٍ وَعَفِیْفٌ مُتَعَفِّفٌ ذُوْ عِیَالٍ وَاَہْلُ النَّارِ خَمْسَۃٌ اَلضَّعِیْفُ الَّذِیْ لَا زَبْرَ لَہٗ الَّذِیْ ہُمْ فِیْکُمْ تَبَعًا لَا یَبْتَغُوْنَ اَہْلًا وَّلَا مَالًا وَالْخَائِنُ الَّذِیْ لَا یَخْفٰی لَہٗ طَمَعٌ وَاِنْ دَقَّ اِلَّا خَانَہٗ وَرَجُلٌ لَا یُصْبِحُ وَلَا یُمْسِیْ اِلَّا وَہُوَ یُخَادِعُکَ عَنْ اَہْلِکَ وَمَالِکَ وَذَکَرَ الْبُخْلَ اَوِ الْکَذِبَ وَالشِّنْظِیْرُ الْفَحَّاشُ وَاِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی اَوْحٰی اِلَیَّ اَنْ تَوَاضَعُوْا حَتّٰی لَا یَفْخَرَ اَحَدٌ عَلٰی اَحَدٍ وَّلَا یَبْغِیْ اَحَدٌ عَلٰی اَحَدٍ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اجْتَالَتْہُمُ الشَّیَاطِیْنُ بِالْجِیْمِ اَیْ اسْتَخَفَّتْہُمْ فَجَالُوْا مَعَہُمْ وَقَوْلُہٗ اَنْ اُحَرِّقَ قُرَیْشًا ہُوَ کِنَایَۃٌ عَنِ الْقَتْلِ وَیَثْلَغُوْا رَأْسِیْ اَیْ یَشْدَخُوْہُ وَزَبْرَ لَہٗ اَیْ لَا عَقْلَ وَلَا تَمَاسُکَ وَلَا یَخْفٰی بِالْکَسْرِ اَیْ لَا یَظْہَرُ

(۹) وعن ابن عباسؓ قال رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حمارا قد وسم فی الوجہ فانکر ذلک قال فواللہ لا اسمہ الا فی اقصی شیء من الوجہ فامر بحمار لہ فکوی فی جاعرتیہ فھو اول من کوی الجاعرتین اخرجہ مسلم الجاعرتان موضع الرقمتین من است الحمار وھو مضرب الفرس بذنبہ علی فخذیہ وقیل ھما حرفا الورکین المشرفین علی الفخذین ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک گدہا داغے ہوئے چہرے والا دیکھا اور اسپر انکار کیا اور کہا قسم ہے اسکی مین اسکو نہین داغتا مگر چہرے کی نہایت پچھلی سیر مین یعنے پاس کانون کے اور حکم کیا اپنے گدہے کو داغنے کا سو اس کی دبر کے دونو طرف پر داغا گیا مسلم اس کے راوی ہین۔ جاعرتان جگہہ دو رقمون کی ہے گدہے کی دبر سے اور وہ جگہہ وہ ہے جہان گہوڑا اپنی رانون پر اپنے دم کو مارتا ہے اور بعضون نے کہا کہ وہ کولہ کے دونو طرف ہین جو رانون سے اونچے ہین۔

(۱۰) وعن انسؓ قال غدوت بعبد اللہ ابن ابی طلحۃ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لیحنکہ فرأیتہ وفی یدہ المیسم یسم ابل الصدقۃ اخرجہ الشیخان وابوداود ترجمہ انس سے روایت ہے کہا کہ مین صبح کے وقت عبد اللہ بن ابی طلحہ کو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لے گیا اس کے تالو مین شیرینی لگانے کو اور حالانکہ آپ کے ہاتہہ مین داغنے کا ہتیار تہا زکوۃ کے اونٹون کو داغتے تہے شیخین و ابوداود اسکے راوی ہین۔

(۱۱) وعن جابرؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اذا استجنح اللیل او کان جنح اللیل فکفوا صبیانکم فان الشیاطین تنتشر حینئذ فاذا ذھب ساعۃ من العشاء فخلوھم واغلق بابک واذکر اسم اللہ واطفئ مصباحک واذکر اسم اللہ واوک سقاءک واذکر اسم اللہ وخمر اناءک واذکر اسم اللہ ولو ان تعرض علیہ شیئا فان الشیطان لا یفتح بابا مغلقا واطفئوا المصابیح فان الفویسقۃ ربما جرت الفتیلۃ فاحرقت اھل البیت اخرجہ الستۃ الا النسائی جنح اللیل ظلامہ وقیل شدۃ ظلمتہ والوکاء خیط تشد بہ المزادۃ ونحوھا والتخمیر التغطیۃ ترجمہ جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب رات اندہیری ہو یعنی بعد شام کے تو اپنے لڑکون کو بند رکہو یعنی انکو گہر سے نکلنے نہ دو اسواسطے کہ اسوقت جن بہوت پہیل جاتے ہین پہر جب عشاء سے ایک گہڑی گذر جائے پہر چاہیے انکو چہوڑ دو اور خدا کا نام لیکر اپنا دروازہ بند کیا کرو اور خدا کے نام سے اپنا چراغ بجہایا کرو اور خدا کا نام لیکر اپنی مشک کا مُنہ باندہا کرو اور خدا کے نام سے اپنا برتن ڈہانکا کرو اگرچہ تو اسپر کوئی چیز آڑ رکہے اسواسطے کہ شیطان بند کیے ہوئے دروازے کو نہین کہولتا اور سوتے وقت چراغون کو بجہایا کرو اسواسطے کہ بہت وقت چوہا بتی کو کہینچ لیتا ہے اور گہر والون کو جلا دیتا ہے سوائے نسائی کے چہون اسکے راوی ہین جنح اللیل یعنے اس کے اندہیرے کا آنا اور بعضون نے کہا کہ بہت سخت اندہیرا اور وکاء تاگا ہے جس سے پکہال وغیرہ کو باندہا جاتا ہے۔

(۱۲) وعن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما قال جاءت فارۃ تجر فتیلۃ فالقتہا بین یدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی الخمرۃ التی کان قاعدا علیہا فاحرقت منہا مثل موضع درھم فقال صلی اللہ علیہ وسلم اذا نمتم فاطفئوا سرجکم فان الشیطان یدل مثل ھذہ علی ھذا فیحرقکم اخرجہ ابوداود الخمرۃ حصیر صغیر من سعف النخل او نحوہ ترجمہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک چوہا بتی کہینچکر لایا اور اسکو حضرت کے آگے چٹائی پر ڈالدیا جسپر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹہے تہے تو اس نے درہم کے برابر چٹائی جلائی تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم سونے کا ارادہ کرو تو اپنے چراغ کو بجہایا کرو اسواسطے کہ شیطان ایسی چیزون کو ایسے کام کی ہدایت کرتا ہے

فلا وصية لوارث الولد للفراش وللعاهر الحجر وحسابهم على الله ومن ادعى الى غير ابيه او انتمى الى غير مواليه فعليه لعنة الله التابعة الى يوم القيمة لا تنفق امرأة من بيت زوجها الا باذنه قيل يا رسول الله ولا الطعام قال ذلك من افضل اموالنا وقال العارية مؤداة والمنحة مردودة والدين مقضي والزعيم غارم اخرجه ابوداود والترمذي ترجمہ ابو امامہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر خدا نے ہر حقدار کو اپنا حق دیدیا ہے یعنی مقرر کردیا ہے سو وارث کے واسطے وصیت جائز نہیں اور لڑکا فرش والے کا ہے اور حرام کار کو پتھر اور انکا حساب خدا کے اختیار میں ہے اور جو غیر باپ کو اپنا باپ بتلاوے یا اپنے غیر مالکون کی طرف منسوب ہو تو اسپر خدا کی لعنت ہے لگاتار قیامت تک نہ خرچ کرے کوئی عورت اپنے خاوند کے گھر سے بدون اُس کے اذن کے کسی نے کہا یا رسول اللہ کھانا بہی کسی کو نہ دیوے فرمایا کہ یہ ہمارے افضل مالون میں سے ہے اور فرمایا کہ مانگی چیز ادا کی جاوے اور دودہ کے واسطے گائے بکری لی ہوئی پہیر دی جاوے اور قرض ادا کیا جاوے اور ضامن تاوان بہرے ابوداؤد و ترمذی اس کے راوی ہین **ف** منحہ در اصل اونٹنی ہے کہ دودہ پینے کے لیے بہائی مسلمان کو دیوے۔

(۴) **وعن** ابي هريرة رضه قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم لا تسموا العنب الكرم ولا تقولوا خيبة الدهر فان الله هو الدهر اخرجه الشيخان وابوداود ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ انگور کو کرم مت کہو اور نہ کہو ہائے زمانے کی نامرادی اسواسطے کہ اللہ ہی زمانہ ہے شیخین اور ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

(۵) **وعن** وائل بن حجر قال قال رسول الله صلى الله عليه لا تقولوا الكرم ولكن قولوا العنب والحبلة اخرجه مسلم الحبلة بفتح الحاء والباء وربما سكنت القضيب من شجر الاعناب ترجمہ وائل بن حجر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ انگور کو کرم نہ کہا کرو لیکن کہو عنب اور حبلہ مسلم اس کے راوی ہین اور حبلہ درخت انگور کی چہڑی کو کہتے ہین

(۶) **وعن** عبد الله بن حبشي قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم من قطع سدرة صوب الله رأسه في النار اخرجه ابوداود السدر شجر النبق وورقه غسول ترجمہ عبد اللہ بن حبشی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو بیر کا درخت کاٹے خدا اُس کو اُلٹے سر آگ مین ڈالے گا ابوداؤد اُس کے راوی ہین سدر بیر کا درخت ہے اور اسکے پتے سے سر داڑہی دہوئے جاتے ہین۔

(۷) **وعن** حسان بن ابراهيم قال سألت هشام بن عروة عن قطع السدر وهو مستند الى قصر عروة فقال اترى هذه الابواب كلها انما هي من سدر عروة كان يقطعه من ارضه ولا بأس به اخرجه ابوداود ترجمہ حسان بن ابراہیم سے روایت ہے کہ مینے ہشام بن عروہ سے بیر کاٹنے کا حکم پوچہا اور وہ عروہ کے محل سے تکیہ کیے تہا تو کہا کیا تو ان سب دروازون کو دیکہتا ہے یہہ سب بیری کے درخت ہین کہ عروہ اسکو اپنی زمین سے کاٹ کاٹ کر لاتے تہے اسکا کچہ ڈر نہین ہے ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

(۸) **وعن** جابر قال مر على رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم بحمار قد وسم في وجهه فقال لعن الله من وسمه ونهى عن الضرب في الوجه وعن الوسم فيه اخرجه مسلم وابوداود والترمذي ترجمہ جابر سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس سے ایک گدہا گذرا جس کا چہرہ داغا ہوا تہا تو فرمایا خدا لعنت کرے اُسپر جسنے اسکو داغا اور چہرہ مین مارنے اور داغنے کے منع فرمایا مسلم اور ابوداؤد اور ترمذی اسکے راوی ہین۔

دِينِكُم أخرجه أبو داود والعِينة أن يَبيعَ التاجرُ من رَجُلٍ سِلعةً بثمنٍ معلومٍ ثم يَشتريها منه بأقلَّ من الثمنِ
الذي باعها به وأكثرُ الفقهاء على جوازِها مع الكراهة وسُمِّيَت عِينةً لحصولِ النقدِ لصاحبِ العِينةِ لأن
اشتقاقها من العينِ وهو النقدُ الحاضرُ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
کہ جب تم اختیار کرو بیع عینہ کو اور بیلوں کی دم پکڑو اور کھیتی پر راضی ہو جاؤ اور جہاد کو چھوڑ دو تو تم پر ذلت کو غالب کرے گا
پھر اسکو نہ کھینچے گا یہانتک کہ تم اپنے دین کی طرف پھرو ابوداؤد اسکے راوی ہین عینہ کی بیع یہ ہے کہ سوداگر کسی
مرد کے ہاتھہ کچھ جنس بیچے مول معین سے پھر وہی جنس اس سے خریدے ساتھہ کمتر قیمت کے اُس قیمت سے کہ اسکے ہاتھہ بیچی تھی
اور اکثر فقہا کے نزدیک جائز ہے ساتھہ کراہت کے اور نام رکھا گیا عینہ واسطے حصول نقد کے واسطے صاحب عینہ کے اس
واسطے کہ وہ مشتق ہے عین سے اور عین موجود نقد کو کہتے ہین۔

(۱۹) وعن أبي أمامة قال رأى رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم سِكّةً وشيئاً من آلة الحرث فقال لا يدخل
هذا بيتَ قومٍ إلا أدخله الله الذلَّ أخرجه البخاري والمعنى أن أهل الحرث تنالهم الذلة لما يطالبون
به من الخراج والعشر ونحوهما ترجمہ ابو امامہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہل اور کھیتی کا کچھ
اسباب دیکھا سو فرمایا کہ نہین داخل ہوتا ہے یہ اسباب کھیتی کسی قوم کے گھر مین مگر داخل کرتا اللہ اس قوم مین ذلت اور خواری
کرتا ہے بخاری اسکے راوی ہین اور معنی اس حدیث کے یہ ہین کہ جو لوگ کھیتی مین مشغول ہوئے وہ بیشک ذلیل اور بیقدر ہوئے
کہ حاکم اُن سے محصول اور عشر وغیرہ طلب کرتا ہے اور مارتا ہے اور ہر طرح سے ذلیل وخوار کرتا ہے۔

(۲۰) وعن أنس قال كتب رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم إلى كسرى وإلى قيصر وإلى النجاشي وليس
بالنجاشي الذي صلى عليه وإلى كل جبار عنيد يدعوهم إلى الله عز وجل أخرجه مسلم والترمذي ترجمہ
انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نامہ لکھا ایران کے بادشاہ کو اور روم کے بادشاہ کو
اور نجاشی کو اور یہ نجاشی وہ نہین جس کا جنازہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پڑھا تھا اور طرف ہر ظالم معاند کے اُن کو خدا کی
طرف بلاتے تھے یعنے اسلام کی طرف کہ مسلمان ہو جاوین مسلم و ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۲۱) وعن ابن عباس قال بعث رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم بكتابه إلى كسرى فلما قرأه مزقه فدعا
عليهم صلى الله عليه وآله وسلم أن يمزقوا كل ممزق أخرجه البخاري ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا نامہ ایران کے بادشاہ کی طرف بھیجا پھر جب اُسنے اسکو پڑھا تو اسکو پھاڑ ڈالا تو حضرت صلے
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انکے حق مین بددعا کی کہ ٹکڑے ٹکڑے کیے جاوین کہ ہر طرح سے پارہ پارہ کیا جانا بخاری اس کے
راوی ہین ف حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس دعا کی یہہ تاثیر ہوئی کہ اُس کے بیٹے نے اُسکا پیٹ پھاڑ ڈالا یہانتک
کہ اسکی سلطنت نیست و نابود ہوئی۔

(۲۲) وعن أسامة بن زيد رضي الله تعالى عنهما قال ركب النبي صلى الله عليه وآله وسلم على حمار عليه إكاف
تحته قطيفة فدكية وأردف أسامة وراءه يعود سعد بن عبادة في بني الحارث بن الخزرج قبل وقعة
بدر فسار حتى مر بمجلس فيه عبد الله بن أبي بن سلول وذلك قبل أن يسلم عبد الله وإذا في المجلس أخلاط
من المسلمين والمشركين عبدة الأوثان واليهود وفي المسلمين عبد الله بن رواحة فلما غشيت المجلس
عجاجة الدابة خمر عبد الله بن أبي أنفه بردائه ثم قال لا تغبروا علينا فسلم صلى الله عليه وآله وسلم

تو وہ تم کو جلا دیتے ہیں ابو داؤد اس کے راوی ہیں۔ خمرہ چھوٹی چٹائی ہے کھجور کے پتے سے۔

(۱۳) وعن ابي موسى قال احترق بيت بالمدينة على اهله من الليل فاخبر النبي صلى الله عليه وسلم بشانهم فقال ان هذه النار عدو لكم فاذا نمتم فاطفئوها عنكم اخرجه الشيخان ترجمہ ابو موسیٰ سے روایت ہے کہا کہ مدینے میں رات کو ایک گھر جل گیا تو حضرت کو انکے حال سے خبر ملی تو فرمایا کہ مقرر یہ آگ تمہاری دشمن ہے پھر جب تم سونیکا ارادہ کرو تو اسکو بجھا دیا کرو۔ شیخین اسکے راوی ہیں۔

(۱۴) وعن علي بن عمر بن علي بن الحسين بن علي رضي الله تعالى عنهم قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وآله وسلم اقلوا الخروج بعد هداة الرجل فان لله دواب يبثهن في الارض في تلك الساعة اخرجه ابو داود ترجمہ علی بن عمر ابن علی بن حسین بن علی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کم نکلا کرو بعد تھم جانے پاؤں کے اس واسطے کہ خدا کی مخلوق جانور ہیں کہ انکو اوس وقت بھیجتا ہے۔ ابو داؤد اس کے راوی ہیں۔

(۱۵) وعن رافع ابن خديج قال قدم رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم المدينة وهم يابرون النخل فقال ما تصنعون قالوا شيئا كنا نصنعه فقال لعلكم لو لم تصنعوه لكان خيرا فتركوه فنفضت فذكر له ذلك فقال انما انا بشر اذا امرتكم بشيء من امر دينكم فخذوا به واذا امرتكم بشيء من رأيي فانما انا بشر اخرجه مسلم. تابير النخل تلقيحه واصلاحه ونفضت الشجرة حملها اذا القته من آفة بها ترجمہ رافع بن خدیج سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینے میں تشریف لائے حالانکہ مدینے والے کھجور کے درختوں کو پیوند کیا کرتے تھے فرمایا کیا کرتے ہو انہوں نے کہا وہ چیز کہ ہم کیا کرتے تھے فرمایا اگر شاید تم اسکو نہ کرو تو بہتر ہو تو لوگوں نے پیوند کرنا چھوڑ دیا تو کھجور پیدا نہ ہوئی تو یہ حال آپ سے ذکر ہوا تو فرمایا کہ میں بھی آخر آدمی ہوں جب میں تمکو دین کی کچھ بات بتلاؤں تو اسپر عمل کیا کرو اور جب میں تمکو اپنے عقل سے دنیا کی کچھ صلاح بتلاؤں تو میں بھی آخر آدمی ہوں۔ مسلم اس کے راوی ہیں۔ پیوند کرنا کھجور کا یہ ہے کہ نر کھجور کی بالی مادہ کھجور میں رکھتے ہیں تا کہ پھل لاوے اور کہتے ہیں نفضت الشجرة جبکہ درخت کسی آفت کے سبب میوہ گرا دیوے۔

(۱۶) وعن ابي هريرة رض قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم اذا سمعتم صياح الديكة فاسئلوا الله من فضله فانها رأت ملكا واذا سمعتم نهيق الحمار فتعوذوا بالله من الشيطان فانها رأت شيطانا اخرجه الخمسة الا النسائي ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم مرغ کی آواز سنو تو اللہ سے اسکا فضل مانگو اسواسطے کہ وہ فرشتے کو دیکھتا ہے اور جب تم گدھے کی آواز سنو تو خدا کی پناہ مانگو شیطان سے اسواسطے کہ اسنے شیطان دیکھا ہے۔ پانچوں اس کے راوی ہیں سوائے نسائی کے۔

(۱۷) وعن جابر رض قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم اذا سمعتم نباح الكلاب ونهيق الحمير بالليل فتعوذوا بالله من الشيطان فانهم يرون ما لا ترون اخرجه ابو داود ترجمہ جابر رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم رات کو کتے اور گدھے کی آواز سنو تو خدا کی پناہ مانگو شیطان سے اسواسطے کہ وہ دیکھتے ہیں جو تم نہیں دیکھتے یعنے شیطان کو دیکھتے ہیں ابو داؤد اس کے راوی ہیں۔

(۱۸) وعن ابن عمر رض قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم اذا تبايعتم بالعينة واخذتم اذناب البقر ورضيتم بالزرع وتركتم الجهاد سلط الله عليكم ذلا لا ينزعه عنكم حتى ترجعوا الى

دوسرے پر اچھل پڑیں قریب تہا کہ لڑیں سو ہمیشہ انکو حضرت چپ کراتے رہے یہانتک کہ چپ ہوئے پہر حضرت سوار ہوکر چلے یہانتک کہ سعد پر داخل ہوئے تو حضرت نے فرمایا کیا تو نے نہیں سُنا جو ابو حباب یعنی عبداللہ بن ابی ابن سلول نے کہا سعد نے پوچھا کہ اُس نے کیا کہا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایسا ایسا کہا ہے تو سعد نے کہا یا رسول اللہ اُس سے معاف اور درگذر کیجئے سو قسم ہے اُسکی جس نے آپ پر کتاب اتاری البتہ دیا ہے اللہ نے آپ کو دین حق جو آپ پر اُتارا اور البتہ اتفاق کیا تہا اس شہر والوں نے کہ اُسکو تاج پہنائیں اور سرداری کی پگڑی بندہائیں پہر جب انکار کیا خدا نے اس سے بسبب اُس حق دین کے کہ آپکو دیا تو اُس سے اسکو حسد ہوا کہیں یہی سبب ہے جس نے اُس سے یہ کام کروایا جو آپ نے دیکھا تو حضرت نے اُس سے معاف کیا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اور آپکے اصحاب کا دستور تہا کہ مشرکین اور اہل کتاب کو معاف کرتے تہے جیسے خدا نے انکو حکم دیا اور تکلیف پر صبر کرتے تہے خدا نے فرمایا البتہ تم سُنوگے اُن لوگوں سے کہ دیئے گئے کتاب پہلے تم سے اور مشرکوں سے تکلیف بہت اور اگر تم صبر کرو اور ڈرو تو یہ بڑے ہمت کے کاموں سے ہے اور خدا نے فرمایا کہ دوست رکھتے ہیں بہت اہل کتاب کہ کاش تم کو پہیر دیویں تمکو بعد ایمان تمہارے کے کافر یعنے تم کو ایمان سے پہیر کر کافر کر دیں واسطے حسد کرنے کے اپنے نزدیک سے بعد اُس کے کہ ظاہر ہو چکا انکو حق یعنے دین سچا سو معاف کرو اور درگذر کرو یہانتک لاوے اللہ حکم اپنا یعنے وعدہ عذاب کا یا قیامت اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معاف کرنے میں خدا کے حکم پر عمل کرتے تہے یہانتک کہ آپ کو اُن سے لڑنے کا حکم ہوا پہر جب حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنگ بدر کیا اور خدا نے قریش کے سرداروں میں سے قتل کیا جو قتل کیا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپکے اصحاب فتحیاب اور با غنیمت پلٹے اس حال میں کہ آپکے ساتھ قریش کے سرداروں سے قیدی تہے تو ابن ابی ابن سلول اور اس کے ساتھ والے مشرک بت پرستوں نے کہا کہ یہ دین غالب ہوا سو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسلام پر بیعت کرو تو وہ مسلمان ہوئے یہ شیخین اسکے راوی ہیں یتثاورون کہا جاتا ہے ثار القوم للخصام جبکہ لوگ لڑنے کو اچہلیں جلدی سے واسطے فتنہ فساد کرنے کے اور تثاور اس سے تفاعل ہے یخفضہم یعنے انکو آہستہ اور چپکا کرتے تہے اور بُحیرہ تصغیر بحرہ کی ہے اور بحرہ کہتے ہیں شہر کو اور مراد اُس سے مدینہ شریف ہے شرق یعنے اُسکا گلا گہونٹا گیا جو مصیبت اُنکو ریاست سے فوت ہونے سے پہونچی اُسکو گلا گہٹنے کے ساتھ تشبیہ دی اور صنادید کے معنے ہیں رئیس اور سردار بہادر اور ہذا امر قد توجہ یعنی یہ دین مضبوط اور مستحکم ہوگیا ہے اُسکے دور کرنے کی اب کچھ امید نہیں رہی۔

(۱۳۱) وَعَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ قَالَ وَفَدَ الْمِقْدَامُ بْنُ مَعْدِيكَرِبَ وَعَمْرُو بْنُ الْاَسْوَدِ وَرَجُلٌ مِنْ بَنِي اَسَدٍ مِنْ اَهْلِ قِنَّسْرِينَ اِلَى مُعَاوِيَةَ ابْنِ اَبِي سُفْيَانَ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ لِلْمِقْدَامِ اَعَلِمْتَ اَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ تُوُفِّيَ فَرَجَّعَ الْمِقْدَامُ فَقَالَ لَهُ فُلَانٌ اَتَعُدُّهَا مُصِيبَةً فَقَالَ الْمِقْدَامُ وَلِمَ لَا اَرَاهَا مُصِيبَةً وَقَدْ وَضَعَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حِجْرِهِ فَقَالَ هَذَا مِنِّي وَحُسَيْنٌ مِنْ عَلِيٍّ فَقَالَ الْاَسَدِيُّ جَمْرَةٌ اَطْفَاهَا اللّٰهُ تَعَالَى فَقَالَ الْمِقْدَامُ اَمَّا اَنَا فَلَا اَبْرَحُ الْيَوْمَ حَتَّى اُغَيِّظَكَ وَاُسْمِعَكَ مَا تَكْرَهُ ثُمَّ قَالَ يَا مُعَاوِيَةُ اِنْ اَنَا صَدَقْتُ فَصَدِّقْنِي وَاِنْ اَنَا كَذَبْتُ فَكَذِّبْنِي قَالَ اَفْعَلُ فَقَالَ اَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ لُبْسِ جُلُودِ السِّبَاعِ وَالرُّكُوبِ عَلَيْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ الْمِقْدَامُ فَوَاللّٰهِ لَقَدْ رَاَيْتُ هَذَا كُلَّهُ فِي بَيْتِكَ يَا مُعَاوِيَةُ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ قَدْ عَلِمْتُ اَنِّي لَنْ اَنْجُوَ مِنْكَ يَا مِقْدَامُ

عَلَيْهِمْ ثُمَّ وَقَفَ وَنَزَلَ فَدَعَاهُمْ إِلَى اللّٰهِ تَعَالَى وَقَرَأَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنَ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أُبَيٍّ أَيُّهَا الْمَرْءُ إِنَّهُ لَا أَحْسَنَ
مِمَّا تَقُولُ إِنْ كَانَ حَقًّا فَلَا تُؤْذِنَا بِهِ فِي مَجَالِسِنَا ارْجِعْ إِلَى رَحْلِكَ فَمَنْ جَاءَكَ فَاقْصُصْ عَلَيْهِ فَقَالَ ابْنُ رَوَاحَةَ
بَلَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَاغْشَنَا بِهِ فِي مَجَالِسِنَا فَإِنَّا نُحِبُّ ذٰلِكَ فَاسْتَبَّ الْمُسْلِمُونَ وَالْمُشْرِكُونَ وَالْيَهُودُ حَتَّى كَادُوا
يَتَثَاوَرُونَ فَلَمْ يَزَلْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَفِّضُهُمْ حَتَّى سَكَتُوا ثُمَّ رَكِبَ وَسَارَ حَتَّى دَخَلَ عَلَى سَعْدٍ فَقَالَ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَمْ تَسْمَعْ إِلَى مَا قَالَ أَبُو حُبَابٍ يُرِيدُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أُبَيِّ بْنِ سَلُولَ قَالَ وَمَا قَالَ قَالَ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ
سَعْدٌ اعْفُ عَنْهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَاصْفَحْ فَوَالَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ لَقَدْ جَاءَكَ اللّٰهُ بِالْحَقِّ الَّذِي
أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ وَلَقَدِ اجْتَمَعَ الْأَهْلُ هٰذِهِ الْبُحَيْرَةِ عَلَى أَنْ يُتَوِّجُوهُ فَيُعَصِّبُونَهُ
بِالْعِصَابَةِ فَلَمَّا أَبَى اللّٰهُ تَعَالَى ذٰلِكَ بِالْحَقِّ الَّذِي أَعْطَاكَ شَرِقَ بِذٰلِكَ فَذٰلِكَ الَّذِي فَعَلَ بِهِ مَا رَأَيْتَ فَعَفَا عَنْهُ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ يَعْفُونَ عَنِ الْمُشْرِكِينَ وَأَهْلِ
الْكِتَابِ كَمَا أَمَرَهُمُ اللّٰهُ تَعَالَى وَيَصْبِرُونَ عَلَى الْأَذَى قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِينَ
أَشْرَكُوا أَذًى كَثِيرًا وَإِنْ تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا فَإِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالَى وَدَّ كَثِيرٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ
لَوْ يَرُدُّونَكُمْ مِنْ بَعْدِ إِيمَانِكُمْ كُفَّارًا حَسَدًا مِنْ عِنْدِ أَنْفُسِهِمْ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ فَاعْفُوا وَاصْفَحُوا حَتَّى
يَأْتِيَ اللّٰهُ بِأَمْرِهِ وَكَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَتَأَوَّلُ فِي الْعَفْوِ مَا أَمَرَهُ اللّٰهُ بِهِ حَتَّى أُذِنَ لَهُ فِيهِمْ فَلَمَّا غَزَا صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بَدْرًا وَقَتَلَ اللّٰهُ تَعَالَى فِيهَا مَنْ قَتَلَ مِنْ صَنَادِيدِ قُرَيْشٍ وَقَفَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَأَصْحَابُهُ مَنْصُورِينَ غَانِمِينَ مَعَهُمْ أُسَارَى مِنْ صَنَادِيدِ قُرَيْشٍ قَالَ ابْنُ أُبَيِّ بْنِ سَلُولَ وَمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ
عَبَدَةِ الْأَوْثَانِ هٰذَا أَمْرٌ قَدْ تَوَجَّهَ فَبَايِعُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْإِسْلَامِ فَأَسْلَمُوا أَخْرَجَهُ
الشَّيْخَانِ قَوْلُهُ يَتَثَاوَرُونَ يُقَالُ ثَارَ الْقَوْمُ لِلْخِصَامِ إِذَا انْتَهَضُوا مُسْرِعِينَ لِإِيقَاعِ الْفِتْنَةِ فَتَثَاوَرُوا وَتَقَاعَدُوا
مِنْهُ وَيُخَفِّضُهُمْ أَيْ يُهَوِّنُهُمْ وَيُسَكِّنُهُمْ وَالْبُحَيْرَةُ تَصْغِيرُ بَحْرَةٍ وَهِيَ الْبَلْدَةُ وَالْمُرَادُ بِهَا الْمَدِينَةُ الشَّرِيفَةُ
وَالشَّرَقُ بِذٰلِكَ أَيْ غَصَّ شَبَّهَ مَا أَصَابَهُ مِنْ فَوَاتِ الرِّيَاسَةِ بِالْغُصَّةِ وَالصَّنَادِيدُ الْأَشْرَافُ وَالسَّادَةُ الشُّجْعَانُ
وَاحِدُهُمْ صِنْدِيدٌ وَقَوْلُهُ هٰذَا أَمْرٌ قَدْ تَوَجَّهَ أَيْ تَمَّ فَلَا مَطْمَعَ فِي إِزَالَتِهِ **ترجمہ** اسامہ بن زید سے روایت
ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم گدہے پر سوار ہوئے جسپر پالان[1] تہا آپکے تلے چادر فدک کی تہی اور اُسامہ کو اپنے پیچہے
سوار کیا سعد بن عبادہ کی بیمار پرسی کو بنی حارث بن خزرج کے قبیلہ مین جنگ بدر سے پہلے پہر چلے یہانتک کہ ایک مجلس پر
گذرے جسمین عبداللہ بن ابی ابن سلول تہا اور یہ واقعہ عبداللہ کے مسلمان ہونے سے پہلے کا ہے اور ناگاہ مجلس مین
مسلمان اور مشرک بت پرست اور یہودی ملے ہوئے تہے اور مسلمانون مین عبداللہ بن رواحہ بہی تہے پہر جب گدہے کی غبار
مجلس پر پڑی تو عبداللہ بن ابی نے اپنی ناک اپنی چادر سے ڈہانکی پہر اُس نے کہا کہ ہمپر گرد مت اڑاؤ پہر آپ اُترے تو حضرت صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے انکو سلام کیا پہر کہڑے ہوئے اور اترے اور انکو خدا کی طرف بلایا اور انپر قرآن پڑہا تو عبداللہ بن ابی نے
آپ سے کہا اے مرد جو تو کہتا ہے اگر حق ہے تو اس سے کوئی چیز بہتر نہین سو اُس سے ہمکو ہماری مجلس مین ایذا نہ دیا کر اور اپنی
جگہہ مین پلٹ جا سو جو تیرے پاس آوے اُسپر بیان کیا کر تو ابن رواحہ نے کہا کیون نہین یارسول اللہ ہم چاہتے
ہین کہ آپ ہماری مجلسون مین آکر ہمکو سنایا کرین پہر مسلمان اور مشرک اور یہودی آپسمین جہگڑنے لگے یہانتک کہ قریب تہا کہ ایک

[1] اکاف ہے کو کہتے ہین جو گدہے گہوڑے کے اوپر سوار کے واسطے کیا جاتا ہے پالان ۱۲

کہا سو مین تیرا ساتھی ہون مینے بیرا ارادہ وہی کے جانیکا ہے پہر مین حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور بیسے کہا کہ مینے ساتھی پا لیا فرمایا کون مینے کہا عمرو بن امیہ پہر فرمایا کہ جب تو اس کی قوم کے شہرون مین اُترے تو اُس سے بچنا اور ڈرنا اس واسطے کہ کہنے والے نے کہا اپنے بہائی بکری سے نڈر مت ہونا یہانتک کہ جب ہم ابوا (ایک جگہہ کا نام ہے درمیان مکے اور مدینے کے) مین پہونچے تو اُس نے کہا کہ مجہ کو اپنی قوم سے کچہ کام ہے اور مین چاہتا ہون کہ تو میرے واسطے تہوڑا ٹہیرے مین نے کہا جا اسحال مین کہ تو راہ پانیوالا ہے پہر جب اُسنے پیٹہہ پہیری تو مجہکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول یاد آیا تو مین نے اپنے اونٹ پر سختی کی یعنے اُسکو ڈانٹا سو مین اُسکو چہیڑتا ہوا چلا یہانتک کہ جب مین اضافر مین پہونچا کہ نام ہے ایک جگہہ کا۔ تو ناگاہ کیا دیکہتا ہون کہ وہ ایک جماعت مین میرے آگے ہے تو مینے اونٹ کو چہیڑا اور مین اُس سے آگے بڑہ گیا پہر جب اُس نے مجہ کو دیکہا کہ مینے اُسکو پیچہے ڈالا تو میرے پاس آیا اور کہا کہ مجہ کو اپنی قوم سے کچہ کام تہا مینے کہا ہان اور ہم چلے یہانتک کہ مکے پہونچے تو مینے مال ابوسفیان کے حوالے کیا ابوداؤد اسکے راوی ہین۔ اور ضع ناقتہ کے معنی ہین کہ اونٹنی کو چلنے کے واسطے ڈانٹا۔

(۱۵) وَعَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ أَحَادِيثَ مِنْهَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرَى رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ عِقَارًا مِنْ رَجُلٍ فَوَجَدَ الَّذِي اشْتَرَى الْعِقَارَ فِي الْعِقَارِ جَرَّةً فِيهَا ذَهَبٌ فَقَالَ لِلْبَائِعِ خُذْ ذَهَبَكَ فَإِنَّمَا اشْتَرَيْتُ الْعِقَارَ وَلَمْ أَبْتَعْ مِنْكَ الذَّهَبَ فَقَالَ الْبَائِعُ إِنَّمَا بِعْتُكَ الْأَرْضَ وَمَا فِيهَا فَتَحَاكَمَا إِلَى رَجُلٍ فَقَالَ الرَّجُلُ أَلَكُمَا وَلَدٌ فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِي غُلَامٌ فَقَالَ الْآخَرُ لِي جَارِيَةٌ فَقَالَ أَنْكِحُوا الْغُلَامَ الْجَارِيَةَ وَأَنْفِقُوا عَلَيْهِمَا مِنْهُ وَتَصَدَّقُوا أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ ترجمہ ابن ہمام بن منبہ سے روایت ہے کہا کہ ابوہریرہ نے ہم سے بہت حدیثین بیان کین اُن مین سے ایک یہ ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم سے اگلی امتون مین ایک مرد نے دوسرے مرد سے زمین مول لی تو زمین مول لینے والے نے زمین میں ایک تہلیا پایا جس مین سونا تہا تو اُس نے زمین بیچنے والے سے کہا کہ اپنا سونا لے کہ مینے تو تجہ سے صرف زمین مول لی تہی مینے تجہ سے سونا مول نہین لیا تو زمین کے بیچنے والے نے کہا کہ مینے تو تجہ سے زمین اور جو اُسکے اندر تہا سب بیچ ڈالا یعنے وہ تیرا ہی حق ہے میرا حق نہین پہر وہ دونون اپنا جہگڑا فیصل کروانے کو گئے ایک اور مرد پاس یعنی کسی منصف کے پاس تو اُس منصف مرد نے کہا کیا تم دونون کی اولاد بہی ہے تو ایک نے کہا کہ میرا ایک لڑکا ہے اور دوسرے نے کہا کہ میری لڑکی ہے تو اُس نے کہا کہ تم دونون اُس لڑکے کا لڑکی سے نکاح کردو اور اس مال کو دونون پر خرچ اور خیرات کردو شیخین اسکے راوی ہین

ف اس حدیث مین خوش حالی اور دیانت داری کا بیان ہے سبحان اللہ کیا وہ زمانہ تہا کہ اُسوقت لوگ ایسے نیک نیت تہے۔ اور کیا اب یہہ زمانہ ہے کہ دوسرے کا حق جسطرح پاتے ہین کہا جاتے ہین حلال اور حرام مین مطلق تمیز نہین۔

(۱۶) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَجِدُونَ النَّاسَ كَإِبِلٍ مِائَةٍ لَا يُوجَدُ فِيهَا رَاحِلَةٌ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالتِّرْمِذِيُّ ۔ وَالْمُرَادُ بِذٰلِكَ أَنَّ الْمَرْضِيَّ الْمُنْتَخَبَ مِنَ النَّاسِ فِي عِزَّةِ وُجُودِهِ كَالنَّجِيبِ مِنَ الْإِبِلِ الَّذِي لَا يُوجَدُ فِي كَثِيرٍ مِنَ الْإِبِلِ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم آدمیوں کو پاؤگے جیسے سو اونٹ کہ انکا ایک بہی سواری کے لائق نہ پایا جاوے شیخین او ترمذی اسکے راوی ہین [illegible] اونٹ مین بہی ایک عمدہ اور تیز رفتار نہین نکلتا ویسے ہی آدمیون مین بہی ایک عمدہ و منتخب نہین نکلتا ہے اور بہت ناقص لوگ

قَالَ خَالِدٌ فَأَمَرَ مُعَاوِيَةُ لِلْمِقْدَامِ بِمَا لَمْ يَأْمُرْ لِأَصْحَابِهِ وَفَرَضَ لِابْنِهِ فِي الْمِائَتَيْنِ فَفَرَّقَهَا الْمِقْدَامُ عَلَى أَصْحَابِهِ وَلَمْ يُعْطِ الْأَسَدِيُّ لِأَحَدٍ شَيْئًا فَبَلَغَ ذٰلِكَ مُعَاوِيَةَ فَقَالَ أَمَّا الْمِقْدَامُ فَرَجُلٌ كَرِيمٌ بَسَطَ يَدَهُ وَأَمَّا الْأَسَدِيُّ فَرَجُلٌ حَسَنُ الْإِمْسَاكِ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ ترجمہ خالد بن معدان سے روایت ہے کہ مقدام بن معدیکرب اور عمرو بن اسود اور ایک مرد اسدی معاویہ بن ابی سفیان کے پاس ایلچی ہو کر گئے اور معاویہ نے مقدام سے کہا کیا تونے جانا کہ حسن بن علی فوت ہوئے تو مقدام نے انا للہ الخ کہا تو کسی نے اس سے کہا کیا تو اُسکو مصیبت گنتا ہے کہ تونے انا للہ کہا تو مقدام نے کہا اور مین اُسکو کیون نہ مصیبت جانون اور حالانکہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُسکو اپنی گود مین رکہا تہا اور فرمایا کہ یہ مجہ سے ہے اور حسین علی سے تو اسدی نے کہا کہ انگارا تہا کہ خدا نے اُسکو بجہایا تو مقدام نے کہا کہ مین تو آج نہین ہٹون گا یہانتک کہ تجہکو غصہ دلاؤن اور تجہ کو ایسی بات سناؤن جو تجہ کو بری لگے پہر مقدام نے کہا کہ ای معاویہ اگر مین سچ کہون تو مجہ کو سچا کہو اور اگر مین جہوٹ کہون تو مجہکو جہٹلاؤ اُسنے کہا کرون گا جیسا تو کہتا ہے مقدام نے کہا مین تجہکو اللہ کی قسم دیتا ہون کیا تونے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ منع فرمایا سونا پہننے سے معاویہ نے کہا ہان کہا مین تجہکو خدا کی قسم دیتا ہون کیا تو جانتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا ہے ریشمی کپڑا پہننے سے اُس نے کہا ہان کہا مین تجہکو قسم دیتا ہون کیا تو جانتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے درندون کے چمڑے کے پہننے اور اُنپر سوار ہونے سے منع فرمایا ہے معاویہ نے کہا کہ ہان مقدام نے کہا سو قسم ہے اللہ کی اے معاویہ یہ سب کچہ مینے تیرے گہر مین دیکہا معاویہ نے کہا البتہ مینے معلوم کر لیا تہا ای مقدام کہ مین تجہسے ہرگز نہ چہوٹون گا کہا خالد نے سو معاویہ نے مقدام کو اُس کے ساتہیون سے زیادہ مال دینے کا حکم کیا اور مقرر کیا اُس کے بیٹے کے لیے کئی سو پس پہر مقدام نے وہ اپنے ساتہیون کو بانٹ دیا اور اسدی نے کسی کو کچہ نہ دیا یہ خبر معاویہ کو پہونچی تو کہا کہ مقدام تو سخی مرد کشادہ ہاتہہ والا ہے اور اسدی بہت بخیل ہے ابو داؤد و نسائی اسکے راوی ہین۔

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو الْخُزَاعِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ دَعَانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أَرَادَ أَنْ يَبْعَثَنِي بِمَالٍ إِلَى أَبِي سُفْيَانَ إِلَى مَكَّةَ لِيَقْسِمَهُ فِي قُرَيْشٍ بَعْدَ الْفَتْحِ فَقَالَ الْتَمِسْ صَاحِبًا فَجَاءَنِي عَمْرُو بْنُ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيُّ فَقَالَ بَلَغَنِي أَنَّكَ تُرِيدُ الْخُرُوجَ إِلَى مَكَّةَ وَتَلْتَمِسُ صَاحِبًا قُلْتُ أَجَلْ قَالَ فَأَنَا لَكَ صَاحِبٌ فَجِئْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ قَدْ وَجَدْتُ صَاحِبًا قَالَ مَنْ قُلْتُ عَمْرُو بْنُ أُمَيَّةَ فَقَالَ إِذَا هَبَطْتَ بِلَادَ قَوْمِهِ فَاحْذَرْهُ فَإِنَّهُ قَدْ قَالَ الْقَائِلُ أَخُوكَ الْبَكْرِيُّ لَا تَأْمَنْهُ فَخَرَجْنَا حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْأَبْوَاءِ فَقَالَ إِنِّي أُرِيدُ حَاجَةً إِلَى قَوْمِي وَوَدِدْتُ أَنْ تَلَبَّثَ لِي قَلِيلًا قُلْتُ انْصَرِفْ رَاشِدًا فَلَمَّا وَلَّى ذَكَرْتُ قَوْلَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَدَدْتُ عَلَى بَعِيرِي فَخَرَجْتُ أُوضِعُهُ حَتَّى إِذَا كُنْتُ بِالْأَصَافِرِ إِذَا هُوَ يُعَارِضُنِي فِي رَهْطٍ فَأَوْضَعْتُ فَسَبَقْتُهُ فَلَمَّا رَآنِي قَدْ فُتُّهُ جَاءَنِي فَقَالَ قَدْ كَانَتْ لِي إِلَى قَوْمِي حَاجَةٌ قُلْتُ أَجَلْ وَمَضَيْنَا حَتَّى قَدِمْنَا مَكَّةَ فَدَفَعْتُ الْمَالَ إِلَى أَبِي سُفْيَانَ نعـ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ أَوْضَعَ نَاقَتَهُ إِذَا حَثَّهَا عَلَى السَّيْرِ وَالْإِيضَاعُ ضَرْبٌ مِنَ السَّيْرِ سَرِيعٌ ترجمہ عبد اللہ بن عمرو خزاعی سے روایت ہے اُس نے اپنے باپ سے روایت کی کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجہ کو بلایا اور چاہا کہ مجہکو مال دیکر مکے مین ابو سفیان کے پاس بہیجین تاکہ اُسکو قریش مین تقسیم کر دے بعد فتح مکے کے اور فرمایا کوئی ساتہی تلاش کر سو عمرو بن امیہ میرے پاس آیا تو اُس نے کہا مجہکو خبر پہونچی کہ تو مکے کی طرف جانیکا ارادہ کرتا ہے اور کوئی ساتہی ڈہونڈہتا ہے مینے کہا ہان اُس نے

نہین واللہ اعلم بالصواب

(۲۰) **وعن** عیسیٰ بن واقدٍ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اذا کانت سنۃ ثمانین ومائۃ فقد احللت لامتی العزبۃ والترھب فی رؤس الجبال اخرجہ رزین **ترجمہ** عیسیٰ بن واقد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب ایک سو اسی برس گذر جاوین تو مین نے اپنی امت کے لیے تنہائی اور پہاڑون کے سر پر گوشہ گیری حلال کی رزین اسکے راوی ہین۔

(۲۱) **وعن** ام سلمۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم یسمی الفارۃ الفویسقۃ وقال لا اراھا الا من الممسوخ فانھا اذا جعل لھا البان الابل لم تشرب واذا جعل لھا البان الشاء شربت اخرجہ رزین قلت وھو فی صحیح البخاری واللہ اعلم **ترجمہ** ام سلمہؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم چوہے کا نام چھوٹا فاسق رکھتے تھے اور فرماتے تھے مین اسکو نہین دیکھتا مگر اُس قوم سے جسکا چہرہ بدلا گیا اسواسطے کہ جب اُس کے آگے اونٹ کا دودہ رکھا جاے تو نہین پیتا اور جب بکری کا دودہ اُس کے آگے رکھا جاے تو پی لیتا ہے رزین اسکے راوی ہین مین کہتا ہون اور وہ صحیح بخاری مین ہے واللہ اعلم **ف** اگلی امتون مین ایک امت کی صورت بدلکر چوہے کی صورت ہو گئی تھی یہ اسی طرف اشارہ ہے۔

(۲۲) **وعن** ابن مسعودؓ قال قیل یا رسول اللہ القردۃ والخنازیر ھی مما مسخ اللہ تعالیٰ فقال ان اللہ تعالیٰ لم یھلک قوما فجعل لھم نسلا وان القردۃ والخنازیر کانت قبل ذلک اخرجہ رزین **ترجمہ** ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ کسی نے کہا یا رسول اللہ کیا بندر اور سور اُس مخلوق سے ہین جنکی صورت اللہ نے بدلدی سو فرمایا کہ خدا نے جس قوم کو ہلاک کیا ہے اسکی نسل باقی نہین چھوڑی اور بندر اور سور اس سے پہلے کے ہین رزین اسکے راوی ہین۔

(۲۳) **وعن** عائشۃؓ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ھل رؤی فیکم المغربون قلت وما المغربون قال الذین یشترک فیھم الجن اخرجہ ابو داؤد انما سموا مغربین لانہ دخل فیھم عرق غریب ووجد فیھم شبہ الغرباء بمداخلۃ من لیس من جنسھم ولا علی طباعھم وشکلھم وقیل اراد بمشارکۃ الجن فیھم امرھم ایاھم بالزنا وتحسینہ لھم فجاء اولادھم علی غیر رشدۃ ومنہ قولہ تعالیٰ وشارکھم فی الاموال والاولاد **ترجمہ** حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا تم مین مغرب ہین مینے کہا اور مغرب کون ہین فرمایا جن مین جن شریک ہین ابو داؤد اسکے راوی ہین اور اُن کا نام مغرب اسواسطے رکھا گیا کہ ان مین ایک رگ عجیب واقعہ ہوئی اور پایا گیا اُن مین شبہ غربا کا ساتھ داخل ہونے اُس شخص کے کہ نہین انکی جنس سے اور نہ انکی طبیعت اور نہ انکی شکل پر اور بعضون نے کہا مراد اُن مین جنون کے شریک ہونے سے یہہ ہے کہ انہون نے انکے باپون کو زنا کا حکم کیا اور زنا انکو اچہا کر دکہلایا تو انکی اولاد بے ہدایت ہوئی اور یہی مطلب ہے خدا کے اس قول کا کہ شریک ہو اُن کے مال اور اولاد مین۔

(۲۴) **وعن** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم من سکن البادیۃ جفا ومن اتبع الصید غفل ومن اتی ابواب السلطان افتتن وما ازداد عبد من السلطان دنوا الا ازداد من اللہ تعالیٰ بعدا اخرجہ اصحاب السنن **ترجمہ** ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو بیابان مین جا بسا وہ جاہل رہا اور جو شکار کے پیچھے لگا وہ غافل ہوا اور جو بادشاہ کے دروازے

کثرت سے ہین اشکال کیا ب۔

(۱۷) وعن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من یصعد الثنیۃ ثنیۃ المرار فانہ یحط عنہ ما حط عن بنی اسرائیل فکان اول من صعدھا خیلنا بنی الخزرج ثم تتام الناس فقال صلی اللہ علیہ وسلم کلکم مغفور لہ الا صاحب الجمل الاحمر فاتیناہ فقلنا تعال یستغفر لک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکان ینشد ضالۃ فقال لان اجدھا احب الی خیر لی من ان یستغفر لی صاحبکم اخرجہ مسلم ثنیۃ المرار بضم المیم وکسرھا وضمہا اشہر وھی عند الحدیبیۃ وتتام الناس ای جاؤا کلہم وتموا ترجمہ جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اس ٹیلے پر چڑھ جائیگا جسکا نام ثنیۃ المرار ہے تو اسکے گناہ گھٹائے جاوینگے جیسے بنی اسرائیل کے گناہ گھٹائے گئے تو پہلے اوسپر ہماری قوم بنی خزرج کے سوار چڑھے پہر سب لوگ چڑھے تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم سب بخشے گئے سوائے سرخ اونٹ والے کے پہر ہم اوس کے پاس گئے تو ہم نے اوس سے کہا کہ آ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تیرے واسطے بخشش مانگین اور وہ گم ہوئے اونٹ کو ڈہونڈہتا تہا تو اوس نے کہا کہ مجہکو اگر میرا اونٹ گم ہوا مل گیا تو یہ مجہکو بہتر ہے اوس سے کہ تیرے واسطے تمہارا ساتھی یعنے پیغمبر صاحب بخشش مانگین مسلم اوس کے راوی ہین ثنیۃ المرار ایک ٹیلہ ہے پاس حدیبیہ کے ف حضرت ایکبار مدینے سے مکہ کو چلے راہ مین ایک ٹیلا آگے آیا جسکا نام ثنیۃ المرار تہا وہان کافر مسلمانون کے مارنے کے واسطے چہپے تہے تب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو کافرون کے دہمکانے کے واسطے اس ٹیلے پر چڑہ جائے اوس کے گناہ معاف ہونگے پہر سب اصحاب اوسپر چڑہ گئے سوائے ایک شخص کے اور بنی اسرائیل حضرت یعقوب علیہ السلام کی اولاد کا نام ہے جو حضرت موسیٰ کے ساتہہ تہے انکو حکم ہوا تہا کہ کافرون کے شہر مین داخل ہو تو تمہارے گناہ معاف ہون یہان اوسی قصہ کی طرف اشارہ ہے۔

(۱۸) وعن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تدور رحی الاسلام بخمس وثلثین او ست وثلثین او سبع وثلثین فان یہلکوا فسبیل من ہلک وان یقم لہم دینہم یقم لہم سبعین عاما قلت مما بقی او مما مضی قال مما مضی اخرجہ ابو داؤد ترجمہ ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ پہرتی رہے گی چکی اسلام کی یعنے سنت کے موافق عمل جاری رہیگا اور فتنون سے امن رہیگا مدت پینتیس برس کی یا چہتیس برس کی یا سینتیس برس کی پہر اگر ہلاک ہون یعنے امر دین مین اختلاف کرین اور گناہ کرین تو انکی راہ اون لوگون کی سی راہ ہے کہ پہلی امتون مین ہلاک ہوئے یعنی جیسے اون کا حال ہوا ویسے ہی انکا حال ہوگا اور اگر انکے واسطے انکا دین قائم رہے تو ستر برس تک قائم رہیگا۔ مینے کہا کہ یہ ستر برس اوسوقت سے ہین کہ باقی رہا یعنے شروع ان ستر برس کا بعد پینتیس چہتیس برس کے ہوگا یا اوسوقت سے کہ گذرا یعنے ابتدا اسلام سے یا ہجرت سے فرمایا اسوقت سے کہ گزرا یعنے ابتدا اسلام سے نہ بعد پینتیس سینتیس کے ابو داؤد اوس کے راوی ہین ف اور شاید مراد انتظام ملک کا ہی باعتبار امور مذکورہ کے کہ شوکت اسلام کی اس مدت تک خوب بندوبست کے ساتہہ رہیگی۔

(۱۹) وعن سعد بن ابی وقاص قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انی لارجو ان لا تعجز امتی عند ربہا ان یؤخرہا نصف یوم قیل لسعد کم نصف یوم قال خمسمائۃ سنۃ اخرجہ ابو داؤد ترجمہ سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر مین امیدوار ہون کہ خدا میری امت کو عاجز نہ کرے آدہا دن مہلت دیوے کسی نے سعد سے پوچہا کہ آدہا دن کتنا ہوتا ہے کہا کہ پانچسو برس ابو داؤد اس کے راوی ہین ف شاید مراد پانچسو برس ہزار سال کے بعد ہے اسواسطے کہ ابتک عمر اس امت کی تیرہ سو برس سے زیادہ گزر چکی ہین تو مطلب ہے کہ اس امت کی عمر پندرہ سو سال سے زیادہ

(۲۸) وعن ابن عباس قال قرأ رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فيما أمر وسكت فيما أمر وما كان ربك
نسيا ولقد كان لكم في رسول الله صلى الله عليه وسلم أسوة حسنة أخرجه البخاري **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پڑھا اُسکو جو آپ کو حکم ہوا اور چپ رہے اُس سے جو حکم ہوا یعنے چپ رہنے کا اور تیرا رب
بھولنے والا نہیں اور البتہ ہے واسطے تمہارے رسول اللہ میں پیروی اچھی۔ بخاری اس کے راوی ہین۔

(۲۹) وعن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ما أوتيكم من شيء ولا أمنعكموه إن
أنا إلا مأمور وفي رواية أنا قاسم أضع حيث أمرت أخرجه البخاري وأبو داود **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مین تمکو نہ کوئی چیز دیتا ہون ورنہ اُس سے منع کرتا ہون مین تو حکم کیا گیا ہون
جیسا حکم کرتا ہے ویسا کہتا ہون اور ایک روایت مین ہے کہ مین بانٹنے والا ہون رکھتا ہون جہان مجھکو حکم ہوتا ہے بخاری
اسکے راوی ہین **ف** ابن عباس کی پہلی حدیث کا مطلب اس حدیث سے خوب واضح ہوتا ہے

(۳۰) وعن ابن عباس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم عبدا مأمورا ما اختصنا من دون الناس بشيء
إلا بثلاث أمرنا أن نسبغ الوضوء وأن لا نأكل الصدقة ولا ننزي حمارا على فرس أخرجه الترمذي والنسائي
ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم حکم کے بندے تھے نہین خاص کیا ہمکو سوائے لوگون کے مگر ساتھ تین
چیزون کے ایک یہہ کہ ہم وضو کو کامل کرین دوسری یہ کہ ہم صدقہ کا مال نہ کھائین تیسری یہ کہ ہم گدہے کو گھوڑے پر نہ چڑہائین۔
ترمذی ونسائی اسکے راوی ہین۔

(۳۱) وعن ابن عمرو بن العاص قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يحدثنا عن بني إسرائيل حتى نصبح
ما نقوم إلا إلى عظم صلاة أخرجه أبو داود وعظم الشيء أكبره وأراد به ههنا الفريضة **ترجمہ** ابن عمرو بن
عاص سے روایت ہے کہا کہ تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بیان کرتے ہم سے حال بنی اسرائیل کا صبح تک نہ اُٹھتے
ہم مگر طرف بڑی نماز کے ابو داود اُس کے راوی ہین عظم بڑی چیز کو کہتے ہین اور مراد اُس سے یہان فرض نماز ہے۔

(۳۲) وعن علقمة بن عبد الله عن أبيه قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم أن تكسر سكة المسلمين
الجائزة بينهم إلا من بأس أخرجه أبو داود والمراد بالسكة الدراهم والدنانير المضروبة بالسكة وإنما
كره تقريضها لما فيها من ذكر الله تعالى ولأن ذلك يضيع قيمتها وقيل كانت في صدر الإسلام عددا لا
وزنا فكان يعمد أحدهم إلى أطرافها فيأخذها بالمقراض تنقيصا لها وبخسا وقوله إلا من بأس أي من
أمر يقتضي كسرها إما لرداءتها أو شك في صحة نقدها **ترجمہ** علقمہ بن عبد اللہ سے روایت ہے اُس نے اپنے باپ
سے روایت کی کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا مسلمانون کا سکہ توڑنے سے جو اُن کے درمیان
مروج ہو مگر ڈر سے ابو داود اُس کے راوی ہین اور مراد سکے سے روپیہ پیسہ اشرفی وغیرہ ہے جنپر سکہ لگا ہوا ہو اور اُسکا
کاٹنا مکروہ تو اسواسطے ہے کہ اُس مین اللہ تعالی کا ذکر ہوتا ہے اور اسواسطے کہ یہ اُسکی قیمت کو ضائع کرتا ہے۔ اور بعضون
نے کہا کہ ابتدا اسلام مین گنتی تھی وزن یعنی تول نہ تھا تو کوئی آدمی قصد کرتا اور اُس کے کنارون سے کچہ چاندی سونا
قینچی کے ساتھہ کاٹ لیتا کم کرنے کو اور مگر خوف سے یعنے اگر پیسہ روپیہ کھوٹا یا ناقص ہو یا اُس کے کھرے ہونے مین شک ہو
یا کوئی اور سبب سکے توڑنے کو چاہے تو اُس سکہ کو توڑ ڈالنا جائز ہے۔

(۳۳) وعن أنس قال قال رجل لرسول الله صلى الله عليه وسلم أعقلها وأتوكل أو أطلقها وأتوكل قال اعقلها

پڑا یا وہ فتنے مین پڑا اور بندہ جتنا بادشاہ سے قریب ہوتا ہے وتنا خدا سے دور ہوتا ہے۔ اصحاب سنن اسکے راوی ہین۔

(۲۵) **وعن** اَبِی هُرَیْرَةَ رضہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ یُوْشِکُ اِنْ طَالَتْ بِکَ مُدَّةٌ اَنْ تَرٰی قَوْمًا فِیْ اَیْدِیْهِمْ مِثْلُ اَذْنَابِ الْبَقَرِ یَغْدُوْنَ فِیْ غَضَبِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَیَرُوْحُوْنَ فِیْ سَخَطِ اللّٰهِ وَقَالَ صِنْفَانِ مِنْ اَهْلِ النَّارِ لَمْ اَرَهُمَا قَوْمٌ مَعَهُمْ سِیَاطٌ کَاَذْنَابِ الْبَقَرِ یَضْرِبُوْنَ بِهَا النَّاسَ وَنِسَاءٌ کَاسِیَاتٌ عَارِیَاتٌ مَائِلَاتٌ مُمِیْلَاتٌ رُؤُسُهُنَّ کَاَسْنِمَةِ الْبُخْتِ لَا یَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلَا یَجِدْنَ رِیْحَهَا وَاِنَّ رِیْحَهَا لَتُوْجَدُ مِنْ مَسِیْرَةِ کَذَا وَکَذَا اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ قَوْلُهٗ کَاسِیَاتٌ اَیْ بِنِعَمِ اللّٰهِ تَعَالٰی عَارِیَاتٌ مِنْ شُکْرِهٖ وَقِیْلَ یَسْتُرْنَ بَعْضَ اَجْسَادِهِنَّ وَیَکْشِفْنَ بَعْضَهَا وَقِیْلَ یَلْبَسْنَ ثِیَابًا رَقِیْقَةً تَصِفُ مَا تَحْتَهَا فَهُنَّ کَاسِیَاتٌ فِیْ ظَاهِرِ الْاَمْرِ عَارِیَاتٌ فِی الْحَقِیْقَةِ وَمَائِلَاتٌ اَیْ زَائِغَاتٌ عَنْ طَاعَةِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَمَا یَلْزَمُهُنَّ مِنْ حِفْظِ الْفُرُوْجِ مُمِیْلَاتٌ یُعَلِّمْنَ غَیْرَهُنَّ ذٰلِکَ وَقِیْلَ مَائِلَاتٌ لِلشَّرِّ مُمِیْلَاتٌ لِلرِّجَالِ اِلَی الْفِتْنَةِ وَقِیْلَ غَیْرُ ذٰلِکَ وَقَوْلُهٗ رُؤُسُهُنَّ کَاَسْنِمَةِ الْبُخْتِ اَیْ یُکَبِّرْنَهَا وَیُعَظِّمْنَهَا مِنَ الْقَانِعِ وَالْخُمُرِ وَالْعَمَائِمِ اَوْ یَصِلْنَ الشَّعْرَ بِمَا یُصَیِّرُهَا کَاَسْنِمَةِ الْبُخْتِ

ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ عنقریب اگر تیری عمر کی مدت دراز ہوئی تو دیکھیگا ایک قوم کو کہ اُنکے ہاتھون مین کوڑے ہونگے جیسے بیلون کے دم صبح کرینگے خدا کے غضب مین اور شام کرینگے خدا کے غضب مین یعنے چوبدار ہونگے کہ حاکم کے پاس مظلومون کو نہین جانے دینگے اور مارینگے اور فرمایا کہ دو قسم کے دوزخی لوگ ہین کہ مین نے انکو نہین دیکھا یعنے حضرت کے وقت ایسے لوگ نہ تھے ایک قوم تو وہ ہین کہ انکے ساتھ کوڑے رہین گے جیسے بیلون کی دُم کہ اُن سے لوگون کو مارینگے اور دوسری قسم وے عورتین ہین جو کپڑے پہنتی ہین اور ننگی ہین مردون کو اپنی طرف جھکاتی ہین آپ مردون کی طرف جھکتی ہین۔ سر انکے جیسے اونٹون کی جھکی کوہان وے عورتین بہشت مین نجاوین گی اور اُسکی خوشبو نہ پاوین گی اور البتہ اُسکی خوشبو آتی ہے اتنی اتنی دور سے مسلم اس کے راوی ہین کاسیات یعنے اللہ کی نعمتین پہنتی ہین اور کہاتی ہین۔ عاریات یعنی ننگی ہین اُسکے شکر سے اور بعضون نے کہا معنے یہ ہین کہ کچھ بدن ڈھانکتی ہین اور کچھ ننگا رکھتی ہین اور بعضون نے کہا کہ باریک کپڑے پہنتی ہین جن سے بدن نظر آئے یعنی جیسے مہین دوپٹے اور جالی کی کرتیان تو وہ ظاہر مین تو لباس پہنے ہین اور حقیقت مین ننگی ہین اور مائلات یعنی منہ پھیرنیوالی ہین خدا کی بندگی سے اور جو انپر لازم ہے اپنی شرمگاہ کے بچانے اور نگاہ رکھنے سے — ممیلات یعنے اپنی غیر کو یہ معلوم کراتی ہین اور بعضون نے کہا کہ بدی کی طرف جھکتی ہین مردون کو اپنی طرف جھکاتی ہین اور بعضون نے کچھ اور کہا ہے۔ اُنکے سر جیسے اونٹون کی جھکی کوہانین یعنے سرون کو بڑا کرتی ہین سرپوش اور اوڑھنیون اور پگڑیون سے یا اُس مین بال جوڑتی ہین تا کہ اونٹون کی کوہان کی طرح ہوجاوین۔

(۲۶) **وعن** سَمُرَةَ ابْنِ جُنْدُبٍ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَنْ یُقْعَدَ السَّیْرُ بَیْنَ اِصْبَعَیْنِ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاؤدَ ترجمہ سمرہ رضہ بن جندب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا یہ کہ چیرا جاوے تسمہ درمیان دو انگلیون کے ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

(۲۷) **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ مَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَنْسُبُ اَحَدًا اِلَّا اِلَی الدِّیْنِ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاؤدَ ترجمہ عائشہ رضہ سے روایت ہے کہا کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نہین سُنا کسی کو نسبت کیا ہو مگر طرف دین کے ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

(۳۷) **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُوْنُ اِبِلٌ لِّلشَّيَاطِيْنِ وَبُيُوْتٌ لِّلشَّيَاطِيْنِ فَاَمَّا اِبِلُ الشَّيَاطِيْنِ فَقَدْ رَأَيْتُهَا يَخْرُجُ اَحَدُكُمْ بِنَجِيْبَاتٍ مَّعَهُ قَدْ اَسْمَنَهَا فَلَا يَعْلُوْ بَعِيْرًا مِّنْهَا وَيَمُرُّ بِاَخِيْهِ قَدِ انْقَطَعَ بِهٖ فَلَا يَحْمِلُهُ وَاَمَّا بُيُوْتُ الشَّيَاطِيْنِ فَلَا اَرَاهَا اِلَّا هٰذِهِ الْاَقْفَاصَ الَّتِيْ يَسْتُرُ النَّاسُ بِالدِّيْبَاجِ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاؤدَ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بعضے اونٹ شیطانون کے واسطے ہوتے ہین اور بعضے گہر شیطانون کے واسطے ہوتے ہین سو شیطان کے اونٹ تو مین نے دیکہہ لیے کہ تم مین سے کوئی عمدہ اونٹ اپنے ساتھ لیکر نکلتا ہے البتہ انکو پال کر ہوٹا کیا ہوتا ہے سو اُن مین سے کسی اونٹ پر سوار نہین ہوتا اور گذرتا ہے اپنے بہائی مسلمان پر جو چلنے سے رہ چکا ہو یعنے نہایت تہک گیا تو اُسکو سوار نہین کرتا لیکن گہر شیطانون کے سو نہین گمان کرتا مین مگر یہی گہر جنکو لوگ دیبا سے ڈہانکتے ہین یعنے انکی دیوارون کو ریشمی کپڑے سے سجاتے ہین۔ ابوداؤد اُسکے راوی ہین۔

(۳۸) **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَيْسَتِ السَّنَةُ بِاَنْ لَّا تُمْطَرُوْا وَلٰكِنِ السَّنَةُ اَنْ تُمْطَرُوْا...... وَلَا تُنْبِتُ الْاَرْضُ شَيْئًا اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قحط یہ نہین کہ تم پر مینہ نہ برسایا جاوے لیکن قحط وہ ہے کہ جسمین بارش ہو اور زمین کچہ نہ اُگاوے مسلم اسکے راوی ہین **ف** یعنی سخت قحط وہ ہے کہ مینہ برسے اور زمین سے کچہ نہ اُگے کہ اُس مین بالکل امید قطع نہین اور غضب الٰہی صاف کہلا ہے۔

(۳۹) **وَعَنْ** مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مُثِّلَ ابْنُ اٰدَمَ وَاِلٰى جَنْبِهٖ تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ مَنِيَّةً فَاِنْ اَخْطَاَتْهُ الْمَنَايَا وَقَعَ فِي الْهَرَمِ حَتّٰى يَمُوْتَ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ **ترجمہ** مطرف بن عبداللہ سے روایت ہی اُس نے اپنے باپ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی کی ایسی مثال ہے کہ اُس کے پہلو مین ننانوے آفتین ہین یعنے بیماری فقر فاقہ وغیرہ پہر اگر آفتین اُس سے چوک گئین یعنے اُن سے بچ گیا تو واقع ہوتا ہے بڑہاپے مین یہانتک کہ مرے ترمذی اسکے راوی ہین **ف** یعنی آدمی کے ساتھ ننانوے آفتین ہین ایک چہوڑتی ہے تو دوسری پکڑ لیتی ہے یہانتک کہ بڈہا ہو یعنی پہر یہ آفت تو ایسی ہے کہ موت تک پیچہا نہین چہوڑتی اور دن بدن بڑہتی جاتی ہے۔

(۴۰) **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ نِعْمَتَانِ مَغْبُوْنٌ فِيْهِمَا كَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ الصِّحَّةُ وَالْفَرَاغُ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دو نعمتین ایسی ہین کہ اُن مین اکثر لوگ نقصان اُٹھاتے ہین ایک تندرستی دوسری روزی سے خاطر جمعی بخاری اور ترمذی اس کے راوی ہین۔ **ف** یعنی صحت اور فراغت ایسی نعمتین ہین کہ آدمی جو اُن مین چاہے کر سکتا ہے لیکن اکثر انکی قدر نہین کرتے غفلت مین عمر برباد کرتے ہین اور مفلس رہ جاتے ہین۔

(۴۱) **وَعَنْهُ** قَالَ قَدِمَ مُسَيْلِمَةُ الْكَذَّابُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَقُوْلُ اِنْ جَعَلَ لِيْ مُحَمَّدٌ الْاَمْرَ مِنْ بَعْدِهٖ اتَّبَعْتُهُ وَقَدِمَ الْمَدِيْنَةَ فِيْ بَشَرٍ كَثِيْرٍ مِّنْ قَوْمِهٖ فَاَقْبَلَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ وَفِيْ يَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قِطْعَةُ جَرِيْدٍ حَتّٰى وَقَفَ عَلَيْهِ فِيْ اَصْحَابِهٖ فَقَالَ لَهٗ لَوْ سَاَلْتَنِيْ هٰذِهِ الْقِطْعَةَ مَا اَعْطَيْتُكَهَا وَلَنْ تَعْدُوَ اَمْرَ اللّٰهِ تَعَالٰى

أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ انس سے روایت ہے کہ ایک مرد نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ مین اونٹ کا گھٹنا
باندہکر اُس کو اللہ کے بہروسے چھوڑدون یا مدون گھٹنے باندہے اسکو کہلا اللہ کے بہروسے چھوڑدون فرمایا کہ اُسکا گھٹنا
باندہ کر چھوڑ اور اللہ پر توکل کر ترمذی اسکے راوی ہین **ف** معلوم ہوا کہ اسباب توکل کے مخالف نہین ۔

(۳۴) **وَعَنْ** اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَرَادَ الضَّحَّاكُ بْنُ قَيْسٍ اَنْ يَسْتَعْمِلَ مَسْرُوْقًا فَقَالَ لَهُ عُمَارَةُ بْنُ عُقْبَةَ
اَتَسْتَعْمِلُ رَجُلًا مِنْ بَقَايَا قَتَلَةِ عُثْمَانَ فَقَالَ مَسْرُوْقٌ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى حَدَّثَنَا ابْنُ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا اَرَادَ قَتْلَ اَبِيْكَ عُقْبَةَ قَالَ مَنْ لِلصِّبْيَةِ فَقَالَ النَّارُ وَقَدْ رَضِيْتُ لَكَ مَا رَضِيَ لَكَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاؤُدَ ترجمہ ابراہیم روایت ہی کہ ضحاک بن قیس نے ارادہ کیا کہ مسروق
کو عامل کرے تو عمارہ بن عقبہ نے اُس سے کہا کیا تو بقایا عثمان کے قاتلون سے ایک مرد کو عامل کرتا ہے تو مسروق نے
کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے ابن مسعودؓ نے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب تیرے باپ عقبہ کے قتل کرنیکا ارادہ کیا
تو اُس نے کہا کہ لڑکون کا کون خبرگیر ہوگا تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ آگ انکی خبرگیر ہے اور البتہ مین راضی
ہوا واسطے تیرے جو راضی ہوئے حضرت واسطے تیرے ابوداؤد اسکے راوی ہین ۔

(۳۵) **وَعَنْ** حُذَيْفَةَ قَالَ جَاءَ السَّيِّدُ وَالْعَاقِبُ صَاحِبَا نَجْرَانَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ
يُرِيْدَانِ اَنْ يُلَاعِنَاهُ فَقَالَ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهٖ لَا تَفْعَلْ فَوَاللّٰهِ اِنْ كَانَ نَبِيًّا فَلَاعَنَّا لَا نُفْلِحُ اَبَدًا نَحْنُ وَلَا
عَقِبُنَا مِنْ بَعْدِنَا فَقَالَا لَهُ اِنَّا نُعْطِيْكَ مَا سَاَلْتَنَا وَابْعَثْ مَعَنَا رَجُلًا اَمِيْنًا لَا تَبْعَثْ مَعَنَا اِلَّا اَمِيْنًا فَقَالَ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَبْعَثَنَّ مَعَكُمْ رَجُلًا اَمِيْنًا حَقَّ اَمِيْنٍ حَقَّ اَمِيْنٍ فَاسْتَشْرَفَ لَهَا اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ قُمْ يَا اَبَا عُبَيْدَةَ فَلَمَّا قَامَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ هٰذَا اَمِيْنُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَخْرَجَهُ
الْبُخَارِيُّ ترجمہ حذیفہ سے روایت ہی کہا کہ سید اور عاقب نجران والے دونون حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس
آئے ارادہ کرتے تہے کہ آپ سے مباہلہ کرین تو ایک نے اپنی ساتہی سے کہا کہ مباہلہ نکر سو قسم ہے اللہ کی اگر وہ پیغمبر ہے اور اُس نے ہمسے
مباہلہ کیا تو ہم کبھی مراد نہ پاوینگے اور نہ ہماری اولاد ہمارے پیچھے سے تو انہون نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کہ ہم
آپکو دیتے ہین جو آپنے ہمسے مانگا اور ہمارے ساتہ کسی مرد امانتدار کو بھیجیے اور نہ بھیجیے ہمارے ساتہ مگر امانتدار کو تو حضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ البتہ مین تمہارے ساتہ بھیجونگا امانتدار مرد کو جو سچ مچ امانتدار ہے جو سچ مچ امانتدار
ہے تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب اسکے منتظر ہوئے یعنی ہر آدمی چاہتا تہا کہ مجھکو بھیجین تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا کہ اُٹھہ کھڑا ہولے ابوعبیدہ پہر جب ابوعبیدہ اُٹھے تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہہ ہے امانتدار اس امت کا
بخاری اسکے راوی ہین **ف** سید اور عاقب دونو نجران کے عیسائی تہے اُنہون نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
ساتہ مباہلہ نہ کیا اور جزیہ دینا مان گئے ۔

(۳۶) **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ بَايَعَنِيْ عَشَرَةٌ مِنَ الْيَهُوْدِ لَمْ يَبْقَ عَلٰى
ظَهْرِهَا يَهُوْدِيٌّ اِلَّا اَسْلَمَ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَوْ اٰمَنَ بِيْ عَشَرَةٌ مِنَ الْيَهُوْدِ لَاٰمَنَ بِي الْيَهُوْدُ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ ۔ ترجمہ
ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر دس یہودی میری بیعت کرلیتے تو کوئی یہودی بے
مسلمان ہوئے زمین پر باقی نہ رہتا اور ایک روایت مین ہے کہ اگر دس یہودی مجھ پر ایمان لاتے تو سب یہودی مجھپر
ایمان لے آتے شیخین اُس کے راوی ہین ۔

راوی ہین۔

(۴۳) **وعن** ابن عمرو بن العاص قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حین خرجنا معہ الی الطائف فمررنا بقبر فقال ھذا قبر ابی رغال فکان ھذا الحرم یدفع عنہ فلما خرج اصابتہ النقمۃ التی اصابت قومہ بھذا المکان فدفن فیہ وآیۃ ذلک انہ دفن معہ غصن من ذھب ان انتم نبشتم عنہ اصبتموہ فابتدرالناس فاستخرجوا الغصن اخرجہ ابوداؤد **ترجمہ** ابن عمرو بن عاص سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جبکہ ہم آپ کے ساتھ طائف کی طرف نکلے تو ہم ایک قبر پر گزرے تو فرمایا کہ قبر ابو رغال کی ہے سو یہ حرم مکہ اُس سے ہٹائے جاتا تھا پھر جب نکلا تو پہونچی اُسکو مصیبت جو اُسکی قوم کو پہونچی اس جگہہ مین پھر اُسی جگہہ مین دفنایا گیا اور اُس کی نشانی یہ ہے کہ اُس کے ساتھ ایک سونے کی ایک چھڑی دفنائی گئی ہے اگر تم اُس کی قبر کو کھود ڈالو تو اُسکو پاؤگے تو لوگ جھپٹے اور انہون نے سونیکی چھڑی نکالی۔ ابوداؤد اس کے راوی ہین۔

(۴۴) **وعن** علی بن ابی طالب قال کان اخر کلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الصلوۃ الصلوۃ اتقوا اللہ فیما ملکت ایمانکم اخرجہ ابوداؤد **ترجمہ** علی بن ابی طالب سے روایت ہے کہ تھا اخیر کلام حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نماز پڑھو نماز کو لازم پکڑو ڈرو اللہ سے اپنے غلامون کے حق مین۔ ابوداؤد اس کے راوی ہین۔

قال مؤلفہ رحمۃ اللہ تعالی علیہ ورضوانہ وانالہ ما یرتجیہ مما عندہ وھھنا انتھی القول فیما جمعتہ ولخصتہ وحررتہ واختصرتہ وانتخبتہ وقد جمع مقاصد الامھات الست واحتوی علیھا فلا یتوصل کما ینبغی ان شاء اللہ تعالی الا بہ الیھا لم ینسج احد علی منوالہ ولم تسمح قریحۃ بمثالہ جمعتہ خالصا لوجہ اللہ الکریم لا للریاء والمباھات مقتصرا من الاخبار المکررۃ علی اخصرھا واجمعھا ومن احادیث المطولۃ علی اقلھا وانفعھا راجیا بہ جزیل الثواب من رب الارباب فھو الجواد الذی لا یخیب من امل والقریب المجیب لمن قرع بابہ وسالہ وقد رایت ختمہ بما ختم بہ الامام ابو عبد اللہ محمد بن اسمعیل البخاری صحیحہ وھو الحدیث العظیم الجامع لاسباب الخیرات والبشائر الصریحۃ واذکرہ بالسند المتصل منی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واسئل اللہ تعالی کما وصل سببی بسببہ فی الدنیا ان یصل بہ فی الاخرۃ لافوز واغنم فاقول معترفا بالتقصیر معتصما باللطیف الخبیر اخبرنا شیخنا الامام العلامۃ الاصیل المحدث الصالح زین الدین ابو العباس احمد بن زین العابدین بن احمد بن عبد اللطیف الشرجی رحمہ اللہ تعالی قراءۃ منی علیہ فی سنۃ ست وثمانین وثمان مائۃ بمنزلہ بمدینۃ زبید عمرھا اللہ تعالی بالایمان **قال** انا شیخنا الامام محدث الدیار الیمنیۃ وابن محدثھا نفیس الدین ابو الربیع سلیمان بن ابراھیم بن عمر العلوی اجازۃ ان لم یکن سماعا بمدینۃ تعز فی سنۃ ثلث وعشرین وثمانمائۃ **قال** انا والدی الامام برھان الدین اجازۃ وشیخنا الامام العلامۃ شیخ المحدثین شرف الدین موسی بن موزی بن علی الغزولی الدمشقی سماعا قالا انا الشیخ المعمر مسند الدنیا ابو العباس احمد بن ابی طالب الحجار الصالحی اجازۃ لاولھما وسماعا لثانیھما **قال** انا الشیخ الصالح ابو عبد اللہ الحسین بن مبارک الزبیدی سماعا **قال** انا ابو الوقت عبد الاول ابن عیسی بن شعیب السجزی الھروی سماعا **قال** انا الامام ابو المظفر عبد الرحمن بن محمد المظفر الداؤدی

فِيكَ وَلَئِنْ أَدْبَرْتَ لَيَعْقِرَنَّكَ اللهُ وَإِنِّي لَأَرَاكَ الَّذِي أُرِيتُ فِيكَ مَا أُرِيتُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَسَأَلْتُ عَنْ قَوْلِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّكَ الَّذِي أُرِيتُ فِيهِ مَا أُرِيتُ فَأَخْبَرَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ فِي يَدَيَّ سِوَارَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ فَأَهَمَّنِي شَأْنُهُمَا فَأُوحِيَ اللهُ تَعَالَى إِلَيَّ أَنِ انْفُخْهُمَا فَنَفَخْتُهُمَا فَطَارَا فَأَوَّلْتُهُمَا كَذَّابَيْنِ يَخْرُجَانِ مِنْ بَعْدِي وَكَانَ أَحَدُهُمَا الْعَنْسِيُّ صَاحِبُ صَنْعَاءَ وَالْآخَرُ مُسَيْلِمَةُ صَاحِبُ الْيَمَامَةِ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالْمُرَادُ بِالْعَقْرِ هٰهُنَا الْهَلَاكُ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ مسیلمہ کذاب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے مین اپنی قوم کے بہت آدمی لیکر مدینے مین آیا اور کہنے لگا کہ اگر محمد اپنی موت کے بعد پیغمبری کا عہدہ مجہکو دین تو مین انکا تابعدار رہون اور اسلام قبول کرتا ہون تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس کی طرف متوجہ ہوے اور آپکے ساتھ ثابت بن قیس تہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتہہ مین کہجور کی چہڑی کا ایک ٹکڑا تہا یہانتک کہ اُس کے سر پر کھڑے ہوئے اُسکے ساتہیون مین تو آپنے اُس سے فرمایا کہ اگر تو مجہسے یہہ کہجور کی چہڑی کا ٹکڑا مانگے تو اتنا بہی تجہہ کو نہ دونگا اور خدا کے حکم کو جو تیرے حق مین ٹہیر چکا ہے تو اُس سے آگے ہرگز نہ بڑہ سکے گا اور اگر تو اسلام سے منہ پہیریگا تو خدا تیری کونچین کاٹے گا یعنے خدا تجہکو ہلاک کرے گا اور تحقیق مین تجہکو وہی جانتا ہون جو مجہکو خواب مین دکہلایا گیا جو کہ دکہلایا گیا ابن عباس نے کہا سو مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس قول کا مطلب پوچہا کہ البتہ تو وہی ہے جو مجہکو خواب مین دکہلایا گیا جو دکہلایا گیا۔ تو ابو ہریرہ نے مجہکو خبر دی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس حالت مین کہ مین سوتا تہا کہ مینے دیکہا کہ سونیکے دو کنگن میرے ہاتہہ مین ڈالے گئے تو اُن کے حال نے مجہکو غم اور تشویش مین ڈالا تو خدا نے میری طرف وحی کی کہ اُنکو پہونک مار مینے انکو پہونک ماری تو وے دونون اُڑ گئے پہر مینے اُن دونون کنگن کی تعبیر کی ان دو جہوٹون سے جو میرے بعد نکلین گے اُن دونون مین سے ایک عنسی تہا صنعا کا رہنے والا اور دوسرا مسیلمہ یمامہ کا رہنے والا شیخین اُس کے راوی ہین اور عقر سے مراد ہلاک ہے۔ ف مین دکہلایا گیا یعنے خواب مین دیکہہ چکا ہون کہ تو پیغمبری کا دعوی کرے گا اور خدا تجہکو ہلاک ہی کرے گا اور یمامہ عرب مین ایک ملک کا نام ہے وہان مسیلمہ کذاب پیدا ہوا پہلے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت مین شرکت کا دعوی کرتا تہا اور پہر حضرت کے بعد شرکت کا دعوی چہوڑ کر کل نبوت کا دعوی شروع کیا ہزارون لوگ اُس کے تابع ہوگئے صدیق اکبر نے اپنی خلافت مین اُس پر فوج چڑہائی اور ..... سکو قتل کیا اور لشکے تابعدارون کو مٹایا۔ اور صنعا یمن مین ایک شہر ہے حضرت کے وقت مین وہان ایک شخص پیدا ہوا اسود عنسی اُسکا نام تہا پیغمبری کا دعوی کرتا تہا وہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے فیروز دیلمی کے ہاتہ سے مارا گیا

(۲۴) وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ نُعَيْمِ بْنِ مَسْعُودٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَرَأَ كِتَابَ مُسَيْلِمَةَ إِلَيْهِ لِلرُّسُلِ فَمَا تَقُولَانِ أَنْتُمَا قَالَا نَقُولُ كَمَا قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا أَنَّ الرُّسُلَ لَا تُقْتَلُ لَضَرَبْتُ أَعْنَاقَكُمَا أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ ترجمہ سلمہ بن نعیم سے روایت ہے اُس نے اپنے باپ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب مسیلمہ کا خط پڑہا جو اُس نے آپ کی طرف لکہا تہا تو ایلچیوں سے فرمایا کہ تم کیا کہتے ہو یعنے میرے حق مین تو دونون نے کہا کہ ہم کہتے ہین جیسا اُس نے کہا تو حضرت نے فرمایا کہ اگر یہہ دستور نہ ہوتا کہ ایلچی قتل نہین کیے جاتے تو البتہ مین تمہاری گردن کاٹ ڈالتا ابوداود اُس کے

تيسير الوصول الى جامع الاصول من حديث الرسول صلى الله عليه وآله وسلم وبتمامه تم جميع الكتاب بحمد الله الملك الوهاب ترجمہ ختم ہوگئی دوسری جز کتاب تیسر الوصول الی جامع الاصول من حدیث الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور اس کے تمام ہونے پر سب کتاب تمام ہوئی ساتھ حمد بادشاہ بہت بخشش کرنے والے کے

قال مؤلفه رحمه الله تعالى تجاوز عن سيئاته وعامله بخفي لطفه فرغت من اختصاره ضحى يوم الجمعة المباركة مستهل شهر ذي القعدة الحرام سنة ست عشرة وتسعمائة من الهجرة النبوية صلى الله عليه وآله وسلم کہا اس کے مؤلف رحمہ اللہ نے کہ میں فارغ ہوا اسکے اختصار کرنے سے وقت چاشت کے جمعہ مبارک کے دن ماہ ذیقعدہ حرام کے ابتدا میں ۹۱۶ھ میں ہجرت نبوی سے۔

لمؤلفه عفا الله عنه

تيسيرنا قد يسر الله لي كمثل ما املت اتمامه فالحمد لله على ما هدى اليه لا احصر انعامه

کہا مؤلف نے کہ میری تیسیر کتاب کو خدا نے میرے واسطے آسان کر دیا جیسے میں نے اُسکے تمام کرنے کی امید رکھی تھی سب تعریف ہے اللہ کی اسپر کہ اُس نے راہ دکھایا یا اپنی طرف میں اُسکی انعام نہیں گن سکتا۔ اور خدا کی شان یہہ کیا عجیب حسن اتفاق ہے کہ اس کتاب مستطاب کا ترجمہ اور تحریر کا بھی جمعہ مبارک کے دن ختم ہوئی۔

تمت

خاتمة الطبع

الحمد للہ والمنة کہ ماہ شعبان ۱۳۰۵ھ ہجری المقدس (علی صاحبها الصلوة والتحية) میں کتاب مستطاب صحاح ستہ کا لب لباب۔ مسمی بہ تیسر الوصول الی جامع الاصول من احادیث الرسول بعہ ترجمہ اُردو سلیس مسمی بہ تلخیص الصحاح چھ جلدوں میں نہایت صفائی وخوش اسلوبی کے ساتھ مطبع صدیقی لاہور میں طبع ہوئی اگرچہ اس کتاب کے طبع کرانے میں زر کثیر صرف ہوا ہے۔ مگر بہ نظر سہولت خریداران قیمت نہایت ارزاں رکھی گئی پس شائقین کو چاہیے کہ اس نعمت بے بہا کی قدر کریں اور اس خوان یغما سے بے بہرہ نہ رہیں کیونکہ یہہ ایک کتاب کل صحاح ستہ کے قائم مقام ہے اور ترجمہ کے ساتھ ایسی سہل اور عام ہوگئی ہے کہ ہر شخص اُردو خوان بھی اس سے فائدہ اُٹھا سکتا ہے بنا علیہ ہر مسلمان کو لازم ہے کہ اس کتاب کو خرید کر حسب استعداد اس سے فائدہ اُٹھائیں اور اپنے متعلقین واحباب کو اس کتاب کے خریدنے اور پڑھنے کی ہدایت کریں کیونکہ فلاح دارین اسی میں منحصر ہے۔ کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی کی جائے اور عبادات ومعاملات میں آپکے طریق پر عمل کیا جاوے اور آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی کل معتبر حدیثیں اس کتاب میں موجود ہیں تو فلاح دارین کا ذریعہ اس کتاب سے بڑھکر دوسرا نہیں جنہیں کو چاہیے کہ کتاب کی درخواستیں مطبع صدیقی لاہور میں ارسال کریں انشاء اللہ بہت جلد انکی فرمائش کی تعمیل کیجاویگی

سِمَاعًا **قَالَ** اَنَا الْاِمَامُ اَبُوْ مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ اَحْمَدُ بْنِ اَحْمُوْيَةَ السَّرْخَسِيُّ سِمَاعًا **قَالَ** اَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰہِ
مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ الْفِرَبْرِيُّ سِمَاعًا **قَالَ** اَنَا اِمَامُ الْمُحَدِّثِيْنَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ
الْبُخَارِيُّ رح سِمَاعًا **قَالَ** ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِشْكَابَ **قَالَ** ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفُضَيْلِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ اَبِيْ
زُرْعَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَتَانِ خَفِيْفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيْلَتَانِ
فِي الْمِيْزَانِ حَبِيْبَتَانِ اِلَى الرَّحْمٰنِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ **ترجمہ** کہا اُس کے مولف نے اسپر ہدا
کی رحمت اور رضامندی ہو اور وی ہسکو جس کا وہ امید وار رہے اسکے پاس ہے اور اسجگہہ ختم ہوا میرا یہ کلام اُس چیز مین
کہ مینے جمع کی ہے جہانٹی اور لکہی اور اختصار کیا اور انتخاب کیا البتہ جمع کیا ہے اس کتاب نے اصل صحاح ستہ یعنے
چھ کتابون کے مقصد کو اور شامل ہے اُنپر سو نہین پونچہ سکتا آدمی جیسا چاہیے مقصد کو مگر ساتہہ سکے نہین بنا کسی نے
اُسکے طور پر اور نہین محنت کی کسی جی نے مثل اُسکی مینے اُسکو خالص خدائے تعالی کی رضامندی کے واسطے جمع کیا ہے نہ واسطے دکہلانے
اور فخر کے مکرر حدیثون کو چہوڑ کر مختصر اور جامع تر حدیثون کو لیا ہے اور دراز حدیثون کو چہوڑ کر چہوٹی اور نافع تر حدیثون کو
لیا ہے اس حال مین کہ امیدوار ہون ثواب کا رب الارباب سے سو وہ بڑا سخی ہے کہ اُسکا امیدوار خالی نہین رہتا اور جو اُسکا
دروازہ ہلاے اور اُس سے مانگے اُس کے نزدیک اُس کی دعا قبول کرتا ہے اور مینے مناسب جانا ختم کرنا اس کتاب کا
ساتھ اُس چیز کے کہ ختم کیا ہے ساتھ اُس کے امام ابو عبد اللہ محمد بن اسمعیل بخاری نے اپنی صحیح کو اور وہ ایک حدیث
ہے بڑی جو جامع ہے واسطے اسباب خیر کے اور مین اُسکو ذکر کرتا ہون ساتھ سند کے جو مجہ سے حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم تک جڑی متصل ہے اور مین خدا سے دُعا کرتا ہون کہ جیسے دنیا مین میری رسی کو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسی
سے جوڑا ویسے ہی آخرت مین بہی مجہ کو آپ کے ساتھ جوڑی تاکہ مین مراد پاؤن اور غنیمت لون سو مین کہتا ہون قصور کا
اقرار کرتا خدا مہربان خبردار سے ہاتہہ ماتا کہ خبر دی ہمکو شیخ امام علامہ اصیل محدث صالح زین الدین ابو العباس
احمد بن زین العابدین بن احمد بن عبد اللطیف شرجی رحمہ اللہ نے مینے اسپر پڑہا سنہ ۸۹۶ء مین اُسکی جگہہ مین زبید
کا شہر مین خدا اُسکو ایمان سے آباد رکہے کہا اُس نے خبر دی ہمکو ہمارے شیخ امام محدث مین کے شہرون کے
اور وہان کے محدثون کے بیٹے نفیس الدین ابو الربیع سلیمان بن ابراہیم بن عمر علوی رحمہ اللہ نے بطور اجازت کے اگرچہ
سنا نہین شہر تعز مین سنہ ۸۲۳ھ مین کہا کہ خبر دی مجہکو میرے والد امام برہان الدین نے بطور اجازت کے اور ہمارے شیخ
امام علامہ شیخ محدثون کے شرف الدین موسی بن مزی بن علی غزولی دمشقی نے بطور سماع کے دونون نے کہا کہ
خبر دی ہمکو شیخ معمر مسند الدنیا ابو العباس احمد بن ابی طالب حجازی صالحی نے بطور اجازت کے پہلے کو اور سماعت کے
دوسرے کو کہا کہ خبر دی ہمکو شیخ صالح ابو عبد اللہ حسین بن مبارک زبیدی نے بطور سننے کے کہا خبر دی ہمکو ابو الوقت
عبد الاول بن عیسی بن شعیب سنجری ہروی نے بطور سماعت کے کہا خبر دی ہمکو ابو المظفر عبد الرحمن بن محمد مظفر داؤدی نے بطور سماعت کے کہا خبر دی
ہمکو امام ابو محمد عبد اللہ بن احمد بن احمویہ سرخسی نے بطور سماعت کے کہا خبر دی ہمکو ابو عبد اللہ محمد بن یوسف فربری نے بطور سماعت کے کہا خبر دی
ہمکو محدثین کے امام ابو عبد اللہ محمد بن اسمعیل بن ابراہیم بخاری نے بطور سماعت کے کہا انہون نے حدیث بیان کی ہمسے احمد بن اشکاب نے کہا حدیث بیان کی ہمسے محمد
بن فضیل نے عمارہ بن قعقاع سے اُس نے روایت کی ابو زرعہ سے اُس نے روایت کی ابو ہریرہ سے کہا کہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دو کلمے ہین کہ زبان پر ہلکے ہین اور تول مین بہاری ہین خدا کے نزدیک پیارے
ایک تو سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ دوسرا سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ اِنْتَهٰى اٰخِرُ الْجُزْءِ الثَّانِيْ مِنْ كِتَابِ

تاریخ الخلفاء

مصنفہ علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ کا اردو ترجمہ

جسمیں

خلفائے راشدین و دیگر خلفائے بنوامیہ و بنو عباس و غیرہ کے حالات ۹۰۳ ہجری تک مندرج ہیں

یہہ تو مشہور ہی کہ قِصَصُ الْاَوَّلِیْنَ عِبْرَۃٌ لِّلْاٰخِرِیْنَ یعنی متقدمین کے داستان متاخرین کے حق میں عبرت اور انپی تامل میں تامل کر کے اصلاح اعمال پر برانگیختہ کرنے کے لیئے کافی سامان ہیں۔ اسکے علاوہ علم تاریخ میں ایک خاص دلچسپی ایسی ہوتی ہے کہ انسان کو دل بہلانے اور غم غلط کرنے کے لیئے اس سے بہتر ذریعہ نہیں۔ یہی وجہہ ہے کہ اس زمانہ؟ ہموم و کروب میں ناولوں اور فرضی داستانوں کی ایسی گرم بازاری ہے جسکی حد نہیں۔ اور قوم غمزدہ انہیں تراشیدہ کہانیوں سے اپنے خراشیدہ دلوں کی مرہم بناتے ہیں۔ اسیواسطے بہت سے مصلحین قوم نے عوام میں واقعات تاریخی پھیلانے کے لیئے "تاریخی ناول" لکھے۔ بلکہ افسانے اس ڈھنگ پر تصنیف کئے کہ اون میں عقائد اسلامی۔ آداب معاشرت۔ اخلاق حمیدہ۔ تدبیر منزل اصول تمدن بھی آجاویں (جزاھم اللہ) مگر مشکل یہہ ہے کہ فسانے آخر افسانے ہیں۔ پڑھنے والا اون کو فرضی اور من گھڑت سمجھتا ہے۔ اسی لیئے مقصود اصلی بالکل ضائع ہوجاتا ہے۔ تاریخی واقعیت تو ایک طرف عقائد کو بھی وہ فرضی ڈھکوسلا سمجھنے لگتا ہے۔ (معاذ اللہ) اور ظاہر ہے کہ اس صورت میں بجاء نفع کے نقصان حاصل ہوتا ہے۔ اسلیئے مطبع صدیقی لاہور نے جسکا فرض منصبی ہمیشہ سے برادران اہل اسلام کو دینی نقصانوں سے بچانا اور دینی فوائد کے اسباب کا بہم پہونچانا ہے۔ ایک ایسی کتاب تلاش کی۔ جس میں دلچسپی بھی بدرجہ کمال ہو اور دینی فوائد سے مالا مال ہو اور صحیح صحیح واقعات زمانہ گذشتہ کے اسمیں درج ہوں اور اسکے مطالعہ سے مسلمانوں کو اپنی دینی دنیاوی حالت موجودہ کا اپنے اسلاف کرام کی ترقیات روز افزون سے موازنہ کرکے تنبہ ہو اور اپنی موجودہ پستی کی علت پر آگاہی حاصل کرکے اپنی اصلاح کی طرف توجہ ہو۔ یعنی **تاریخ الخلفا مصنفۂ علامہ حافظ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ** جنکے نام نامی اور علم و تقوے سے ہر کس و ناکس واقف ہے۔ بس یہی کتاب ایک ایسی کتاب ہے جس میں یہہ سب باتیں موجود ہوں کیونکہ مصنف علیہ الرحمۃ نے اس کتاب

مختصر فہرست کتب دکان شیخ عبدالحی و عبدالسلام تاجران کتب مالکان مطبع صدیقی لاہور

نام کتاب	قیمت
کتب تفسیر عربی و فارسی و اردو	
تفسیر ترجمان القرآن بلطائف البیان بزبان اردو مصنفہ نواب صدیق حسن خان صاحب کامل سولہ جلدین ۔ یون تو تفاسیر قرآن مجید کی دنیا مین آج کل بہت ملتی ہین لیکن تفسیر بے نظیر نہ تہی کہ جسمین تمام سلف صالحین کے معلومات قرآن کا نقشہ کہینچکر دکھایا ہوا ہو اگر آپنے ایسی تفسیر دیکھنی ہو تو تفسیر ترجمان القرآن کا مطالعہ فرماوین ۔	
نوٹ جو صاحب کامل تفسیر ۱۶ جلد یکمشت طلب فرماوینگے اُن سے بجائے قیمت للعہ روپے کے مبلغ ۔۔ روپے لیئے جاوینگے ۔ اور ہر ایک جلد علیحدہ علیحدہ بھی ملسکتی ہے ۔	
تفسیر موضح القرآن کامل ہفت منزل بزبان اردو مصنفہ شاہ عبدالقادر صاحب	۸ ہے
تفسیر عزیزی پارہ عم اردو	۱۴ ار
تفسیر قادری ترجمہ اردو تفسیر حسینی کامل دو جلد مین ۔	للعہ
تحفۃ الاسلام تفسیر سورۂ فاتحہ	۱/ ر
تذکیر الکل تفسیر سورۂ فاتحہ و چہار قل کی تفسیر مصنفہ نواب صدیق حسن خان صاحب مرحوم	۴/ ر
تفسیر بلابین مع تفسیر جامع البیان بزبان عربی	۱۲ ار ہے
تفسیر حسینی فارسی	ہے
تفسیر یعقوب چرخی فارسی	۵/ ر
اقتباس الانوار من کلام الغفار	
فہرست قرآن مجید کی فہرست	۶ ار
تفسیر القرآن فی لغات القرآن قرآن مجید کی لغات ۔	
ہدیۃ الذہب الابریز فی مقاصد الکتاب	۵/ ر

نام کتاب	قیمت
العزیز بزبان فارسی قرآن مجید کی فہرست	۶/ ر
فضائل القرآن ۔ قرآن مجید کی فضیلتین مصنفہ نواب صاحب	۳/ ر
کتب حدیث با ترجمہ اردو	
سنن ابوداؤد مترجم اردو کامل ۴ جلد	سے
تسہیل القاری ترجمہ اردو صحیح بخاری مع ترجمین فتح الباری و قسطلانی	
ونیل الاوطار شرح منتقی الاخبار پارہ اول ۔	۸ عار
،، ،، ،، دوم	۲ عار
،، ،، ،، سوم دوم جلدین	۸ ہے
،، ،، ،، چہارم	۶ عار
۔۔ ۔۔ ۔۔ پنجم	۸ عہر
تلخیص الصحاح مترجم کامل جلد اول	عا
۔۔ ۔۔ ۔۔ دوم	عا
۔۔ ۔۔ ۔۔ سوم	عا
۔۔ ۔۔ ۔۔ چہارم	عا
۔۔ ۔۔ پنجم (عا) ششم	عسم
صحیح مسلم مترجم کامل چھ جلد مین	
جامع ترمذی مترجم اردو کامل طبع شدہ مطبع نولکشور	۸ ہے
موطا امام مالک مترجم اردو کامل	۶ عار
رفع العجاجۃ ترجمہ اردو ابن ماجہ کامل تین جلد مین	
سنن نسائی مترجم اردو کامل دو دو جلد دل مین	
مشکوٰۃ مترجم اردو کامل چار جلد تیار طبع شدہ مطبع امرتسر	عہ
بلوغ المرام مترجم اردو ۔	ملے
آیات اللہ الکاملہ ترجمہ اردو ۔	۱ عہر
حجۃ اللہ البالغہ	۱۲ عار

نام کتاب	قیمت
منہاج النبوۃ ترجمہ اردو مدارج النبوۃ	۱۲ عار
مظاہر حق ہر چہار جلد کامل مطبوعہ شدہ مطبع نولکشور	لعہ
ظفر جلیل شرح حصن حصین مترجم اردو	۱۴ ار
خلف الامام مترجم اردو	۲/ ر
رسالہ رفع الیدین	۱/ ر
فقہ محمدیہ و طریقہ احمدیہ حدیث کے مسائل فقہ کے طور پر حصہ اول ۔	۵/ ر
۔۔ ۔۔ ۔۔ دوم	۴/ ر
۔۔ ۔۔ ۔۔ سوم	۵/ ر
۔۔ ۔۔ ۔۔ چہارم	۶/ ر
۔۔ ۔۔ ۔۔ پنجم	۶/ ر
۔۔ ۔۔ ۔۔ ششم	۶/ ر
۔۔ ۔۔ ۔۔ ہفتم	۲ ز
فتح المغیث	۲/ ر
نجات المومنین مترجم	۰/ ر
ہدایت المسلمین شرح نجات المومنین	۲/ ر
سعادت الدارین فی حقوق الوالدین	۱/ ر
دُرّ البہیہ مترجم اردو	مر
البلاغ المومنین حصہ اول	عا
۔۔ ۔۔ دوم	۶ عار
تنویر العینین مترجم اردو	۱۰/ ر
صلوٰۃ النبی کلان دہلی	۸/ ر
تعلیم الایمان	۱/ ر
تعلیم الصلوٰۃ	۱/ ر
تعلیم الصیام	
تعلیم الزکوٰۃ	
تعلیم الحج	
ضمان الفردوس	۱۰/ ر
الفوائد المجموعہ فی احادیث الموضوعہ مترجم اردو	۴ عہر
زجر الناسی مترجم اردو	۱/ ر

نام کتاب	قیمت
اسلام کی پہلی کتاب سے چودہوین تک مصنفہ مولوی حسیم بخش صاحب مرحوم	۲ عہر
نور العینین فی سنۃ النعلین	۱/ ر
تحریم الخمر (۱/ ر) احکام العیدین	۲/ ر
کتب رد شرک و بدعت	
تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان و بر حاشیہ تہذیب الایمان ترجمہ اردو	۴ عہر
تقویۃ الایمان مع حاشیہ اہلسنت و جماعت الاخیار	۱۰/ ر
تنبیہ المومنین (۷/ ر) ستہ ضروریہ	۲/ ر
فتاوی میلاد مصنفہ مولوی احمد علی و مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی	۱/ ر
کتب مباحثہ	
الظفر المبین حصہ اول	۲ عہر
۔۔ ۔۔ ۔۔ دوم	۱۲/ ر
صیانۃ المقتصدین	
الکلام المتین فی رد فتح المبین	۱ عہ
کتب وظائف	
الحزب الاعظم مترجم اردو	۴/ ر
الحزب المقبول مترجم اردو	۵/ ر
الدعاء والدواء	۸/ ر
الداء والدواء	۶/ ر
شفاء العلیل	۴/ ر
کتب عورتون کی نصیحت مین	
تہذیب النسوان عہر زینت النساء	۱۰/ ر
تعلیم النساء (۱/ ر) تنبیہ النساء	۱/ ر
تحفۃ الزوجین (۲/ ر) فرق العریان	۱/ ر
کتب متفرق حدیث	
غنیۃ الطالبین مع فتوح الغیب مترجم اردو ۔	۸ ہے

علاوہ اس مختصر فہرست کے فہرست کلان مطبع کی درخواست آنے پر مفت روانہ ہوتی ہے

میں صرف خلفائے اسلام رحمہم اللہ کا ذکر کیا ہے۔ اول الخلفاء افضل الخلائق بعد الانبیا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے لیکر اپنے زمانہ کے خلیفہ المتوکل علے اللہ ابو العز تک (جنکا انتقال سنہ ۹۰۳ھ میں ہوا) ہر خلیفہ کے حالات علیحدہ علیحدہ ترتیب وار لکھے۔ اور ہر ایک کی کشور کشائی و ملک گیری و رعیت پروری و عدل گستری و اخلاق و عادات وجود و سخا اور علم و ہنر کا دوست ہونا وغیرہ حالات مفصل لکھ دیئے۔ اور ہر خلیفہ کے عہد خلافت میں جو جو واقعات عجیبہ وحادثات غریبہ ہوئے۔ سب کو بقید سنہ و سال لکھدیا اور ہر ایک خلیفہ کے زمانہ میں جو جو ائمہ وفضلا اور کسی فن کے نامی لوگ ہوئے۔ سب کا زمانہ وفات درج کر دیا۔ اور جس جس خلیفہ نے جو جو حدیث نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم سے روایت کی ہیں۔ اون کو بھی با اسناد لکھا۔ اور خلفاء میں سے جو جو شاعر ہوئے ہیں اونکے اشعار بھی لکھ دیئے۔ غرض یہی ایک ایسی کتاب تھی جو اہل اسلام کے ہر گروہ کے کام کی تھی۔ امرا و حکام اسکے مطالعہ سے فیضیاب ہو سکتے ہیں فقہاء و محدثین کی اسمیں دلچسپی ہے اہل ادب و ارباب انشاء اس سے لطف اٹھا سکتے ہیں۔ غربا و مساکین کی اس سے تشفی و تسکین ہے تجار و اہل حرفہ کی اس میں ہدایت ہے۔ مقربین سلاطین اس سے سلیقہ سیکھ سکتے ہیں۔ غرض کوئی فرد بشر اس کتاب مستطاب سے مستغنی نہیں۔ مگر ان سب خوبیوں کے ساتھ ایک مشکل یہ تھی کہ کتاب عربی زبان میں تھی اور جمہور اہل ملک اسکے استفادہ سے عاجز تھے۔ اسلیئے مطبع نے بصرف زر کثیر و انفاق مبلغ خطیر اسکا ترجمہ اردو کرا کر شایع کیا اور باوجودے کہ لاگت اسپر بہت آگئی ہے۔ مگر اس خیال سے کہ ہر کوئی اسکو خرید سکے۔ قیمت نہایت واجبی رکھی گئی ہے یعنی فی جلد صرف ایک روپیہ علاوہ محصولڈاک

اس کتاب کی جامعیت اور ضخامت اور خوبیاں دیکھنے سے تعلق رکھتی ہیں۔ پس اب ناظرین ہا تمکین سے امید ہے کہ اس کتاب سراسر صدق و صواب کی خریداری میں تامل نہ کرینگے اور اپنے دوستوں و متعلقین کو اسکے خریدنے کی ترغیب دیکر داخل ثواب ہونگے۔ وما علینا الا البلاغ۔ والسلام علے من اتبع الھدیٰ

سیرۃ عمر بن عبد العزیز کا پہلا حصہ

زمانہ سلف سے آجتک مسلمانوں کے کل فرقے خواہ وہ سنت جماعت ہوں یا شیعے و خوارج وغیرہ امیر المؤمنین عمر بن عبد العزیز کی مدح میں رطب اللسان رہے۔ کیوں نہ ہو خلفائے اربعہ رضی اللہ عنہم کے بعد کوئی شخص اس شان کا جو اعلے رتبہ کا بادشاہ اور انتہا درجہ کا عابد۔ زاہد متقی۔ پارسا۔ مزید برآں مجدد بھی ہو نہیں پایا گیا۔ جن دیندار مسلمانوں نے ترجمہ اردو تاریخ الخلفاء کے مطالعہ سے لطف اٹھایا ہے۔ وہ ضرور اس سچی سیرت کو بھی خریدینگے۔ ہمارے مطبع صدیقی لاہور میں موجود ہے قیمت ۸ آنے

المشتہر عبد الحی و عبد السلام مالکان مطبع صدیقی لاہور محلہ سادھوار